

CAL. C.
204

کشف المہجوب

KASHFUL MAHJUB
LAHORE 1874 A.D.

مکملہ ۱۸۷۴

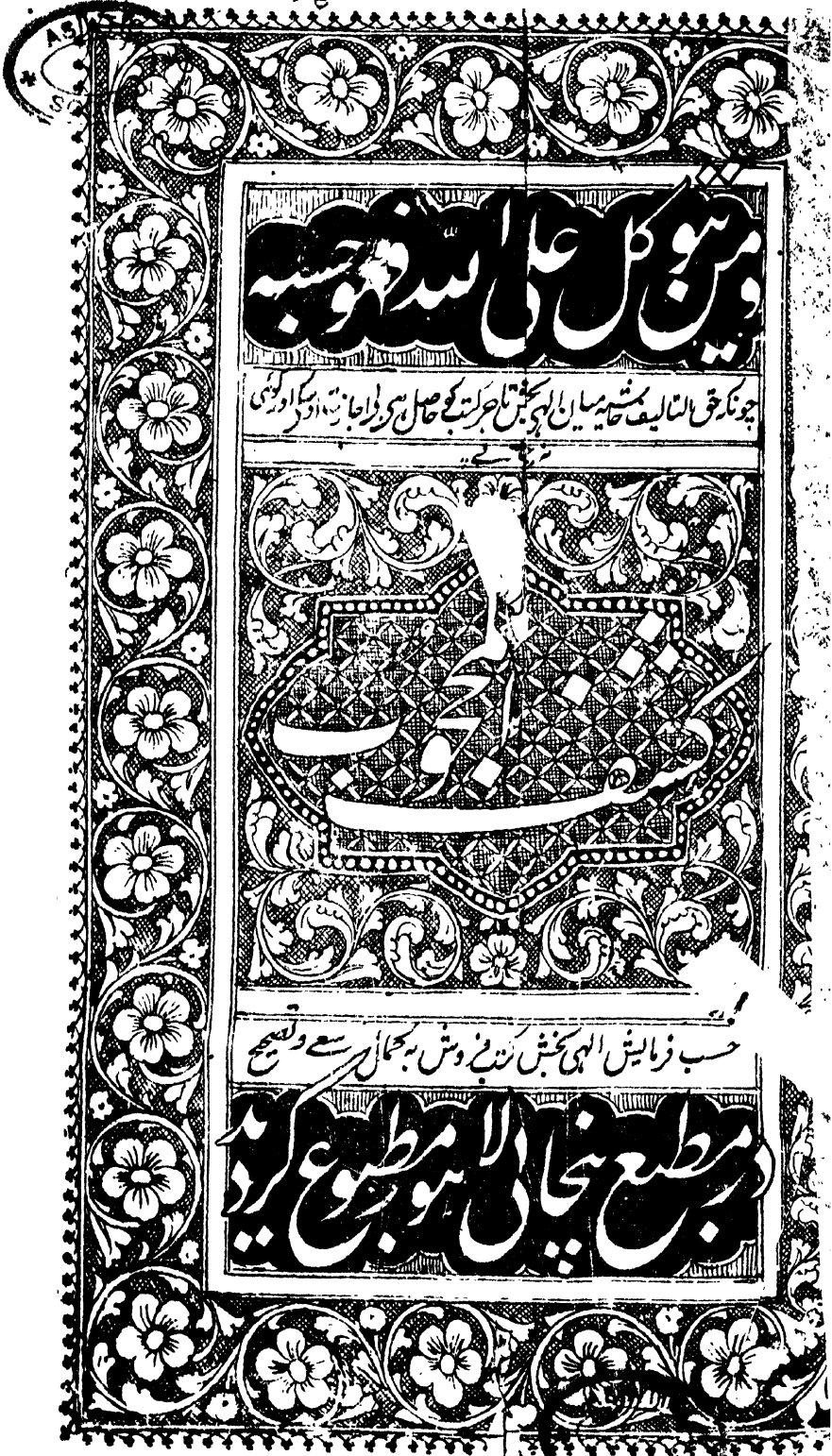
۰

۱۸۷۴

ST. NO. 029-107

Can

1874 10/11



بیت اللہ

چونکہ حق التالیف حامی میاں الہی بخش صاحب نے یہ کتاب اپنے اوروں کے لیے



حسب فرمایش الہی بخش صاحب نے اس کتاب کو اپنے اوروں کے لیے

مطبع خانہ البرطین

فہرست کتاب کشف المحجوب صفحہ وار

| نمبر صفحہ | مضمون فصل یا باب | نمبر صفحہ | مضمون فصل یا باب |
|-----------|---|-----------|------------------------------------|
| ۱ | نام کتاب و احوال کتاب | ۳۲ | فصل بدائع مذہب |
| ۲ | فصل آنچه از ابتدا کتاب نام خود ثبت کردم | ۳۵ | بابی ذکر ایستہم |
| ۳ | فصل آنچه گوئی کہ تم طریق سخاوت | ۳۶ | مہتمم شیخ الاسلام |
| ۴ | فصل آنچه گوئی کہ تم از غرض نفس باز | ۳۸ | مہتمم علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ |
| ۵ | فصل آنچه گوئی کہ تم بیکدیگر ہند عارض | ۳۹ | ذکر ایستہم اہل بیت |
| ۶ | فصل آنکہ ما کتب کشف المحجوب کردم | ۴۰ | مہتمم ہرالمؤمنین حسین |
| ۷ | فصل آنچه مقصود است معلوم شد | ۴۲ | مہتمم ابو جعفر رضا |
| ۸ | فصل آنچه میں نے خود از تہذیب | ۴۴ | بابی ذکر اہل الصفۃ |
| ۹ | قال ایساں ہوا ابو سعید | ۴۵ | بابی ذکر ایستہم مالتا علیہم |
| ۱۰ | قال الرسول و ہو ہنرم | ۴۹ | بابی ذکر ایستہم من ہنرم |
| ۱۱ | فصل بیان توکل اللہ تم | ۵۰ | مہتمم تقی علیہ السلام بن شاد |
| ۱۲ | فصل اثبات العلم | ۵۱ | مہتمم فیہ خطیر |
| ۱۳ | فصل بدائع علم | ۵۱ | مہتمم بیری صالح ابو جازم |
| ۱۴ | حکایت | ۵۲ | مہتمم محمد بن اسم |
| ۱۵ | فصل آنچه علم مذہب | ۵۳ | مہتمم شریف نقہا ابو حفصہ ثمالی |
| ۱۶ | فصل گوئی از | ۵۴ | مہتمم عبد شہر بن بارک سم |
| ۱۷ | باب اول در روشنی را از | ۵۵ | مہتمم ابو علی الفضل بن عیاض |
| ۱۸ | لحمایت | ۵۶ | مہتمم ابو یوسف بن عیاض |
| ۱۹ | فصل اختلاف فقر و غنا | ۵۹ | مہتمم ابو اسحاق |
| ۲۰ | فصل در از نشانی | ۶۱ | مہتمم ابو یوسف طیفور |
| ۲۱ | فصل خدا گفت غرض اصل | ۶۲ | مہتمم امام فتوی ابو عبد اللہ طحطاط |
| ۲۲ | فصل ذمی النوع مصری | ۶۳ | مہتمم امام ابو سلیمان |
| ۲۳ | فصل آنچه از او حالات گفته | ۶۴ | مہتمم ابو الحسن بن سقطی |
| ۲۴ | باب بس مرتبہ | ۶۴ | مہتمم علی شفیق |
| ۲۵ | فصل شرایط طریقات | ۶۵ | مہتمم جعفر ابو سلیمان |
| ۲۶ | فصل ترک عادت ابن طایفہ | ۶۶ | مہتمم رضا علی بن موسی رضا |
| ۲۷ | باب خلاصہ | ۶۶ | مہتمم ابو عبد الرحمن |
| ۲۸ | باب اللامتہ | ۶۷ | مہتمم ابو عبد اللہ محمد بن دریس |
| ۲۹ | فصل سلامت بر سرہ و آ | ۶۷ | مہتمم شیخ سنت ابو محمد بن شاد |
| ۳۰ | مضمون فصل یا باب | ۶۸ | مہتمم ابو حامد احمد |
| ۳۱ | مضمون فصل یا باب | ۶۸ | مہتمم سراج وقت ابو الحسن |
| ۳۲ | مضمون فصل یا باب | ۷۱ | مہتمم ابو تراب محمد |
| ۳۳ | مضمون فصل یا باب | ۷۱ | مہتمم ابو ذکریا |
| ۳۴ | مضمون فصل یا باب | ۷۲ | مہتمم ابو حفص |
| ۳۵ | مضمون فصل یا باب | ۷۳ | مہتمم ابو صالح محمد بن |
| ۳۶ | مضمون فصل یا باب | ۷۳ | مہتمم ابو محمد عبداللہ |
| ۳۷ | مضمون فصل یا باب | ۷۴ | مہتمم ابو القاسم |
| ۳۸ | مضمون فصل یا باب | ۷۴ | مہتمم ابو الحسن محمد بن محمد النور |
| ۳۹ | مضمون فصل یا باب | ۷۸ | مہتمم ابو عثمان |
| ۴۰ | مضمون فصل یا باب | ۸۱ | مہتمم ابو الحسن سہبانی |
| ۴۱ | مضمون فصل یا باب | ۸۲ | مہتمم ابو انوار اس شاہ |
| ۴۲ | مضمون فصل یا باب | ۸۳ | مہتمم محمود بن عثمان |
| ۴۳ | مضمون فصل یا باب | ۸۳ | مہتمم محمد اسماعیل بن عبد اللہ |
| ۴۴ | مضمون فصل یا باب | ۸۴ | مہتمم ابو عبد اللہ بن فضل |
| ۴۵ | مضمون فصل یا باب | ۸۴ | مہتمم شیخ ابو عبد اللہ بن سکا ترغی |
| ۴۶ | مضمون فصل یا باب | ۸۵ | مہتمم ابو بکر محمد بن علی بن جرجان |
| ۴۷ | مضمون فصل یا باب | ۸۵ | مہتمم ابو سعید |
| ۴۸ | مضمون فصل یا باب | ۸۶ | مہتمم ذکر علی بن محمد |
| ۴۹ | مضمون فصل یا باب | ۸۷ | مہتمم ذکر فرید شجاع |
| ۵۰ | مضمون فصل یا باب | ۸۷ | مہتمم ابو جعفر |
| ۵۱ | مضمون فصل یا باب | ۸۸ | مہتمم شاد |
| ۵۲ | مضمون فصل یا باب | ۸۸ | مہتمم بزرگ نام ابو یوسف |
| ۵۳ | مضمون فصل یا باب | ۸۹ | مہتمم ابو عباس احمد |
| ۵۴ | مضمون فصل یا باب | ۹۱ | مہتمم ابو حمزہ بغدادی |
| ۵۵ | مضمون فصل یا باب | ۹۱ | مہتمم ابو بکر موسی |
| ۵۶ | مضمون فصل یا باب | ۹۲ | مہتمم ابو بکر ولف |
| ۵۷ | مضمون فصل یا باب | ۹۲ | مہتمم ابو محمد جعفر |
| ۵۸ | مضمون فصل یا باب | ۹۳ | مہتمم ابو محمد بن قاسم |
| ۵۹ | مضمون فصل یا باب | ۹۳ | مہتمم ابو اسحاق |

| نمبر صفحہ - مضمون فصل و باب | نمبر صفحہ - مضمون فصل و باب | نمبر صفحہ - مضمون فصل و باب |
|------------------------------------|--------------------------------------|---------------------------------------|
| ۱۹۴ - باب الجود والسخا - | ۱۲۸ - فضل وشایخ در - | ۹۳ - و منهم جعفر ابو عبدہ محمد - |
| ۱۹۶ - کشف الحجاب لیسما فی ظہنہم - | ۱۲۹ - الکلام فی اثبات الکلمات - | ۹۴ - و منهم ابو عثمان سعید بن سالم - |
| ۱۹۹ - باب الجوع و ما يتعلق بہا - | ۱۳۲ - الکلام فی المہارجن المخرجة - | ۹۵ - و منهم ابو القاسم ابرہیم - |
| ۲۰۱ - کشف الحجاب الثامن فی الحج - | ۱۴۶ - و اما الخرازین - | ۹۶ - و منهم ابو الحسن علی بن ابرہیم - |
| ۲۰۳ - باب الشافعیہ - | ۱۴۶ - و الکلام فی البقا و الغناء - | ۹۷ - و منهم ابو العباس احمد - |
| ۲۰۶ - کشف الحجاب التاسع فی بصیحة - | ۱۴۹ - فضل شایخ زمرہ - | ۹۸ - و منهم ابو علی حسین - |
| ۲۰۸ - باب الصحیحة و ما يتعلق بہا - | ۱۵۰ - و اما الخففتی - | ۹۹ - و منهم ابو الحسن علی - |
| ۲۱۰ - باب ادبہم فی الصحیحة - | ۱۵۱ - الکلام فی اخیب المصنوع - | ۱۰۰ - و منهم ابو عبدہ محمد - |
| ۲۱۳ - فصل حقیقت آداب - | ۱۵۲ - و اما السیاریتی - | ۹۶ - و منهم ابو سعید فضل الدین - |
| ۲۱۳ - بالبالاد فی الاقامة - | ۱۵۳ - الکلام فی الحج و تقویة - | ۱۰۱ - و منهم ابو الفضل محمد - |
| ۲۱۵ - بابک ادبہم فی السفر - | ۱۵۴ - و اما التفرق - | ۹۸ - و منهم ابو العباس احمد - |
| ۲۱۶ - باب آدابہم فی الکراج - | ۱۵۸ - و اما الخولیتی - | ۹۹ - و منهم ابو القاسم علی - |
| ۲۱۸ - بابک ادبہم فی المشی - | ۱۶۱ - الکلام فی الروح - | ۱۰۰ - بابک ذکر احوال رصویة - |
| ۲۱۹ - بابک ادبہم فی السفر - | ۱۶۱ - فصل کے گوید - | ۱۰۱ - بابک فرق و قسم فی مذہبہم - |
| ۲۲۱ - بابک ادبہم فی الکلام - | ۱۶۲ - الحجاب الاول فی معرفتہ ہد - | ۱۰۲ - و اما الحسینیہ - |
| ۲۲۲ - باب آدابہم فی سوال - | ۱۶۹ - کشف الحجاب الثانی فی التوحید - | ۱۰۳ - الکلام فی حقیقت انما - |
| ۲۲۶ - بابک ادبہم فی الترویج - | ۱۷۰ - از حدیث آید - | ۱۰۴ - فصل ذکر سوسہ ۳ - |
| ۲۳۱ - کشف الحجاب العاشر - | ۱۷۲ - کشف الحجاب الثالث فی الایمان - | ۱۰۵ - الفرق بین الحال و المعام - |
| ۲۳۲ - و من ذکرک استقامتہم - | ۱۷۵ - فصل التفانی بمل سنتہ - | ۱۰۶ - و اما المقصاریتی - |
| ۲۳۶ - و من ذکرک التقوی بسبب - | ۱۷۷ - کشف الحجاب الرابع فی الطہارت - | ۱۰۸ - الکلام فی السکر و الخمر - |
| ۲۳۷ - و من ذکرک لایس فی الہدیہ - | ۱۷۹ - بالیوتوبہ و ما يتعلق بہا - | ۱۱۰ - و اما الحنفیہ - |
| ۲۳۸ - و من فی ذک القہر و بطف - | ۱۸۲ - فصل بدائتہ توبہ - | ۱۱۱ - و اما السنوریہ - |
| ۲۳۹ - و من ذکرک النفی و الاشباہ - | ۱۸۳ - کشف الحجاب الخامس فی الصدوق - | ۱۱۲ - و اما السیاریتی - |
| ۲۴۰ - و من ذکک السامرة - | ۱۸۴ - فصل نماز عبادتہ - | ۱۱۳ - الکلام فی حقیقتہ لنفسہ - |
| ۲۴۱ - و من ذکک علم الیقین - | ۱۸۶ - باب المحبت - | ۱۱۶ - فصل شایخ گفتمہ ہد - |
| ۲۴۲ - و من ذکک علم الغریبہ - | ۱۸۸ - فصل اند محبت الخ - | ۱۱۸ - الکلام فی تمام ذکک لنفسہ - |
| ۲۴۳ - و من ذکک التریقہ و تحقیقہ - | ۱۸۹ - فصل در حکم محبت - | ۱۲۲ - الکلام فی حقیقتہ الہویہ - |
| ۲۴۷ - کشف الحجاب الحدی عشر - | ۱۹۰ - فصل اند محبت شایخ - | ۱۲۴ - الکلام فی اثبات الولا - |
| ۲۴۸ - باب سبب انقران - | ۱۹۱ - فصل رموز و اشارتہم - | ۱۲۵ - فصل بیان قولہ انک الہد تعلقہ - |
| ۲۵۳ - و من ذکک انرا ان من الہد - | ۱۹۳ - کشف الحجاب اب دس فی الہد - | |

بزوف - مضمون فضل باب -
 ۲۵۲ - باب تمام اشرف -
 ۲۵۳ - باب جامع الورد والگل
 ۲۵۵ - حکام الامم -
 ۲۵۶ - فضل کلمات شایخ -
 ۲۵۸ - باب تامل نعمت الهام
 ۲۵۹ - باب تامل نعمت حقیقت اسماء
 ۲۶۲ - فصل تمام در حقوق است
 ۲۶۳ - باب الوصل و الوعد
 ۲۶۵ - تاریخ قصص و اشواق
 ۲۶۶ - باب الخرق
 ۲۶۷ - باب الالهام
 بی تا تکمیل

این کتاب عاشره کلماتی است که بیان
 آنها در کتاب فروع شریک است از آنکه اصل
 آن بنام ابازت کوی قصد طبع در روزگار است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ حِرْمَةً يَّوْمِي لَنَّا سِنِيْ اَمْرًا رَّشِدًا اَللّٰهُمَّ الَّذِيْ كَشَفَ لَنَا وِلْيَاةَ يَوْمِ لَنَا مَلِكُوْتِهٖ وَفَشَّ لَنَا ضِيَاةَ سِرِّ رُؤْسِهِ وَرَدَّ رَاقِيْمَ اَسْبِيْنِيْ بِجَلَالِ رِاْدَاةِ سِرِّ لَنَا فَرِيْنِيْ نَحْوَ صِلَاةِ يَوْمِ لَنَا اَللّٰهُمَّ اَلَا اَدْرَاكُ تَحِيْرَتَهُ وَكَيْفَ يَلْمِزُهَا فَرِيْحُ اَفْوَجَةٍ يَوْمِ لَنَا
 وپسند و طرز خود را در آنجا بیان کرد **قال** علی بن عثمان بن علی الغزنوی قم الجویری رضی اللہ عنہما کہ طریق
 استخاره سپردم و اغراضیکه بنفس نار میگشت از دل تیردم و بحکم استدعا تو ایحکام اللہ تعالی اقیام کردم بر آنما که در
 مرادت ازین کتاب غم تمام کردم و مر این کتاب را کشف المحجوب نام کردم و مقصودت معلوم گشت
 و سخن اندر طریقت اندرین کتاب مقصوم گشت و من از خدا تو تعالی استعانت و توفیق خواهم اندر اتمام این کتاب
 و از جوان قوت خود تبریکم اندر گذارد و کردار و بالذات توفیق **فصل** آنچه این کتاب است کتابم خود ثبت کردم در
 اندر آن من جز بودم که نصیب میگردم نصیب ام آنچه نصیب بود آن است که چون جمله معلم کتابی مینماید که نام
 آن بچند جای بر آن مثبت نباشد آن کتاب بخود کنند و مقصود مصنف از آن بر نیاید که مراد از جمع و تالیف تصنیف
 کردن بخیر آن نباشد که نام مصنف بدان کتاب بیاید باشد و خوانندگان و مستعملان و یار و مانیکو کنند که مراد
 اقتاد بدو باری که در این شرح کسی بخیر است و باز گرفت و اصل شرح جز آن نبود آنچه لکه گردانید و نام من از سر آن میکنند
 و شرح من ضایع بگردانید تا اللہ علیه بگرد کتابی تالیف کردم اندر طریقت تصوف عمره اللہ تمام آن من به حاجت میکنم از
 مدعیان یکیک که اگر امی گفتار نام او بخند نام من از سر آن کال کرد و بنزدیک علم چنان نمود که آن کس که است و در خند که خواهم
 بر آن نقل برود و خندیدن منی تا خداوند تعالی برکتی آن بدو در رسانید و نامش از دیوان طلب در گاه خود پاک گردند
 اما آنچه نصیب خاص بود آن است که چون کتابی مینماید و بند که ملک آن بدان من علم عالم بوده است و محقق عاقبت
 حقیقی آن بهتر کنند و بر خواندن آن با دیگر فتن آن بجد تر باشند و را خواننده و صاحب کتابی آن بهتر بر یادند
فصل آنچه گفته ام در این استخاره سپردم مراد از آن حفظ او است و او بدو بود و کل سخن خبر خود را صلوات بر سید عالم
 علی بن ابی طالب و بر خاندان او صلوات بر سید عالم علی بن ابی طالب و بر خاندان او صلوات بر سید عالم علی بن ابی طالب

فرمود گفت یا ذررات القرآن فاستمعوا له یسمعن علیکم وسماعاتهم سمعت جمله یعنی طلب کرد
 و مسلم امور خود بخداوند سبحان و تم باشد و نجات از ننگه های گوناگون و صحابه خلیفه صلعم و رضی الله عنهم رویت آورده اند
 که پیامبر صلعم ما را استخاره اندر آفتی چنانکه قرآن پس چون تنیده بدانند که فریت بود اندر کتب پیروی باز بستید که
 صلح بندگان خداوند تم بهر دو اند غیر و شتر و کوه بنده رسد مقدس است و صلیم چه روی باشد در فضا و اویاری خواهش از او
 تا اثر نفس و آگاهی آن از نیده و تم کند اندک احوال و فریت و صلح و پیرا بدوار زانی و در پس با بدید که اندر بدو چشمه شایسته
 بنده استخاره کند تا خداوند تم و در از خطا و غلط و آن محابا در و با الله التوفیق **فصل** آنچه گفته ام که از عرض بنفوس
 باز بگشت از دل ترم مراد آن بود که اندر هر کار عرض نفسانی اندر آیت بگشت از احوال بر خیزد و در از طریق منشی
 بعمل او حاج و دشواری اندر تقدیر آن از در حال بیرون نباشد غرضش بر آید و پیرا بنیاید اگر غرضش بر آید ملاک و اندر
 بود و در و در رخ را که پیغمبر حصول بود غرضش و اگر غرض بر نیاید باری و پیغمبر آید از دل ترم باشد که نجات و اندر
 و کلید و پشت پیغمبر نفسانی عرض و نیست چنانکه خداوند گفته و نبی نفس علی الیوم کلان البته بی الماد و از غرض
 انسانی اندر مراد آن بود که بنده اند کار که می کند پیغمبر خود می منتقم و نجات نفس از عقوبت طلب کند و در خطه عزومات
 نفسی حدیثی سبانه باشد و هیچگاه اندر سان ظاهر خود اندر کتابی بجا بگیا خود با پیغمبر بیاید انشا الله تم **فصل** آنچه
 گفته ام که حکم استماعی تو قیام کردم و بر تمام کردن مراد از این کتاب یعنی تمام کردم مراد از آن این بود که مراحل حال بود و تو
 خود از من پرسید و این کتاب از من استماعی و مراد از آن فایده بود لا محال بهرین و چه بدقی سوال تو که در و در سخن
 اندر حال تمامی حق سواست در سیم غم تمام کردن حکم و جواب آنرا در ده ششم گفته بنده چون ابتداء غرضی است مقرون بود
 اگر چه در پیرا اندر آن عمل ظاهر پدید آید بنده برین معذور باشد از آن بود که پیغام صلعم گفت نیت المؤمنین کثیر من عملیه نیت
 کردن ابتداء عمل خیر از ابتداء کردن عمل بے نیت و نیت را اندر کار نامی سلطانی عظیم است و در آن صادق که بنده بیگفت
 از کلمه حکم دیگر شود از آنکه ظاهرش هیچ تأثیری پدید آید چنانکه میگوید در نیت روزه کسی که نیت باشد و پیرا بر این نیت باشد و
 چون بل نیت روزه کند از مقربان گردد و از آنکه بر ظاهرش اثری پدید آید و نیز چون سفری که شهر آید و در آن نیت
 کرد و نیت تمام کند و چون نیت آقامت کرد و معتمدا برین نیت نیت نیت است متداول گردان حق آن نیت
فصل آنچه گفته ام که سوس کتاب را کشف الحجاب کردم مراد آن بود که نام کتاب طایف باشد به آنچه مذکور است مگر در
 را که بصیرت بود چون نام کتابش نوزده اند که مراد از آن چه بوده است و بدینکه عالم از طبعه تحقیق محجوب اند و در
 حدای عزوجل در میزان کافرش و چون این کتاب اندر بیان راه حق بود و شرح کلمات تحقیق و

محابضت جز این نام اورا ندو و بود و بدست کشتن ملک مجرب باشد بخوبی که محاب با آن کاشفت یعنی خاکه نوز که طاقت دور
 نمارد و در طاقت نرود یکی نمارد چون جانور که از گنجه و اندر هر چه افتد میزد و آنچه از خیر میاید دیگر خیر و از سر که ملک شود
 طریق سیرتانی شودار باشد جز بر آنکه در از برای آن آفریده بود و چه گفته صلعم کل میسر که لما خلقی و خدا عزوجل بر کسی را
 چیزی آفریده است و طریق آن بر سهیل گردیده اما محاب است یکی محاب بی نغز و باشد منی که این بر گزیده و دیگر یکی بی نغز
 و این زرد و خیره در میان آن بود که نموده باشد که ذات دی محاب بی باشد تا یکسان باشد جز در یک وقت و در بعضی بود که
 در محاب بی باشد و در سطح و در شرف طیلید و از باطل میگزید و محاب ذاتی که آن بی است بر گزیده و منی زین ختم طبع کی بود
 چنانکه آیت است که ان علی کلونیم ما کما لیکون علی کلهم حکم علی کلهم ان الذین کفروا سوا علیهم اندر هم اندر هم اندر هم
 لایمؤمن علیهم علیتن میان آن که ختم الله علی قلوبهم و غیرت طبع الله علی قلوبهم و حی صفتیکه آن ضعیفی بود و باشد که در قرون
 وقتی بر خیزد که تبدیل ذات اندر حکم بیست بدیع باشد و اندر همین ممکن است تبدیل صفت چنانکه است و او باشد و شیخ تصفیه رسد و
 برین نفس شارت لطیف است چنانکه بعد گوید و حتما الله علیه این برین حکم اولی است و این در حد و ملات است و غیرت
 خطرات وطن باید بود و خطراتی چنانکه از هیچ سنگ نیست نتوان کرد و اگر در مقالات بسیار صحت گوید و با چون آئینه زنگ میگذرد
 صافی شود و از آنکه تاریکی اندر سنگ صلیت و در شنائی اندر آئینه اصلی و اصلی باید بود و آن صفت عاریتی را بقا باشد پس
 سر این کتاب بعد از ختم کسفا ان لیا بود که اندر محاب همین گرفتار باشد و مایه نورجی اندر دل شان موجود باشد تا برکت
 خواندن این کتاب آن محاب خیزد و بصیقت منی راه یابند و باز آنا که هستی ایشانرا بخت از بخارج و از ارتحباب طلب
 بود هرگز راه نیابند بشو اهدی و از این کتاب ایشان هیچ فایده نباشد و الحمد لله علی نعمته العرفان فصل اما آنچه گفته
 در مقصود معلوم شد و سخن از غرضت اندرین کتاب معصوم شد و از این حال بود که تا سوال مقصود سایل معلوم کرد
 در سایل مقصود کرد که سوال از امکان است و چون جواب شکل حل نشود فایده نهد و سایل کماض معرفت توان کرد و آنچه گفته
 سخن از غرضت مقصود منیر سوال بر جمله جواب بر جمله باشد چون سایل بر جمله رجاءات و خواست سوال خود عالم بود و باز مبتدی را
 بتفصیل حاجت باشد و اقسام بیان و حدود آن علم که غرضت احمد کند اندرین آیه بود که تا تفصیل در سبب و کتاب
 سازم از سوال تو و باشد التوفیق **فصل** آنچه گفته که از خداوند تم توفیق استعانت خرم مراد آن بود که نموده نام
 میخرد و ند تا باشد که در این خیرات نصرت کند و توفیق زیادت و در پیش و بصیقت توفیق معرفت تا بعد خداوند بود فعل
 نموده اندر حال صواب کتاب است بر توجیه توفیق ناطق است دست جمیع سبب که در این استعانت از قدر میان گفتنی
 را از کل صافی عالی گویند و هر چه از شانیم طریقت گفته که التوفیق هو القدرت علی الطاعه خدا است و استعانت چون نهد مقصود را

مطیع باشد از خداوند بدو نیرو دادت بود و قوت افزودن تر از آنچه پیش از آن بوده باشد و در هر حال معال آنچه
 میباشد از سکون حرکات بنده جمله فعل خلق خداست که پس از آن فریاد کند بر آن طاعت کند و توفیق تو خندد و این کتاب جامع است
 سلفیت که مراد از این چیز دیگری است و با آنکه هم به مقصود نشاء الله فرود بر پیش از آنکه بر سخن موم سخت سوال آنرا
 بیارم و از آنجا به استقامت و به الله توفیق بالا تمام **قال السائل** و هو ابو سعید الجعفی بیان که این اندر تحقیق
 تصوف و کیفیت استقامت ایشان بیان فرموده است **قلت** آن ظاهر که این معجزه و شایسته ایشان بود که مکتوبی محبت خداوند فرود بر آن کیفیت ظاهر است
 بر دلها و سبب عجز آنکه که معیت آن حضرت نفس انصاف آن در آن روح با صفت آن آن که خندین تعلق دارد و از
 سلامت آن **قال المسؤل** و عمل بن عثمان اهل بیته چه بود که اندرین زمانه این علم حقیقت سندرگشته است خلاصه این
 دیا که خلق جمله مشغول بوده اند و معرض نظریه ضا و علمای روزگار در میان وقت را از نظیر لقیق تصور فرموده آن
 است است پس ساریت بجزیر که دست این زمانه بار از آن کوتاه بود بجزیره حضرت حق و در او همه اهل ادوات انسان منقطع و حضرت
 سبب معرفت از وجود آن بجز خاص حضرت حق معزول شایسته علم از آن عبارت آن بنده کرده و در حجاب از آنجا بر دل
 فرود رفته و کار را تحقیق بتقلید افتاد و تحقیق روی خود را از روزگار ایشان پوشیده و عوام بیان بنده کرده گویند که حتی آنچه شایسته
 و خوهن آن فرود رفته که اندر دل تنی باشد و اندر نفسها هم در صید میل بدان سرگشته شود که گویند این شیوه است
 معرفت محبت و عیان و عجبی در کمال معانی باز مانده در میدان مجامید و باز شده و ظن مخلوق در مشاهده نام کرده و در پیش
 از این کتاب تمام اندر معنی جمله ضایع شده و علمان در بسبب سخن آن بر صیقل را بر چندند و دیگر شایسته و نامیدار کرده و از آنچه
 مطیع را هر چه در کار نعمت خداوند باشد گوید دیگر شایسته با برین بنده کرده و دیگر بنده معنی نه نشند بسیار است آن
 بنده که در یاد گویند که ما علم تصوف و معرفت گویم و ایشان در عین نجات اندر و بنده از آن بود که این معانی که است چنانچه
 خوانند نیز باشد چون مانند شکر همی بود و دانستگی از وی بسیار بود و در سر سر کرده و بی علم کسی آن را طلب که معرفت
 او را باشد و بجز آن نباید شکر شایسته که گوید از بزرگان به فضل فرود و حج به بیطاعتش یوافق او و با هر که را که در
 علت حقیر ترین چیز بود و در او در هر حال نباید تا بشنید و ده اهرسک نیز نداشتن معنی عزیز تر از آنست که بر کسی از آن
 نصیب شد و پیش از این حال بر علم که شایسته همین کرد و چون آن خردانها سر فرودند برت ایشان و آنها معنی آن بنده است
 کلاه و در آن حال که نهند و بجلد آن با آن اندتا آنرا آهر کلاه و جلد و اوین شعر لوفراس نزل جانند که هر چه و الا که چون

اندک بم دیوان بر دیوار سراسر بر زلفشیند بر دالشان سبز و خداوند عزوجل را انور زانم پدید آرد و دست که آن بهار
 شمرت نام کرده اند و طلب و ورثه و علم و دریا خلق حشریت و بهشت آن کینه را اندر دل علم و مجادله و منظره و تجارت و شفا
 عجزه و اتفاق مازده و قس را دارا اراوت و نیز بان طبع هر صفت و حرکات دل حدیث لغز با محبت ما کا دور فقر و حر و صفت
 در نذر رفتن و ترک شریعت پنا سبر صلعم طریقت و آفت این نازده معاملات نام کرده تا ما را با معانی میان نشان پنهان گشته
 اند و ایشان بگریخته چنانکه اندر قدرت اول این بیت رسول صلعم مال مردان چو نیکو گفته است آن شاه اهل حقان بران
 تحقیق و قایق ابوبکر الواسطی آبتلین بزبان لیس فیضه آداب السلام و لا اطلاق الجاهل و لا احکام فوی الروه و شکی گوید
 سوانق این بیت صلعم لهار الله فی الدنیا منا خالرا کبده فکل بعد الهم فیها سغذب فصل مع اوقی کالکلمه کرام
 این عالم اهل لغز از سر خداوندت و کمونات را مضموم و دایع و می و مثبتات را جاگاه لیلیا آن اندر توحی و ستایش و جواهر را حشر
 و غنا و جوام و شیخ و طبایع هر چه جایک این برانند و اندر کمال توحید اثبات این برکت که باشد برین و نتمه به عالم را اندر کمال عباد
 بیست است این طبایع هر یک عالم خود غیر از این است یا نتمه از وجود خود از توحید حق مجرب گشته و ارواح اندر عالم نبراه و در سعادت
 و مقارنت آن از کمال خلاص خود در زمانه تا سر را ربانی اندر حق تعالی مشکل شده است و لیلیا قرب اندر حق ارواح زنده
 تا آدوی از مظلله غفلت هستی خود مجرب گشته است در هر حال خصوصیت بجا خیر میگوید که چنانکه خداوندت گفت و انصران الان
 فی خسر ذیر گفته ایم که کان ظلوما جهولا و سوال گفت مسلم نطق الله الخلق فی ظلمته ثم اقی علیه نور ایلین جباب عالم
 زشتی فساد است بتعلق طبایع تصرف عقل اندر اوقات لاجرم کجایی سنده کار شده و حجاجه از حق بجان غریب آید و این
 از جا کشف نیست تا تحقیق میریت ربانی سرفراز بکمال سواد آن بریده و در هر حال کلمات خود بریده و بود توحید شمسید و حال
 هدایت آید و در ذوق تعقل خشنود به برکتش استساجه با مانده و بر خصوص نیای از اراوت خداوند جرم کرده و در سنج آید
 ربانی هر ملاحظه متهور کرده احوالات و طبعش جهان لغزیت جویانیه تفر شده است و نیز خوردن و خفتن و ستایع شهوات بود
 نیز در نتمه و خداوند عزوجل مرد و ستایع خود را از اینجه عرض فرموده و گفته در تم یا کلا و تمسوا و کلوا و شربوا و الاصل توفیق و علمون
 از اینر سلطان طبع ایشان شرح را ایشان پو شده و بیجا است و توفیق اندر توحی این فضلان چون آنه با جودیتان نفس گشتند که
 این عظیم است و منب و شوخه که خداوندت گفت آن نفس مانده با سوز کون من استی که کنیم و مقصود ما
 مقامات و محبید کنیم و با بیانی لطیف از آنرا مسطر کرده و عبادت این طبایع شرح دهد و نیز از علم مشایخ بدان سوز
 سز و کلماته را از مده که در او توحید آید و آنکه نیز از این کلام عاقلان را بر غیر آن بیان کند که تصوف را اصل توحید است

دفعه ششم در علم شایخ ایشان قابل علم بوده اند و در علم بر ملازم بر او موعظ علم بلوغ بوده اند و در حدیث است که در آن شبها
 طریقی نوشته اند و در کتابها و درین بوده اند و طریق لغزش بوده اند از پس آنکه بسیار از ایشان طریقی و علمای ایشان
 اند از جانبی تصانیف ساخته اند و بیانات لطیف از خود طریقی خود بر آن نموده اند و با الله توفیق **فصل اثبات علم خداوند**
 گفت اند صفت علماء را علامتند ازین عبارت **أهلها سجا گرفت علیه السلام طالب العلم و نصیحة علی بن مسلم و سکتة و غیرت** و غیرت
أهلها العلم و لو بالعیین و بدیهه علم بسیار است و عمر کوتاه و موعظت جمله علوم بر روی فریضت است چون علم نجوم و طب علم حساب و هندسه
برین و آنچه بدین اندک ازین بر یک علمان مقدار که بشریت تعلق دارد از نجوم شناختن اوقات را اندیشیدن و تجارت را و حساب
فرایض را و مدت را و آنچه بدین مانده پس از این علم چندان است که بدان علم است باشد که گفتند بدان علم اگر کسی را علوم
بینصفت آموزد که قوه عزوجل و تحقیق کمالیست و لا یستغنیم و رسول صلعم زینهار است و گفت آموذ بالند من علم لا یستغنی
پس بدان علم علم بسیار توان کرد و باید که علم مقرون علم باشد که رسول گفت صلعم **أنت صمد بأفقیه کان یحار فی إعطاء حقه متعبدا**
بے فقر را بختر است و مانند کرد که برین سیکه در بر پختن باشد و هیچ راه نشان رفته نیاید و از علوم دیدم که هر که علم را
علم فضل نهاده و اگر علم را بر علم دین بر دو باشد از این علم بر علم خود علمنا شد که عمل نگاه عمل کرد که اصول علم بود تا بنده بدان
در صوابی متوجه گرد و چون کار که ما سخت علم امکان طهارت نبود و علم شناختن آب و علم معرفت قبل و علم کیفیت و دانستن
نماز نماز بود و چون علم پسین علم میکرد و چگونه علم از این جدا کند و آنکه علم را بر علم فضیلت نهادند هر حال است که علم بر علم
باشد چنانکه در آیه میگوید **لقد فریق من آل فریق اولوا الیما اللهدورا و ظهورهم کانتهم الا کلیمون علم بر علم از عالمنا**
نهی کرد و آنچه از موعظت دیداد و بدین گفتن آن جمله نیز عمل بود و از آنست که بنده بدان شباهت و اگر علم عالم فضل و
کسب نمودی او را در آن هیچ ثوابی و درین و کرده است که آنکه نسبت به علم گفته جا به خلق را و طاقت حاصلت آن در این
و دیگر آنکه تحقیق علم نرسیده باشد علم از آن جدا کنند علم دهند و عمل آرند و تا جا با گوید که حال نماید که باید و دیگر گوید که علم
باید علم باید و از ابراهیم او هم شامی آید گفت که دیدم در راه میگذرد و برانی نوشته بود که مرگم در آن پسین و در پیشان نوشته
بود که است لا تقبل بانعلم کفایت نطلب علم ما تعلم تو علم خود عمل کنی مجال باشد که نامت را کنی نیز کار باشد آن است که در آن کسب
مانند نیز بودی و آنس بدان که گوید **و منتهی العلم الالدیرة و منتهی الشها و الودع اذ اذ انوارها چون از علم غایتی باشد که از علم نماز**
طاعت علم بود که طلب علم از دنیا از جهت جاهلیست و در نیست از هر علم انسان مانند که چون علم نباشد بهیچ لطیف خداوند باشد و در هر
موجود باشد متقیات و شهادت و در هر راه بود و در هر علم با صبر **فصل بیان علم که در آن علم خداوند است و در هر طرف علم ندهد و در**
موفقا و در مشایخی بود که علم صنعت است بدو قایل در اوصاف و قیاسی با خداوند است گفت و تا او نیز من العلم الا قلبا

در اوصاف او را از این جهت است که او را

این علم برایت بصورت نور و نور گفت و اندک علی ظلمتی قدری و نیز گفت و در سنج اصد و نیز گفت که حال اما نیز در صورت گفت
 بود که لا اله الا الله و نیز گفت و در آن سخن و در آن کتاب و در علم با اثبات خدای است که بدانی که روی آوردی که خلقا گفتند قتل تو
 افعال ایشان را گفتند و در آن علم و در آن علم با بود معلوم است شدت مقدّم خیر شر است و خلق انعم خیر است خدا که
 گفت اندک خلق مکتبی و در این اثبات کلام شریعت است که بدانی که خداوند ما را بر او آن همه چیز را می نماند و در رسول محمد
 صلوات بر او و در آن اثبات با است و آنچه را بر او است از غیر این جمیع است که در آن از آن کتاب شریعت است خدا که گفت در حق
 قابل فی آیات مکتبی است آن کتاب دیگر نیست آنچه که گفت و ما اینک از رسول مقدره و ما هم گفته فاشه و ما هم جامع است است
 چنانکه در حال گفت معلوم است که حق تعالی انصاف و حکم با بسواد الا حکم و در جمله حکم صحت بسیار است و اگر کسی از جمله حکم کند
 تواند از آنچه طایفه اندر آن است نهیت نیست فصل بل آنکه در هر انداز ملاحظه لغت هم شده که ایشان را شواهد است که گویند
 و در ایشان است که هیچ چیز علم درست نیاید و علم خود است گویم با ایشان که این اشک را می بیند که هیچ چیز علم درست نیست و درست
 یانه اگر گویند که هست پس علم لا اثبات کردند و اگر گویند که نیست پس چیزی که درست نباشد از احراز که در آن باشد و با اسرار
 سخن گفتن از هر خود و روی از ملاحظه که خلق در هر طریقت دانند همین گویند که علم را تا متر از اثبات آن باشد و این انصاف و
 جهالت ایشان بود که ترک علم از دور بیرون بود یا بعد از این علم علم یعنی نماند خدا نیاید و علم هر یک علم محالی بود و مانند آنجا هر
 و چون دستار که نفی علم جل بود و ترک او بجهل بود و جاهل ندانم باشد و جهل قریه که در باطن بود که حق را بجهل تعلق نبود و اختلاف سخن
 است و چون استیصال مردمان شنیدند و در این کتاب کردند گفتند که در تبصیر نیست در روشن جنبش با اتفاق و شان شرف است
 و از تکیه کردن حق از باطل باز نماند و ما او جمله را بخداوند تسلیم نمود تا اندر ضلالت و غم و بی باشد اگر درین گمان ایشان که تصنیف
 چه ازین مکتبی و حکم حیات را دست ندادند و اندک و در شان حق برین هم نگردید و تمایز روزگار خود نمیکرد از این سخن
 اگر قوی از ملاحظه تعلق بر این جمل که در ذمّه با بحال ایشان از آفتاب خود سحر کردند و در اندر سایر ایشان از ندانگی گفتند چرا باید
 بر ما با ایشان قیاس کنند و اندر جمله ایشان مکار بر عیان برست گویند و قدر ایشان از زیر پای آرند و مصنف گوید که ما یکی از منتسبان
 علم کلام حضرت زین العابدین بود و متابعت هوا راست بود و فتنه شیطان است ایندینا طره میریت اندران میاید گفتند
 از آن که گویند بگردد و از ایشان برین استصفوا اندگرم اگر بگردد و در میان ایشانند باز در گروه هم برین نشانند و ایشان از یک
 گروه خود را بر این نشانند که شمار از گروه ایان جمله از آنچه فتنه تها از نیست و آفتاب که برین آمده و خدا تو هم پوسته او را
 خود را از میان آن قوم ستودند است و آن قوم را از جهت ایشان از میان خلق بر سر بسته و نیکی گفته است آن پیر سیر
 و آن کتاب مردمان علی بن سیدنا بصیرتی رحمت الله علیه فساد القلوب است غلبه و از ان و اولم اکنون ما

بود که همه انبیاء و اولیاء ابرار بدو رسیده اند و تا معرفت او معرفت است و سوره ایشان در هر مقام است از آنجا که برای سبک آید پس از حقیقت
منقطع است و علم سنده معرفت حق را حلال نگرداند که علم معرفت و در حکم تبار و نام و وجود و حکم بر آن علم شریعت بود که آن از او
بنا بر آن تعلیم است و علم شریعت تمام آثار حق است و بیان رحمت او که است و سوره اولیاء هر چه باشد پذیرفتن شریعت است و دست نیاید و
دور از شریعت بی اظهار معانی است نیاید و در میان علم که در هر علم صوبه انقلب من الجبل نور بعین من الله علم سنده
دل است از هر که جمل آن حوشیم بعین است از لطافت کفر که علم معرفت نیست و کتب کتب در دست و هر که علم شریعت نیست و شش
بنام و بیار است پس آنکه با مردم باشد که بخواهد از هر که علم صحت بیار باشد که بفرمان است علم اولیاء و بود که در حق
ترندی گوید که علم من الکلام من اللطون الزیفر قد تفرق و ان کتبی بالذکر دن لوز قد نفضت هر که از علم شریعت
عبارت آن سنده کند و از صند او آن که گوید از تدقیق شود و هر که علم شریعت بدو رسیده کند فاسق گردد و در این
آنت که بی مسالمت و محبت تجرید تجرید بر باشد و سوره سوره قول قد سنده در این باره و شرح اندر بیان قدر و جبروت است
حقیقت است که آن پرگفت رحمت الله علیه التوحید در الجیرفوق القدر پس هر که از علم توحید به مسالمت بیار است
آن سنده کند و از صند او آن که گوید از تدقیق شود و اما قدر را مشرط احتیاط و تقوی بود و هر که بر علم شریعت
بدری رسیده کند و بر خرد و بیاد و تعلق شبهات مشغول گردد و بدون منسوب بگیرد و جهت است گرد و امر سنده
رازد و باشد که بعین اندر افتد و پنجه از غفلت پذیرد و آید و نیکو گفت آن شیخ اشباح همیشه بی مسالمت است
رحمت الله علیه جنب صحبت تلاشده صنف من الناس المسلما الخالقین العشره المهدیین و کتب سوره
الجلالین اما علم نازل انان باشد که دنیا را قبله دل خود گردانیده باشد از شرع آسانه جنس تیار کرده
پرستش سلاطین و ظلم بر دست گرفته و درگاه ایشان را طواف گاه خود ساخته و جاه خلق را محراب خود
گردانیده و بجز زر و زرکی خود فریفته شده و بدقت کلام خود مشغول شده و اندر امید و استقامت از زبان
طعن بر کرده و بجهت کردن زرگان بن دشمن زیادتی مشغول شده نگاه اگر گویند را در پیکر توفیر و سعادت
سخن پیدانید نگاه تقدیر و حمد را مذنب گردانیده و در جمله امین نه علم نباست و علم صنیعه بود که انوار اصل
از مخدوف آن منتفع باشد اما فقر او این آن باشد که چون کس فعلی بر موقت هوسا او کند که
باصل بود افضل و دیر بر آن محم گوید و چون کس بر مخالفت هوسا او کردی کند اگر حق بود و دیر بر آن دم کند و از
خلق بی بالمت خود جاه علم دارد بر باطل حق نماند است کند اما موقبل آن بود که در صحبت بر سر نهمه باشد و از زرگر ادب
نیافته بود و گوشمال زان به بنشیند بنام سبک بود اندر روشیده و خوار اندر میان نشان افکنده و بر غیرت بی طرفی باشد

علم شریعت است
ارزش علم شریعت
علم شریعت است
ارزش علم شریعت
علم شریعت است
ارزش علم شریعت
علم شریعت است
ارزش علم شریعت
علم شریعت است
ارزش علم شریعت

علم شریعت است
ارزش علم شریعت

درد بود و صفت از او...
 باطنش از او...
 در وقت صفت از او...
 در وقت صفت از او...
 در وقت صفت از او...
 در وقت صفت از او...

بسیر بود و بشیر زیرا که خداوند مفضل در او اندر دو جهان سعید آفریده است و منت تو نگری که نماند از این
 اینجا از غنا کثرت دنیا و یافتن کام مشیت در اندک مشهورت خواهد در برین لعل کند که در غنا شکر فرمود و اندر فقر صبر
 پس صبر اندر بلا بود و شکر اندر نعمت و حقیقتة نعمها فاضله از بلا بود گویم که نعمت شکر فرمود و شکر رحمت زیلوت نعمت
 کرد نهید و بفرمود صبر بر زیادت قربت گردید و گفت لکن شکر تر از بریدکم و نیز گفت ان الله عليم بصواب
 بکردار منعمی که حاصل آن غفلت است شکر در غفلت بر غفلتش زیادت کند هر که اندر فقر که حاصل آن غفلت است بکند
 قریب تر به قربت زیلت کند آنگاه که شایخ آن شخص نهند بفرمود نشان نه این باشد که عوم آن رخا گویند که آن غنا
 یافت نعمت بود و آن یافت نعمت پس یافت وصلت چیز دیگر و یافت غفلت چیز دیگر و شکر ابوسعید گوید رحمت
 بود یعنی با الله مراد از کثرت ادبی باند زبانه حنی گویم که کاشف محکم الحجاب باشد پس اگر این صاحب عفت است که در عجب
 از مشاهده محتاج آن مشاهده کرده و یا نگریدند که در حال باشد و اگر گویند که چون احتیاج آمد هم غنا شکر فرمود و غیر
 سجده نمی بود و گویند که صفت ثابت المار باشد و با انصاف مراد و ثبات اوصاف است غنا در دست نیاید
 که عین این خود غنا را قابل نیست از آنچه وجود مشیت عین نیاز باشد و معاصر حین است این است این عفته غنی
 در حالی صفت بر چه می باشد زبیر الغنی من الله ان الله انی غنی باشد فاعل بود و غنا به مفعول و فاعل خود فاعل بود
 دو مفعول فاعل بر این قسمت سخن بود صفت و شکر علی بن عثمان الجلالی هم گویم که چون درست شد کفای حقیقت
 بقای صفت درست نیاید که بقای صفت کل علت بود و موجب آفت جلائل فرمود و صفت خود غنا باشد
 زیرا که هر چه سنجی باقی نباشد آن زمانی نهد بند پیش از آن صفت باید چون صفت فانی شده محفل است ماسک شکر برین سر
 نه هم فقر است نه هم غنا و ما جمل شایخ و پیشتر از هم فضل نهند فقر بر نشان از کج کتاب است بفضل آن مال است
 و پیشتر از منت بران جمع داده رکعات یا هم که روز میان صندی و عطار هم این سکه میرفت بر عطار دلیل آوردند
 دنیا و شکر اندر کما ایشان بقیامت حساب کنند و حساب خود تبدیل کلام بی وسط باشد اندر محفل حاج عمالی دوست
 بدست باشد صند گفت اگر با جنب حساب کند از روشن عذر خود هر دو فاضل تر است از حساب اینها الطیفه عجب
 است گویم که تحقیق محبت عذر بخاکگی بود و حساب محبت و دوستان اندر محله باشد که این هر دو اندر حوال
 السلتان آفت نماید از آنچه عذر بود به نصیری بود که اندر حق دوست کرده باشد اندر زمان دوست چون دوست حق خود طلبید
 این آمو عذر خود هر دو عتاب بر وجه نصیری بود که زنده باشد اندر زمان دوست نگاه دوست بدان نصیر در عتاب است و این
 هر دو در محال شده و در حله طالبان فقر است و غنا است و اندر تحقیق دوستی نه دوست از دوست نیر طلبد نه دوست غنا

مست کبریا...
 غنای است...
 صفحتی است...
 مست کبریا...
 غنای است...
 صفحتی است...
 مست کبریا...
 غنای است...
 صفحتی است...
 مست کبریا...
 غنای است...
 صفحتی است...

عبارت اول شاکت بن ابروف سوی رزم است...
 عبارت اول شاکت بن ابروف سوی رزم است...
 عبارت اول شاکت بن ابروف سوی رزم است...
 عبارت اول شاکت بن ابروف سوی رزم است...
 عبارت اول شاکت بن ابروف سوی رزم است...

کن با جارتها تا چه سگی که هر حقش در بر او بود بر ما این گفتار تو چه نیست گفت آنکه تن را از دنیا بکشم نشان این
 است که در کرم یک چشم کلوم او نیز در یک مریک است چون از دنیا کشیده تا بهشت و دروغ و عرش و کوسلی می گفتم
 عفت فاخره قال بلکت نشناختی با جارتها ملازمت کن برا که جز آن نیست و صوفی نامیست که کمالان ولایت باو محققان اولیا
 را بدین نام خوانند و خوانده اند و یکی از مشایخ گوید که در صغاه که پیوسته صافی و در صغاه که پیوسته صوفی آنکه بحسب صفات
 بود و آنکه مستغرق در دوستی و از غیر دوست بری شود صوفی بود و برقصا گفت اشتقاق این اسم را در آنکه در او هیچ
 جز از آنکه معنی عظیمتر از آن است که این جنبه بود تا از آنجا مشتق بود که اشتقاق شیوا از شیو نیست خواهد بود و برحسب صفات
 و اشتقاق شیوا از صند نمکنند پس معنی ظاهر این است هند اندر حاجتند زیارات نشود و محتاج آشتارت نگردد و لان لیه صوفی
 منسوب عن العبادت و الاشارت چون صوفی را زکل عبارت منسوب است عالم علم بر این است باشد اگر دیند یا ندیند مرن آن اسم
 چنانچه ظاهر باشد در حال حصول معنی پس این کمال آشتیا از صوفی خوانند و متعلقان مطالبان آشتیا از متصوف و تصوف و تفضل و تفضل
 تحلف تصفانند و این فرع صلی باشد و فرق معنی اول گفت و معنی ظاهر است تصفا و ولایه و لها آتیه در و تیه و تصوف کما تصفا
 بلا اشتکایه پس تصفا معنی تملانی ظاهر است و تصوف حکایت از آن معنی و اهل آن معنی اندر این درجه برسم آن یکی صوفی بود و
 متصوف یکی متصوف صوفی آن بود که از خود فانی بود و بقی باقی از قبضه طیار است و بحقیقت حقایق پیوسته و متصوف آنکه
 مجاهده این درجه طیارند و بر طایفه را بر محاملت ایشان درستی کند و متصوف آنکه از برای امان مثال او جاده و حفظ دنیا
 خود را نشان کرده بود و ازین بود و هر چه خبر ندارد تا حدی گفته اند که متصوف عند تصوف کالذبا و عند غیرهم کالذبا
 متصوف نزد یکدیگر فی اذخیری چون یکس بود و آنچه کند نزدیک و همون بود و نزد یکدیگر همان که گفتار بر او متصوف
 که همیشه لغزش دارد و بر صوفی صاحب عمل بود و متصوف صاحب اصول است و متصوف صاحب فضول است و از آنکه نصیب مدعیان
 متصوف و درین پر او را بر او میروند و از متصوف و متصوف و از آنکه نصیب اهل مدبر حال طریقت تکمیل شده و از طریق
 آن کاف ساکنی متحکم و از آنکه نصیب فضول اما از جمله بازماند و بر درگاه سهم نشست در اسم معنی بگوشته و بجان خود
 اصل میویست و نشانیم انقیصه اندر معنی رموز بسیار تا حدی که کلیت آنرا جصان توان کرد و انحصار از خود نشان با کند
 تا فایده تمام شود نشان الله تعالی باشد التوفیق فصل فی الذنون مصری گوید صوفی از انطق بانطقه من استحقاق
 او است لظفت غلبه الحجاز لقطع العلاقی صوفی آن بود که چون بگوید میان قطع معنی حال او بود و صوفی نیز گوید
 کردی آن باشد و چون ظاهر شود ملتزم است حال او شود و قطع علاقی حال او ناطق است گفتار از همه اصل
 که در تعریف آن درین بود و از حضرت ابی اسحاق بن عمار بگفتار که گفتار از همه اصل است و از حضرت ابی اسحاق

با جارتها تا چه سگی که هر حقش در بر او بود بر ما این گفتار تو چه نیست گفت آنکه تن را از دنیا بکشم نشان این
 است که در کرم یک چشم کلوم او نیز در یک مریک است چون از دنیا کشیده تا بهشت و دروغ و عرش و کوسلی می گفتم
 عفت فاخره قال بلکت نشناختی با جارتها ملازمت کن برا که جز آن نیست و صوفی نامیست که کمالان ولایت باو محققان اولیا
 را بدین نام خوانند و خوانده اند و یکی از مشایخ گوید که در صغاه که پیوسته صافی و در صغاه که پیوسته صوفی آنکه بحسب صفات
 بود و آنکه مستغرق در دوستی و از غیر دوست بری شود صوفی بود و برقصا گفت اشتقاق این اسم را در آنکه در او هیچ
 جز از آنکه معنی عظیمتر از آن است که این جنبه بود تا از آنجا مشتق بود که اشتقاق شیوا از شیو نیست خواهد بود و برحسب صفات
 و اشتقاق شیوا از صند نمکنند پس معنی ظاهر این است هند اندر حاجتند زیارات نشود و محتاج آشتارت نگردد و لان لیه صوفی
 منسوب عن العبادت و الاشارت چون صوفی را زکل عبارت منسوب است عالم علم بر این است باشد اگر دیند یا ندیند مرن آن اسم
 چنانچه ظاهر باشد در حال حصول معنی پس این کمال آشتیا از صوفی خوانند و متعلقان مطالبان آشتیا از متصوف و تصوف و تفضل و تفضل
 تحلف تصفانند و این فرع صلی باشد و فرق معنی اول گفت و معنی ظاهر است تصفا و ولایه و لها آتیه در و تیه و تصوف کما تصفا
 بلا اشتکایه پس تصفا معنی تملانی ظاهر است و تصوف حکایت از آن معنی و اهل آن معنی اندر این درجه برسم آن یکی صوفی بود و
 متصوف یکی متصوف صوفی آن بود که از خود فانی بود و بقی باقی از قبضه طیار است و بحقیقت حقایق پیوسته و متصوف آنکه
 مجاهده این درجه طیارند و بر طایفه را بر محاملت ایشان درستی کند و متصوف آنکه از برای امان مثال او جاده و حفظ دنیا
 خود را نشان کرده بود و ازین بود و هر چه خبر ندارد تا حدی گفته اند که متصوف عند تصوف کالذبا و عند غیرهم کالذبا
 متصوف نزد یکدیگر فی اذخیری چون یکس بود و آنچه کند نزدیک و همون بود و نزد یکدیگر همان که گفتار بر او متصوف
 که همیشه لغزش دارد و بر صوفی صاحب عمل بود و متصوف صاحب اصول است و متصوف صاحب فضول است و از آنکه نصیب مدعیان
 متصوف و درین پر او را بر او میروند و از متصوف و متصوف و از آنکه نصیب اهل مدبر حال طریقت تکمیل شده و از طریق
 آن کاف ساکنی متحکم و از آنکه نصیب فضول اما از جمله بازماند و بر درگاه سهم نشست در اسم معنی بگوشته و بجان خود
 اصل میویست و نشانیم انقیصه اندر معنی رموز بسیار تا حدی که کلیت آنرا جصان توان کرد و انحصار از خود نشان با کند
 تا فایده تمام شود نشان الله تعالی باشد التوفیق فصل فی الذنون مصری گوید صوفی از انطق بانطقه من استحقاق
 او است لظفت غلبه الحجاز لقطع العلاقی صوفی آن بود که چون بگوید میان قطع معنی حال او بود و صوفی نیز گوید
 کردی آن باشد و چون ظاهر شود ملتزم است حال او شود و قطع علاقی حال او ناطق است گفتار از همه اصل
 که در تعریف آن درین بود و از حضرت ابی اسحاق بن عمار بگفتار که گفتار از همه اصل است و از حضرت ابی اسحاق

با جارتها تا چه سگی که هر حقش در بر او بود بر ما این گفتار تو چه نیست گفت آنکه تن را از دنیا بکشم نشان این
 است که در کرم یک چشم کلوم او نیز در یک مریک است چون از دنیا کشیده تا بهشت و دروغ و عرش و کوسلی می گفتم
 عفت فاخره قال بلکت نشناختی با جارتها ملازمت کن برا که جز آن نیست و صوفی نامیست که کمالان ولایت باو محققان اولیا
 را بدین نام خوانند و خوانده اند و یکی از مشایخ گوید که در صغاه که پیوسته صافی و در صغاه که پیوسته صوفی آنکه بحسب صفات
 بود و آنکه مستغرق در دوستی و از غیر دوست بری شود صوفی بود و برقصا گفت اشتقاق این اسم را در آنکه در او هیچ
 جز از آنکه معنی عظیمتر از آن است که این جنبه بود تا از آنجا مشتق بود که اشتقاق شیوا از شیو نیست خواهد بود و برحسب صفات
 و اشتقاق شیوا از صند نمکنند پس معنی ظاهر این است هند اندر حاجتند زیارات نشود و محتاج آشتارت نگردد و لان لیه صوفی
 منسوب عن العبادت و الاشارت چون صوفی را زکل عبارت منسوب است عالم علم بر این است باشد اگر دیند یا ندیند مرن آن اسم
 چنانچه ظاهر باشد در حال حصول معنی پس این کمال آشتیا از صوفی خوانند و متعلقان مطالبان آشتیا از متصوف و تصوف و تفضل و تفضل
 تحلف تصفانند و این فرع صلی باشد و فرق معنی اول گفت و معنی ظاهر است تصفا و ولایه و لها آتیه در و تیه و تصوف کما تصفا
 بلا اشتکایه پس تصفا معنی تملانی ظاهر است و تصوف حکایت از آن معنی و اهل آن معنی اندر این درجه برسم آن یکی صوفی بود و
 متصوف یکی متصوف صوفی آن بود که از خود فانی بود و بقی باقی از قبضه طیار است و بحقیقت حقایق پیوسته و متصوف آنکه
 مجاهده این درجه طیارند و بر طایفه را بر محاملت ایشان درستی کند و متصوف آنکه از برای امان مثال او جاده و حفظ دنیا
 خود را نشان کرده بود و ازین بود و هر چه خبر ندارد تا حدی گفته اند که متصوف عند تصوف کالذبا و عند غیرهم کالذبا
 متصوف نزد یکدیگر فی اذخیری چون یکس بود و آنچه کند نزدیک و همون بود و نزد یکدیگر همان که گفتار بر او متصوف
 که همیشه لغزش دارد و بر صوفی صاحب عمل بود و متصوف صاحب اصول است و متصوف صاحب فضول است و از آنکه نصیب مدعیان
 متصوف و درین پر او را بر او میروند و از متصوف و متصوف و از آنکه نصیب اهل مدبر حال طریقت تکمیل شده و از طریق
 آن کاف ساکنی متحکم و از آنکه نصیب فضول اما از جمله بازماند و بر درگاه سهم نشست در اسم معنی بگوشته و بجان خود
 اصل میویست و نشانیم انقیصه اندر معنی رموز بسیار تا حدی که کلیت آنرا جصان توان کرد و انحصار از خود نشان با کند
 تا فایده تمام شود نشان الله تعالی باشد التوفیق فصل فی الذنون مصری گوید صوفی از انطق بانطقه من استحقاق
 او است لظفت غلبه الحجاز لقطع العلاقی صوفی آن بود که چون بگوید میان قطع معنی حال او بود و صوفی نیز گوید
 کردی آن باشد و چون ظاهر شود ملتزم است حال او شود و قطع علاقی حال او ناطق است گفتار از همه اصل
 که در تعریف آن درین بود و از حضرت ابی اسحاق بن عمار بگفتار که گفتار از همه اصل است و از حضرت ابی اسحاق

الاضواء و غیره مشیت گفت از نادای بر ما ماضیا و بعوضت بر یکی که اندرون خود عزیم بود و اندر بیان غایت
 از خویشان بگیا نه حسیا بیعی که از سباحت خویشان مجرب بود و که کار نشانه داشت چون بد که کسی بدوست خود را بخواند
 که بشید خست و چون بد که کسی نگشتان خلل سازد و نشانه بد خست و بد صوفی میوی که بر جانی و در پیشین بود و بفرقه محمد
 که شستا گلید کجی های روزین بر فرشتا و گفت محنت بر خود نهند ازین گنجا خورد را تحمل خست گفت نمی خردند یا که روز
 گر نه از دیگران و بر این اصول اندر معاملت سخت نکوست و حصری گوید رحمة اللہ علیہ لیسوا لایوجد بعد علیہ ما لایعدم
 بود و صوفی آن بود که هستی در بر نیستی بود و تویی در بر استی نه یعنی آنچه میاید بر آزار هر که کند و هر چه کند آزار هر که
 نیابد و دیگر صحت است هر که از غایت نباشد و نایافتهش را هرگز یافت تا آتشانی بودی یعنی یافته بودی آفتاب
 از جمله این عبارات است که تا جان بر تربت از کسی بمانی ساقط شود و شود از جیسا از حق سوخت شود و نقش از کل منقطع
 کرد و یا بر تربت اندر هر کجی ظاهر شود تا عاقلین می اندر خویش می گردد و از خود خود قلمه با بد و ستور این اندر خود ظاهر توان کرد
 یک سو می آید اگر اندر و چون مضمون خود با گفت برین مری می هستد و دیگر رسول عم که اندر عرض خود بود تا گفتند الم نشرکت
 یک آتش خوست و زینت طلبد و دیگر آیه است در و در خود خواست فعل بن بنیاد بر صبیح الشیخ اوست گوید م که عرضت
 استعانت الودیه التوحی ظلمه و باطن تصوف آن بود که صاحب باطن خود را ندید و جمله مرتقی را بنید از آنچه
 اگر ظلمه نگری نشان آید یعنی تا بدین جگه که می معاصی باطن اندر جنب شد حق بذره مگر آید بر ک باطن بگوئی جمله مرتقی
 را یعنی خود را هیچ نمی بیند بر چه مرتقی گوید هم تصوف معانته احوال هم التوحی تصوف استعانت احوال است باقی یعنی احوال
 هر مرتقی را از احوال گوید از باوجود علیج اندر نیکنند از آنچه کسی کردل صبیح حال احوال است احوال و از در هر صفت معانته نیکنند
 که ادکل صبیح حال احوال است احوال و از در هر صفت معانته نیکنند و از حق بازنهار در حق فضل آنچه از خدا گمانا که این صفت
 صداد گوید هم تصوف ظاهر ادب کمال وقت ادب کمال حال ادب من نعم آدم ادر اللذات بلیم من احوال و من ضمیم اللذات و
 بدید مرتقی بلین التقریب و در جنت دلیل حصول تصوف سجدا است که مرتقی در معاد و دعا لادلی بود که ملاز ادا است
 کند بر چه مردان برسد بر ک آدا ضمایم کند او در با از بنهار بزرگی مردم و در شب از گمان برودن بقبول حق و برین صفت
 نزدیکی است قول بویس نوری را چه گفت لیس تصوف سوادا علوما و کلمه حقائق تصوف رسوم علمیه است و لیس حقائق است
 سینا که رسوم بویجا بدت حاصل شود اگر علوم بود تعلیم بدست آید برین خلاق است تا حکم آن ان خود اندر خواهی و معاصی آن
 با خود درست کنی و انصاف آن ان خود ندی حاصل نگردد و فرق میان رسوم خلاق آن بود که رسوم خست بود و تکلف در
 ظاهر حقایق باطن از موعوی و موعوی و موعوی گوید هم تصوف حسن الحقی تصوف حقی نیکوست و این بر سر گوی تا بشد یعنی بگنجانند

خلق تصدیق
 از عقلت و بیان
 خون تقابل مشاهده
 در مقامات کج
 مشاهده این کلام
 در مقامات کج
 مشاهده این کلام
 در مقامات کج
 مشاهده این کلام

بگویند که این از دست خود است و نه از دست خداوند و هر چه در دست خداوند است در دست او است و هر چه در دست او است در دست خداوند است

ناگردد و با شیطان هر که اندرین کلمه معنی خود را درست کند از این کلمه بیان باشد و این کلمه را در هر مومست و اگر کسی از این کلمه
صدیق رضی الله عنهما پرسید که ما از اهل حق بیچاره تریم و ده گفت از قرآن برخیزان که خدا خبر داده است اینجا که گفت آن خود
امر بالمعروف و نهی عن المنکر است که هر که از این کلمه معنی خود را درست کند از این کلمه بیان باشد و این کلمه را در هر مومست و اگر کسی از این کلمه
بنا بر این میانه نگیرد و معاملات بر همان میاورد و از اهل عقیده جان بگیرد و چون عوام اندر اهل نماز بگرشند و هر ترسان
متصوفان را نزارد و بدین در بر آید که گفتن در سر و گفتن در نگاه سلاطین فرعون از برای معجزه و تکریم مخصوص کردن ایشان است
شدند و عقاب بگردیدند و گفتند که اصل این طریقت همین است متقدمین هم برین عقیده معلوم نکردند که زمانه قدرت است
در روزگار بلا احوال چون هر کس سلطان را بخورد کند و طمع عالم را بغیب نماند کند و در یازدهم از این متفان افکند و بهو این بر موصوفی
سایه که گفتن در سر و گفتن افکند بداند که اگر اهل طریقتها تباها شوند اصل طریقتها تباها شود و بدانند که اگر کسی از اهل منزل اول
خود باشد جدا از این جهان کند جدا از ایشان نزل نشود و اهل موصوفی فریبی را گوید تصوف همه الا اخلاق الرضیه تصوف اخلاق
رضیه است و اگر اینند دیده آن بود که بنده اندر همه احوال نسی سنده کار باشد که برضی رضی بود و ابوس لیدی گوید تصوف
سوا کسرت و تقوی و ترک تکلف و سخا و بذل دنیا تصوف آزادی بود که بنده از بندها آزاد گردود و تقوت کار و دیدن
تقوت مجرد شود و ترک تکلف آن بود که اندر تعلقات و محبت کشد و سخاوت آن بود که دنیا را باطل دنیا بگذارد و ابوس
بو شکر گوید تصوف الموم هم و لا حقیقه و قد کان حقیقه و لا اهل تصوف از نامی است حقیقت پیش ازین حقیقت
بود نام یعنی در وقت صحیح با یوسف در این هم نبود معنی آن بر کسی بود که آن است و معنی نه یعنی سالک است و هر چه بود
مجهول کنون عمومی هر وقت و معاملات مجهول کنون هم قیاد را حقیقت تعالیات مشتایم اندر بنیای بیاد و در موصوف
تا بر او هر کس که بطریق این باشد و در در منکران این بگوئی که هر که در آن هست با آنجا تصوف اگر هم مجرد از آنجا کند
که معانی اندر سمیتها میماند باشد و اگر عین معنی آنجا کردند تا کل شریعت پیغامبر خصال ستوده باشد و در ترازوی که
بما سعیده اولیا و اندرین کتاب صیت که تا حق این کلمات کنی و انصاف بر بی تا دعوی کوتاه کنی و با اهل این کتب گفتا
باب لبس مرقعه بدانکه شمار تصوف و لبس مرقعه است و لبس مرقعه نیست از اینجا که رسول گفت صلح علیکم
لبس المصوف تجدون جلاوة الامان فی قلوبکم و نیز یکی گوید از صحابه کان الذی علیهم لبس المصوف و دیگر یکی گوید از صحابه
صلح گفت مرا اینها را می الله همها لا تضیع التوبه حتی تزقیه گفت نیز با در سجده زمین تا حلاوت ایشان بیاید
در وقت کرده اند که اینها صلح ما بر زمین پوشید و برض نشست و نیز گفت مرا اینها را می الله همها که با عا
جامع را ضایع میکنی تا میوز با بران زنی و از خطای آید رضاکه وی مرقعه است که کسی قوی بران گذاشته

در این کتاب از دست خود است و نه از دست خداوند و هر چه در دست خداوند است در دست او است و هر چه در دست او است در دست خداوند است

بگویند که این از دست خود است و نه از دست خداوند و هر چه در دست خداوند است در دست او است و هر چه در دست او است در دست خداوند است

و اگر وقتی بر این از تو پیشتر استین در یک روز رسول صلعم قرآن که از خدا می آید
تقصیر ما بر چنانکه گفت و شبانه صفر و حسن بصیرت گوید که سغفادار بدر می دیدم که بر اجانبین بود و صدیق
اگر اند حال خیر بدیش حاصل می شود و چشم بصیرت گوید که سگمازادیدم رضی الله عنده کلیم با تو چه پوشیده و المومنین
عمر ۳۰ و میر المومنین علی کرم الله وجهه و هر چه در میان ۳۰ روز است آرنده که ایشان بر او پس قرنی را در با ما شایسته بینید
ترها بران گذشته و حسن بصیرت مالک دنیا و زمینان نور می رخ جمله صفا بر صوفی بود و در انام عالم ابو صغیفه کوفی را در سرت
آرند و این هدایت اندک تا بنیخ شمشاد که محمد بن علی علیه السلام که است مکتوب است که در کتابی و هر صوفی پوشید تصدیق است
که تا بنیخ بر صوفی علم خراب بود گفت که از اندر میان خلق می باید بود از بنیخ سبب است اینست مرقع علی الحجاه دست از غزلت جدا
و هر که از بنیخ پوشید که از قیامت بودی و داد و طایفه هم لب صوفی فرمود و او از تصوفان محقق بود و او را بر سلیم هم فرزندیک
امام ابو صغیفه را اندر آمد با مرقع صوفی صحابیه که سیم تصنیف نگریستند ابو صغیفه گفت سدا ابراهیم بن ابراهیم هم صحاب
برزبان امام نزل زود مرقع می آید سبب است که یافت گفت بخیرست بروم و در سینه خرد خدایند تمام بل در مشغول
شده ما بخدمت تنهایی خود ما و می سید انگشت و اگر اکنون بعضی از اهل زمانه را مراد از لبس ثقات و خرق جاه و مجال
است و بدل موافق ظاهر می بینند و او باشند که اندر لکه سبازریکو باشد و در جمل طوطی صفت اندک باشد اما جمل در وقت ایشان
گفته بر گاه یک چیز نشان با ایشان یافت بود از حکام پس از ایشان سوال گفت هم گشتن شب بقیوم فرمودم و هر که توبه
تو کی کند رفتار می و با معاقدی از ان مع است اما گویی چشم بر رسم نظام بر ممالات ایشان فتنه کرد و هر چه را بر سر
صفائی باطن ایشان دید جمل بر که قصد صحبت متصفی کند از چهار معنی بیرون نباشد که در هر صفا باطن و جلا بر خاطر و
نقح طبع و اعتدال مزاج و صحت سیرت با سراسر نشان بیار و در بنا قرینت محققان و وقت کبریا ایشان بینند و او را دان
و هر که ایشان گردد و تعلق بر ایشان کند بر بخت و استیلا حال ایشان بر کشف احوال خیر می از هر او هر نفس باشد و در
و دیگر با صلح تن و صفت دل و سکون و استقامت با ظاهر ایشان دیدار و در بنا و زرش شریعت حفظ آداب علم و حسن
ایشان بینند و قصد صحبت ایشان کنند و در زین صلح بر دست گیرند و استیلا حال ایشان بر محابرت و حسن معاملت بود
و گویی دیگر راست و ناسبت و طریق مجاست و حسن سیرت با فعل ایشان آه نماید تا از ندگانی ظاهر نشان بینند که در
بطرف مردت با بهتران مرت و با بهتران فنوت و با قرآن خرد و شربت آسوده از طلب لذت و آرزوی سیده با وقتا قصد
صحبت ایشان و طریق جهید تعجب و طلق نماز و آسان کنند و خود را بر غرنت از حلیه سگان کنند و گویی دیگر نما

و اگر وقتی بر این از تو پیشتر استین در یک روز رسول صلعم قرآن که از خدا می آید
تقصیر ما بر چنانکه گفت و شبانه صفر و حسن بصیرت گوید که سغفادار بدر می دیدم که بر اجانبین بود و صدیق
اگر اند حال خیر بدیش حاصل می شود و چشم بصیرت گوید که سگمازادیدم رضی الله عنده کلیم با تو چه پوشیده و المومنین
عمر ۳۰ و میر المومنین علی کرم الله وجهه و هر چه در میان ۳۰ روز است آرنده که ایشان بر او پس قرنی را در با ما شایسته بینید
ترها بران گذشته و حسن بصیرت مالک دنیا و زمینان نور می رخ جمله صفا بر صوفی بود و در انام عالم ابو صغیفه کوفی را در سرت
آرند و این هدایت اندک تا بنیخ شمشاد که محمد بن علی علیه السلام که است مکتوب است که در کتابی و هر صوفی پوشید تصدیق است
که تا بنیخ بر صوفی علم خراب بود گفت که از اندر میان خلق می باید بود از بنیخ سبب است اینست مرقع علی الحجاه دست از غزلت جدا
و هر که از بنیخ پوشید که از قیامت بودی و داد و طایفه هم لب صوفی فرمود و او از تصوفان محقق بود و او را بر سلیم هم فرزندیک
امام ابو صغیفه را اندر آمد با مرقع صوفی صحابیه که سیم تصنیف نگریستند ابو صغیفه گفت سدا ابراهیم بن ابراهیم هم صحاب
برزبان امام نزل زود مرقع می آید سبب است که یافت گفت بخیرست بروم و در سینه خرد خدایند تمام بل در مشغول
شده ما بخدمت تنهایی خود ما و می سید انگشت و اگر اکنون بعضی از اهل زمانه را مراد از لبس ثقات و خرق جاه و مجال
است و بدل موافق ظاهر می بینند و او باشند که اندر لکه سبازریکو باشد و در جمل طوطی صفت اندک باشد اما جمل در وقت ایشان
گفته بر گاه یک چیز نشان با ایشان یافت بود از حکام پس از ایشان سوال گفت هم گشتن شب بقیوم فرمودم و هر که توبه
تو کی کند رفتار می و با معاقدی از ان مع است اما گویی چشم بر رسم نظام بر ممالات ایشان فتنه کرد و هر چه را بر سر
صفائی باطن ایشان دید جمل بر که قصد صحبت متصفی کند از چهار معنی بیرون نباشد که در هر صفا باطن و جلا بر خاطر و
نقح طبع و اعتدال مزاج و صحت سیرت با سراسر نشان بیار و در بنا قرینت محققان و وقت کبریا ایشان بینند و او را دان
و هر که ایشان گردد و تعلق بر ایشان کند بر بخت و استیلا حال ایشان بر کشف احوال خیر می از هر او هر نفس باشد و در
و دیگر با صلح تن و صفت دل و سکون و استقامت با ظاهر ایشان دیدار و در بنا و زرش شریعت حفظ آداب علم و حسن
ایشان بینند و قصد صحبت ایشان کنند و در زین صلح بر دست گیرند و استیلا حال ایشان بر محابرت و حسن معاملت بود
و گویی دیگر راست و ناسبت و طریق مجاست و حسن سیرت با فعل ایشان آه نماید تا از ندگانی ظاهر نشان بینند که در
بطرف مردت با بهتران مرت و با بهتران فنوت و با قرآن خرد و شربت آسوده از طلب لذت و آرزوی سیده با وقتا قصد
صحبت ایشان و طریق جهید تعجب و طلق نماز و آسان کنند و خود را بر غرنت از حلیه سگان کنند و گویی دیگر نما

و اگر وقتی بر این از تو پیشتر استین در یک روز رسول صلعم قرآن که از خدا می آید
تقصیر ما بر چنانکه گفت و شبانه صفر و حسن بصیرت گوید که سغفادار بدر می دیدم که بر اجانبین بود و صدیق
اگر اند حال خیر بدیش حاصل می شود و چشم بصیرت گوید که سگمازادیدم رضی الله عنده کلیم با تو چه پوشیده و المومنین
عمر ۳۰ و میر المومنین علی کرم الله وجهه و هر چه در میان ۳۰ روز است آرنده که ایشان بر او پس قرنی را در با ما شایسته بینید
ترها بران گذشته و حسن بصیرت مالک دنیا و زمینان نور می رخ جمله صفا بر صوفی بود و در انام عالم ابو صغیفه کوفی را در سرت
آرند و این هدایت اندک تا بنیخ شمشاد که محمد بن علی علیه السلام که است مکتوب است که در کتابی و هر صوفی پوشید تصدیق است
که تا بنیخ بر صوفی علم خراب بود گفت که از اندر میان خلق می باید بود از بنیخ سبب است اینست مرقع علی الحجاه دست از غزلت جدا
و هر که از بنیخ پوشید که از قیامت بودی و داد و طایفه هم لب صوفی فرمود و او از تصوفان محقق بود و او را بر سلیم هم فرزندیک
امام ابو صغیفه را اندر آمد با مرقع صوفی صحابیه که سیم تصنیف نگریستند ابو صغیفه گفت سدا ابراهیم بن ابراهیم هم صحاب
برزبان امام نزل زود مرقع می آید سبب است که یافت گفت بخیرست بروم و در سینه خرد خدایند تمام بل در مشغول
شده ما بخدمت تنهایی خود ما و می سید انگشت و اگر اکنون بعضی از اهل زمانه را مراد از لبس ثقات و خرق جاه و مجال
است و بدل موافق ظاهر می بینند و او باشند که اندر لکه سبازریکو باشد و در جمل طوطی صفت اندک باشد اما جمل در وقت ایشان
گفته بر گاه یک چیز نشان با ایشان یافت بود از حکام پس از ایشان سوال گفت هم گشتن شب بقیوم فرمودم و هر که توبه
تو کی کند رفتار می و با معاقدی از ان مع است اما گویی چشم بر رسم نظام بر ممالات ایشان فتنه کرد و هر چه را بر سر
صفائی باطن ایشان دید جمل بر که قصد صحبت متصفی کند از چهار معنی بیرون نباشد که در هر صفا باطن و جلا بر خاطر و
نقح طبع و اعتدال مزاج و صحت سیرت با سراسر نشان بیار و در بنا قرینت محققان و وقت کبریا ایشان بینند و او را دان
و هر که ایشان گردد و تعلق بر ایشان کند بر بخت و استیلا حال ایشان بر کشف احوال خیر می از هر او هر نفس باشد و در
و دیگر با صلح تن و صفت دل و سکون و استقامت با ظاهر ایشان دیدار و در بنا و زرش شریعت حفظ آداب علم و حسن
ایشان بینند و قصد صحبت ایشان کنند و در زین صلح بر دست گیرند و استیلا حال ایشان بر محابرت و حسن معاملت بود
و گویی دیگر راست و ناسبت و طریق مجاست و حسن سیرت با فعل ایشان آه نماید تا از ندگانی ظاهر نشان بینند که در
بطرف مردت با بهتران مرت و با بهتران فنوت و با قرآن خرد و شربت آسوده از طلب لذت و آرزوی سیده با وقتا قصد
صحبت ایشان و طریق جهید تعجب و طلق نماز و آسان کنند و خود را بر غرنت از حلیه سگان کنند و گویی دیگر نما

در کمال علم و معرفت فضل طلب است که آن فرد قصد تصدیق فضل حق شخصیت علم راه نماید با فعال ایشان بنماید
 در خیر این هر چه بکار است تصدیق ایشان کند و ایشان بخلاق و کردار و امر او دست همی کند بجهت کمال آن فرد و کمال
 همی کنند تا آنچه آمده که ایشان از حدیث حق چیز باشد به ایشان از بیجا بدت طلب طریقت هر چه چیز تا ماضی مشایخ
 حرمت در درختان و حقا را در ایشان بشکوند چنانکه از خود خود اندک در صحبت و تعلق به ایشان آن فرزند که آن
 خود را آن صلح ایشان نهی آن کنند و جاره ایشان اندر پیشند و آن جاه که به سلامت بر کرد ایشان بجز وقتند که آن توابع
 زور باشد و لباس غرور و حسرت روز شرف نشود و شکوه کمال الحما و سعادت پیش مثل القوم الذین کفروا الیه و اندین نامند این گروه
 پس بر تو باد که تا به چهار آن تو گردد تو صد آن کنی که اگر قرار بر آن قبول طریقت بگویی چنان باشد که کمال طریقت را قبول کنی
 که این کار بجز وقت است بجز آن که با طریقت آشنا بود و بر او قبول چنان عباد بود و چون کسی بچانه بود مرقوم که رفته او را نشود
 شقاوت یوم نشود باشد چنانکه آن پسر بزرگ گفتند که کمال وقت قال من اتقاه ان یلبس لباس الفقیان تا ماضی من علم
 اتقال الفقهه چه رفته پیشی گفت از اتفاق بود که لباس جو اندران پیشی و اندر تحت ثقل معاملات جو اندری ایما
 که لباس جو اندران با ترک اصل جو اندری منافع با شکر لب لبان از هر چه آنست که تا خداوند ترا بشناسد که تو جان
 اندری وی بی لباس نشناسد و اگر از بر آنست که بخلق نامی که بر آن نام گرفته سوره زیاد اگر نشستی ففاق در این
 صاحب بظلمت و ابل حق اصل از اندک که بجم معروف کردند که بعضی من الله تعالی انعام و اکرام و بصوف لباس الانعام
 حصفا از نسیه استیجاب بنده نعمت و کره ای عیان بود و صوف لباس جوران بود پس حکایت حکایت بود در وحی حکایت
 قرینه کنند و آنچه بر ایشان است ایما می زند ظاهری آینه رسید از آنکه از ایشان که در دنیا و دنیا و دنیا و دنیا و دنیا
 حکایت و زینت بر حقا غیر بودند و خود نیز کردند تا اندر میان خلق علامت نشود و وجه خلق باستان ایشان کردند
 که اگر کلام بخلاف بنهند زبان ملامت بد ایشان در از کنند و اگر خواهند که اندران جامعه عصیت کنند از رسم
 خلق متوانند کرد و در جمله قور زینت او کیا خداوند است عوم بیان عزیز کرد و در خویش مانند رانی دلیل کردند
 خویشم آن بود که چون آن بودند خلفشان محرمست دارند و ذال خاص آن بود که چون آن بودند خلق اندر ایشان
 بچشم عومشان نگردد و مرایشان ملامت است کنند پس لباس انعام لغوم و خوش املکاد
 لغوم عوم مردم قوم لباس نعم بود و خویش راجش بل از آنچه پیشی از عوام اندران
 مضطر باشند چنانکه دست بجا رے دیگرند رسد و مر طلب جاره ر آلتی دیگر
 ندارند بر آن طلب ریاست کنند و مر آنرا سبب حج نعمت کنند

مثل آن
 ساد او نیست
 علمای پیش
 شکر از خود
 خداوند
 نماید که
 آنچه
 وقت باده
 باده زده
 مثل نقل
 گزند و بار
 حجت مثل حال
 اجماع

مقدم ایما ... این احوال ... و در وقت ...

بسم الله الرحمن الرحيم ...

بسم الله الرحمن الرحيم ...

در بزرگی هر قول هر چه از مدینه و اهل حدیث و معتزله و فلاسفه و عبادت مجرده و غیره و در صفات با اتفاق اهل
 عبادت از پیوسته و طبع را از ادب معانی برده و حدیث حق بنده یعنی عبارتی از این معنی میگویند و اثبات مراد از اثبات
 مدین میسر است پس وجود و مفقود و منفی و مثبت جمله نشان از بقای لغوی و خود و طریقت منزله است از مراتب در جمل
 اولی اجمالی پسند که محل ماند و جات و مقامات فانی گردد و عبادت از این معانی منقطع شود چنانکه گشته باشد و حق فرقی
 معهود و محسوسه فیهانی بلیند ضرورتی بران معنی پوشنده که اندک است اسم نیا که در متعلق صفت نگردد و نگاه بر کسی نماند که معتزله
 باشد بنده و کاش این بر معانی پوشنده اندرین اصل تقدیم و ما خیر و انباشته که گوید که آن مقدم یا این مقدم که تقدیم
 اندر است یا و کسب پس گوید بر نام مقدم تر نبود و در اول ایشان منظم تر بود از آنچه در وقت و فاعل آن است
 و مراد ایشان این دو تفسیر علامه هستند و نشان این معنی که عبارت از این مقدم بود با یکدیگر اندر این عبارت سخن گفته شد
 وجود خود را با تمامی هلام که در این گروه از ایشان بقا و اگر عبارت از آن معنی فقیر کردن دریا از صفات یا از اهل عبادت
 دار با بسا از آن تحقیق آن معانی خیر بوده اند از معنی عبارت سخن گفتند که مقدم کردن دیگر بر موهبان هر دو عبارت بود
 پس که در وقتند با تحقیق معانی و این گروه مانند اندر ظلمت عبارت و در جمله چون کسی را آن معانی حاصل بود و در آن
 دل خود گزینده باشد اگر او فقیر شوند یا صوفی این برود و نام نظری بود در آن سخن که اندک است اسم نیا در این
 از وقت که این سخن باینست هر که در نگاه اندر کسی که تعلق بقا است فقر را بر صورت مقدم نهادن را با معانی اندر
 او گفته که چنین یکی گفت چون راه اندر فنا و گوناساری شریک تمام است و اندر بقا و علو نیز همچنان چون من
 محلی بشم که تعلق آن بقا باشد صفات مقدم گویم فقر و چون از محلی باشم که تعلق آن بقا باشد فقر مقدم گویم صفات
 که فقر نام تجاست و صفات از این بقا است بقا از خود فانی کنم و اندر قاریت قار از خود فانی کنم تا بطعم از فنا نشود و از
 بقا هم قار و این سخنان از معنی عبارت نیست اما قار بقا باشد و بقا بقا باشد بر باقی که آن فانی شود از خود فانی شود
 و هر فانی که باقی شود از خود باقی بود و فنا است که بقا بقا باشد اما آن باشد تا کسی بدید که فنا گردد که این با معانی از لغوی
 اثر وجود است معنی تواند کرد و اندر فنا تا اثر و از بهت هنوز فنا نیست و چون قیاس حاصل آمد فنا میسازد بقا باشد بجز
 اندر عبارت به معنی و این نام از ارباب است اندر وقت پیش عبارت و ما از این جنس سخن نیست اندر کتب فیهانی
 و بقا و آن اندر وقت پس کوی و نیز می احوال کرده ایم اما اندر کتب بکلیه قیاس تمام آن بیاریم نیست و بقا
 خود به معنی فرقی میان بقا و صفات معنوی اما صفات و فقر حاصل از دست و فقر میسازد بقا است از آن خود جزیر و بقا
 و حقیقت آن بقا بر مسکنه باز گردد و گفته اند از ایشان که فقر قیاسی بود و از مسکنه باز بقا میسازد فقر و بقا
 معنی است که بقا باطل است ۱۲ عبادت که می بیند خاله کردن ۱۳ این بقا با بقا در میان است اما با بقا در میان است

در بزرگی هر قول هر چه از مدینه و اهل حدیث و معتزله و فلاسفه و عبادت مجرده و غیره و در صفات با اتفاق اهل
 عبادت از پیوسته و طبع را از ادب معانی برده و حدیث حق بنده یعنی عبارتی از این معنی میگویند و اثبات مراد از اثبات
 مدین میسر است پس وجود و مفقود و منفی و مثبت جمله نشان از بقای لغوی و خود و طریقت منزله است از مراتب در جمل
 اولی اجمالی پسند که محل ماند و جات و مقامات فانی گردد و عبادت از این معانی منقطع شود چنانکه گشته باشد و حق فرقی
 معهود و محسوسه فیهانی بلیند ضرورتی بران معنی پوشنده که اندک است اسم نیا که در متعلق صفت نگردد و نگاه بر کسی نماند که معتزله
 باشد بنده و کاش این بر معانی پوشنده اندرین اصل تقدیم و ما خیر و انباشته که گوید که آن مقدم یا این مقدم که تقدیم
 اندر است یا و کسب پس گوید بر نام مقدم تر نبود و در اول ایشان منظم تر بود از آنچه در وقت و فاعل آن است
 و مراد ایشان این دو تفسیر علامه هستند و نشان این معنی که عبارت از این مقدم بود با یکدیگر اندر این عبارت سخن گفته شد
 وجود خود را با تمامی هلام که در این گروه از ایشان بقا و اگر عبارت از آن معنی فقیر کردن دریا از صفات یا از اهل عبادت
 دار با بسا از آن تحقیق آن معانی خیر بوده اند از معنی عبارت سخن گفتند که مقدم کردن دیگر بر موهبان هر دو عبارت بود
 پس که در وقتند با تحقیق معانی و این گروه مانند اندر ظلمت عبارت و در جمله چون کسی را آن معانی حاصل بود و در آن
 دل خود گزینده باشد اگر او فقیر شوند یا صوفی این برود و نام نظری بود در آن سخن که اندک است اسم نیا در این
 از وقت که این سخن باینست هر که در نگاه اندر کسی که تعلق بقا است فقر را بر صورت مقدم نهادن را با معانی اندر
 او گفته که چنین یکی گفت چون راه اندر فنا و گوناساری شریک تمام است و اندر بقا و علو نیز همچنان چون من
 محلی بشم که تعلق آن بقا باشد صفات مقدم گویم فقر و چون از محلی باشم که تعلق آن بقا باشد فقر مقدم گویم صفات
 که فقر نام تجاست و صفات از این بقا است بقا از خود فانی کنم و اندر قاریت قار از خود فانی کنم تا بطعم از فنا نشود و از
 بقا هم قار و این سخنان از معنی عبارت نیست اما قار بقا باشد و بقا بقا باشد بر باقی که آن فانی شود از خود فانی شود
 و هر فانی که باقی شود از خود باقی بود و فنا است که بقا بقا باشد اما آن باشد تا کسی بدید که فنا گردد که این با معانی از لغوی
 اثر وجود است معنی تواند کرد و اندر فنا تا اثر و از بهت هنوز فنا نیست و چون قیاس حاصل آمد فنا میسازد بقا باشد بجز
 اندر عبارت به معنی و این نام از ارباب است اندر وقت پیش عبارت و ما از این جنس سخن نیست اندر کتب فیهانی
 و بقا و آن اندر وقت پس کوی و نیز می احوال کرده ایم اما اندر کتب بکلیه قیاس تمام آن بیاریم نیست و بقا
 خود به معنی فرقی میان بقا و صفات معنوی اما صفات و فقر حاصل از دست و فقر میسازد بقا است از آن خود جزیر و بقا
 و حقیقت آن بقا بر مسکنه باز گردد و گفته اند از ایشان که فقر قیاسی بود و از مسکنه باز بقا میسازد فقر و بقا
 معنی است که بقا باطل است ۱۲ عبادت که می بیند خاله کردن ۱۳ این بقا با بقا در میان است اما با بقا در میان است

در بزرگی هر قول هر چه از مدینه و اهل حدیث و معتزله و فلاسفه و عبادت مجرده و غیره و در صفات با اتفاق اهل
 عبادت از پیوسته و طبع را از ادب معانی برده و حدیث حق بنده یعنی عبارتی از این معنی میگویند و اثبات مراد از اثبات
 مدین میسر است پس وجود و مفقود و منفی و مثبت جمله نشان از بقای لغوی و خود و طریقت منزله است از مراتب در جمل
 اولی اجمالی پسند که محل ماند و جات و مقامات فانی گردد و عبادت از این معانی منقطع شود چنانکه گشته باشد و حق فرقی
 معهود و محسوسه فیهانی بلیند ضرورتی بران معنی پوشنده که اندک است اسم نیا که در متعلق صفت نگردد و نگاه بر کسی نماند که معتزله
 باشد بنده و کاش این بر معانی پوشنده اندرین اصل تقدیم و ما خیر و انباشته که گوید که آن مقدم یا این مقدم که تقدیم
 اندر است یا و کسب پس گوید بر نام مقدم تر نبود و در اول ایشان منظم تر بود از آنچه در وقت و فاعل آن است
 و مراد ایشان این دو تفسیر علامه هستند و نشان این معنی که عبارت از این مقدم بود با یکدیگر اندر این عبارت سخن گفته شد
 وجود خود را با تمامی هلام که در این گروه از ایشان بقا و اگر عبارت از آن معنی فقیر کردن دریا از صفات یا از اهل عبادت
 دار با بسا از آن تحقیق آن معانی خیر بوده اند از معنی عبارت سخن گفتند که مقدم کردن دیگر بر موهبان هر دو عبارت بود
 پس که در وقتند با تحقیق معانی و این گروه مانند اندر ظلمت عبارت و در جمله چون کسی را آن معانی حاصل بود و در آن
 دل خود گزینده باشد اگر او فقیر شوند یا صوفی این برود و نام نظری بود در آن سخن که اندک است اسم نیا در این
 از وقت که این سخن باینست هر که در نگاه اندر کسی که تعلق بقا است فقر را بر صورت مقدم نهادن را با معانی اندر
 او گفته که چنین یکی گفت چون راه اندر فنا و گوناساری شریک تمام است و اندر بقا و علو نیز همچنان چون من
 محلی بشم که تعلق آن بقا باشد صفات مقدم گویم فقر و چون از محلی باشم که تعلق آن بقا باشد فقر مقدم گویم صفات
 که فقر نام تجاست و صفات از این بقا است بقا از خود فانی کنم و اندر قاریت قار از خود فانی کنم تا بطعم از فنا نشود و از
 بقا هم قار و این سخنان از معنی عبارت نیست اما قار بقا باشد و بقا بقا باشد بر باقی که آن فانی شود از خود فانی شود
 و هر فانی که باقی شود از خود باقی بود و فنا است که بقا بقا باشد اما آن باشد تا کسی بدید که فنا گردد که این با معانی از لغوی
 اثر وجود است معنی تواند کرد و اندر فنا تا اثر و از بهت هنوز فنا نیست و چون قیاس حاصل آمد فنا میسازد بقا باشد بجز
 اندر عبارت به معنی و این نام از ارباب است اندر وقت پیش عبارت و ما از این جنس سخن نیست اندر کتب فیهانی
 و بقا و آن اندر وقت پس کوی و نیز می احوال کرده ایم اما اندر کتب بکلیه قیاس تمام آن بیاریم نیست و بقا
 خود به معنی فرقی میان بقا و صفات معنوی اما صفات و فقر حاصل از دست و فقر میسازد بقا است از آن خود جزیر و بقا
 و حقیقت آن بقا بر مسکنه باز گردد و گفته اند از ایشان که فقر قیاسی بود و از مسکنه باز بقا میسازد فقر و بقا
 معنی است که بقا باطل است ۱۲ عبادت که می بیند خاله کردن ۱۳ این بقا با بقا در میان است اما با بقا در میان است

از این مصداق است که در سلسله اولی که در این عالم است صاحب عالم بود و در هر تارک عالم این نفس عزیز
 باشد و نسبت فل و صفا معلوم اند طریقت ذلیل است که بنام گرفت صلا الله علیه و سلم تعریف عبد الزیاء و تعریف عبد الکریم و تعریف
 از حسن و حسیه و تقطیع و تارک معلوم عزیز باشد که تمام صاحب معلوم بود و تمام تارک معلوم بخدا ندر و باز کرد
 گفته اند که سکینان سلسله از پنج که بنام گرفت صلا الله علیه و سلم سکینان سلسله است که در هر تارک سکینان چون بنام سکینان
 سکینان بلکه که گویند پادشاه مراد که در زندگانی از سکینان چون فقر را یاد کرد و گفت که در فقران چون گرفتار
 درین سبب فقران بود که تعاون سبب باشد و سکینان منقطع است با سبب باشد و اندر شریعت نزدیک گروهی از فقرا فقیر است
 بلخ بود و سکینان محسود و نزدیک گروهی از سکینان صاحب بلخ بود و فقیر صاحب دل و سلسله این اهل حق است که در هر تارک
 خود در این خلاف با اختلافی فقها یعنی اندک متمم متصل است نزدیک آنکه فقیر محسود بود و سکینان صاحب بلخ و فقیرت فاضله
 از فقرت نیست حکام مختلف ایشان اندر فقر و فقیرت بر سبب چهار واسطه عالم بالصبر باب الهی که در هر تارک
 مشایخ هر طریقت ملامت سپرده اند و ملامت را اندر ملامت محبت تا در عظیم است و مشرب تمام اهل حق مخصوص
 ملامت خلقی خاصه نزدیکان این است که در هر تارک ملامت آرد و سلم مقتدا و امام اهل حق بود پیش او و مجانبان تارک
 حق بر هر چه می آید بود و در هر تارک ملامت بود و بزرگ و چون خلعت دوستی بر سر او بگذرد حقیقی زبان
 بدود و از کرد و نگردد که این است و اگر در گفتند شایع است و اگر در گفتند مجنون است و اگر در گفتند که او است
 و مانند این است و اندر در جل صفت مومنان یاد کرد و گفت ایشان از ملامت کنندگان نرسند و لا یخافون
 لوت لایم ذک فضل الیدیویرین یار و الله وحی علم و سنت با خدا چندین فرست است که هر که در حق او کند عالم
 بجل ملامت کننده او گرداند و سرور از مشغول گشتن ملامت ایشان نگاه دارد و این غیرت حق باشد که در هر تارک
 خود را از ملامت غیر نگردد چشم کس بر حال حال ایشان ایشان نفیست و از روی ایشان مراد از این تارک نگردد
 تا بحال خود بینند و بخود موجب نشوند و بافت عجب و تحسیر اندر نفیست پس خلق ایشان گماشته است تا زبان
 بر ایشان دراز کنند و نفس او را اندر ایشان مرکب گردانیده تا در ایشان راه می کنند و ملامت میکنند خود را بقیست
 کردن و این سبب است که در هر تارک سبب است و عجب نیست اندرین طریقت عجب بر این کسی عجب شود
 و سبب از هر چه خود دیگر از جاه خلق هیچ ایشان در چنان بود که در آید و غلبه پسندند بر روح کنند
 و در این عجب خود و دیگر در کسی که هر کس پسندند و خود را شایسته بدان و اندر بدان عجب شود خداوند تعالی
 بنفخ باد این راه بر دستتان خود نیست اما حالات ایشان اگر در نیک بود و خلق پسندند از هر چه حقیقت نرسند

در هر تارک سکینان سلسله از پنج که بنام گرفت صلا الله علیه و سلم سکینان سلسله است که در هر تارک سکینان چون بنام سکینان
 سکینان بلکه که گویند پادشاه مراد که در زندگانی از سکینان چون فقر را یاد کرد و گفت که در فقران چون گرفتار
 درین سبب فقران بود که تعاون سبب باشد و سکینان منقطع است با سبب باشد و اندر شریعت نزدیک گروهی از فقرا فقیر است
 بلخ بود و سکینان محسود و نزدیک گروهی از سکینان صاحب بلخ بود و فقیر صاحب دل و سلسله این اهل حق است که در هر تارک
 خود در این خلاف با اختلافی فقها یعنی اندک متمم متصل است نزدیک آنکه فقیر محسود بود و سکینان صاحب بلخ و فقیرت فاضله
 از فقرت نیست حکام مختلف ایشان اندر فقر و فقیرت بر سبب چهار واسطه عالم بالصبر باب الهی که در هر تارک
 مشایخ هر طریقت ملامت سپرده اند و ملامت را اندر ملامت محبت تا در عظیم است و مشرب تمام اهل حق مخصوص
 ملامت خلقی خاصه نزدیکان این است که در هر تارک ملامت آرد و سلم مقتدا و امام اهل حق بود پیش او و مجانبان تارک
 حق بر هر چه می آید بود و در هر تارک ملامت بود و بزرگ و چون خلعت دوستی بر سر او بگذرد حقیقی زبان
 بدود و از کرد و نگردد که این است و اگر در گفتند شایع است و اگر در گفتند مجنون است و اگر در گفتند که او است
 و مانند این است و اندر در جل صفت مومنان یاد کرد و گفت ایشان از ملامت کنندگان نرسند و لا یخافون
 لوت لایم ذک فضل الیدیویرین یار و الله وحی علم و سنت با خدا چندین فرست است که هر که در حق او کند عالم
 بجل ملامت کننده او گرداند و سرور از مشغول گشتن ملامت ایشان نگاه دارد و این غیرت حق باشد که در هر تارک
 خود را از ملامت غیر نگردد چشم کس بر حال حال ایشان ایشان نفیست و از روی ایشان مراد از این تارک نگردد
 تا بحال خود بینند و بخود موجب نشوند و بافت عجب و تحسیر اندر نفیست پس خلق ایشان گماشته است تا زبان
 بر ایشان دراز کنند و نفس او را اندر ایشان مرکب گردانیده تا در ایشان راه می کنند و ملامت میکنند خود را بقیست
 کردن و این سبب است که در هر تارک سبب است و عجب نیست اندرین طریقت عجب بر این کسی عجب شود
 و سبب از هر چه خود دیگر از جاه خلق هیچ ایشان در چنان بود که در آید و غلبه پسندند بر روح کنند
 و در این عجب خود و دیگر در کسی که هر کس پسندند و خود را شایسته بدان و اندر بدان عجب شود خداوند تعالی
 بنفخ باد این راه بر دستتان خود نیست اما حالات ایشان اگر در نیک بود و خلق پسندند از هر چه حقیقت نرسند

چنانچه ایشان اگر بسیار بود ایشان نماز از حول و قوت خوانند و بخود در هر روز از مسند بیدارند اما از محبت خود بود در هر روز
 پسندید حق و خلق اورا پسندد و آنکه گزیده تن خود بود حق ویرانگر دنیا چنانچه ایلین اخلاق پسندیدند و ملائکه
 قبول کردند و خود پسندید چون پسندید حق نبود پسند ایشان مراد الوهیت با آرد و و اودم را ملائکه پسندیدند
 و گفتند بجمل فیما سن فیما و خود را پسندید و گفت ربتنا فلنا انفسنا چون پسندید حق بود گفت فتنی لم یجد له
 فرماتا پسند خلق پسندد و بر رحمت با آرد و ماطلق عالم برانند که مقبول ما جو خوش با و مقبول خلق میور تا را اجرم ملائکه
 خلق خدا وستان حق است از آنچه اندران آثار قبولت مغرب اولیا و ذکر آن علامت قرص است چنانکه هر غلبه حق بود
 خلق پسندید بر آرد است این پسندید لم یجد له صلوات الله علیه خدایند و آنکه گفت اولیا حی تحت قبائی لا یمیر
 غریب الا الیما سی فصل اما ملائکه برتبه باشد که کبریا و فتن دیگر قصد کردن سدید ترک کردن و صورت ملامت را
 فتن آن بود که یکی کار خود میکنند و این امور زود و ملامت امرعات میکنند خلق اورا اندران ملائکه پسندد و این
 خلق باشد اندر دو و از جمله فارغ و صورت ملامت پسند کردن نیکو کار جا بسیار خلق پیدا و اندر میان ایشان از
 نشان کرد و دلش بجا میل کند و طبعش اندر ایشان آویرد و خواهد داد خود را از ایشان خلق کند که کبریا و مشغول گرد
 بکلیه اه مطلق برست گیرد اندر چیزیکه هر راز باین و خلق از و نفرت آرد خلق از و مفرغ و صورت
 ملامت ترک کردن آن بود که یکی گفت و ضلالت می گردانید تا تا برکت دعوت و متابعت آن بود و گوید و گوید برین طریق
 ملائکه است که مسکن و این می خواند و در استمن بود نماز ز بدین نقایست و بدترین از با و از ملائکه خلق باکتا باشند
 هر دو حال بر سر رشته خود باشد و بزنام که خوانند و بر سر همه یک با و اندر حکایات هم کشیج ابو طاهر هر روز در جزوه
 و اندر بار گرفت و مرید غمان گرفته بود یکی آواز داد که آن برینند حق آمدان مرید چون این سخن بشنید از
 ارادت قصد فرم آن مرد کرد اهل بازار جمله بر جوشیدند شیخ گفت مر مریدا که اگر تو خاموش باشی
 من ترا فرست آموزم که ازین سخن باز برسی مرید خاموش بود چون بجا بجا خود رفتند این مریدا
 آن صندوق بیار بسیار و در آن صندوق ناهما بود و در ز با می نامه بیرون گرفت و پیش می نهاد
 و گفت نگاه کن از هر کس من نامه است که فرستاده اند بیکه مخالفت پیشم الاسلام خطاب کرده است و
 شیخ که یک شیخ راه بود و شیخ الحمدین مانند این بمذابقت نامه من این غیر تم که هر حسب اعتقاد خود مرا
 اما سببها در اگر این چراغ نیز حسب اعتقاد خویش میگفت مرفعه بناد و این مصوبه از انچه و اما آنکه طریقه
 شد دست که حاست نشه از دست چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 قصد ما اند ملائکه در آن است چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 و ملائکه هر دو را که جمعی همه اولیا من زیر قبایس من اند پسندید را ایشان از هر من ملائکه هر دو را که جمعی همه

۱۱
 در هر روز از مسند بیدارند اما از محبت خود بود در هر روز
 این پسندید حق و خلق اورا پسندد و آنکه گزیده تن خود بود حق ویرانگر دنیا چنانچه ایلین اخلاق پسندیدند و ملائکه
 قبول کردند و خود پسندید چون پسندید حق نبود پسند ایشان مراد الوهیت با آرد و و اودم را ملائکه پسندیدند
 و گفتند بجمل فیما سن فیما و خود را پسندید و گفت ربتنا فلنا انفسنا چون پسندید حق بود گفت فتنی لم یجد له
 فرماتا پسند خلق پسندد و بر رحمت با آرد و ماطلق عالم برانند که مقبول ما جو خوش با و مقبول خلق میور تا را اجرم ملائکه
 خلق خدا وستان حق است از آنچه اندران آثار قبولت مغرب اولیا و ذکر آن علامت قرص است چنانکه هر غلبه حق بود
 خلق پسندید بر آرد است این پسندید لم یجد له صلوات الله علیه خدایند و آنکه گفت اولیا حی تحت قبائی لا یمیر
 غریب الا الیما سی فصل اما ملائکه برتبه باشد که کبریا و فتن دیگر قصد کردن سدید ترک کردن و صورت ملامت را
 فتن آن بود که یکی کار خود میکنند و این امور زود و ملامت امرعات میکنند خلق اورا اندران ملائکه پسندد و این
 خلق باشد اندر دو و از جمله فارغ و صورت ملامت پسند کردن نیکو کار جا بسیار خلق پیدا و اندر میان ایشان از
 نشان کرد و دلش بجا میل کند و طبعش اندر ایشان آویرد و خواهد داد خود را از ایشان خلق کند که کبریا و مشغول گرد
 بکلیه اه مطلق برست گیرد اندر چیزیکه هر راز باین و خلق از و نفرت آرد خلق از و مفرغ و صورت
 ملامت ترک کردن آن بود که یکی گفت و ضلالت می گردانید تا تا برکت دعوت و متابعت آن بود و گوید و گوید برین طریق
 ملائکه است که مسکن و این می خواند و در استمن بود نماز ز بدین نقایست و بدترین از با و از ملائکه خلق باکتا باشند
 هر دو حال بر سر رشته خود باشد و بزنام که خوانند و بر سر همه یک با و اندر حکایات هم کشیج ابو طاهر هر روز در جزوه
 و اندر بار گرفت و مرید غمان گرفته بود یکی آواز داد که آن برینند حق آمدان مرید چون این سخن بشنید از
 ارادت قصد فرم آن مرد کرد اهل بازار جمله بر جوشیدند شیخ گفت مر مریدا که اگر تو خاموش باشی
 من ترا فرست آموزم که ازین سخن باز برسی مرید خاموش بود چون بجا بجا خود رفتند این مریدا
 آن صندوق بیار بسیار و در آن صندوق ناهما بود و در ز با می نامه بیرون گرفت و پیش می نهاد
 و گفت نگاه کن از هر کس من نامه است که فرستاده اند بیکه مخالفت پیشم الاسلام خطاب کرده است و
 شیخ که یک شیخ راه بود و شیخ الحمدین مانند این بمذابقت نامه من این غیر تم که هر حسب اعتقاد خود مرا
 اما سببها در اگر این چراغ نیز حسب اعتقاد خویش میگفت مرفعه بناد و این مصوبه از انچه و اما آنکه طریقه
 شد دست که حاست نشه از دست چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 قصد ما اند ملائکه در آن است چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 و ملائکه هر دو را که جمعی همه اولیا من زیر قبایس من اند پسندید را ایشان از هر من ملائکه هر دو را که جمعی همه

در هر روز از مسند بیدارند اما از محبت خود بود در هر روز
 این پسندید حق و خلق اورا پسندد و آنکه گزیده تن خود بود حق ویرانگر دنیا چنانچه ایلین اخلاق پسندیدند و ملائکه
 قبول کردند و خود پسندید چون پسندید حق نبود پسند ایشان مراد الوهیت با آرد و و اودم را ملائکه پسندیدند
 و گفتند بجمل فیما سن فیما و خود را پسندید و گفت ربتنا فلنا انفسنا چون پسندید حق بود گفت فتنی لم یجد له
 فرماتا پسند خلق پسندد و بر رحمت با آرد و ماطلق عالم برانند که مقبول ما جو خوش با و مقبول خلق میور تا را اجرم ملائکه
 خلق خدا وستان حق است از آنچه اندران آثار قبولت مغرب اولیا و ذکر آن علامت قرص است چنانکه هر غلبه حق بود
 خلق پسندید بر آرد است این پسندید لم یجد له صلوات الله علیه خدایند و آنکه گفت اولیا حی تحت قبائی لا یمیر
 غریب الا الیما سی فصل اما ملائکه برتبه باشد که کبریا و فتن دیگر قصد کردن سدید ترک کردن و صورت ملامت را
 فتن آن بود که یکی کار خود میکنند و این امور زود و ملامت امرعات میکنند خلق اورا اندران ملائکه پسندد و این
 خلق باشد اندر دو و از جمله فارغ و صورت ملامت پسند کردن نیکو کار جا بسیار خلق پیدا و اندر میان ایشان از
 نشان کرد و دلش بجا میل کند و طبعش اندر ایشان آویرد و خواهد داد خود را از ایشان خلق کند که کبریا و مشغول گرد
 بکلیه اه مطلق برست گیرد اندر چیزیکه هر راز باین و خلق از و نفرت آرد خلق از و مفرغ و صورت
 ملامت ترک کردن آن بود که یکی گفت و ضلالت می گردانید تا تا برکت دعوت و متابعت آن بود و گوید و گوید برین طریق
 ملائکه است که مسکن و این می خواند و در استمن بود نماز ز بدین نقایست و بدترین از با و از ملائکه خلق باکتا باشند
 هر دو حال بر سر رشته خود باشد و بزنام که خوانند و بر سر همه یک با و اندر حکایات هم کشیج ابو طاهر هر روز در جزوه
 و اندر بار گرفت و مرید غمان گرفته بود یکی آواز داد که آن برینند حق آمدان مرید چون این سخن بشنید از
 ارادت قصد فرم آن مرد کرد اهل بازار جمله بر جوشیدند شیخ گفت مر مریدا که اگر تو خاموش باشی
 من ترا فرست آموزم که ازین سخن باز برسی مرید خاموش بود چون بجا بجا خود رفتند این مریدا
 آن صندوق بیار بسیار و در آن صندوق ناهما بود و در ز با می نامه بیرون گرفت و پیش می نهاد
 و گفت نگاه کن از هر کس من نامه است که فرستاده اند بیکه مخالفت پیشم الاسلام خطاب کرده است و
 شیخ که یک شیخ راه بود و شیخ الحمدین مانند این بمذابقت نامه من این غیر تم که هر حسب اعتقاد خود مرا
 اما سببها در اگر این چراغ نیز حسب اعتقاد خویش میگفت مرفعه بناد و این مصوبه از انچه و اما آنکه طریقه
 شد دست که حاست نشه از دست چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 قصد ما اند ملائکه در آن است چنان کرد و او را از انکه از انکه در انکه از انکه در انکه از انکه در انکه
 و ملائکه هر دو را که جمعی همه اولیا من زیر قبایس من اند پسندید را ایشان از هر من ملائکه هر دو را که جمعی همه

و ملائکه هر دو را که جمعی همه اولیا من زیر قبایس من اند پسندید را ایشان از هر من ملائکه هر دو را که جمعی همه

طریقی که در عالم وجود و خوف القدره ترس قدری آن و جوار جهان سعادت ملائکی بود و اندر کثرت پیغمبر و رسالت بدین
 هیچ چیز این طبع از درگاه خداوند تعالی نفوذ نرزان نگردد که بجا خلق و آدمی ابدان مقدار بسند باشد که در مراتب
 و درجات اول بدود و دراز خدا نرود جل بدو بازماند پیش بیست و پنج میکوشد که انجمن خلق در در با جانندین کوشش هر طایفه
 در خطایش آید که خوف مجاب خلق و دیگر منبع فعلی که خلق بران فعل بدو بره کار کرد و زبان ملائکه دراز کنند
 نه روی آنکه با جایشان بیار آمد و نه بر آنکه ایشان را بکشد زنده کار کنند پس ملائکی را با یکدخت خصومت دنیا می عقبا
 از خلق منقطع کند بنا بر آنکه او گویند و بجا اول افعال کند که آن اندر شریعت کیه باشد و در مشغول تا در زمان او را کنند تا
 خوش اندر معالمان چون خود قدری آن بود و بجایش اندر محالمت کنندگان چون در جهان و اندر حقیقت دوستی پیوسته چیز
 خوشتر از ملائمت نیست از هر ملائمت دوست ابر دل دوستی آنها شد و دوست را جزیر سر کوه دوست گذرنا و بخیار را بر
 احد الملامتی هر که لذتیده آن الملامتی روح العاشقین و زینب المجدیدین و زینب المکملاتین و سوره المبرورین و محسن
 این طایفه از تعلیم پاهای مکتان از برای سلامت دل و بچکس از غلبه از منقربان که در بیان مختارین این نیستند
 و او هم پیشین نیز از زمانه و عباد و اغنیای طالمان حق که بوده اند اندرین مرتبه نبود بخیر که در از این مرتبه که سالکان
 طریق انقطاع دل شدند اما نیز در یک من طلب سلامت مدین یا بود و در ایامین نفاق از آنچه مرئی تکلیف را می رود
 که خلق اول قبول کنند و ملائمتی بشکاف راهی رود که خلق او را و کنند و هر دو گروه اول خلق ماند و اندوازشان
 بیرون گذرند تا یک بدین معاملات بدیده است و یکی بدان معادلت و در کوشش آن خود حدیث هیچ خلق بر دل
 و چون دل از خلق گسسته بود ازین هر دو مضمون فایده باشد و هر چه می بینی و در نیاید و هر چه ملائمتیان با او نیز
 نهاد و چون منسب شدند این گفتم امر او مراد از اندرین فعال شود و هر چه نیست گفتم سپری کردن خلق را
 گفتم این خلق بسیارند و تو عمر در روزگار مکان آن نیایلی تا خلق زاندر حال خود سپری کنی تو خود را از خلق
 سپری کن تا ازین مشغولی باز می و گروهی باشند که خلق مشغول بودند بنده از آنکه خلق بدیشان مشغولند پس هیچ کس
 ترا بینه تو خود را بسیدین چون رفت روزگار تو از دیده تو باشد ترا با غیر چه کار کس را که شفا از جهتا باید طلبید و از
 تناول طلبید و از مردمان نباشد و باز گروهی بر ای ریاضت نفس عمل ملائمتی کنند تا بخاری خلق نفسشان
 ادب گیرد و داد خود از در میا بندند که خوشتر مریشان آن بود که نفس در اندر بلا و خواری یا بند از برای هم حجت علی
 حکایت آنکه یکبار او پرسید که هرگز بدو خود را رسیده دیده گفت بدو بار دیده ام یکبار در کشتی بودم و کشتی
 جان نجات جانم خلق مرستی و خود را زور جا بودم که اهل کشتی جمله برین منهن من خنده همه کردند و اندر کشتی با ما
 آن خلق بفرستند چنانچه جاه کهنه دیدیم نیز یکبار هم آنکه در ۱۲۰۰ هجری قمری در کشتی اهل کشتی در کشتی و هر چه از

این طایفه از تعلیم پاهای مکتان از برای سلامت دل و بچکس از غلبه از منقربان که در بیان مختارین این نیستند
 و او هم پیشین نیز از زمانه و عباد و اغنیای طالمان حق که بوده اند اندرین مرتبه نبود بخیر که در از این مرتبه که سالکان
 طریق انقطاع دل شدند اما نیز در یک من طلب سلامت مدین یا بود و در ایامین نفاق از آنچه مرئی تکلیف را می رود
 که خلق اول قبول کنند و ملائمتی بشکاف راهی رود که خلق او را و کنند و هر دو گروه اول خلق ماند و اندوازشان
 بیرون گذرند تا یک بدین معاملات بدیده است و یکی بدان معادلت و در کوشش آن خود حدیث هیچ خلق بر دل
 و چون دل از خلق گسسته بود ازین هر دو مضمون فایده باشد و هر چه می بینی و در نیاید و هر چه ملائمتیان با او نیز
 نهاد و چون منسب شدند این گفتم امر او مراد از اندرین فعال شود و هر چه نیست گفتم سپری کردن خلق را
 گفتم این خلق بسیارند و تو عمر در روزگار مکان آن نیایلی تا خلق زاندر حال خود سپری کنی تو خود را از خلق
 سپری کن تا ازین مشغولی باز می و گروهی باشند که خلق مشغول بودند بنده از آنکه خلق بدیشان مشغولند پس هیچ کس
 ترا بینه تو خود را بسیدین چون رفت روزگار تو از دیده تو باشد ترا با غیر چه کار کس را که شفا از جهتا باید طلبید و از
 تناول طلبید و از مردمان نباشد و باز گروهی بر ای ریاضت نفس عمل ملائمتی کنند تا بخاری خلق نفسشان
 ادب گیرد و داد خود از در میا بندند که خوشتر مریشان آن بود که نفس در اندر بلا و خواری یا بند از برای هم حجت علی
 حکایت آنکه یکبار او پرسید که هرگز بدو خود را رسیده دیده گفت بدو بار دیده ام یکبار در کشتی بودم و کشتی
 جان نجات جانم خلق مرستی و خود را زور جا بودم که اهل کشتی جمله برین منهن من خنده همه کردند و اندر کشتی با ما
 آن خلق بفرستند چنانچه جاه کهنه دیدیم نیز یکبار هم آنکه در ۱۲۰۰ هجری قمری در کشتی اهل کشتی در کشتی و هر چه از

در کشتی با ما
 آن خلق بفرستند چنانچه

در این ماه و در روز چهارم از این بجا بدست بندگان صلوات و سلامش را و انداخته با صبح مسطوره خواند و با این علم
 مشهور که چون بگوید که در قرآن نهم خواند و چون عمر نماز کردی بلند خواند رسول صلعم از او بگوهری شد و منته
 برسد که چنان خوانی گفت سبح من با حیره از آنچه میدم که از من فرج است و نیز دیکم و نیز خواند از بلند خواند
 بر و یکی است و ما هر روز به بیعت او قضا للمساوی می نمایم و طرز شطرنج ایشان را عبادت داد و آن شیخ از این عبادت
 و مقام عبادت اندر خستیم شاد است چون قطره بود اندر بحر و از آن بود که بنام صلعم گفت بل نیست اینست اینست
 ای که چون عمر خسته بود از عبادت ای که هرگز سزای صلعم بود و نظر کن عالمیان چگونه باشند از وی که آنکه گفت و از آنکه
 و احوال عاریت و انفاش مسوده و کسلا موجوده سراسر مالک زده است و حال ماند و عاریت و قهرها شاد و کمالی
 ظاهر بر عبادت سر بخانی باقی ماند و تمام در حال عاریت که از یاد او ال با انفاش مسوده و نهادن از خصلت و کمالی را در این زمان
 از عین آن عاریت بود باز خواهد آمد آنچه گذشته بود مانند و آنچه در عدد آید برسد کمالی با خود و در وی نیست نشان
 داد اما رضی الله عنه که دنیا و دنیا می باشد از این عبادت که خاطر پریشان شدن میگرد که هرگاه بغای مشغول شوی باقی
 بماند می چون نفس دنیا هم طاعت از دست استان نازم در و عراض کردند چون نیتند که عاریت است عاریت از این
 کسان بود دست عاریت از ملک کنی که کرد و هم از وی که آنکه گفت اندر بنامش اللهم بسط لی الدنيا و هم فی شها
 سخت گفت دنیا را با فرجام گردان نگاه مرا از آن نگاه دار و اندر سخت سختی این نیت یعقوبت دنیا بد تا شکر آن
 بکنم نگاه توفیق آن در نماز برای تو دست از آن ببارم و در از آن بگردانم در جنت و در اتفاق یافته باشم و به مقام صبر
 اندر فقر منظر باشم که فقر با اختیار باشد و همچنین است بر آن پس حالت گفت آنکه فقرش با اضطرار بود و فقر از آنکه
 بود که اگر با اضطرار بود او صنعت فقر بود و اگر با اختیار بود فقر صنعت وی بود و چون کس با اختیار فقر منقطع بود بهتر از آنکه
 بتجارت خود را در فقر سازد و گویم که صنعت فقر طرا بهتر نگاه بود که اندر حال غنا اما در فقر بر نیتش متولی شود و چون این
 که او را از محبوب آدم و ذیبت او باز ستاند و آن نیت است نه آنکه اندر حال فقر نیت غنا بر دلش متولی شود و چندان فعل
 که او را از بر وی درم نیخاند و بدرگاه ظلمه و سلاطین بایست صنعت فقر آن بود که از غنا فقر افتد آنکه از فقر طلب
 کند و صدق که بر رضی مقدم همه ملائقی است از این دنیا معلوم است که در دنیا صلعم در دنیا باشد که قدم اندیشی و نیت
 صنعتی قدم که در اندر فقر با اختیار را فقر با اضطرار و جمله شیخ متصفه برین مکتب است که آن یک پیر که یاد کردیم در جنت کار
 در بر وی یاد و در نگاه که کرد که در نیت این بقول صدیق که بر ضرر دلیل و دلیل و دلیل که در نیتش نیت آورد که چون
 بخلاف نیت آوردی بر نیتش و خطره کرد و از نیتش خطره گفت و الله ما کنست حریمها علم الاماره لیا و ان
 یعنی فقال ابو بکر رضی رسول الله صلعم و ذیبت ای گفت که منظر الله تعالی رسول الله صلعم ما ناکه ما ناکه ما ناکه

در این ماه و در روز چهارم از این بجا بدست بندگان صلوات و سلامش را و انداخته با صبح مسطوره خواند و با این علم
 مشهور که چون بگوید که در قرآن نهم خواند و چون عمر نماز کردی بلند خواند رسول صلعم از او بگوهری شد و منته
 برسد که چنان خوانی گفت سبح من با حیره از آنچه میدم که از من فرج است و نیز دیکم و نیز خواند از بلند خواند
 بر و یکی است و ما هر روز به بیعت او قضا للمساوی می نمایم و طرز شطرنج ایشان را عبادت داد و آن شیخ از این عبادت
 و مقام عبادت اندر خستیم شاد است چون قطره بود اندر بحر و از آن بود که بنام صلعم گفت بل نیست اینست اینست
 ای که چون عمر خسته بود از عبادت ای که هرگز سزای صلعم بود و نظر کن عالمیان چگونه باشند از وی که آنکه گفت و از آنکه
 و احوال عاریت و انفاش مسوده و کسلا موجوده سراسر مالک زده است و حال ماند و عاریت و قهرها شاد و کمالی
 ظاهر بر عبادت سر بخانی باقی ماند و تمام در حال عاریت که از یاد او ال با انفاش مسوده و نهادن از خصلت و کمالی را در این زمان
 از عین آن عاریت بود باز خواهد آمد آنچه گذشته بود مانند و آنچه در عدد آید برسد کمالی با خود و در وی نیست نشان
 داد اما رضی الله عنه که دنیا و دنیا می باشد از این عبادت که خاطر پریشان شدن میگرد که هرگاه بغای مشغول شوی باقی
 بماند می چون نفس دنیا هم طاعت از دست استان نازم در و عراض کردند چون نیتند که عاریت است عاریت از این
 کسان بود دست عاریت از ملک کنی که کرد و هم از وی که آنکه گفت اندر بنامش اللهم بسط لی الدنيا و هم فی شها
 سخت گفت دنیا را با فرجام گردان نگاه مرا از آن نگاه دار و اندر سخت سختی این نیت یعقوبت دنیا بد تا شکر آن
 بکنم نگاه توفیق آن در نماز برای تو دست از آن ببارم و در از آن بگردانم در جنت و در اتفاق یافته باشم و به مقام صبر
 اندر فقر منظر باشم که فقر با اختیار باشد و همچنین است بر آن پس حالت گفت آنکه فقرش با اضطرار بود و فقر از آنکه
 بود که اگر با اضطرار بود او صنعت فقر بود و اگر با اختیار بود فقر صنعت وی بود و چون کس با اختیار فقر منقطع بود بهتر از آنکه
 بتجارت خود را در فقر سازد و گویم که صنعت فقر طرا بهتر نگاه بود که اندر حال غنا اما در فقر بر نیتش متولی شود و چون این
 که او را از محبوب آدم و ذیبت او باز ستاند و آن نیت است نه آنکه اندر حال فقر نیت غنا بر دلش متولی شود و چندان فعل
 که او را از بر وی درم نیخاند و بدرگاه ظلمه و سلاطین بایست صنعت فقر آن بود که از غنا فقر افتد آنکه از فقر طلب
 کند و صدق که بر رضی مقدم همه ملائقی است از این دنیا معلوم است که در دنیا صلعم در دنیا باشد که قدم اندیشی و نیت
 صنعتی قدم که در اندر فقر با اختیار را فقر با اضطرار و جمله شیخ متصفه برین مکتب است که آن یک پیر که یاد کردیم در جنت کار
 در بر وی یاد و در نگاه که کرد که در نیت این بقول صدیق که بر ضرر دلیل و دلیل و دلیل که در نیتش نیت آورد که چون
 بخلاف نیت آوردی بر نیتش و خطره کرد و از نیتش خطره گفت و الله ما کنست حریمها علم الاماره لیا و ان
 یعنی فقال ابو بکر رضی رسول الله صلعم و ذیبت ای گفت که منظر الله تعالی رسول الله صلعم ما ناکه ما ناکه ما ناکه

در این ماه و در روز چهارم از این بجا بدست بندگان صلوات و سلامش را و انداخته با صبح مسطوره خواند و با این علم
 مشهور که چون بگوید که در قرآن نهم خواند و چون عمر نماز کردی بلند خواند رسول صلعم از او بگوهری شد و منته
 برسد که چنان خوانی گفت سبح من با حیره از آنچه میدم که از من فرج است و نیز دیکم و نیز خواند از بلند خواند
 بر و یکی است و ما هر روز به بیعت او قضا للمساوی می نمایم و طرز شطرنج ایشان را عبادت داد و آن شیخ از این عبادت
 و مقام عبادت اندر خستیم شاد است چون قطره بود اندر بحر و از آن بود که بنام صلعم گفت بل نیست اینست اینست
 ای که چون عمر خسته بود از عبادت ای که هرگز سزای صلعم بود و نظر کن عالمیان چگونه باشند از وی که آنکه گفت و از آنکه
 و احوال عاریت و انفاش مسوده و کسلا موجوده سراسر مالک زده است و حال ماند و عاریت و قهرها شاد و کمالی
 ظاهر بر عبادت سر بخانی باقی ماند و تمام در حال عاریت که از یاد او ال با انفاش مسوده و نهادن از خصلت و کمالی را در این زمان
 از عین آن عاریت بود باز خواهد آمد آنچه گذشته بود مانند و آنچه در عدد آید برسد کمالی با خود و در وی نیست نشان
 داد اما رضی الله عنه که دنیا و دنیا می باشد از این عبادت که خاطر پریشان شدن میگرد که هرگاه بغای مشغول شوی باقی
 بماند می چون نفس دنیا هم طاعت از دست استان نازم در و عراض کردند چون نیتند که عاریت است عاریت از این
 کسان بود دست عاریت از ملک کنی که کرد و هم از وی که آنکه گفت اندر بنامش اللهم بسط لی الدنيا و هم فی شها
 سخت گفت دنیا را با فرجام گردان نگاه مرا از آن نگاه دار و اندر سخت سختی این نیت یعقوبت دنیا بد تا شکر آن
 بکنم نگاه توفیق آن در نماز برای تو دست از آن ببارم و در از آن بگردانم در جنت و در اتفاق یافته باشم و به مقام صبر
 اندر فقر منظر باشم که فقر با اختیار باشد و همچنین است بر آن پس حالت گفت آنکه فقرش با اضطرار بود و فقر از آنکه
 بود که اگر با اضطرار بود او صنعت فقر بود و اگر با اختیار بود فقر صنعت وی بود و چون کس با اختیار فقر منقطع بود بهتر از آنکه
 بتجارت خود را در فقر سازد و گویم که صنعت فقر طرا بهتر نگاه بود که اندر حال غنا اما در فقر بر نیتش متولی شود و چون این
 که او را از محبوب آدم و ذیبت او باز ستاند و آن نیت است نه آنکه اندر حال فقر نیت غنا بر دلش متولی شود و چندان فعل
 که او را از بر وی درم نیخاند و بدرگاه ظلمه و سلاطین بایست صنعت فقر آن بود که از غنا فقر افتد آنکه از فقر طلب
 کند و صدق که بر رضی مقدم همه ملائقی است از این دنیا معلوم است که در دنیا صلعم در دنیا باشد که قدم اندیشی و نیت
 صنعتی قدم که در اندر فقر با اختیار را فقر با اضطرار و جمله شیخ متصفه برین مکتب است که آن یک پیر که یاد کردیم در جنت کار
 در بر وی یاد و در نگاه که کرد که در نیت این بقول صدیق که بر ضرر دلیل و دلیل و دلیل که در نیتش نیت آورد که چون
 بخلاف نیت آوردی بر نیتش و خطره کرد و از نیتش خطره گفت و الله ما کنست حریمها علم الاماره لیا و ان
 یعنی فقال ابو بکر رضی رسول الله صلعم و ذیبت ای گفت که منظر الله تعالی رسول الله صلعم ما ناکه ما ناکه ما ناکه

بزرگتر از این نیستند ایها الملک صدها کس که در آن نون قرار با و در گویند دیدیم حال بود گفت و می چون بنزد یک سال از آن
 دو شیر دیدیم که بر سر او در کوه و در میوه و در غنچه که اگر تو نمیدانستی تا از آن کجایم و از وی رویت کرد که در گفت اندر تفسیر
 قول خدا عزوجل من یحیی الذلوت یدرس بالثقل کل من شکک عن طائفة کون فوطا غوی کبان وارنده تو از طالع حق طاعت
 است بنگر تا چه چیز محلی بجان وی بازماند و ترک آن حجاب جو تا بکش اندر سنی محبوب منیع نباشی و منعم مانباری که در تو
 قرین کن و از خون من می گویم که چون از شب لختی بشدی و دیوانه در دفا هم گشتی آواز بلند گرفت و مناجات گفتی
 الهی هندی شنبه آمد و ولایت تصرف ملک بر او ستارگان بر آسان بودند و خلق می گفتند که او پدید آمدن صورت مردمان
 بیجان می باشد شتاب و در آن وقت رسیدند و بنواستید رسیدند و با هم دهفتند و بنویسند و در آخر خوستند و با سبانا
 بر گشتند و آنکه بدیشان را خبر دهند حاجات خویش فراگذاشتند تو با رضا یا زنده با پند و پندیده و در پند و پند
 و جواب بر تو نیست و آنکه ترا بر صفت بشناسی سخت نمراد است او آنکه پند می ترا از چیزی دیگر باز نماند شب روز زاندر
 تقاضای تو خلاصیار و در هر حمت تو کاش است بر آنکه ترا دعا کند و ظرینها تو عمل فدای آنست که بر تو شاگویر و آن قضای کوی کرده
 سایل بر تو روانی باشد آنکه دعا کند از فرمان بر در کاست سیان با یزاد از بند نباشد زینتی زمین آسمان بار خدا یا چون برگ
 که در حساب لاک کنیم مگو ندرل ادب نباشد که کنیم چون اندران را یا که کیم بجز با چیزی از دنیا قرار که می چون ملک ترا یا کیم مگو ندر
 دنیا هر کس کیم پس از تو هم ترا بچرا دارم و تو بجز از آنچه ترا می رسد چیزی اندر دل برگ بندگان حسابی از حسابی عقاب
 که است گردان خیزد و دیگر تیر تا شمر آید که هم یا میدی و مید آبی میدگوشی و ناگزشتی گشتی و دولت یعقوب یا کیم
 که شد چندان گشت که چشمش سفید گشت و من تر و کس با بد و نوحه حسین و یمنان که با کله کرده که آنان با بی نامم که
 اندر فراغ چشمه سید کیم و این مناجات است که در حق است اما تر که لعل را معانی آنرا سبایی می آورد تا که نشود و با کجا
 دیگر اندر آدم نشاندند و من هم در این نیست و حال طاعت و بر سر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت
 بن علی بن ابي طالب رضی الله عنهما عالی جان نیکی است بوده آری ظاهر و با دادن سیرت بود و در این است جمیع است فخر جمله علوم
 است و در وقت کلام در وقت معانی از میان مناسخ روز جمعین و کتب و کتب عربت اندر بیان طاعت از وی بود آنکه گفت
 من عرف الله ثم عرف السواء عارف منی و از غیر منقطع از میان آنچه معرفت و معرفت فرمود که کتبت جز وی را کتبت و
 پس عالی خلق فکر است که گشته باشد و بدو سپه غیر از دل آسان مقدار آن نماند تا با ایشان آنگاه گشتند و با وجود
 خداوند که در خاطر ذکر است از عهد کنند و سزا زوی می آید از آنکه گفت تا صبح معصیانه لایا بویست لایا قدم التور به طاعت
 عالی شد تا انما یؤمن بها بعد ان عبادت من غیره است سزا زوی می آید از آنکه گفت تا صبح معصیانه لایا بویست لایا قدم التور به طاعت

بزرگتر از این نیستند ایها الملک صدها کس که در آن نون قرار با و در گویند دیدیم حال بود گفت و می چون بنزد یک سال از آن
 دو شیر دیدیم که بر سر او در کوه و در میوه و در غنچه که اگر تو نمیدانستی تا از آن کجایم و از وی رویت کرد که در گفت اندر تفسیر
 قول خدا عزوجل من یحیی الذلوت یدرس بالثقل کل من شکک عن طائفة کون فوطا غوی کبان وارنده تو از طالع حق طاعت
 است بنگر تا چه چیز محلی بجان وی بازماند و ترک آن حجاب جو تا بکش اندر سنی محبوب منیع نباشی و منعم مانباری که در تو
 قرین کن و از خون من می گویم که چون از شب لختی بشدی و دیوانه در دفا هم گشتی آواز بلند گرفت و مناجات گفتی
 الهی هندی شنبه آمد و ولایت تصرف ملک بر او ستارگان بر آسان بودند و خلق می گفتند که او پدید آمدن صورت مردمان
 بیجان می باشد شتاب و در آن وقت رسیدند و بنواستید رسیدند و با هم دهفتند و بنویسند و در آخر خوستند و با سبانا
 بر گشتند و آنکه بدیشان را خبر دهند حاجات خویش فراگذاشتند تو با رضا یا زنده با پند و پندیده و در پند و پند
 و جواب بر تو نیست و آنکه ترا بر صفت بشناسی سخت نمراد است او آنکه پند می ترا از چیزی دیگر باز نماند شب روز زاندر
 تقاضای تو خلاصیار و در هر حمت تو کاش است بر آنکه ترا دعا کند و ظرینها تو عمل فدای آنست که بر تو شاگویر و آن قضای کوی کرده
 سایل بر تو روانی باشد آنکه دعا کند از فرمان بر در کاست سیان با یزاد از بند نباشد زینتی زمین آسمان بار خدا یا چون برگ
 که در حساب لاک کنیم مگو ندرل ادب نباشد که کنیم چون اندران را یا که کیم بجز با چیزی از دنیا قرار که می چون ملک ترا یا کیم مگو ندر
 دنیا هر کس کیم پس از تو هم ترا بچرا دارم و تو بجز از آنچه ترا می رسد چیزی اندر دل برگ بندگان حسابی از حسابی عقاب
 که است گردان خیزد و دیگر تیر تا شمر آید که هم یا میدی و مید آبی میدگوشی و ناگزشتی گشتی و دولت یعقوب یا کیم
 که شد چندان گشت که چشمش سفید گشت و من تر و کس با بد و نوحه حسین و یمنان که با کله کرده که آنان با بی نامم که
 اندر فراغ چشمه سید کیم و این مناجات است که در حق است اما تر که لعل را معانی آنرا سبایی می آورد تا که نشود و با کجا
 دیگر اندر آدم نشاندند و من هم در این نیست و حال طاعت و بر سر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت و بر رفعت
 بن علی بن ابي طالب رضی الله عنهما عالی جان نیکی است بوده آری ظاهر و با دادن سیرت بود و در این است جمیع است فخر جمله علوم
 است و در وقت کلام در وقت معانی از میان مناسخ روز جمعین و کتب و کتب عربت اندر بیان طاعت از وی بود آنکه گفت
 من عرف الله ثم عرف السواء عارف منی و از غیر منقطع از میان آنچه معرفت و معرفت فرمود که کتبت جز وی را کتبت و
 پس عالی خلق فکر است که گشته باشد و بدو سپه غیر از دل آسان مقدار آن نماند تا با ایشان آنگاه گشتند و با وجود
 خداوند که در خاطر ذکر است از عهد کنند و سزا زوی می آید از آنکه گفت تا صبح معصیانه لایا بویست لایا قدم التور به طاعت
 عالی شد تا انما یؤمن بها بعد ان عبادت من غیره است سزا زوی می آید از آنکه گفت تا صبح معصیانه لایا بویست لایا قدم التور به طاعت

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

دعوت به استیصال این چنین نهادیم و هر که با او در وقت بود که گفت تا کی ای ابوالفضل و این رسول الله صلعم
یا ادر که مبروت ماید کرد و گفت خادمی الی عبده ما وحی و اندر کجایات یام که او او طای رم نمیزد یک و آمد گشت
یا سپر رسول خدای من سپرده که اهل سیه شده است گفت یا اباسلمان تا از اید زمانه خوشینی ترا بر بندن چه حالت است
فرزید چیز شمارا بر بر خیلای فضل است و بنده اودن تو همه بر او است گفت یا اباسلمان این تو میم که القیاست جبرن اینم آن روز
که بر اوق و تابست من بگذارم ای این کانیست صحیح و زبونی نیست این کار حالت خوب است از حضرت گفت که او او طای ترا
را ستیز آید و گفت با اعدایا بلکه صحر طسنت دی از آن جت است و در ک طبیعت دی از اصول زبان و حجت جبرن رسول است او او طای
تو اجم حضرت بی در ظاهر است و برین صحت است داود که باشد که او بسا تا خود میبشود و هم از او میباید که روزی بیست باشد بود
بها اولی نمودیر از میگفت یا اباسلمان ای اباسلمان که هر که از این کار است کاری اید اندر و زی قیاست شفاعت می کند گفتند
ما این رسول الله صلعم ترا شفاعت حاجت است اگر چه تو شمع به طاعت است و گفت بر این فعل خود شرم دارم که القیاست
دری صد فرود گزم و آنچه دوستی نیویست است و این صفت از او صفا کمال است و جمله ممکن است حضرت خداوند برین بوده انداز
ایضا او او لیا و در سل که رسول گفت صلعم اذا اراد الله بعد خیر العبره لعیوبهم و هر که از او در تو وضع و عبودیت سرفه و آورد
خداوند است روی نماز و جهان براد و اگر جمله این است را عبادت که در مناقب هر یک که ششم این کتاب کمال آن کجند بنمیدار
گفت بود برین فونی که عقل انشاء را با سراج باشد از مردان مکران نظر لقیات اکنون که صاحب صدر رسول صلعم ایام
بر این اعجاز و دستار اندر که کتاب پیش ازین کتاب داشته ایم و در آن منبر ایام الدین نام که اندر می مناقب یک یک تفصیل میاوده
اگر اینجاسامی کنونی مغر شان یاریم تا مقصود تو هم که بشکجه چون بنویسد اللهم بالله التوفیق **باب فی ذکر**
اهل الصفه بنا کما است جمیع اندر آنچه میبزر صلعم گزوی بود در اوصحایه اندر مسجد وی لازم بوده اند همه عبادت با
و است از دنیا بشته بودند و در آنکس اعراض کرده و صد سفر در حال ازی ایشان یا چنانچه صلعم عتاب کرد و گفت ولاتظروا
یعنی بهم بان اوده و دوستی بریدن به و کما خدای الفضائل نشان ما طرح است و پیغام صلعم از فضائل ایشان اخبار
بسیاست که بار سیده و ما ظاهر از ذکر ایشان اندر در بقیه این کتاب است ایام و عیاس بر ضرر و بیت کند از پیغام صلعم
رسول الله صلعم علی صای الصفه فرایم فقیرم و جهیدم و طبیعت کلمه بهر فعال شکر و ایما صی الصفه منی صلی من
استی علی ائمت الذی تم علیه اصحابا باقیه قانر من فتاوی فی الحینه معنی غیر آن بود که چون صلعم بر ایشان است
در شایرا برید با شاد و جور می ایشان اندر فقر و محابرت برید و گفت بشارت مر شاد امانا که از شمس اهل سیه است
شاد و اندر فقر خود واهی باشد ایشان شتر از رفعتان من اندر از ایشان یکی میناهوی محفرت چهار روز در فقر

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

و بعد از آنکه حضرت علی علیه السلام را در حضور اهل بیت خود فرمود که از این روایت است

ان او این نام که اول قیامت گوید و سوزی که فندان بر سر او مضرت تمامت خواهد بود انور است من بعد من بعد که در رضا
 و گفت تمام او را بجهت و دومی است پست میان با الاشرفی و بر پهلوی صاحب و چه یکدیگر سپیدی است که در زمین است و
 برکت استش چنان غیر بدهد که فندان سبب خوشنیت باشد از دست است چون میندیش سلام من بد برسانید و بگویند تا
 است مرد عاقل و چون هر مرد بعد از این بی سببم بلکه در اول انور من علی کم الله چه بدهد بود و اندر ایشان طبع است یا اول خط
 تور اهل نجید بخشند که گفت از قرن که است اندر ایشان که گفتند بر خود اید و در ستاد و عمر رضای او این از ایشان است
 گفتند و یوانست او این نام که انعاما با و آنها نیاید با کس صحبت نکنند و آنچه در احوال خود اندازند و هم نشاید که از او چون در اول
 بخندند و او بگوید چون بگریند او بخندند و گفتند و در میان خود گفتند بصحبت سببش در آن میرسد رضای خداست و
 خود یک گوشند و در ایاقتند اندر ما از پیشته تا غرضه در ایشان که گفت و نشان پهلوی که دست بدیشان نمود
 تا ایشان از سبب گشت و از خود دعا خوانند و سلام بخلی صلعم بدو رسانند و بدعا است صحت کردند و زنا پیشی بود زنا
 گفت و بگویند که کنون با بگوید که قیامت نزدیک است آنگاه مادر آنجا میدار شود که مر آنرا باز گشتن نباشد که من اکنون است
 بر راه قیامت شوم چون اهل قرن با این من رضا باز گشتند اما در تومی و با هر چه میدادند اندر میان این همان آنجا است که
 اندر هر مردی که جان روزی بر او دیدار پس آن سبکس فرزندش تا وقت فتن هر دو پسر انور من علی کم الله و چه بکار با
 در وقت علی رضا آمد و در صحبت کرد تا روزی در صحبت شهادت یافت عاشر حمید و مات شهیدان رضای الله عنه از
 رویت آنزد گفت السلام فی الوحدة است انذره نهای بود ان بودی که که تنها بود از انزه غیر شسته باشد و از جمله
 از خلق نوسید گشته تا از جمله آفت ایشان سلامت یافت و بشود از جمله ایشان تا فاعما اگر کسی نپردازد که
 وحدت تنه استین بود جمال باشد که تا شیطان از بدل که صحبت بود و نفس اندر صد و سلطانی و تا دنیا و غیره
 و دیگر کرد و تا اندیشه خلق را بر سر و گذرد بود هنوز وحدت نباشد زیر آنچه با امین با او پنداره آن پروردگار
 باشد پس آنکه و حید را و اگر چه صحبت کند صحبت مزاحم وحدت و نباشد و آنکه مشغول بود غمناک سبب فراغت
 و دیگر نگردد پس انقطاع از انس خیال نباشد آنرا که با حق این بود و محالطت انس را مضرت نکند و آنرا که است
 انس بود انس بر دلش گذر نباشد و ویرا انس حق نمیزد لان الوحدة منصفه عبد صافی مع قوله تعالی البیتر الله
 با کافی عبده متمم و نیز مضمون صدق و فایز من حیان رضا از بر همان طریقت بود اندر محالطت خط
 و افزون است و با صاحب کرام صحبت کرده بود و قصد کرد تا او پس از بیارت کند چون فرمان شد و در آنجا
 تا تا امید گشت و بکار از آن خبر یافت که وی بگوید میاید و نیاقتش مانند در آنجا بود و چون است
 تا آن وقت معاد است و در میان نیست و در میان است و در میان است و در میان است و در میان است

فان کما قال
 ان الله یحب
 الی حیاة
 من یتق الله
 و ینویس
 و ینویس
 و ینویس
 و ینویس

و این نام که اول قیامت گوید و سوزی که فندان بر سر او مضرت تمامت خواهد بود انور است من بعد من بعد که در رضا
 و گفت تمام او را بجهت و دومی است پست میان با الاشرفی و بر پهلوی صاحب و چه یکدیگر سپیدی است که در زمین است و
 برکت استش چنان غیر بدهد که فندان سبب خوشنیت باشد از دست است چون میندیش سلام من بد برسانید و بگویند تا
 است مرد عاقل و چون هر مرد بعد از این بی سببم بلکه در اول انور من علی کم الله چه بدهد بود و اندر ایشان طبع است یا اول خط
 تور اهل نجید بخشند که گفت از قرن که است اندر ایشان که گفتند بر خود اید و در ستاد و عمر رضای او این از ایشان است
 گفتند و یوانست او این نام که انعاما با و آنها نیاید با کس صحبت نکنند و آنچه در احوال خود اندازند و هم نشاید که از او چون در اول
 بخندند و او بگوید چون بگریند او بخندند و گفتند و در میان خود گفتند بصحبت سببش در آن میرسد رضای خداست و
 خود یک گوشند و در ایاقتند اندر ما از پیشته تا غرضه در ایشان که گفت و نشان پهلوی که دست بدیشان نمود
 تا ایشان از سبب گشت و از خود دعا خوانند و سلام بخلی صلعم بدو رسانند و بدعا است صحت کردند و زنا پیشی بود زنا
 گفت و بگویند که کنون با بگوید که قیامت نزدیک است آنگاه مادر آنجا میدار شود که مر آنرا باز گشتن نباشد که من اکنون است
 بر راه قیامت شوم چون اهل قرن با این من رضا باز گشتند اما در تومی و با هر چه میدادند اندر میان این همان آنجا است که
 اندر هر مردی که جان روزی بر او دیدار پس آن سبکس فرزندش تا وقت فتن هر دو پسر انور من علی کم الله و چه بکار با
 در وقت علی رضا آمد و در صحبت کرد تا روزی در صحبت شهادت یافت عاشر حمید و مات شهیدان رضای الله عنه از
 رویت آنزد گفت السلام فی الوحدة است انذره نهای بود ان بودی که که تنها بود از انزه غیر شسته باشد و از جمله
 از خلق نوسید گشته تا از جمله آفت ایشان سلامت یافت و بشود از جمله ایشان تا فاعما اگر کسی نپردازد که
 وحدت تنه استین بود جمال باشد که تا شیطان از بدل که صحبت بود و نفس اندر صد و سلطانی و تا دنیا و غیره
 و دیگر کرد و تا اندیشه خلق را بر سر و گذرد بود هنوز وحدت نباشد زیر آنچه با امین با او پنداره آن پروردگار
 باشد پس آنکه و حید را و اگر چه صحبت کند صحبت مزاحم وحدت و نباشد و آنکه مشغول بود غمناک سبب فراغت
 و دیگر نگردد پس انقطاع از انس خیال نباشد آنرا که با حق این بود و محالطت انس را مضرت نکند و آنرا که است
 انس بود انس بر دلش گذر نباشد و ویرا انس حق نمیزد لان الوحدة منصفه عبد صافی مع قوله تعالی البیتر الله
 با کافی عبده متمم و نیز مضمون صدق و فایز من حیان رضا از بر همان طریقت بود اندر محالطت خط
 و افزون است و با صاحب کرام صحبت کرده بود و قصد کرد تا او پس از بیارت کند چون فرمان شد و در آنجا
 تا تا امید گشت و بکار از آن خبر یافت که وی بگوید میاید و نیاقتش مانند در آنجا بود و چون است
 تا آن وقت معاد است و در میان نیست و در میان است و در میان است و در میان است و در میان است

آید و پاره و پاره یافت برکت از فرات که حسرت میگردم و فرموده شدید بنامش چون از کلام او رود و بگوید
 شادانم بر من چنان برآمد و بیاسلام گفت و گفت ملک السلام بگویم من جانگفت مرا بگویم شادانم که هر گشت معرفت بود و ملک
 جان ترا شناخت زناشناسند و مرا زناشیر ما زگرندیدم گفت پیشتر با من سخنان از ما بر من گفت بگویم و علی رضی الله عنهما
 و روایت کرد مرا از عمر و عزرا سپیام بر صلا الله علیه آله وسلم که وی گفت زنا الاعمال بالنیات و انما عمل امین
 مافوی من گشت بجهت الی الله رسول فی حق تعالی الله و رسول و من کانت الی الدنيا العیبه او امراته نیزه جهایم
 الی ما اجر الیه نگاه مرا گفت علیه قلبک بر تو با دیگران بدست دل از اندیشه غیر و این سخن را و معنی بود بگو آنکه
 دل را نتایج حق گردان و بجا بدت و دیگران که خود را مستلج و لگروان این دو اصل قوی است دل را ستاج
 کار میدان بود که از مکاره ظهورت و جلالت هوا باز ستانندش و اندیشه با ناموافق بر درجه درجه از خود متقطع
 گردانند و اندر تدبیر صحبت و حفظ امور نظر اند آفات حق ببندند تا محل محبت شود و خود را مستلج دل گردانند
 کار کا ملان باشد که حق تعالی اینان را جزو جمال منور گردانیده است و از همه سیاه و عسل مانعید و جبر و اجبار
 طاعت قرب در بر ایشان میکنند با لطف خود بدان کرده پیش از بد و قربت بدان گوانگاتین اموافق دل گردان
 پس آنکه در پیشین صبا القلوب بود مالک القلوب بود مانی الصنفه و آنکه مغلوب القلوب فانی الصلوب با حقیقت
 این سبیل بیان باز گرد که خداوند گفت غرور و جل الاعباد که نهم المخلصین اندر و قوه است مخلصین اند که
 لام و مخلصین اند نسبت لام مخلص فعل بود و باقی الصنفه و مخلص فعل بود و فانی الصنفه و این سبیل بجا دیگر
 مشرح تر ازین بیایم انشاء الله تعالی حقیقت آنکه فانی الصنفه با نیکو از تر استخیرین اموافق دیگرانند که
 که دلها ایشان اندر حق محمول بود و اندر مشاهدهت و قایم از ان گروه که باقی الصنفه با نیکو است تکلف موافق ام
 و بنا بر این سبیل بر عمل صوم و صبر و شکر و عبادت باشد و الله اعلم ستم نیز اما هم صوم و نذر و صبر و عملی الحسن
 الی الحسن بصره و الله اعلم و اگر کوشش او محمد گویند و اگر وی ابو سعید یا قدر که ظمیری نرگست نیز یک بل طریقت
 و لیسف الاشارات بوده است اندر علم معاملات و اندر حکایات یاقم که امر الی نذر و یک سکه و آمد و میر از صبر رسید
 گفت منبر و گونه باشد بگو صبر ندر صیبت و بلیات و دیگر صبر از چه نذر که خداوند شکا ما از ان راستو
 فرموده است و استاعت آن نهی کرده است امر الی گفتن زاهد ما است از بهر ملک غیر ما مدی که من هرگز زاهدتر
 از تو ندیدم و صبر تر من نه گفت با اعرالی اما زهد من بکلمه غیبت است و صبر من خراج اعرالی گفت تفسیر این
 سخن را بگو که اعتقاد مشهورش گشت گفت صبر من بر بلا یا اندر طاعت ناطق است تفرس ملایق آتش و دوزخ

این سبیل بیان باز گرد که خداوند گفت غرور و جل الاعباد که نهم المخلصین اندر و قوه است مخلصین اند که
 لام و مخلصین اند نسبت لام مخلص فعل بود و باقی الصنفه و مخلص فعل بود و فانی الصنفه و این سبیل بجا دیگر
 مشرح تر ازین بیایم انشاء الله تعالی حقیقت آنکه فانی الصنفه با نیکو از تر استخیرین اموافق دیگرانند که
 که دلها ایشان اندر حق محمول بود و اندر مشاهدهت و قایم از ان گروه که باقی الصنفه با نیکو است تکلف موافق ام
 و بنا بر این سبیل بر عمل صوم و صبر و شکر و عبادت باشد و الله اعلم ستم نیز اما هم صوم و نذر و صبر و عملی الحسن
 الی الحسن بصره و الله اعلم و اگر کوشش او محمد گویند و اگر وی ابو سعید یا قدر که ظمیری نرگست نیز یک بل طریقت
 و لیسف الاشارات بوده است اندر علم معاملات و اندر حکایات یاقم که امر الی نذر و یک سکه و آمد و میر از صبر رسید
 گفت منبر و گونه باشد بگو صبر ندر صیبت و بلیات و دیگر صبر از چه نذر که خداوند شکا ما از ان راستو
 فرموده است و استاعت آن نهی کرده است امر الی گفتن زاهد ما است از بهر ملک غیر ما مدی که من هرگز زاهدتر
 از تو ندیدم و صبر تر من نه گفت با اعرالی اما زهد من بکلمه غیبت است و صبر من خراج اعرالی گفت تفسیر این
 سخن را بگو که اعتقاد مشهورش گشت گفت صبر من بر بلا یا اندر طاعت ناطق است تفرس ملایق آتش و دوزخ

و این سخن بود در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 تا پیش مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 و این عین بود و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 رویت می رسد که گفت آن عجب الاشرار تو شکر الطیر بالغا که بر یاد آن خطا نیت می کند چنانکه خطا نیت
 این سخن است و از خود مرگ را بر این مانده اگر چه است که از مغز آن حضرت حق را و این از آن فساد است
 که این مصداق آن است که گفتند و غلغله خیا می بیند و با نشان دروغ و غیبت و کوشش نشان استماع
 بر زبان ابد است و نشان لهو و شوهرت و دشمنان مجرم کردن حرام و شهادت پندارند که مقصود را معائن
 و میوه فیان اندر این بلکه غلغله طاعت است زبان نشان کلام حق و در جبهه و در ایشان محبت
 و کوشش شان محل استماع حق اندر حقیقه و چشم شان موضع جمال و نشان جمیع سر را اندر محسوسیت اگر قومی یادار
 پیدا اندند که اندر مزه ایشان ز قمار ایشان خیانت بردست گرفتند خیانت خیانت ایشان بزرگ و در بیان
 هر ارجح آن سادات مان پس کسی با شتر قومی محبت کند آن از هر سو باشد که اگر اندو خیز کرد صحبت بسیار کرد
 پس طاعت هر سر مغرب است که صحبت مانرا از غیر گفتو گو کند و منکر آن ایشان از هر دو اول خلق خندید که محبت
 او از دل ایشان بود است یا هوای نیافته اند پس ایشان منکر شده اند و یا قند بال ایشان کرده اند چون هملک
 شده اند به آن اخبار غریب خداوند که جسم رضا اند خیار ایشان نگاریده اند و صحبت ایشان از ایشان
 دل نریز که کل عالم طریق ایشان بگزین به برکات ایشان مقصود و جهان سین کل عالم برین اندر سخن
 گفته اند شعر فلک تحقرن نفسی نت جدیدها فکل امر صیوان من بجاس به و میهمین علمای و فقیه قیاس سید
 این صیبه نه غلغله شان موضع القدر بود و غریه القوم و جمیل الصدور بود بر اساقب یار است اندر نون علم از قد
 و توجیه بقعه این تعویض شعر و لغت و غیر آن و گویند مردی عیبه را نمی یار سلطع بود پارسانای عیبه سلطع
 و این طریق ستوده است این قصه و محمود و یک جسمه مشایخ رضوا و در رویت آنند که گفت ارض بالله العلیان
 مع سلامت و یک کما منی قوم بگذر با مع ذمای غیر منی کرد با بدنیا اسلامت نیست چنانکه منی شدند و کور
 بسیار آن بافتن من ایشان را فقیر با سلامتین هزار غنای با غفلت که فقیر چون اندر دل نخر و نند
 زمانه نماز اندر دست مکر و وقاحت یاد غمی چون آن عمل نخر و نند زیاده یاد و اندر دست نخر و دنیا با بدسل
 در هر وقت آنده و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد

این سخن بود در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 تا پیش مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 و این عین بود و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 رویت می رسد که گفت آن عجب الاشرار تو شکر الطیر بالغا که بر یاد آن خطا نیت می کند چنانکه خطا نیت
 این سخن است و از خود مرگ را بر این مانده اگر چه است که از مغز آن حضرت حق را و این از آن فساد است
 که این مصداق آن است که گفتند و غلغله خیا می بیند و با نشان دروغ و غیبت و کوشش نشان استماع
 بر زبان ابد است و نشان لهو و شوهرت و دشمنان مجرم کردن حرام و شهادت پندارند که مقصود را معائن
 و میوه فیان اندر این بلکه غلغله طاعت است زبان نشان کلام حق و در جبهه و در ایشان محبت
 و کوشش شان محل استماع حق اندر حقیقه و چشم شان موضع جمال و نشان جمیع سر را اندر محسوسیت اگر قومی یادار
 پیدا اندند که اندر مزه ایشان ز قمار ایشان خیانت بردست گرفتند خیانت خیانت ایشان بزرگ و در بیان
 هر ارجح آن سادات مان پس کسی با شتر قومی محبت کند آن از هر سو باشد که اگر اندو خیز کرد صحبت بسیار کرد
 پس طاعت هر سر مغرب است که صحبت مانرا از غیر گفتو گو کند و منکر آن ایشان از هر دو اول خلق خندید که محبت
 او از دل ایشان بود است یا هوای نیافته اند پس ایشان منکر شده اند و یا قند بال ایشان کرده اند چون هملک
 شده اند به آن اخبار غریب خداوند که جسم رضا اند خیار ایشان نگاریده اند و صحبت ایشان از ایشان
 دل نریز که کل عالم طریق ایشان بگزین به برکات ایشان مقصود و جهان سین کل عالم برین اندر سخن
 گفته اند شعر فلک تحقرن نفسی نت جدیدها فکل امر صیوان من بجاس به و میهمین علمای و فقیه قیاس سید
 این صیبه نه غلغله شان موضع القدر بود و غریه القوم و جمیل الصدور بود بر اساقب یار است اندر نون علم از قد
 و توجیه بقعه این تعویض شعر و لغت و غیر آن و گویند مردی عیبه را نمی یار سلطع بود پارسانای عیبه سلطع
 و این طریق ستوده است این قصه و محمود و یک جسمه مشایخ رضوا و در رویت آنند که گفت ارض بالله العلیان
 مع سلامت و یک کما منی قوم بگذر با مع ذمای غیر منی کرد با بدنیا اسلامت نیست چنانکه منی شدند و کور
 بسیار آن بافتن من ایشان را فقیر با سلامتین هزار غنای با غفلت که فقیر چون اندر دل نخر و نند
 زمانه نماز اندر دست مکر و وقاحت یاد غمی چون آن عمل نخر و نند زیاده یاد و اندر دست نخر و دنیا با بدسل
 در هر وقت آنده و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد

این سخن بود در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 تا پیش مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 و این عین بود و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد
 مرگ را بود نه مرا من تن خود از او فروخ و ز بدش مرگ را بود نه مر سیدن خود از هفت و این
 رویت می رسد که گفت آن عجب الاشرار تو شکر الطیر بالغا که بر یاد آن خطا نیت می کند چنانکه خطا نیت
 این سخن است و از خود مرگ را بر این مانده اگر چه است که از مغز آن حضرت حق را و این از آن فساد است
 که این مصداق آن است که گفتند و غلغله خیا می بیند و با نشان دروغ و غیبت و کوشش نشان استماع
 بر زبان ابد است و نشان لهو و شوهرت و دشمنان مجرم کردن حرام و شهادت پندارند که مقصود را معائن
 و میوه فیان اندر این بلکه غلغله طاعت است زبان نشان کلام حق و در جبهه و در ایشان محبت
 و کوشش شان محل استماع حق اندر حقیقه و چشم شان موضع جمال و نشان جمیع سر را اندر محسوسیت اگر قومی یادار
 پیدا اندند که اندر مزه ایشان ز قمار ایشان خیانت بردست گرفتند خیانت خیانت ایشان بزرگ و در بیان
 هر ارجح آن سادات مان پس کسی با شتر قومی محبت کند آن از هر سو باشد که اگر اندو خیز کرد صحبت بسیار کرد
 پس طاعت هر سر مغرب است که صحبت مانرا از غیر گفتو گو کند و منکر آن ایشان از هر دو اول خلق خندید که محبت
 او از دل ایشان بود است یا هوای نیافته اند پس ایشان منکر شده اند و یا قند بال ایشان کرده اند چون هملک
 شده اند به آن اخبار غریب خداوند که جسم رضا اند خیار ایشان نگاریده اند و صحبت ایشان از ایشان
 دل نریز که کل عالم طریق ایشان بگزین به برکات ایشان مقصود و جهان سین کل عالم برین اندر سخن
 گفته اند شعر فلک تحقرن نفسی نت جدیدها فکل امر صیوان من بجاس به و میهمین علمای و فقیه قیاس سید
 این صیبه نه غلغله شان موضع القدر بود و غریه القوم و جمیل الصدور بود بر اساقب یار است اندر نون علم از قد
 و توجیه بقعه این تعویض شعر و لغت و غیر آن و گویند مردی عیبه را نمی یار سلطع بود پارسانای عیبه سلطع
 و این طریق ستوده است این قصه و محمود و یک جسمه مشایخ رضوا و در رویت آنند که گفت ارض بالله العلیان
 مع سلامت و یک کما منی قوم بگذر با مع ذمای غیر منی کرد با بدنیا اسلامت نیست چنانکه منی شدند و کور
 بسیار آن بافتن من ایشان را فقیر با سلامتین هزار غنای با غفلت که فقیر چون اندر دل نخر و نند
 زمانه نماز اندر دست مکر و وقاحت یاد غمی چون آن عمل نخر و نند زیاده یاد و اندر دست نخر و دنیا با بدسل
 در هر وقت آنده و در هر دو دنیا عجب است با خرد و این عین عجب بود که آنکه نصیب خود از دنیا را بر کسی نداد

رحما و دوستان بخدا و نذری و عیلت برتازند و صافی باطلان میسازد و در وقت حضرت است و بهر
 از ولت و عصیت پس چون بلا بیاید فان گویند که محمد نذرتن نیاند و دوستان گویند محمد که بر سر نیامد
 اگر تن اندر بلا بود چون ال نذر بقا بود بلا برتن خوش گردد چون ال نذر غفلت بود اگر چنین نذرت بود
 نعمت قیمتی بود بحقیقت ضایع نیست و در دنیا بهیر دنیا بقیل و دنیا بود از آنچه بقیل او چون کثیر اوست و هم از او خبر
 رنم که نذر که نشته بود در کتب نزدیک آمد گفت مرا خبر ده از حلالی که نذر کرد حرام باشد و حرامی که نذر کرد حلال باشد
 هر گوی گفت که حلال میسوزد حرام ذکر غیره یعنی حلال یاد کردن صلاست که حرام یاد کردن حرامست بخلا
 از آنچه نذر کرد در نجاست و اندر ذرغ و غیره ملک با صد التوفیق باب فی ذکر المیتة من مسیح المسيح
الی یومنا و منهم شیخ طریقت و ممکن اندر شریعت حبیب محمدی بفنضت با تهنیت بود و اندر مرتبه کاه
 مردان فخر عظیم داشت توبه ویرا ابتدا بر دست صحن لهری بود حمد الله علیه و در اول عهد با دادی و از هر مرتبه
 فساد کردی خداوند تعالی ویرا توبه بوضع از ان است اما بدرگاه خداوند برگشت و کنی از علم و معادلت از
 از جن رحیم موش و زبانش عجمی بر غربت جاری نگشته بود خداوند فرموده ویرا بگفت بسیار مخصوص کوبه بود
 تا بدستی بر رسید که شامی خن بصب بر بر صومعه ویر برگذشت ویر قامت نماز شام گفته بود و نذر نیاست
 حسن اندر آمد و اقدار با و حکم و از آنچه زبان بگرست و بر خواندن قرآن جاری بود چون شب گفت خداوند
 را خواب دید که با خدا بار خدا تواند چه نیست گفت یا حسن شناس یا آنچه بود قدرش است گفت با خدا
 آن چه بود گفت تو اگر دوش از پس حبیب نماز میکردی بصومعیت و ترا از انکار اعتبار عبادت نذر نشتی من
 از تو اضی شد و نذر میان میخوایفه صرفت که چون هر چه از مجامع بگشت اندر صومعه و شادان میان بدند گفت
 یا حبیب حسن ای چه جای که گفت بلی گفتند که ای کاش آنکه اندر صومعه در آمد شدند کاش بدین بخت که
 بریشان صفترا میکنند ویر اجفان گفتند که برت بپیگویی که ای حیاست و مگویند یاد کرد که برت بودیم بگزار شدند و دیگر
 اندر شدند بافتند با گشتند بر رو آمد و گفت یا حبیب نام که خدا بر تمبر کات تو مردان بن ظالمان نمودند و رفتی
 با ایشان که اندرین حالت گفت ای شهادت کات من که ترا نمودند بر ایشان بلکه برکات است گفتن من ندیدند
 اگر دروغ گفته مرا و ترا هر دو را رسوا کردند ویر ازین جنس کرامات بسیار است از رو پرسیدند که رضا خداوند آنچه
 چه نیست گفت فی قلت پس فی غیرا اتفاق اندر لی که نذر ان غیرا اتفاق نیا از آنچه اتفاق حلال وفاق با و رضا
 عین فاقی محبت را با اتفاق غیره نیست محبتش رضا نیست رضا صفت دوستان بود و ففاق صفت دشمنان
 که گفتا و کوبه بر سه تعبیر است در فارسی نیز بقیه است عمل میبندد از جادو مومید و بقیه اول و ضم با و باشند

در وقت حضرت است و بهر از ولت و عصیت پس چون بلا بیاید فان گویند که محمد نذرتن نیاند و دوستان گویند محمد که بر سر نیامد اگر تن اندر بلا بود چون ال نذر بقا بود بلا برتن خوش گردد چون ال نذر غفلت بود اگر چنین نذرت بود نعمت قیمتی بود بحقیقت ضایع نیست و در دنیا بهیر دنیا بقیل و دنیا بود از آنچه بقیل او چون کثیر اوست و هم از او خبر رنم که نذر که نشته بود در کتب نزدیک آمد گفت مرا خبر ده از حلالی که نذر کرد حرام باشد و حرامی که نذر کرد حلال باشد هر گوی گفت که حلال میسوزد حرام ذکر غیره یعنی حلال یاد کردن صلاست که حرام یاد کردن حرامست بخلا از آنچه نذر کرد در نجاست و اندر ذرغ و غیره ملک با صد التوفیق باب فی ذکر المیتة من مسیح المسيح الی یومنا و منهم شیخ طریقت و ممکن اندر شریعت حبیب محمدی بفنضت با تهنیت بود و اندر مرتبه کاه مردان فخر عظیم داشت توبه ویرا ابتدا بر دست صحن لهری بود حمد الله علیه و در اول عهد با دادی و از هر مرتبه فساد کردی خداوند تعالی ویرا توبه بوضع از ان است اما بدرگاه خداوند برگشت و کنی از علم و معادلت از از جن رحیم موش و زبانش عجمی بر غربت جاری نگشته بود خداوند فرموده ویرا بگفت بسیار مخصوص کوبه بود تا بدستی بر رسید که شامی خن بصب بر بر صومعه ویر برگذشت ویر قامت نماز شام گفته بود و نذر نیاست حسن اندر آمد و اقدار با و حکم و از آنچه زبان بگرست و بر خواندن قرآن جاری بود چون شب گفت خداوند را خواب دید که با خدا بار خدا تواند چه نیست گفت یا حسن شناس یا آنچه بود قدرش است گفت با خدا آن چه بود گفت تو اگر دوش از پس حبیب نماز میکردی بصومعیت و ترا از انکار اعتبار عبادت نذر نشتی من از تو اضی شد و نذر میان میخوایفه صرفت که چون هر چه از مجامع بگشت اندر صومعه و شادان میان بدند گفت یا حبیب حسن ای چه جای که گفت بلی گفتند که ای کاش آنکه اندر صومعه در آمد شدند کاش بدین بخت که بریشان صفترا میکنند ویر اجفان گفتند که برت بپیگویی که ای حیاست و مگویند یاد کرد که برت بودیم بگزار شدند و دیگر اندر شدند بافتند با گشتند بر رو آمد و گفت یا حبیب نام که خدا بر تمبر کات تو مردان بن ظالمان نمودند و رفتی با ایشان که اندرین حالت گفت ای شهادت کات من که ترا نمودند بر ایشان بلکه برکات است گفتن من ندیدند اگر دروغ گفته مرا و ترا هر دو را رسوا کردند ویر ازین جنس کرامات بسیار است از رو پرسیدند که رضا خداوند آنچه چه نیست گفت فی قلت پس فی غیرا اتفاق اندر لی که نذر ان غیرا اتفاق نیا از آنچه اتفاق حلال وفاق با و رضا عین فاقی محبت را با اتفاق غیره نیست محبتش رضا نیست رضا صفت دوستان بود و ففاق صفت دشمنان که گفتا و کوبه بر سه تعبیر است در فارسی نیز بقیه است عمل میبندد از جادو مومید و بقیه اول و ضم با و باشند

در وقت حضرت است و بهر از ولت و عصیت پس چون بلا بیاید فان گویند که محمد نذرتن نیاند و دوستان گویند محمد که بر سر نیامد اگر تن اندر بلا بود چون ال نذر بقا بود بلا برتن خوش گردد چون ال نذر غفلت بود اگر چنین نذرت بود نعمت قیمتی بود بحقیقت ضایع نیست و در دنیا بهیر دنیا بقیل و دنیا بود از آنچه بقیل او چون کثیر اوست و هم از او خبر رنم که نذر که نشته بود در کتب نزدیک آمد گفت مرا خبر ده از حلالی که نذر کرد حرام باشد و حرامی که نذر کرد حلال باشد هر گوی گفت که حلال میسوزد حرام ذکر غیره یعنی حلال یاد کردن صلاست که حرام یاد کردن حرامست بخلا از آنچه نذر کرد در نجاست و اندر ذرغ و غیره ملک با صد التوفیق باب فی ذکر المیتة من مسیح المسيح الی یومنا و منهم شیخ طریقت و ممکن اندر شریعت حبیب محمدی بفنضت با تهنیت بود و اندر مرتبه کاه مردان فخر عظیم داشت توبه ویرا ابتدا بر دست صحن لهری بود حمد الله علیه و در اول عهد با دادی و از هر مرتبه فساد کردی خداوند تعالی ویرا توبه بوضع از ان است اما بدرگاه خداوند برگشت و کنی از علم و معادلت از از جن رحیم موش و زبانش عجمی بر غربت جاری نگشته بود خداوند فرموده ویرا بگفت بسیار مخصوص کوبه بود تا بدستی بر رسید که شامی خن بصب بر بر صومعه ویر برگذشت ویر قامت نماز شام گفته بود و نذر نیاست حسن اندر آمد و اقدار با و حکم و از آنچه زبان بگرست و بر خواندن قرآن جاری بود چون شب گفت خداوند را خواب دید که با خدا بار خدا تواند چه نیست گفت یا حسن شناس یا آنچه بود قدرش است گفت با خدا آن چه بود گفت تو اگر دوش از پس حبیب نماز میکردی بصومعیت و ترا از انکار اعتبار عبادت نذر نشتی من از تو اضی شد و نذر میان میخوایفه صرفت که چون هر چه از مجامع بگشت اندر صومعه و شادان میان بدند گفت یا حبیب حسن ای چه جای که گفت بلی گفتند که ای کاش آنکه اندر صومعه در آمد شدند کاش بدین بخت که بریشان صفترا میکنند ویر اجفان گفتند که برت بپیگویی که ای حیاست و مگویند یاد کرد که برت بودیم بگزار شدند و دیگر اندر شدند بافتند با گشتند بر رو آمد و گفت یا حبیب نام که خدا بر تمبر کات تو مردان بن ظالمان نمودند و رفتی با ایشان که اندرین حالت گفت ای شهادت کات من که ترا نمودند بر ایشان بلکه برکات است گفتن من ندیدند اگر دروغ گفته مرا و ترا هر دو را رسوا کردند ویر ازین جنس کرامات بسیار است از رو پرسیدند که رضا خداوند آنچه چه نیست گفت فی قلت پس فی غیرا اتفاق اندر لی که نذر ان غیرا اتفاق نیا از آنچه اتفاق حلال وفاق با و رضا عین فاقی محبت را با اتفاق غیره نیست محبتش رضا نیست رضا صفت دوستان بود و ففاق صفت دشمنان که گفتا و کوبه بر سه تعبیر است در فارسی نیز بقیه است عمل میبندد از جادو مومید و بقیه اول و ضم با و باشند

من ثابت کرد و در راه عبادت و عبادت قدم دست بود است و نزد رسول خدا صلوات الله علیه است و اندر این زمان حال صدق
 کرد و از خلق نبرد و دوستی که از میان خلق میزن شود کمال از زیارت ما چون پاکیزه گردانیده بود و در هندیب حجت را استاد
 ما که خواهد بود که آنجا بنام صلوات الله علیه و از دیگر و بعضی از بعضی بنام دیگر از این است آن از خواب بیدار و آنرا از خواب بیدار
 برید گفت تو که در اینجا بر جنت مسکنی و بدید بزرگ سی چنانکه از آن تصرف می شود و می شود از تقیم جدا کنی و در دیگر باره میخاست
 مسلم خواهد بود که او را گفت یا ابوحنیفه از سبب نگراندیدن سنت من گردانیده اند قصد غلظت من و حواس بسیار کرد
 از شما چه چون ابراهیم و هم فضیل بن عیاض و دو او و هار و بشر و جبارشان از اندر میان علماء مسلمین بود
 که اند وقت ابوحنیفه منصور تدبیر کرد که از چهار کس که اقامه گردانند از آن ابوحنیفه بود و دیگر سفیان زوی
 و سیم مشر بن کریم و چهارم سراج و این چهار کس از تحول علماء بودند که سنا و تامل را آنجا حاضر کرد
 اندر این کس که زلف ابوحنیفه گفت در من اندر هر یک از اینها هر چه بود که میگویم اندرین فتن گفتند صواب است
 من بجز این قضایا از خودم نمی شناسم و مشر خرد دیوانه سازد و سفیان بجز نزد مشر کج قاضی شود و سفیان اندر
 بگنجیت و بگشتند اندر شد و مرا اینها کنند که سرم بخوابند بریدتا و بل این جنبه که پیغمبر صلوات الله علیه من جعل
 قضا و غیر سکنی ملاح و بر اینها مکر و این بر سر این بزرگ منصور بود بخت ابوحنیفه از من گفت ترا قضا با
 کرد و گفت ایها الامیر من مرسام ناز عرب و موالی ایشان مساوات عرب حکم من ارضی نباشد ابوحنیفه
 گفت این کار را با نسب تعلق نیست که این اعلم باید و بود مقدم علمکاران گفت من نشایم این کار را و اندر
 قول که گفت من نشاید که درست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ زنم قضایا مسلمانان باشد و تو که حنفیه
 خداست و امدار کرد دروغ گوئی را حنفیه خود کنی و اعتماد و اموال و فرج مسلمانان بر اوست که این گفت
 و حیات یافتن گاه مشر پیش رفت و دست منصور گرفت و گفت تو چگونه و فرزندان و ستوران تو چگونه اند
 گفت بیرون کنید که این یوانه است آنگاه میرجو را گفت ترا قضا باید کرد گفت من بودم و در نام حنفیه است منصور
 سعادت کن بعد صید هر موافق و مند ما مثلت تا عقل تو کامل شود گاه بشیر و دادند و ابوحنیفه هم در این بود که در وزیر گردانید
 سخن گفت و این نشان کمال حال است هر دو نفر را یک صدق فرستادند هر دو یک سبد نان و صحت مسلمانان
 را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور گشتن و این حکایت دلیل قویست است صحت سلامت را که چنان
 هر سه حکایت خلق را از خود دور کردند و این منسب معاملات است که اندازد آنچه با او آمدند و از طریق حق رسد و نام
 فانی را در اقل خود ساختند و سر آقا مال را از بیت العموم خود گردانید بسا عجایب از ارباب ستمین از کرد و در هر چه چنان
 و حال بوجاهد التبرائت علی بن ابی حمزه کان یک صفت لیل فاشا را لیلان همیشه و قال غیر و بنده خود می کشد

من ثابت کرد و در راه عبادت و عبادت قدم دست بود است و نزد رسول خدا صلوات الله علیه است و اندر این زمان حال صدق
 کرد و از خلق نبرد و دوستی که از میان خلق میزن شود کمال از زیارت ما چون پاکیزه گردانیده بود و در هندیب حجت را استاد
 ما که خواهد بود که آنجا بنام صلوات الله علیه و از دیگر و بعضی از بعضی بنام دیگر از این است آن از خواب بیدار و آنرا از خواب بیدار
 برید گفت تو که در اینجا بر جنت مسکنی و بدید بزرگ سی چنانکه از آن تصرف می شود و می شود از تقیم جدا کنی و در دیگر باره میخاست
 مسلم خواهد بود که او را گفت یا ابوحنیفه از سبب نگراندیدن سنت من گردانیده اند قصد غلظت من و حواس بسیار کرد
 از شما چه چون ابراهیم و هم فضیل بن عیاض و دو او و هار و بشر و جبارشان از اندر میان علماء مسلمین بود
 که اند وقت ابوحنیفه منصور تدبیر کرد که از چهار کس که اقامه گردانند از آن ابوحنیفه بود و دیگر سفیان زوی
 و سیم مشر بن کریم و چهارم سراج و این چهار کس از تحول علماء بودند که سنا و تامل را آنجا حاضر کرد
 اندر این کس که زلف ابوحنیفه گفت در من اندر هر یک از اینها هر چه بود که میگویم اندرین فتن گفتند صواب است
 من بجز این قضایا از خودم نمی شناسم و مشر خرد دیوانه سازد و سفیان بجز نزد مشر کج قاضی شود و سفیان اندر
 بگنجیت و بگشتند اندر شد و مرا اینها کنند که سرم بخوابند بریدتا و بل این جنبه که پیغمبر صلوات الله علیه من جعل
 قضا و غیر سکنی ملاح و بر اینها مکر و این بر سر این بزرگ منصور بود بخت ابوحنیفه از من گفت ترا قضا با
 کرد و گفت ایها الامیر من مرسام ناز عرب و موالی ایشان مساوات عرب حکم من ارضی نباشد ابوحنیفه
 گفت این کار را با نسب تعلق نیست که این اعلم باید و بود مقدم علمکاران گفت من نشایم این کار را و اندر
 قول که گفت من نشاید که درست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ زنم قضایا مسلمانان باشد و تو که حنفیه
 خداست و امدار کرد دروغ گوئی را حنفیه خود کنی و اعتماد و اموال و فرج مسلمانان بر اوست که این گفت
 و حیات یافتن گاه مشر پیش رفت و دست منصور گرفت و گفت تو چگونه و فرزندان و ستوران تو چگونه اند
 گفت بیرون کنید که این یوانه است آنگاه میرجو را گفت ترا قضا باید کرد گفت من بودم و در نام حنفیه است منصور
 سعادت کن بعد صید هر موافق و مند ما مثلت تا عقل تو کامل شود گاه بشیر و دادند و ابوحنیفه هم در این بود که در وزیر گردانید
 سخن گفت و این نشان کمال حال است هر دو نفر را یک صدق فرستادند هر دو یک سبد نان و صحت مسلمانان
 را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور گشتن و این حکایت دلیل قویست است صحت سلامت را که چنان
 هر سه حکایت خلق را از خود دور کردند و این منسب معاملات است که اندازد آنچه با او آمدند و از طریق حق رسد و نام
 فانی را در اقل خود ساختند و سر آقا مال را از بیت العموم خود گردانید بسا عجایب از ارباب ستمین از کرد و در هر چه چنان
 و حال بوجاهد التبرائت علی بن ابی حمزه کان یک صفت لیل فاشا را لیلان همیشه و قال غیر و بنده خود می کشد

من ثابت کرد و در راه عبادت و عبادت قدم دست بود است و نزد رسول خدا صلوات الله علیه است و اندر این زمان حال صدق
 کرد و از خلق نبرد و دوستی که از میان خلق میزن شود کمال از زیارت ما چون پاکیزه گردانیده بود و در هندیب حجت را استاد
 ما که خواهد بود که آنجا بنام صلوات الله علیه و از دیگر و بعضی از بعضی بنام دیگر از این است آن از خواب بیدار و آنرا از خواب بیدار
 برید گفت تو که در اینجا بر جنت مسکنی و بدید بزرگ سی چنانکه از آن تصرف می شود و می شود از تقیم جدا کنی و در دیگر باره میخاست
 مسلم خواهد بود که او را گفت یا ابوحنیفه از سبب نگراندیدن سنت من گردانیده اند قصد غلظت من و حواس بسیار کرد
 از شما چه چون ابراهیم و هم فضیل بن عیاض و دو او و هار و بشر و جبارشان از اندر میان علماء مسلمین بود
 که اند وقت ابوحنیفه منصور تدبیر کرد که از چهار کس که اقامه گردانند از آن ابوحنیفه بود و دیگر سفیان زوی
 و سیم مشر بن کریم و چهارم سراج و این چهار کس از تحول علماء بودند که سنا و تامل را آنجا حاضر کرد
 اندر این کس که زلف ابوحنیفه گفت در من اندر هر یک از اینها هر چه بود که میگویم اندرین فتن گفتند صواب است
 من بجز این قضایا از خودم نمی شناسم و مشر خرد دیوانه سازد و سفیان بجز نزد مشر کج قاضی شود و سفیان اندر
 بگنجیت و بگشتند اندر شد و مرا اینها کنند که سرم بخوابند بریدتا و بل این جنبه که پیغمبر صلوات الله علیه من جعل
 قضا و غیر سکنی ملاح و بر اینها مکر و این بر سر این بزرگ منصور بود بخت ابوحنیفه از من گفت ترا قضا با
 کرد و گفت ایها الامیر من مرسام ناز عرب و موالی ایشان مساوات عرب حکم من ارضی نباشد ابوحنیفه
 گفت این کار را با نسب تعلق نیست که این اعلم باید و بود مقدم علمکاران گفت من نشایم این کار را و اندر
 قول که گفت من نشاید که درست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ زنم قضایا مسلمانان باشد و تو که حنفیه
 خداست و امدار کرد دروغ گوئی را حنفیه خود کنی و اعتماد و اموال و فرج مسلمانان بر اوست که این گفت
 و حیات یافتن گاه مشر پیش رفت و دست منصور گرفت و گفت تو چگونه و فرزندان و ستوران تو چگونه اند
 گفت بیرون کنید که این یوانه است آنگاه میرجو را گفت ترا قضا باید کرد گفت من بودم و در نام حنفیه است منصور
 سعادت کن بعد صید هر موافق و مند ما مثلت تا عقل تو کامل شود گاه بشیر و دادند و ابوحنیفه هم در این بود که در وزیر گردانید
 سخن گفت و این نشان کمال حال است هر دو نفر را یک صدق فرستادند هر دو یک سبد نان و صحت مسلمانان
 را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور گشتن و این حکایت دلیل قویست است صحت سلامت را که چنان
 هر سه حکایت خلق را از خود دور کردند و این منسب معاملات است که اندازد آنچه با او آمدند و از طریق حق رسد و نام
 فانی را در اقل خود ساختند و سر آقا مال را از بیت العموم خود گردانید بسا عجایب از ارباب ستمین از کرد و در هر چه چنان
 و حال بوجاهد التبرائت علی بن ابی حمزه کان یک صفت لیل فاشا را لیلان همیشه و قال غیر و بنده خود می کشد

برا او نشان بود و هر که در آن نشاند و هر که از حضرت غریب جزمی از صبا آمد مکتب بود که مرقد بود
 بدست من گفتم جانشینی در بیقه کجا از ایشان است و من آن بر مردان علم محض تا گاه از طالمان استند تا
 کردن و الحاح حرام ملک ظالم اهرام مطلق آنرا پس میشد که بدست چرا جامه حلال خریدیم حلال آن
 بدست بود اگر نه در حق بلع و ضلالت نفس بچشم سلطان سخن ازین بخت تر گویند اما هر زمانه از ایشان پس بشین
 در مردان حرام و بر دیوانگان مسلح اگر بدین هر دو مقصد بود و هر که در باند من عدم الایضا و اما الو...
 میگویی چون فلان بن جیان نم وفات یافتند ایضا بدیدیم که قیامت است و بعد از آن چه جانگزا و قیامت اندیشه ما را
 دیدیم ایستاده بر لب غرض خود و بر دست و پیکر و پیکر دیدیم نیکو و هر که بر سر مو سپید داشته و در خود
 پیغام صلح نم نموده و اندر بر سر نو فل را دیدیم چون هر که بدید که این و سلام گفت گفتیم سر آب ده گفت از پیغام صلح
 خواهر پیغام صلح بانگشت اشارت کرد تا مرآب داد من از آن اب خودم و مرصاحب خود بدیدیم که از آن خاتم
 بیخبریم گفت گفتیم ما تو فل را راست پناهنان بر سیرت گفت بر این خلیل صلواته الله علی نبینا و علی آله و صحبه و سلم
 صدیق رضای پیمین رسیدیم و بانگشت میگویم که از پیغام صلح که رسیدیم چون بیدار شدیم پیغام صلح عدد بر عقد کرده بودیم
 و بحرین معاز الزاری ره گوید پیغام صلح نم نموده بدیدیم گفتم پیش بان رسول الله این ملک قال غنما یتنغه سر از یک علم
 علم نمیدیدیم و هر که از اندوه طریق بسیار است و مناقب شهبوش از آن که این کتاب عمل آن وقت من بن علم
 نضو الله بنده شام بودم بر سر روضه بلال موزن خفته بودم خود را بگذاشتم اندر خواب که پیغام صلح از آینه بنشیند از روی و هر که
 در کن رفت چنانکه اطفال را از بیگانه پیش و دو دیدیم و بر پشت بالین لوسه ادم و اندر تجب آن بودم تا آن که بر سیرت است
 حکم اعجاز باطل اندیشه مشرف شد مرا گفت این نام است و اهل یار تو لغو ابو صنفه ایدین امید بر گشت با اهل
 شهر خودم و درست شد آنچه مرا که و سحر از آنان بوده است که از او صانع طمع فاسد بود و با احکام شرع
 باقی و بدان قانع نباشد که برنده و پیغام صلح بود است و اگر سوز خورده باقی الصنعه بود و باقی الصنعه یا خط بود
 یا صفتی چون برنده و پیغام صلح بود علم فانی الصنعه باشد و قیام صفت بنیاد صلح چون پیغام صلح
 صورت نگردد بدانکه بدو قیام نگردد و این رمز کالیست گویند که چون داود طاشی رضاع حاصل کرد و مصدر و
 مقتدا عالم شد نیز یک ابو صنفه نام آمد و گفت اکنون حکیم ابو صنفه در گفت علیک بالعلم فان العلم علی عمل کالجید بلای
 بر تو باد که با ستم علم از آنکه علم علی که از آنرا نماند چنان بود که از آنجا نماند اما علم عمل مقرون نگردد
 سکه و در روزگار مخلص و هر که علم مجرد قناعت کند و عالمی باشد که عالم را مجرد علم قناعت نبود از آنکه علم عمل

تفصیلاً در این کتاب
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف
 کتابت حضرت شیخ محمد باقر
 از آینه انصاف

در این کتاب هر که از آنکه علم علی که از آنرا نماند چنان بود که از آنجا نماند اما علم عمل مقرون نگردد سکه و در روزگار مخلص و هر که علم مجرد قناعت کند و عالمی باشد که عالم را مجرد علم قناعت نبود از آنکه علم عمل

عمل با سز و چنانکه بعضی بر این مجادلت تقاضا کنند و چنانکه مشاهد می شود در مجادلت نباشد علم حاصل از آنکه علم حاصل
 عمل بود و ترجیح و کشایش علم و منفعت آن بر هر کس عمل بود و بعضی علم از عمل جدا ننوان کرد چنانکه اگر آفتاب از زمین
 و اندر ابتداء کتاب اندر علم باب مختصر بیادوم **التوفیق** و مشتمم سیزدهم و فایدا و قاعدت عبد السبب سبب است
 از متشمان این قوم بود و عالم جمله احوال از اقوال و اسباب بقیت و شریعت و اندر وقت خروام وقت بود و مشتمم سیزدهم
 در یافتن بود و با نشان صحبت کرده و در اقصای مذکور و الامات مشتمم اندر بر فنی از علوم و ابدا و توبه و سزا
 سبب آن بود که بزرگترین فتنه بود شبی از میان بستان بر خاست و یکبار با خود برود و اندر زیر او است و قهقهه
 و در بر بام بر آید تا با باد برود و اندر شاخه یکدیگر استاده هم بود و در عبد السبب چون با همگان با باد و بشنیدند که
 نماز حقین است چون روز روشن شد و است که بر غیب مستغرق مشاهده و بوده از این مغرور و پدید آمد و خود گفت
 شرم باد ای سبب مرا که شب به شب بر روی خود بر پا بسته و کرا تا طلبی اگر اندر نماز سوره دراز بر خواند و یواز کرد
 کوهی مومنی اندر برابر آن عوی ازان توبه کرد و علم و طلب آن مشغول شد و در دینت پیش گرفت تا خود رسد که
 اندر باغ شده و میر یافت خفته و ماری در غیبه شاخ بر میان اندر دکان گرفته و کس از وی سر اندامگاه از مرد در
 و در بغداد مدتی اندر صحبت مشایخ بود و بکلی چند گامجا و در بود و باز بر شد مرد مشهر جمله بدو یولی که زدند و یار در
 مجلسی نند و اندران وقت در مرد می مردمان بر تاجت حدیث رفتند و نیز طریق را در شدند که چنانکه تا او در
 و بر ارضی الغریبین خودی حکم بر او افتش با هر یک از ایشان بر و فرقی اندر و سخوی کردند و او انجا در بابا و
 یکم از حدیث را و یکم از اهل سنه را و تا او مرد آن هر دو بر جاست بر قاعدت و از انجا بجا نهادند و بجا شدند
 و بر ابر سپیدند که از جاسیما چه دیدی گفت را بوی دیدم از جمله زار شده و از ترس خداوند و تا گفته بر رسیدش
 که ایار سبب کیف الطریق الیه تعالی بود عرف الیه عرف الطریق الیه تعالی عبد من لا اعرف و بعضی من متفرقه گفتیم
 ما بعد از آنکه چه چیز است گفت اگر او را شناسی او بدو هم بدانی انگاه گفت من چه پرستم آنکه و یا شنیدم و نمی شناسم
 و تو حاضر می شوی آنرا که در شناسی اش یعنی معرفت خوف اقتضا کند زیرا این سبب و کفر و جهل اقتضا کند خود را خاتم
 هر یک با گفت این مرا نپند شد و از بسیاری ناگردنی مرا باز داشت و از وی روایت آنرا که گفت السکون علم
 علم قلب اولیادل دوستانش هرگز ساکن نگردد که سکوت بران حرام است اندر دینار مضطرب اندر حال
 طلب اندر عقبی مضطرب اندر حال طرب در دنیا بقیت از حق سکوت بر نشان اندر عقبی مضطرب و تجلی در وقت حق قول
 روانی در نار را نشان از چون غم و غم بران نشان از چون نما از انجا سکون است و غیر تقاضا کند ما مقصود ما غفلت
 سبب آن بود که بزرگترین فتنه بود شبی از میان بستان بر خاست و یکبار با خود برود و اندر زیر او است و قهقهه

در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است
 در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است
 در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است

در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است
 در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است
 در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که هر که در این کتاب را بخواند از هر چه در آن است

ملفوظ باشد و بهای حسن اهل بیت و معصیت با قید افضل بن سید روایت کرد که من با مارون الرشید بکشدم چون سحر کردم
 مرا گفت اینجا هیچ مردی نیست از مردان خدا و تا و بر ایازارت بکنم گفتم بلو عبد الرزاق سفاسه اینجا است گفت مرا نزدیک
 وی بر چون بنزدیک شدیم فرمانه سخن گفتیم چون قصد بازگشتن کردم مارون بر من اشارت کرد که از او برترین پیامبر و امام
 دارد پرسیدم گفت بلو نمیرود تا او امشب بگذارد و از اینجا میرود آمد و گفت یا غیبی دل منور تعاضا میکند که در این مریز بزرگ
 ازین گفتن سیمان بن عزیز اینجا است گفت بر تو نزدیک و ستمی چون آمدیم در بازار سخن گفت چون قصد بازگشتن
 در کباب بر من اشارت کرد تا از او امشب بر من پرسیدم گفت بلو ام و دارم بلو نمیرود تا او امشب بگذارد و از اینجا میرود گفت
 یا فضل نیز مقصود من حاصل نشده است گفت یا دم آمد که فضل بن عباس رضی الله عنه اینجا است و از بنزدیک برودیم و او اندر
 و آستین از قرآن میخواند و در بزرگم گفت کعبه است امیر المؤمنین است گفت نالی و الامیر المؤمنین یا امیر المؤمنین چه کار گفت
 سبحان الله بنبر نبیا است صلعم که گفت ایس للعبد ان یدل نفسه طاعة الله لیس له الا ان یطاع الله یا الرضا غدا بر من عزم نامه
 نیست روانده اگر ایذ طاعت خداست قعاسه نزل طلب کند گفت بلو اما رضایم بود تو دل من و من غر خود بود
 رضا بکنم خدا و تعالی انکاه فرود آمد و در کبشا و در چرخ بکشت و اندر او سپید تا مارون و وزیر از در خانه و میرا با دست
 برو باز آمد گفت آه از سوز که از سوزم تر ندیده ام اگر از غدا بر من خبر رسد خداست تعالی بر من بکعبه باشد مارون فریاد گفتن آمد
 چندان بگسبت که میبوش شد چون بهوش آمد گفت یا فضل مرا بنده است گفت یا امیر المؤمنین بنده است مصلح بود
 از وی درخواست کرد مرا بر قوم من کن گفت یا کعبه تر بر من تو هر که در کعبه اند طاعت خداست هر از بنبر است
 طاعت خلق من تر از ان الاماره یوم القیمه لیس له الا ان یطاع الله یا امیر المؤمنین بنده است بنده است بنده است
 زیادت کن گفت چون عمر بن عبد المیزید بخلایف بصره که در سال هجرت آمد در جابن حیره و کعبه کعبه الله جل و جلاله بنده است
 من مبتلا شدم برین ملمات تیر من چه چیز است که من این ملامت نام اگر چه در ان نیت دهنده کنی گفت از من اگر چه
 تا فراترا از خدا خرابی ختم نجات باشد بر این ملامت چون بر خویش او و جانان را چون برادرین و کوه که کارنا
 چون فرزندان انکاه یا ایشان حالت چنان کن که اندر خانه با پدر و برادر و فرزندان کنند آنچه دیار اسلام
 چون خانه دست دایم ان عیال تو زرباک و اکرم احاک و حسن علی ولدک زیارت کن پدر را که هست کن برادر را
 و شکوه کن سحابی فرزندان انکاه فضل گفت من چه ترسم یا امیر المؤمنین مبادا که آن رسو خوب تو با تش فتنه
 گرفتار شود از خداوند ترس و حق او برادرین گذار پس مارون گفت ترا دهنم است گفت بلو ام
 خداوند کردن من است دایم است وی است اگر بر ابدان بگیرد و ای بر من است یا فضل و ام خلق

در این مریز بزرگ
 ازین گفتن سیمان
 در کباب بر من
 یا فضل نیز مقصود
 و آستین از قرآن
 سبحان الله بنبر
 نیست روانده اگر
 رضا بکنم خدا و
 برو باز آمد گفت
 چندان بگسبت که
 از وی درخواست کرد
 طاعت خلق من تر
 زیادت کن گفت
 من مبتلا شدم بر
 تا فراترا از خدا
 چون فرزندان انکاه
 چون خانه دست
 و شکوه کن سحابی
 گرفتار شود از خدا
 خداوند کردن من

مصر را کشتی دیگر همه آمد و گریه از اهل طرب آنجا بودند و فدا میگردند شاگردان از آن فرشت
 عظیم آمد گفتند ایها الشیخ دعا کن تا آنجمله را خدا سے غر و جل غرق کند تا شومی ایشان از خلق منقطع شود انون
 علیه الرحمت بر پاسه عاست و در سهار بر گرفت و گفت برضایا چنانکه این گروه را اندرین جهان میش
 فرمش و هر مرد این متعجب شدند از گفتار و چون کشتی فرا بیشتر آمد چشمشان بر زد و انون رح علیه انقاد
 فر اگر سمن آمدند و عود پیشکستند و توبه کردند و بخدا می بازگشتند و شاگردان را گفت میش فروش آنجا
 توبه اینها بی بود بدیدید که مراد جمله حاصل شد و شما و ایشان بر آمدید و آنکه بنی کسی رسد و این حدیث
 از خاتم شفقت آن میرود بر مسلمانان اندرین وقت ایضا بر مصلح مردم که هر چند از کافران بد و بیخاریت
 بودی و بدستگیر نشدی و بگفتی اللهم ابدقونی فانهم لایعلمون و از و سه می آمد که گفت از بیت المقدس -
 می آوردم بعد مصر اندر ایستادم دیدم از دور که می آید اندر و گوید تقاضایم که ازین کس سوالی کنم که می آید
 چون خبر دیک من آمد بریزه با عکاره اندر دست و پیش پیش می شد که گفتم من این قاتل من الصدقت که
 این قاتل را الله از کجا سنے آسے گفت از نزد خدا می گفتم کجا میشوی گفت بسوی خدا می با من در کنار کانه بود
 بر آوردم که بدو هم دست اندر کس و من بچنانید و گفت ای ذوالنون نیصوت که ترا برین بست از کجایی گفت
 من کار بر اے و گویم و از دون و سه پیڑے شام چنانکه سرستم جزا و می این گفت و از من جدا شد و دید
 حکایت دلیل صدق محبت و بود که خلق اندر محالست برود و گویا اندکی آنکه کار میکند چند روز که از برای می کنند
 و آنهم از بر اے خود میگردند که هر اسیه می از آن منقطع باشد و پائے آخر یعنی چشم دلد را بر شویاب
 آنجهانی باشد و دیگر آنکه امارت ثواب و عقاب آنجهانی و در یا سمعت اینجهانی از محالست می منقطع باشد
 و آنچه کند فاسد تعلیم فران جن را کند محبت حق تمام مقاصد و سه باشد برتر نصیب خود اندر فرزند
 و آن گروه را صورت بسته باشد که آنچه در آخرت را کند سوره باشد و بدانند که اندر طاعت مرتبط نصیب
 و آخرت را این باشد از آنچه اندر محبت که جهت معایه یک ساعت باشد و در طاعت همیشه بود و خداوند تعالی از
 مجاهدت خلق چه سود دارد و از ترک آن چه زیان اگر همه عالم بصدق ابو بکر رضم کردند و نمود مر ایشان را
 دارد و اگر کعب فرعون شوند زیان مر ایشان را دارد و چنانکه گفت ان جنتم احسنتم انفسکم و ان اساعتم فلها
 و نیز گفت من مابد فانما سجا بلت من العالین خلق ملک علی می هر چه را سطلاند و گریه اندر بر
 در آن خواب که خراسم فاعل باشد و در موش بکسانت از لطایف و صیاح و نوید و صیاح و ایضا بر شویاب و نوحه صیحت می کند و

و اما در حکایات و در کردار و با صیحا اندر کشتی نشسته و اندر دوزخ میل نماشا هم میگردند چنانکه عادت است
 مصر را کشتی دیگر همه آمد و گریه از اهل طرب آنجا بودند و فدا میگردند شاگردان از آن فرشت
 عظیم آمد گفتند ایها الشیخ دعا کن تا آنجمله را خدا سے غر و جل غرق کند تا شومی ایشان از خلق منقطع شود انون
 علیه الرحمت بر پاسه عاست و در سهار بر گرفت و گفت برضایا چنانکه این گروه را اندرین جهان میش
 فرمش و هر مرد این متعجب شدند از گفتار و چون کشتی فرا بیشتر آمد چشمشان بر زد و انون رح علیه انقاد
 فر اگر سمن آمدند و عود پیشکستند و توبه کردند و بخدا می بازگشتند و شاگردان را گفت میش فروش آنجا
 توبه اینها بی بود بدیدید که مراد جمله حاصل شد و شما و ایشان بر آمدید و آنکه بنی کسی رسد و این حدیث
 از خاتم شفقت آن میرود بر مسلمانان اندرین وقت ایضا بر مصلح مردم که هر چند از کافران بد و بیخاریت
 بودی و بدستگیر نشدی و بگفتی اللهم ابدقونی فانهم لایعلمون و از و سه می آمد که گفت از بیت المقدس -
 می آوردم بعد مصر اندر ایستادم دیدم از دور که می آید اندر و گوید تقاضایم که ازین کس سوالی کنم که می آید
 چون خبر دیک من آمد بریزه با عکاره اندر دست و پیش پیش می شد که گفتم من این قاتل من الصدقت که
 این قاتل را الله از کجا سنے آسے گفت از نزد خدا می گفتم کجا میشوی گفت بسوی خدا می با من در کنار کانه بود
 بر آوردم که بدو هم دست اندر کس و من بچنانید و گفت ای ذوالنون نیصوت که ترا برین بست از کجایی گفت
 من کار بر اے و گویم و از دون و سه پیڑے شام چنانکه سرستم جزا و می این گفت و از من جدا شد و دید
 حکایت دلیل صدق محبت و بود که خلق اندر محالست برود و گویا اندکی آنکه کار میکند چند روز که از برای می کنند
 و آنهم از بر اے خود میگردند که هر اسیه می از آن منقطع باشد و پائے آخر یعنی چشم دلد را بر شویاب
 آنجهانی باشد و دیگر آنکه امارت ثواب و عقاب آنجهانی و در یا سمعت اینجهانی از محالست می منقطع باشد
 و آنچه کند فاسد تعلیم فران جن را کند محبت حق تمام مقاصد و سه باشد برتر نصیب خود اندر فرزند
 و آن گروه را صورت بسته باشد که آنچه در آخرت را کند سوره باشد و بدانند که اندر طاعت مرتبط نصیب
 و آخرت را این باشد از آنچه اندر محبت که جهت معایه یک ساعت باشد و در طاعت همیشه بود و خداوند تعالی از
 مجاهدت خلق چه سود دارد و از ترک آن چه زیان اگر همه عالم بصدق ابو بکر رضم کردند و نمود مر ایشان را
 دارد و اگر کعب فرعون شوند زیان مر ایشان را دارد و چنانکه گفت ان جنتم احسنتم انفسکم و ان اساعتم فلها
 و نیز گفت من مابد فانما سجا بلت من العالین خلق ملک علی می هر چه را سطلاند و گریه اندر بر
 در آن خواب که خراسم فاعل باشد و در موش بکسانت از لطایف و صیاح و نوید و صیاح و ایضا بر شویاب و نوحه صیحت می کند و

و اما در حکایات و در کردار و با صیحا اندر کشتی نشسته و اندر دوزخ میل نماشا هم میگردند چنانکه عادت است

میکند پس چون طریق روخته فریخته میگردد ایستادگان را گذاردن فرمان محلول که به دست مقلدان در پیشانی
پیش خود نگذارند و درین کتاب مانند این سخن نیاید اندر باب الاغلاص الشارح المدعو بل و منتهی
امیر امر و مالک طریق اقا باسحق پرایم بن آدم بن منصور در میان بود اندر طریق خود و اندر غیر خود
سید افران خود بود میر حضرت پیغام بر معلوم بود و بسجاره از قدماے مشایخ رایافته بود و با امام حقیقه
اختلاف داشته و علم ازوے آموخته و در اول او امیر طالع بود و زری بصید شده بود و از لشکر خود جدا
و از پس آموخته تاخت فدا سے فرو مل آن آموردا و سے سخن آورد تا زبان فصیح گفت الهذا خلقت
او بعد الصراحت از نبرای اینکا آفریده اندک این ویرا دلگشایت بر تو بدست از جمله شرف و طریق زهد
و درم بردست گرفت و فصلی بن سید فیاض و سفیان بن محمد سے ایباقت با ایشان صحبت کرد و اندر غیر خود پس آمورد
بخار کب خود خورد سے و معاملات ظاهرست و کرامات مشهور اندر حقایق بتوفیق کلمات بیاد
نفیست و بنید گوید درم متقاضی العلوم ابراهیم کلید بر علمها سے این نظر قضا ابراهیم ست و از روی روایت میانه
که میگفت اخذ المدعا صاحب اوزر الناس جانب ابراهیم او هم گفت خداوند را بخورد و خلق را بجایب بگردد
و مراد ازین آنست که چون اقبال نبی بحق تقاے درست باشد و اندر قولی بحق تقاے محض و بصحت قبال
بجن اعراض از خلق تقاضا کند از آنچه صحبت غلبه ابا امدین حق است سبح کار نیست و صحبت حق اخلص باشد
اندگذا ردن فرمان سے و اخلص اند طاعت از خلوص محبت بود خلوص محبت حق از دشمنی نفس و هوا
که هر که با او آشنا بود از خدا جدا بود و هر که از او جدا بود با خدا و ندر آمین بود پس بعد خلق توست اندر حق
تو چون از خود اعراض کردی از همه خلق اعراض کردی کسی که از خلق اعراض کند و بخود اقبال کند اینجا باشد
از یحقر آن که همه خلق را آنچه هستند بحکم و تقدیر است ترا کار با تو اقتاد هست و بنا سے اتفاق ظاهرست
مرطاب را برد و چیز است بجز از آن شناخته و دیگر کردی آنچه شناخته هست رویت تقدیر هست
غیر و نشکر اندر ملک می محرک ساکن نشود و هیچ ساکن نگر در والا محرکی که خدا و مخلوقه را فرزند است
در حق تقاے اندر و نهد آنچه کرده نیست گذاردن فرمانت و صحبت معاملات و خفا کلفیچ بهر حال تقدیر
و سے مرتب فرمان اجبت نکره پس اعراض از خلقت درست نیاید تا از خود اعراض باشد چون
از خود اعراض کردی خلق میرے بیاد حصول امر و حق را و چون بحق تقا اقبال کردی تو می
با نبی مرافقت امر حق را این اخلق آمین و غنیمت را گردان حق باینرے غرضی آوردید باینرے آم کردی

و در این کتاب در بیان معرفت خداوند عز و جل در حدیث چهارم فصل در بیان معرفت خداوند عز و جل در حدیث

و در این کتاب در بیان معرفت خداوند عز و جل در حدیث چهارم فصل در بیان معرفت خداوند عز و جل در حدیث

با غیرت تو عهد بود و آرام با خود اثبات لطیف و اذنان بود که ششم ابو الحسن سالک بود گفت مریدان در حکم کبر
 گری بودن بهتر از آن که اندر حکم خود از آنچه صحبت با او از براسه خدا بود صحبت با خود از براسه
 برودن هوا و اندر غیر سخن میاید اندرین کتاب جایگاه خود نشان دهد و اندر حکم کماله ایام در دست کون
 بیاید و سیدیم سیدیم بیاید و مرا گفت ای بر سیم میدانی که این چه جاست که تو بی ناد و در اعلی میروست گفت
 من استم که آن شیاطینت چهار دانگ سیم با من بود که اندر کوفه تو سیم علی فرقه بودم آن از عیب بر آوردم
 و بیزارم و شرط کردم که بهر سیم چهار صد که گفت نماز کچشم سال اندر با دره با ندوم و خداوند تو وقت آنکه
 روزی میرسانید و اندران میان خضر صیولات الدنیا دنیا و علیا من صحبت که در هر نام بزرگ خدای تو
 بیارم و آنگاه و علم بحیله از غیر فارغ شد و بر این تاق بیارست و الدالتونق و منظر سیم معرفت حق الهی
 معاملات بشرین الحارث الجانی رنم در جایت نشان سیم و بر حان کبر دشت اندر معاملات و کلام محبت سیم
 و مریدان بود علی بن حشرم و علم اصول و فروع عالم بود و ابتداء توید و آن بود که روزی سیم رفت
 اندر میان اه کاغذ پار و یافت از آن خطم گرفت بر آن نوشته بود بسم الله الرحمن الرحیم از مسطر کرد و جاس
 پاک نهاد آن شب خواب دید مریدان و ندانم که در گرفت یا بشر طبیعت سیم لاطمین اسمک فی الدنیا و الآخرة
 نام از خود تو گرفت سیم که نام ترا خوش بود از نام نذر دنیا و آخرة تا کن نام تو نشود الا از حق بدل
 و ساندرا آید آگاه تو بگرد و طریق زهد درست گرفت و از شده غلبه اندر مشاهد حق تعالی بر گزینم
 چیز اندر با س نکره از و س علت آن بر سیدند گفت میسایط و سیت من اندر کم که بساط و سیم و حیان
 پنه من بساط و سیم باشد و این از غیر سیم معاملات است که از جمع سیم سخن با از سیم حجاب آید و از و س
 س آید که گفت من اذ ان یکون غریبا فی الدنیا ثم یفانی فی الآخرة فلیتجنب تعلق الایسالی اعدا عاقبه و لایذکر
 اعدا البسوة و الایحیی اعدا الی معاد هر که خواهد که اندر دنیا غریب باشد و اندر آخرت شریف گویند چیز بدین
 در مخلوقات حاجت نخواه و کس ابد گو س و بیجانی کس شوا ماهر که خداوند قائل راه و اندر خلق حاجت
 نخواهد که حاجت نخل دلیل هم فرتی بود که اگر بقاضی الحاکم عالمی از چون خوشی حاجت نخواهد بود
 لان سفیانه الخلق من المخلوق کاستغاثه المسجون من السجون و الملعن که سوادیکو بدان تصرف
 که اندر حکم خدا میسکنند از آنچه آنکس فعل است آفریده خداوند است و آفریده بر اصر که میسکنند که چون فعل
 عیب فاعل عیب کرد و باشد که آن که و س فرموده است که بر موافقت من کفار را دم کتب الایسالی

لطف علی سارا در آن کی
 از حق سیم
 کلمه سیم
 از صاف عیب
 کلمه سیم
 طرف که تو دوست
 کوفت من باش
 مدندان ای که یو
 ما در این است
 عبادت سیم
 در وقت اول
 سیم
 سیم

خلق بی پروا از آنچه رزق خداست لغت است اگر مخلوق اسبب روزی تو گردانید و اسبب بد آنکه روزی
 است که خدا می خرد تو را بنده از آن رسی و اگر او بنده را در که از آن دست و بدان بر تو منت نهاد و را
 بقا حکم که اندک روزی که پس بر منت نیست البته از آن که نزد یک اصل منت جماعت روزی خداست نیز یک
 مقدار ملک و خلق بر او انداخته خدا بر تعالی پرورد و نه مخلوق و جازای مقول او چه دیگر است و الله اعلم و هم
 فلک معرفت و فلک محبت او بزرگترین عینی السطامی از جمله اجداد شیخ بود و ما نش اگر جمله بود و شالوش
 محسوسه که بنده گفت دم او بزرگترین بنده بزرگترین سن الملائکه او بزرگترین در میان ما چون بزرگترین از ملائکه بود
 مجوی بود و از بزرگان جهان بود و او را در او را بسیار عالیست اندر احوال و بیضا معلوم و از این
 اما معروف و معروف را یک رویت و یکس این از و اندر حقایق معلوم خردن است بناط بود که در اندیشه
 موجب معلوم و شریعت بود بخلاف آنکه گفته براسه مدد الحاد خود را بموضوعی بروند و انابتا بروز
 منی بر جماعت روزش معاملت بوده است و از و مراند که گفت علت الحامده نشین سسته فما وجدت
 شیئا اشد علی من العلم و متابعت و لولا اختلاف العلماء لبقیت في اختلاف العلماء لانه تجرید بنو محمد گفت
 مجاهده که در هیچ چیز نیافتم که برین سخت تر از علم و متابعت آن بود اگر اختلاف علمای بنویس من همه چیزها
 باز ماندی و حق دین تو آنست که گذارد و اختلاف علمای حجت است بنماز تجرید و توحید و تحقیق شمن است
 که منجمل مایل تر باشد از آنچه معلوم و کجیل بسیار کارش به رخ توان کرد و علم حکم که به رخ نتوان نهاد
 و صراط شریعت بسیار بار یک و کفر تر از صراط آن جهان است پس باید که اندر همه احوال چنان باشد
 که اگر از احوال رفیع و مقامات غیر بازمانی بویی باره اندر میان میدان شریعت افقی که اگر از تو
 همه بشود معاملت با تو بماند که عظم آفات سر مرید را ترک معاملت بود و همه دعای مدعیان اندر روزش
 شریعت تملاشی شود و همه را با بلسان اندر برابر آن بر زمین کردند و از و سآید رح که گفت البته لا خطر لها
 عند الله المحبته و اهل المحبته محبته محبت است را خطر نیست اهل محبت اهل محبت باز ماند و بعد از پوشش انداز
 محبوب یعنی مخلوق است اگر چه بزرگ است و محبت و صفت است نامخلوق هر که از نامخلوق مخلوق باز ماند
 به خط و بعد بود پس مخلوق بزرگ و شان بر و محبت از آنچه وجود و دوشی قضا کند و اندر اصل بود
 صورت بگیرد راه دوستان از وحدانیت بوجهانیت بود و اندر راه دو ملت دوستی آید و آفت آنکه اند
 دوستی بر سره میامد به باید یا مدیق و مراد بنده و یا مراد حق و مراد من اگر مراد حق بود و مراد بنده

خلق بی پروا از آنچه رزق خداست لغت است اگر مخلوق اسبب روزی تو گردانید و اسبب بد آنکه روزی است که خدا می خرد تو را بنده از آن رسی و اگر او بنده را در که از آن دست و بدان بر تو منت نهاد و بقا حکم که اندک روزی که پس بر منت نیست البته از آن که نزد یک اصل منت جماعت روزی خداست نیز یک مقدار ملک و خلق بر او انداخته خدا بر تعالی پرورد و نه مخلوق و جازای مقول او چه دیگر است و الله اعلم و هم فلک معرفت و فلک محبت او بزرگترین عینی السطامی از جمله اجداد شیخ بود و ما نش اگر جمله بود و شالوش محسوسه که بنده گفت دم او بزرگترین بنده بزرگترین سن الملائکه او بزرگترین در میان ما چون بزرگترین از ملائکه بود مجوی بود و از بزرگان جهان بود و او را در او را بسیار عالیست اندر احوال و بیضا معلوم و از این اما معروف و معروف را یک رویت و یکس این از و اندر حقایق معلوم خردن است بناط بود که در اندیشه موجب معلوم و شریعت بود بخلاف آنکه گفته براسه مدد الحاد خود را بموضوعی بروند و انابتا بروز منی بر جماعت روزش معاملت بوده است و از و مراند که گفت علت الحامده نشین سسته فما وجدت شیئا اشد علی من العلم و متابعت و لولا اختلاف العلماء لبقیت في اختلاف العلماء لانه تجرید بنو محمد گفت مجاهده که در هیچ چیز نیافتم که برین سخت تر از علم و متابعت آن بود اگر اختلاف علمای بنویس من همه چیزها باز ماندی و حق دین تو آنست که گذارد و اختلاف علمای حجت است بنماز تجرید و توحید و تحقیق شمن است که منجمل مایل تر باشد از آنچه معلوم و کجیل بسیار کارش به رخ توان کرد و علم حکم که به رخ نتوان نهاد و صراط شریعت بسیار بار یک و کفر تر از صراط آن جهان است پس باید که اندر همه احوال چنان باشد که اگر از احوال رفیع و مقامات غیر بازمانی بویی باره اندر میان میدان شریعت افقی که اگر از تو همه بشود معاملت با تو بماند که عظم آفات سر مرید را ترک معاملت بود و همه دعای مدعیان اندر روزش شریعت تملاشی شود و همه را با بلسان اندر برابر آن بر زمین کردند و از و سآید رح که گفت البته لا خطر لها عند الله المحبته و اهل المحبته محبته محبت است را خطر نیست اهل محبت اهل محبت باز ماند و بعد از پوشش انداز محبوب یعنی مخلوق است اگر چه بزرگ است و محبت و صفت است نامخلوق هر که از نامخلوق مخلوق باز ماند به خط و بعد بود پس مخلوق بزرگ و شان بر و محبت از آنچه وجود و دوشی قضا کند و اندر اصل بود صورت بگیرد راه دوستان از وحدانیت بوجهانیت بود و اندر راه دو ملت دوستی آید و آفت آنکه اند دوستی بر سره میامد به باید یا مدیق و مراد بنده و یا مراد حق و مراد من اگر مراد حق بود و مراد بنده

در حق تعالی که هر چه در عالم است از او است و او را هیچ کس نداند و او را هیچ کس نداند و او را هیچ کس نداند

بسی جنبه ثابت بود اندر ادراک و اگر مرید بخواهد بود و در ادراک و طلب ادوات مخلوق باید و راه نیست از اینجا
از هستی اندک مجرب بود و حال نفس صاحب اندر بقا است محبت تمامتر از آنکه قیامتش بقا است محبت از روی که آید درم
که گفت یکبار جمله شدم خانه مغرور دیدم گفت که حج مقبول نیست که من عکلهما ازین جنس بسیار دیده ام بار و دیگر فرقی
خانه دیدم و خداوند خانه ندیدم گفت هم هنوز حقیقت تو حقیقتت با رسوم برقم همه خداوند خانه ندیدم و خانه ندیدم بسزین
آید یا نیرید اگر خود را ندیدی و همه عالم را ندیدی شرک نمودی چون همه عالم را ندیدی و خود را ندیدی شرک با شی
انگاه تو بگریزم نیز از تو بگریزم و از دیدن هستی خود نیز تو بگریزم این حکایت لطیف است اندر صحت حال هر
نشان خوب مراد با ببال حوال او منضم نام فون جاسوس نئون ابو عبد الله الشیخ بن عبد الحیاسی رح عالم بود
سوال فرمود چه جمل علم در خود او بود تا بگریزم است غایب نام اندر تصوف به بجز آن بر تحقیق بسیار آید
اندر هر نفس عالی حال بزرگ است بود اندر خروج الشیخ انبیا بود از روی که گفت العلم بحركات القلوب
مطالعه العیوب شرف من العلم بحركات الجوارح انک بحركات ال اندر مطالعة حال غیب عالم بود نیز از آنکه بحركات الجوارح عالم
بود مراد ازین آنست که علم عمل کمال است چهل محل طلب علم اندر پیشگاه بهتر از آنکه چهل بر درگاه که علم سرود آید
در هر کمال سازد چهل از درگاه اندر گذارند و حقیقت علم بزرگتر از عمل بود و آنچه خداوند از خود عمل علم توان
شناخت بعمل اندر نتوان یافت و اگر عمل بر علم آید و راه باشد در نصاری و در میانان اندر شدت اجتهاد در شان
اندر شاه آید و مومنان عالمی اندر میان بر علم صفت بنده است و علم صفت خداوند و بعضی از روایان
اینقول اغلظ اقدار است و هر دو عمل اروایت کنند و گویند العلم بحركات القلوب اشرف من العلم بحركات
الجوارح و این مما است که عمل بنده بحركات دل متعلق گیرد و اگر بدین فکر و مراد باقیه ال باطن است و این خود
میچ نباشد که چنانچه گفت ملامت فکر ساعتی غیر من عباده سنین سسته و حقیقت اعمال سطر منظر از اعمال جوارح
و تا فریاد حوال افعال باطن اندر حقیقت تمامتر از تاثیر اعمال ظاهر و از آن بود که گفتند قوم العالم عبادت بود
سپهر الحیا بل حصیة خواب عالم عبادت بود و بیداری جا بل معصیت از آنچه اندر خواب بیداری سرش مغلوب
و چون سست مغلوب بود تن مغلوب بود پس سست مغلوب مغلوب حق بهتر از نفس غالب بر حرکات ظاهر و عبادت
و از ویست آید و در ویست را گفت کن الله و الا فلا لکن خداوند را با شرم اگر خود میباشی یعنی
حق بمانی باش و یا از خود فانی یا در آن صفت باش که حق گوید اسجد و الا دم یا در آن صفت باش
که بل ای علی الانسان ممن من الودیر لکن شیئا تذکره اگر تو حق را باشی با اختیار خود قیامت بخود بود
ذکر یکبار لکن غفلت با محبت الاعجازت هرگز یاد خود را مگر از غفلت و هرگز نبیند مگر از سستی است این مطلب برین بود

بسی جنبه ثابت بود اندر ادراک و اگر مرید بخواهد بود و در ادراک و طلب ادوات مخلوق باید و راه نیست از اینجا
از هستی اندک مجرب بود و حال نفس صاحب اندر بقا است محبت تمامتر از آنکه قیامتش بقا است محبت از روی که آید درم
که گفت یکبار جمله شدم خانه مغرور دیدم گفت که حج مقبول نیست که من عکلهما ازین جنس بسیار دیده ام بار و دیگر فرقی
خانه دیدم و خداوند خانه ندیدم گفت هم هنوز حقیقت تو حقیقتت با رسوم برقم همه خداوند خانه ندیدم و خانه ندیدم بسزین
آید یا نیرید اگر خود را ندیدی و همه عالم را ندیدی شرک نمودی چون همه عالم را ندیدی و خود را ندیدی شرک با شی
انگاه تو بگریزم نیز از تو بگریزم و از دیدن هستی خود نیز تو بگریزم این حکایت لطیف است اندر صحت حال هر
نشان خوب مراد با ببال حوال او منضم نام فون جاسوس نئون ابو عبد الله الشیخ بن عبد الحیاسی رح عالم بود
سوال فرمود چه جمل علم در خود او بود تا بگریزم است غایب نام اندر تصوف به بجز آن بر تحقیق بسیار آید
اندر هر نفس عالی حال بزرگ است بود اندر خروج الشیخ انبیا بود از روی که گفت العلم بحركات القلوب
مطالعه العیوب شرف من العلم بحركات الجوارح انک بحركات ال اندر مطالعة حال غیب عالم بود نیز از آنکه بحركات الجوارح عالم
بود مراد ازین آنست که علم عمل کمال است چهل محل طلب علم اندر پیشگاه بهتر از آنکه چهل بر درگاه که علم سرود آید
در هر کمال سازد چهل از درگاه اندر گذارند و حقیقت علم بزرگتر از عمل بود و آنچه خداوند از خود عمل علم توان
شناخت بعمل اندر نتوان یافت و اگر عمل بر علم آید و راه باشد در نصاری و در میانان اندر شدت اجتهاد در شان
اندر شاه آید و مومنان عالمی اندر میان بر علم صفت بنده است و علم صفت خداوند و بعضی از روایان
اینقول اغلظ اقدار است و هر دو عمل اروایت کنند و گویند العلم بحركات القلوب اشرف من العلم بحركات
الجوارح و این مما است که عمل بنده بحركات دل متعلق گیرد و اگر بدین فکر و مراد باقیه ال باطن است و این خود
میچ نباشد که چنانچه گفت ملامت فکر ساعتی غیر من عباده سنین سسته و حقیقت اعمال سطر منظر از اعمال جوارح
و تا فریاد حوال افعال باطن اندر حقیقت تمامتر از تاثیر اعمال ظاهر و از آن بود که گفتند قوم العالم عبادت بود
سپهر الحیا بل حصیة خواب عالم عبادت بود و بیداری جا بل معصیت از آنچه اندر خواب بیداری سرش مغلوب
و چون سست مغلوب بود تن مغلوب بود پس سست مغلوب مغلوب حق بهتر از نفس غالب بر حرکات ظاهر و عبادت
و از ویست آید و در ویست را گفت کن الله و الا فلا لکن خداوند را با شرم اگر خود میباشی یعنی
حق بمانی باش و یا از خود فانی یا در آن صفت باش که حق گوید اسجد و الا دم یا در آن صفت باش
که بل ای علی الانسان ممن من الودیر لکن شیئا تذکره اگر تو حق را باشی با اختیار خود قیامت بخود بود
ذکر یکبار لکن غفلت با محبت الاعجازت هرگز یاد خود را مگر از غفلت و هرگز نبیند مگر از سستی است این مطلب برین بود

بسی جنبه ثابت بود اندر ادراک و اگر مرید بخواهد بود و در ادراک و طلب ادوات مخلوق باید و راه نیست از اینجا

نیز از او در دنیا ...
 بار خدا یا اگر سر او بر سر از آب کنی بذل حجاب عذاب مکن از آنچه چون محبوب باشم از تو عذاب بگذرد و مشا بد
 بر من آسان بود و چون از تو محبوب باشم تو ملاک من بود و بذل حجاب تو پس ملاک من که اندر من سبیل بود
 بلا باشد و لیکن بلا آن نعمتی بود که اندر حجاب سبلی بود و اندر روح هیچ عقوبت سخت تر و صواب تر از حجاب
 نیست که اگر اندر دوزخ اهل دوزخ بخدای تعالی سگاشف بودند هرگز بر من مانع از بهشت یا بر من
 کردید احق تقاضای عذاب شادی دهد که از بلاست تن عذاب کالبدی بر نماند و اندر بهشت هیچ نعمتی کالبدی
 از کشف نیست که اگر آن همه نعمتها و چیزها در حق ایشان محمول باشد و ایشان از محبوب ملاک
 از دلهاست و جانهاست ایشان بر ایدیه پس سنت خداست که اندر همه احوال دل و ستار
 بنیاد دارد تا بهر نعمت و ریاضت بلا باشد که آن بتواند کشید لا ابرم در آن حال علی ایشان منین باشد که
 خدا به او سزا حجاب تو داریم که چون جمال تو بر دلهاست ما کشف باشد بلا شیم و ابد علم و محرم
 اهل بلا و بلوی و مایه بد و تقوی ابوعلی شفیق بن ابراهیم الازدی رضی عنده قوم و معتقد است ایشان بود
 و عالم بحکم علوم شریعی و دینی و قضای بسیار است اندر فتون بی علم صاحب ابراهیم بن ادریس
 بود و هرگز از شیخ را دیده بود و ایشان صحبت کرده و از وی می آید که گفت که اهل طاعت عبادتی ما هم
 و اهل عمل است اسواتناست حیاتهم خداوند اهل طاعت خود را از حال مرگ ایشان منس و دانیده اهل
 و اهل معصیت اندر حال زندگی سرده و غیر طبع اگر چه سرده بود زنی بود که ملائکه بر طاعت و هر آفرین
 می کنند تا بقیامت و ثواب او می بود پس همه اندر ما مرگ باقی بود بقیامت جز آنکه بر سر
 بنزدیک آمد و گفت ایها الشیخ گناه بسیار دارم و میخواهم که تو کتبم و گفت بر آمدی بر سر زود و
 گفت چه گفت هر که پیش از مرگ اگر چه پیرانند باشد زود آمده بود و گویند ابتدا به توبه و عی آن بود
 که سایه اندر پنج خطا افتاده بود و مردمان یکدیگر را میسخرند و همه مسلمانان اندر مگین بود
 خلاصه او دید که اندر بار از جنید و طرف یک مردمان گفتند که چرا جنیدی شرم نداری که همه مسلمانان
 اندر زنده مانده اند و تو چنین شاد می کنی گفت مرا هیچ اندوهی نیست که من بند آن کس که
 که او را بی است خامد رفته شغل من از دل من برداشته است شوق گفت با خدا این غلام بخیر
 که یک روز از جنید شاد می کنی و تو مالک الملک و روزی ما اندر زنده مانده و ما جنید اندر در آن کس

در طاعت
 در دنیا
 در بهشت
 در عذاب
 در محراب
 در حجاب
 در کشف
 در ملاک
 در سنت
 در ایدیه
 در طاعت
 در عبادتی
 در شرم
 در توبه
 در مسخرند
 در شاد می کنی
 در مالک الملک
 در زنده مانده
 در ما جنید
 در اندر در آن کس

در دنیا
 در بهشت
 در عذاب
 در محراب
 در حجاب
 در کشف
 در ملاک
 در سنت
 در ایدیه
 در طاعت
 در عبادتی
 در شرم
 در توبه
 در مسخرند
 در شاد می کنی
 در مالک الملک
 در زنده مانده
 در ما جنید
 در اندر در آن کس

همه بصورت بنده مخالفت کند و مصیبت بر خود حاصل دارد و بدیج خود آن بود که از کسی مملوئی نماند و بدیج را نیز کسی مملوئی
 و خطای سوال آنکه چون کسی بود اندر عطا تمیز کند و چون کسی محسوس معلوم شود و بر سوال آنرا باید تمیز خلق بود و مملوئی
 اما هر ضلایق اندرین هر صفت اند و این هر صفت حقیقت غرض فعلی از بیانندگانش و این صفت او را حقیقت است
 از آنکه وفادار و پادروستان خلاف نسبت هر چند که ایشان اندرین فاعله خود خلاف کنند و بجا ایشان الحقیقت یاد کند
 و علامت فاعله است که در ازل فعل نیک بنده مراد را بخواند هر چه در فعل بریزد و بدیج خود جزو نیکند و بدیج
 فعل بنده نیست بنده ای بر اندر از کردار و عطا مملوئی سوال خبر و ندانند که هر چه است حال هر یک بنده مملوئی
 هر یک سوال هر چه عمل کند پس معنی خداوند بنده اگر است کند بر بزرگ گردند و تقرب خودش مخصوص گردند
 تا بر این هر سه حالت بگذرد و بجهت بقدر اسکان به حالت خود با خلق معین گرداند نگاه و بر این نام فاعله است
 و اندر زمره فاعلیان نامش ثبت گردد و این هر صفت بر سه وجهی است که در حقیقت بجا نگاه این ایسان کنم
 واضح اندر تعالی و ششم زین عباد و مجال او تا ابو عبد الرحمن مخرم عن خوان الا صم من از محتشان بدیج
 و از قدما بر مشایخ خراسان مریز شقی بود و استاد احمد ضروری اندر جمله احوال خود از ابتدا تا انتها یک قدم
 برخلاف صدق ننهاده بود تا جلدی گفت صدیق زماننا حاتم الا صم و بر اکلام مالیت ایدر فاعله است
 و فاعله نفس و رعونات طبع بقصانیت مشهور اندر علم معانی از وی است که گفت الشهوة ثلاث شهوت الاکل
 و شهوت فی الکلام و شهوت فی النظر فاخط الاکل بالثقة و الهان اجدق و النظر العجزة شهوت ثلثه است که خطای
 و یک اندر گفتار و یک اندر دیدار و ثلثه یک اندر نظر نگاه و در خورش خود را بیاد در تن و عباد بنده و ندوز باز بر دست
 گفتن چشم العجزة نگرستین پس هر اندر اکل فاعله است که اندر شهوت اکل ستر باشد و هر که زبان صدق گوید
 شهوت بان سینه باشد و هر که چشم است بیند از شهوت چشم سینه باشد و حقیقت فاعله است از دست نهیست بود که آنکه
 بر اشم بداند و بر روز دیدان باور دارد و نگاه برستی دانش خود عبادت کند نگاه از سستی سفرقت خود نظر کند
 اکل و شربش خورد سستی بود و عبادتش خبر و بدنه و نظرش خبر مشاهده پس چون است و اندر حال خود و
 چون است گوید که گوید چون است بند و بر اینند از آنچه جزو او و بدستوری و خوردن حلال نیست و غیر
 ذکر و ساندنم و نه بر عالم ذکر است نیست و جز اندر مجال برعلاش اندر موجودات نظاره کردن
 روانیت و چون از دوسه کبره و بدستور کرد و سوزی شهوت نباشد و چون از دوسه گوی و
 دستوری و سوزی شهوت نباشد و چون فعل او را یعنی بدستوری

این صفت از آنست که در ازل فعل نیک بنده مراد را بخواند هر چه در فعل بریزد و بدیج خود جزو نیکند و بدیج
 سوال خبر و ندانند که هر چه است حال هر یک بنده مملوئی سوال خبر و ندانند که هر چه است حال هر یک بنده مملوئی
 تا بر این هر سه حالت بگذرد و بجهت بقدر اسکان به حالت خود با خلق معین گرداند نگاه و بر این نام فاعله است
 واضح اندر تعالی و ششم زین عباد و مجال او تا ابو عبد الرحمن مخرم عن خوان الا صم من از محتشان بدیج
 و از قدما بر مشایخ خراسان مریز شقی بود و استاد احمد ضروری اندر جمله احوال خود از ابتدا تا انتها یک قدم
 برخلاف صدق ننهاده بود تا جلدی گفت صدیق زماننا حاتم الا صم و بر اکلام مالیت ایدر فاعله است
 و فاعله نفس و رعونات طبع بقصانیت مشهور اندر علم معانی از وی است که گفت الشهوة ثلاث شهوت الاکل
 و شهوت فی الکلام و شهوت فی النظر فاخط الاکل بالثقة و الهان اجدق و النظر العجزة شهوت ثلثه است که خطای
 و یک اندر گفتار و یک اندر دیدار و ثلثه یک اندر نظر نگاه و در خورش خود را بیاد در تن و عباد بنده و ندوز باز بر دست
 گفتن چشم العجزة نگرستین پس هر اندر اکل فاعله است که اندر شهوت اکل ستر باشد و هر که زبان صدق گوید
 شهوت بان سینه باشد و هر که چشم است بیند از شهوت چشم سینه باشد و حقیقت فاعله است از دست نهیست بود که آنکه
 بر اشم بداند و بر روز دیدان باور دارد و نگاه برستی دانش خود عبادت کند نگاه از سستی سفرقت خود نظر کند
 اکل و شربش خورد سستی بود و عبادتش خبر و بدنه و نظرش خبر مشاهده پس چون است و اندر حال خود و
 چون است گوید که گوید چون است بند و بر اینند از آنچه جزو او و بدستوری و خوردن حلال نیست و غیر
 ذکر و ساندنم و نه بر عالم ذکر است نیست و جز اندر مجال برعلاش اندر موجودات نظاره کردن
 روانیت و چون از دوسه کبره و بدستور کرد و سوزی شهوت نباشد و چون از دوسه گوی و
 دستوری و سوزی شهوت نباشد و چون فعل او را یعنی بدستوری

این صفت از آنست که در ازل فعل نیک بنده مراد را بخواند هر چه در فعل بریزد و بدیج خود جزو نیکند و بدیج
 سوال خبر و ندانند که هر چه است حال هر یک بنده مملوئی سوال خبر و ندانند که هر چه است حال هر یک بنده مملوئی
 تا بر این هر سه حالت بگذرد و بجهت بقدر اسکان به حالت خود با خلق معین گرداند نگاه و بر این نام فاعله است
 واضح اندر تعالی و ششم زین عباد و مجال او تا ابو عبد الرحمن مخرم عن خوان الا صم من از محتشان بدیج
 و از قدما بر مشایخ خراسان مریز شقی بود و استاد احمد ضروری اندر جمله احوال خود از ابتدا تا انتها یک قدم
 برخلاف صدق ننهاده بود تا جلدی گفت صدیق زماننا حاتم الا صم و بر اکلام مالیت ایدر فاعله است
 و فاعله نفس و رعونات طبع بقصانیت مشهور اندر علم معانی از وی است که گفت الشهوة ثلاث شهوت الاکل
 و شهوت فی الکلام و شهوت فی النظر فاخط الاکل بالثقة و الهان اجدق و النظر العجزة شهوت ثلثه است که خطای
 و یک اندر گفتار و یک اندر دیدار و ثلثه یک اندر نظر نگاه و در خورش خود را بیاد در تن و عباد بنده و ندوز باز بر دست
 گفتن چشم العجزة نگرستین پس هر اندر اکل فاعله است که اندر شهوت اکل ستر باشد و هر که زبان صدق گوید
 شهوت بان سینه باشد و هر که چشم است بیند از شهوت چشم سینه باشد و حقیقت فاعله است از دست نهیست بود که آنکه
 بر اشم بداند و بر روز دیدان باور دارد و نگاه برستی دانش خود عبادت کند نگاه از سستی سفرقت خود نظر کند
 اکل و شربش خورد سستی بود و عبادتش خبر و بدنه و نظرش خبر مشاهده پس چون است و اندر حال خود و
 چون است گوید که گوید چون است بند و بر اینند از آنچه جزو او و بدستوری و خوردن حلال نیست و غیر
 ذکر و ساندنم و نه بر عالم ذکر است نیست و جز اندر مجال برعلاش اندر موجودات نظاره کردن
 روانیت و چون از دوسه کبره و بدستور کرد و سوزی شهوت نباشد و چون از دوسه گوی و
 دستوری و سوزی شهوت نباشد و چون فعل او را یعنی بدستوری

وقت بود اندر جملة علوم امام حروف بود بقوت و روح ویرا مناقب مشهور است و کلام عالمے ناگردانم مالک بود تا بینه بود چون لبراق افکار محمد بن الحسن کرد و ہمیت اندر طلعت اللات غیرت میبود و در تحقیق انطریق را تا اگر بر روی جمع شدند و بدقت را کردند و محمد بن غنبل از ایشان بود و گاه بطلب جائز من امارت مشغول شدند و از آن باز ماند و اندر جملة احوال محمود الخصال بود و ابتدا احوال از مسعود اندر دانش خود سے بود تا سلیمان اسے را بدید و بدو تقرب کرده از بعد آن هر کجا که رفت طلب کند تحقیقی بود و از نو سے آید که گفت از ارایت عالم الشغل ناراض فلیتخ: نه شے چون عالمے ایمنی که بر خص ناولیات مشغول گردد بر آنکه از سے هیچ چیز ناید یعنی علمای شیوے همه خلاف اند و روانها شد که کسی قدم پیش از ایشان نهد اندر هیچ معجزه و راه حق جز با صحتیال و مباغت اندر مجاہدت نتوان رفت خصیت علم طلب کردن کار کس باشد که از مجاہدت گریز نخواهد کرد خود را تخفیف اختیار کند پس خص علم طلب کردن درجه عوام باشد تا از ایزد شایعیت منفرد و مجاہد و بزرگواران درجه چون باشد تا فرزان اندر سید علماء خاصان اند چون خاصان بدرجه عام رضا بود از سے هیچ چیز ناید و نماند شہوت و نیز خص طلب کردن سبکدشت فرمان حق بود و دوستان حق شاعران و دوستان مرفرمان دوستان با سبکدندان و از درجات آن خست یا بخند و اندران احتیاط کنند که از شایخ روایت کنند و بیخاستارادیدم نعمت یا رسول الله از تو بمن این رسیده است که خدا سے غر و جل اندر زمین و لیا و او تا دانگفت از روی از من خبر تو رست برانید است نعمت یا رسول الله پس ایما من یک از ایشان نیز گفت محمد بن درین یک از ایشان و بر غیر این مناقب بسیار است و محمد کثیر سلت و فاسر اهل بدعت الومحمد بن حنبل رطه مخصوص بود و لایع و تقوی و حافظ حدیث بنیالک بود و این عقیده یک از فقیرین سے را سیا که شنند از داستان بزرگ صحبت کرده بود چون از السنو بر سرے و اشرف الحائے و سرے السقیط و معروف لکریے و مانند ایشان و ظاهر الکلمات و تصحیح انتم بود و آنچه امر و بعضی از مشبهات بقول بدو کنت ندان بر و انقرت و موضوع و در انچه است و در این عقیده است اندر اصول منی ندر نبیا و پسندیدر جمله اهل است همچون سید ادرتزه نله کردند نعمت مذکور و مراد کاتف

و سبب منی شہوت باشد و باز چون بهواسه خود خورے اگر چه ملال بود مشهور باشد و چون بهواسه خود کونے اگر چه ذکر بود و روح و شہوت بود و چون بهواسه خود کونے اگر چه ستمدال کنے و وبال شہوت بود و السد اعلم و منهم اما سلبه ابن عربی مسلم الوجد السد محمد بن دریس الشافعی رنا از بر گان

و سبب منی شہوت باشد و باز چون بهواسه خود خورے اگر چه ملال بود مشهور باشد و چون بهواسه خود کونے اگر چه ذکر بود و روح و شہوت بود و چون بهواسه خود کونے اگر چه ستمدال کنے و وبال شہوت بود و السد اعلم و منهم اما سلبه ابن عربی مسلم الوجد السد محمد بن دریس الشافعی رنا از بر گان

و سبب منی شہوت باشد و باز چون بهواسه خود خورے اگر چه ملال بود مشهور باشد و چون بهواسه خود کونے اگر چه ذکر بود و روح و شہوت بود و چون بهواسه خود کونے اگر چه ستمدال کنے و وبال شہوت بود و السد اعلم و منهم اما سلبه ابن عربی مسلم الوجد السد محمد بن دریس الشافعی رنا از بر گان

آیبر بر سید الشاهچاه بن کتب خود بر داشت رند نماید و وقت تم دلیل منت و اما الاشتقان الدلیل است
سحال نیکو دلیل از سهری تو سر مار از پال سریدن بمقصود مشغول بودن بدلیل محال بود که دلیل تا نگاه مانو
که بر اندر بر راه بود چون پیشگاه پدید آید در گاه و راه را بوقت بود و مشایخ گفته اند که این اندر حال بر گود
و اندرین راه اندک گفت وصلت عقد فصل چون رسیدن باز ماندن بود پس شغل شغل بود و وقت فراغت اصول
اصول اندر شغل فراغت نیست که این هر دو وقت بنده باشد و فصل و وصل عنایت حق و لذت ازل بی
بنیکو خواست بنده و این اندر شغل و فراغت بنده نیاید پس موافق اصولش و ملازمت و قرب مجاورت برو
نار و او پیش کرت بنده و بجزش ثابت و کفو تغییر بصفات و کرده و ان و علی بن عثمان الجلابی رنم گوید که
متمم است که آن چیز بزرگ اندر لفظ وصول بر او وصول ارمق بوده است از آنچه اندر کتاب اذ حق است که
از دست که چون طریق واضح شود عبارات شطع گردد که عبارات چندانی قوت بود که اندر غیبت مقصود بود
چون باشد حاصل عبارات تملانی شود چون اندر محبت معرفت با زبان کتب بود عبارات کتاب الیه که فصل
بوده از مشایخ بخر و بیمن کرد چون شیخ الشایخ ابوسعید فضل البدر بن محمد المهنه و غیر وی رنم که کتب خود باب
و گرد و از ترسمان مرکز اعلی و در جمل ابدان بجزر تقلید کرده اند اما تا آن احرار بدان خبر لفظ اصحاب و کلام
در ترک لغات فراغت دل از با دو حق و این بزار سکراته انش کورد که درست نیاید برای تمکن از کلام
محمد که گذرای همه حجاب نگیرد چون از علاوه منشی بندگان که گذرای قیمت باشد اما انکه گفت ششم کتبات
مکرونی عبارات است از همین موعده که گفته پس اولتر آن بود که عبارات خود از زبان معنی شود و آنچه ذکر کرد عیار است
و بر زبان عبارات بجا بر بیچاره از عبارت اولیه نباشد و رایجین صورت بند که احمد بن حواری اندر علامه
ستم غیبت شرح حال خود بکار گذاشت چون پای فرم آمد اهل آن نیاید تا اثر کتبی بسیار فرود گذشت و گفت
نیکووی انا چون بر امر او تو بر آید مشغول شدن تو محال بود و نیز احتمال کند که ویرا کتب بسیار گرد آید بود از
اوراد و معاملات با سید شمس و مشغول یکدیگر شغل از پیش بر داشت و فرغنت اهل علمید مذکور و بزرگ عبارات گفت
و الی علم موشه نیز سر بنگ جو نذران نقاب فرسان بوجاهه نجیب سروی سلخی رنم بعلو حال شرف تو
مخصوص بود و اندر زمان خود مصادیق قوم بود پس بدیده خواص عوام بود و طریق ملامت سپردی جا به کتیب
پوشید و فاطمه که عیال می بود و محاسن الدندر طریقت حقایق علم و در وقت او و در سهری بلج بود و نیز از ادب به
پدید آمد با کس فرستاد و گفته ای احمد بن ترا مردان نیز ازین پنداشتند که اذ حق بر نه راه هر با شیخ در این امر کس

در کتب خود بر داشت رند نماید
بمقصود مشغول بودن بدلیل محال بود
در گاه و راه را بوقت بود
و مشایخ گفته اند که این اندر حال
بر گود
و اندرین راه اندک گفت
صلت عقد فصل چون رسیدن
باز ماندن بود پس شغل شغل
بود و وقت فراغت اصول
اصول اندر شغل فراغت
نیست که این هر دو وقت بنده
باشد و فصل و وصل عنایت
حق و لذت ازل بی
بنیکو خواست بنده و این
اندر شغل و فراغت بنده
نیاید پس موافق اصولش
و ملازمت و قرب مجاورت
بر او
نار و او پیش کرت بنده
و بجزش ثابت و کفو
تغییر بصفات و کرده
و ان و علی بن عثمان
الجلابی رنم گوید که
متمم است که آن چیز
بزرگ اندر لفظ وصول
بر او وصول ارمق بوده
است از آنچه اندر کتاب
اذ حق است که
از دست که چون
طریق واضح شود
عبارات شطع
گردد که عبارات
چندانی قوت
بود که اندر
غیبت مقصود
بود
چون باشد
حاصل عبارات
تملانی شود
چون اندر
محبت معرفت
با زبان کتب
بوده از
مشایخ بخر
و بیمن کرد
چون شیخ
الشایخ
ابوسعید
فضل
البدر بن
محمد
المهنه و
غیر وی
رنم که
کتب خود
باب
و گرد
و از ترسمان
مرکز اعلی
و در جمل
ابدان
بجزر
تقلید
کرده
اند
اما تا
آن
احرار
بدان
خبر
لفظ
اصحاب
و کلام
در ترک
لغات
فراغت
دل از
با دو
حق و این
بزار
سکراته
انش
کورد
که
درست
نیاید
برای
تمکن
از
کلام
محمد که
گذرای
همه
حجاب
نگیرد
چون
از
علاوه
منشی
بنندگان
که
گذرای
قیمت
باشد
اما
انکه
گفت
ششم
کتبات
مکرونی
عبارات
است
از
همین
موعده
که
گفته
پس
اولتر
آن
بود
که
عبارات
خود
از
زبان
معنی
شود
و
آنچه
ذکر
کرد
عیار
است
و بر
زبان
عبارات
بجا
بر
بیچاره
از
عبارت
اولیه
نباشد
و رایجین
صورت
بند
که
احمد
بن
حواری
اندر
علامه
ستم
غیبت
شرح
حال
خود
بکار
گذاشت
چون
پای
فرم
آمد
اهل
آن
نیاید
تا
اثر
کتبی
بسیار
فرود
گذشت
و گفت
نیکووی
انا
چون
بر
امر
او
تو
بر
آید
مشغول
شدن
تو
محال
بود
و
نیز
احتمال
کند
که
ویرا
کتب
بسیار
گرد
آید
بود
از
اوراد
و
معاملات
با
سید
شمس
و
مشغول
یکدیگر
شغل
از
پیش
بر
داشت
و
فرغنت
اهل
علم
ید
مذکور
و
بزرگ
عبارات
گفت
و الی
علم
موشه
نیز
سر
بنگ
جو
نذران
نقاب
فرسان
بوجاهه
نجیب
سروی
سلخی
رنم
بعلو
حال
شرف
تو
مخصوص
بود
و
اندر
زمان
خود
مصادیق
قوم
بود
پس
بدیده
خواص
عوام
بود
و
طریق
ملامت
سپردی
جا
به
کتیب
پوشید
و
فاطمه
که
عیال
می
بود
و
محاسن
الدندر
طریقت
حقایق
علم
و
در
وقت
او
و
در
سهری
بلج
بود
و
نیز
از
ادب
به
پدید
آمد
با
کس
فرستاد
و
گفته
ای
احمد
بن
ترا
مردان
نیز
از
ین
پنداشتند
که
اذ
حق
بر
نه
راه
هر
با
شیخ
در
این
امر
کس

احمد بن حواری اندر علامه ستم غیبت شرح حال خود بکار گذاشت

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من لا نبي بعده

و من استقامت امره وان كان في الدنيا في الامور والاعمال والسيرات والادب والرفق واللين والهدوء والصفاء والوضوح والسهولة في القول والفعل والسخاء والكرم والحياء والافتقار الى الناس في الحاجات والحاجة الى الناس في الحاجات والاعتماد على الله تعالى في كل شأن من شانه وامن على نفسه من الناس في كل شأن من شانه وامن على نفسه من الناس في كل شأن من شانه
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره

امام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره

وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره
وامام متوكلان كزبير بن اهل نمان ابو تراب عسكري بن الحسين القمي رحمه الله تعالى عن جده ابي عبد الله عليه السلام قال في صفات من استقامت امره

بش

آنرا از راه دور در کم باری کسی برسان نماید بود گفت میازار آن خدا که هر چه از آن میخواند و در میان کردی
 او قیامت را تو حساب نگردد و او بر وجه و مسلمان شود و حال آنکه کسی سبک در تاباورد و شد ابو عبد الله باورد و علی پیر
 و همبند است که گرفت و چون بنی شایو بانا آمدند که اندر بانا نامیائی قرآن بخواند و سی دور دوکان خود
 نشسته بود و صبح آن دریا غلبه کرد و از غلبه غایت دست انداختش کرد و لی آنسختن افتد آنکه در بیرون آن دور
 چون سگ گرد آنرا بدید چو سگ از وی بشنید چون آن شخص کمال صحو بانا آمد دست از کعب بدینست و نیز بر دو کمان خاند
 از وی می آید که گفت ترک است عملی که در کتب است و هر چه از آن عمل است بدست است که بدان باز گشتم
 پس عمل مرا دست باز داشت نیز بدان باز گشتم تا چه چیز است که ترک آن تکلیف و کس بنده باشد ترک آن اولیتر
 نباشد از حق این بود صحت این عمل که کس کمال آفات آمد و قیمت آن معنی را باشد که بی تکلیف از غلبه است
 فاند هر عمل که شود و فتنه یار بنده بر آن متصل شود و لطیفه حقیقت از آن نماند پس ترک آن قدر چیز بنده
 دست نیاید از آنچه خطا و زوال از خدا و دست عز و جل بفرمود چون عطا آمد از حق خدا و چون حال آنکه
 ترک آمد و چون زمین باشد قیمت مرغی را باشد که قیام کند و ترک بدینست نه آنکه بنده با تبه با او بود و فم
 آن باشد پس هرگز رسال مرید قبول حق بگوید چنان نباشد که حق یک لحظه قبول نکند که او بد که اقبال ملازمت
 قبول نازل شده است و هر دو سر کماند سعادت سابق و بنده را بخواص خود در تخلص غایت راه نیست پس
 عزیز باشد بنده که اسباب اسباب عالی می فکرمه باشد و منبهم قدمه اهل طاعت و داده بیلا سگ است
 ابو صالح احمد و بن عماره اقصایم الاقداس مشایخ بود و از مشورعان ایشان اندر فقه و علم در تفسیر
 مورد مذہب نورسی داشت و اندر طریقت مرید او تراب بخششی بود و از آن عمل انصاف با و می و سلا
 روزه و دقیق است اندر حالات و کلام دقیق اندر مجامع است همی آید که چون شان باند علم نزدیک
 شد امیر و بزرگان پیشاپوش بیامدند و گفتند ترا بنیبر باید شد و خلق را بنید داده تا سخن تو بیاید
 دلها باشد گفت مرسخ گفتن نسبت گفتند چرا گفت ترا بنیبر دل من نشود اندر دنیا و جاه آن بسته است
 منق بر منده و اندر دلها از یکدیگر سخن کلام و لجا موثرا باشد استخفاف کردن بود بر علم و تهر کردن بر
 سخن گفتن آن کس مسلم باشد که بنیبر و شیعی و می بین باطل بود چون بگوید غلط بر خیزد و زوی بر سیدند که چرا
 سخن سلفان فرستد و دلها از سخن با گفت لا اله الا الله و سبحان الله و سبحان الله و سبحان الله و سبحان الله
 لود النفس لایک و یاقول الحق از آنچه ایشان سخن از بر سر اسلام گفته اند و نجات شما و نجات خداوند را

و هیچ مدعی بخرافه‌گرا و شرک‌پرستانه عارض نیست عارض‌گرایان را در سر آینه مستطین بریده که همه در آرزوی بلندتر از سر می‌باشند
گفت بے بر این این ظاهر است جنید را در جوف در جوف نیست همه با محال زدوی از کسی که او هم بود و با خود
گفت بے سیرت گفت اما کس را لغوی خود می‌بار نه باشد که در پلدر بخت فلق گیرد و تو فرای می‌ایل و سیرت
که بدید جنید را اندر فوق مرتبه خود چون دیدم اگر جوف پذیرفت باشد و شهنشست که اندر حال حمایت سرعے
مردان مرصید و گفتند که بشنید ما سخن گویید تا در کلام ما آیه‌ها باشد و بی بابت نکرد و گفت: فی حرم بر جا سمن
سخن بگویم تا بشی زخفته بود که بیجا سیرم بجا بده گفت یا جنید مرفلن را سخن گوی که کلام ترا خدایتنا سبجات
عالی گردانیده چون بیدار شد اندر این صورت رفت که در جبهه من از سر می‌اندک گذشت که از سوسن را در صورت
آرد چون با ما دیو و سیکر بر پیراهنش در کف چون جنید سلام نماز بدید و ساکن گوی که گفتنا در میدان را بشنازنا
سخن بگویند و شفاعت شایع بند او نیز کرده می‌مستخام فرستادم هم سخن گفتی گفتند با ما بیچاره علیهم السلام
زود فرمان او را اجابت کن چندی گفت آن پیش داشت از من بنده و انعم که کسر اندر حلال مشرف ظاهر
و باطن مرتبت و در جوفی فوق در جبهه من است که می‌سر او من شرف است و من باز در زندگای بیخبر نیز در باب
دی آدم و جنف که گویم آرد و پیوسته که کو سجد استی که مریخ را بر امه بخوانیم گفت من جناب را در حال مریخ بودیم گفتند
سخن سوزان فرستادم تا جنید را بگویم که طاعت مرفلن در ناموا ال انجاب و در کمال شرف و در عین حکایات و دلیل انعم است
که سیران بهرست که باشد و شرف حال مردان باشنند فعال مردان باشند و بسکاه طایست و در جوف لطیف اثر
نی آید که گفت کلام الانبیا و بنا بر طاعت مرفلن کلام امینین انبار مریخ بجا بد سخی با مریخ باشد و حضور و کلام
صدیقان با شارت ارشاد است و صحت جز از نظر بود و از آن شاهده از فکر و صبر نیز عین حقان داد و شارت هر نیز
نباشد پس آن نهایت صدیقان ابتدای در کار انبیا بود و فرقی دهیم در میان نبی و ولی و تفضل انبیا بر اولیا
مخلاف دگر کرده اند از ملاحظه که انبیا را از فضل موهوب گویند اولیا هم مقام شاد می‌آید که گفت قوی با بند و غم استم
که انیس بر اینیم روز سه بر در مسجد ایستاده بودیم بر می‌می آماز دور دور که بر آید و ده چون را بدیم و شسته
اند و دل من اندر کور چون نزدیک من می‌گفتیم می‌پرتو کیتنه که جنیم طاقت رکوتسه تو انما و در از وحشت
و دل طاقت اندیشه تو نمیدارد از میبست گفت من آمم که ترا از همه روی من است گفتم ای ملعون
هر چه چیز از مسجد کردن باز داشت هر آدم را گفت یا جنید ترا به صورت بند که من خیر
اورا سجده کنم جنید گفت من تو می‌شد مرا بده سخن که بسرم ندا آمد که قل که کذبت کو گفتم

طاعت
بسیار از این فراموش
و از غفلت در حرم
جای از شایع قبول
نوران در جوف
الحیاء در جوف
سوزان که در جوف
نیز در کمال است
نور و اسلحه
و عورت با عورت
سخن از او در جوف
طعم و جوف در جوف
نور و جوف در جوف
از غفلت در جوف
بند و با طاعت تمام
دهان قلوب که در جوف
با هم در جوف از آنکه
چون ازین باقی بود
که هر چه چیز از جوف
دران با طاعت تمام
نظروان از بسید
الطال الف در جوف
کویت از کشته بر جان
صدق قیایان

عبدالمؤمن اما حجت من امره و نهیہ فیصح اندازن قلبی نصیاح و قال اعرفقنی باللہ و غایب بگو
 یا جنید مرا و اگر دروغ میگویی که اگر توبه نماند ما مور کورک از امر وی بیرون نیاید و به
 همیشه تقرب نهیست و در این مذاق در بنیم بشنید سابقه بگوید گفت لیستخیر مرا باللہ یا جنید
 و ایجاد شد و پنجگایت دلیل عصمت دیت ز آنچه خدا و بدتک او لیا می خورد انکا بنار د اندر به
 اهل از کدی های شیطان و آنرا که مرید را در سخن بدل آئیند است مگر در جبر رسیده است از جن
 که در شب بیامد ویر آنچه کند و وی حکم اشرف آن مراد و میدید آنرا سوال میکرد جنید گفت جواب
 عباتی خواهی معنوی گفتند و گفت اگر عیبی خواهی اگر خود را بخری کرده بود که به تجرب به کردن
 من محتاج به گشتی و اینجا به تجرب نیامدی و اگر معنوی خواهی باز ولایت مغزول کردم در حال مرید
 روی سیاه شد باگ برگرفت که رحمت تعیینی و لم بشد به استغفار مشغول شد و دست ازان
 فضول بدست انکا جنید گفت و در ام این را تو انداختی که او کیا خداوندتک و الیا ان امار
 اندر تو طاقت نظر ایشان نیاری نفس بروی آنگند وی بر سر مراد خود باز رسید و از تصرف
 کردن آنرا آنچه توبه کرد و در پنجم شرح المشایخ اندر طریقت و امام الایمة افند شریعت شاه اهل تصوف
 و بری از آنست خلف ابو الحسن محمد بن محمد انور که حسن المعاملات و همین الکلمات و اظهر المعاملات
 بود و ویر اندر بی مخصوص است اندر تصوف و در وی اندر تصوف که ایشان را نور گویند که اقتدا و توحید
 بود و گفتند و حکم تصوف در او ده گروه اند و ازان مردود اند و در مقبول آنچه مقبول اند یعنی آن
 محاسبین اند و دیگر چهار بال اند و دیگر طیفوریان اند چهارم جنید مانند پنجم نور مانند ششم سبلیان
 پنجم حکیمانند ششم هزارانند پنجم خفیضانند و ششم ستاریانند و آنرا در تحقیق اند و اول سنت و چهارم انما
 اما آن ده گروه که مردود اند از یکی جمله اینند که کجاول و آنرا در جنس اولی و سالمیان و ششم ایشان متعلق اند
 و دیگر طاجیان اند که بر کبر شریعت و اجامه و در اند و با حتمیان و فاریان بل ایشان متعلق اند و اندرین کتاب
 بجای خود بایه اندر فرق فرق ایشان بیام و مختلف آن ده گروه و خلاف این گروه را بیان کنم تا
 فایده تمام شود انشاء اللہ تکلیما اما طریق وی متوجه است اندر ترک تدبیرت و رفع مساحت و در جمیع عبادت
 از وی می آید که گفت بنزدیک جنید اندر آدم دیدم مصدق شدی گفت یا ابا القاسم عینت قدس سره
 و عصمت فرموده بالمحارة حق را بر ایشان پوشید نامصدق کردند و من ایشان را عصمت کردم پس بگویم

آنچه در این است با ما موافقت است و بصیحت ما مخالفت آدمی دشمن آن باشد که مخالف حق بود و دوست
 آنکه موافق حق بود و ابوالحسن فریق جنید بود و مرید سر و کسب از شایخ دیده بود و صحبت کرده
 علی الحارثی را یافته بود و در اندر طریقت تصفیة انساب لطیفه قافیه ای حاصل و اندر فنون علم آن بکثرت عالی
 از وی می آید که گفت الحجج بالحق افرقه عن غیره و افرقه عن غیره حجج به جسم حق افرقه باشد از جزوی افرقه
 از جزوی جسم باشد یعنی هر که اجماع است جمعا جمع است از جزوی منفرد است و هر که از جزوی منفرد است بدو
 محتمل است پس چه است پس چه است با شما از فرشته مخلوقات و چون از کلمات عرض دست نشین
 احوال بدست شد و چون سخن افعال درست شد از خلق عرض بدست شد که صدان الیجهت ان اندر و محتمل
 یا هم که وقتی شب بلوز میخوردند فانه در یک استیاده جنید گفتند بر خاست و بنزدیک شد و گفت
 یا ابالحسن اگر دانی که با او خروش بود در دیگران نیز فراه و زمین آیم و اگر دانی رضایا بد دل رضایا
 تسلیم کن دولت خرم شود و چه از خروش با ایستاد و گفت که تو بلی ما یا ابالحسن و از وی می آید که گفت
 از الانشایی زمانه استیسان عالم عمل بعلمه و عارف منطلق حجج بقیة عزیز برین چیزها در زمانه ما و چیز است
 کسی عالمیکه بطرح کار کند و دیگر عارفیکه از حقیقت حال خود سخن گوید یعنی اندر زمانه ما علم معرفت هر دو
 عزیز است آنچه علم به عمل خود علم باشد و معرفت به حقیقت معرفت نه و آن هر از زمانه خود نشان داده است
 و اندر هر دو اوقات این هر دو خود عزیز بوده است امروز هم عزیز است و هر که بطلی عالم و عارف مشغول باشد
 در کارش پراننده گردد و دنیا بد بخورد مشغول باشد تا عالم عالم از خود بخرد و ندر حجج که عارف بنید از آنچه
 عالم و عارف عزیز باشد و عزیز شود زانیه شود چه چیز که ادراک وجود آن دشوار بود و طلب کرد آن انضمام او
 باشد و علم و معرفت از خود طلب باید کرد و عمل حقیقت از خود اندر خواست از وی می آید که من علم آگاه
 باشد و هر چه فی کل شیء الله هر چه بنام خدا و ندر اندر آن که شناساندند به چیز جو عیش بدو باشد چه چیز
 ما آنچه آقا است ملک و ملک باک بود پس هر چه است اندر روی کون بود نه اندر روی کون از آنچه اگر اشیا و علت
 احوال اندر پیوسته بخور باشد و به چیز به وجود کردن اندر شرک باشد چون شمشیر اسباب فعل اندر سبب تقایم
 نبود که به سبب تقایم بود چون رجوع سبب اسباب کند از مشغول نجات یابد و صنیع مقدم سلفه و از سلفه خود
 خلف از عثمان سعید بن اسحاق الحویری رن از قناده جمله صوفیان بود و اندر زمانه خود فرید بود و قدش از مردم
 و بهایض آید صحبت ایسی بنیها کرده بود و ملامه مدنی اندر صحبت شاه جماع کرانی بود و با و به پیشاور

آمدن زیارت ابوحنیفه نزد یک کاتب و در آن وقت که گشت از وی روی و حکایت کند لغات که گفت نام پسر است
 محبتی کردی انزال طغری و از آن اهل طغری میمندی و در آنی که لامحاله جزین ظاهر که عالمه بر بندن سرتی ست فخرت
 را تا به ما رسید روزی بر مجلسی بنام ذینام و آن پسر را فیم و مقصود بر این تعلق بصحبت و کردیم تا جایی از آنکه
 شاه شجاع سپاهند حکایتی که بگفتند در آن زیارت وی یابل ما فتم از روی قصد که آن کردم و محبت شاه طلب کردیم
 وی ما را با ز نداد و گفت که طبع تو را چار و درست و محبت با یکدیگر کرده که بر مقام رجاء است و کسی که من را بر یافت
 از وی پدیدن طریقت نماید چیز بر جا تقلید کردن کاملی با آر و گفت بسیار تصریح کردم و در آن نوم و دبیت روز به
 درگاه که ماد است نمودم اما را او داد اندر زیری و مدتی اندر صحبت و ما ندوم و هر دو پیوسته بود تا او بر قصد میا پور
 در زیارت ابوحنیفه فتنای بن با و ما دم نزد که بر نزد یک ابوحنیفه مد شاه قبایلی پشت ابوحنیفه معانی او بدید
 بر پایی خوشت و پیش باز رفت و گفت و جدت فی القبار ما طلبت اعباء اندر قبای فتم آنچه اندر حکم طلبیم
 مدتی آنجا بود همه محبت من صحبت ابوحنیفه گرفت و شمت شاه را از بد است و خدمت که با زشت و ابوحنیفه
 ارادت اندر بن پدید از خداوند می نمودم تضرعاً صحبت ابوحنیفه بر من می کند به آنکه شاه آزرده کرده تا آنروز که شاه
 قصد زکشتن کردن بر نفی و وی با یکجا مکندر پوشیدم و دل جمله نزد یک ابوحنیفه گذارتم ابوحنیفه گفت شاه با حکم
 انبساط صحبت این کودک را اینجا بگذر که مرا با خود خوش است شاه رو سوس کرد و گفت این چشم و می فرستد من آنگاه
 با دم تا دیدم آنچه دیدم آنجا بیا رفی صحبت وی و در آنجا شفقت بود خداوند عزوجل مرا ابوحنیفه را بسبب بر از سه
 مقام بگذر نهید این هر سه شارت که پیشان کرده خود و بر بود مقام رجاء بصحبت کبھی مقام غیر بصحبت شاه
 و مقام شفقت بصحبت ابوحنیفه رو باشد که بریده پیچ پیرو که پیشش بر دیار پیشتر ازین صحبت منزل سد بر پیرو و
 در سبب کشف غای کرده اما نیکوتر آن بود که پیران را مقام خود آلوده نگردد اندر نهایت ایشان از اندر مقام نشان
 کند و گوید نصیب من از صحبت ایشان بن بود و ایشان فریق این بود من را اندر حق ایشان پیش ازین بهره نبرد
 این بادب شد و کینه بود در آنچه بالمانی معنی با مقام و احوال پیچ کار باشد و بدبها تصوف اندر میا پور
 و خراسان و با جنبید و رویم و یوسف بن الحسین و محمد بن فضل البلخی در صحبت کرده بود و یکبار پیش ازین از دل
 پیران خود آن بهره میخانه بود که وی در این میا پور و بر من نه نهادند تا زبان تصوف مرا ایشان سخن نگفتند
 کتب طریقت در دوات مقبول و مرفوع و طریقت و از کیم آید که گفت حق من عمره اللہ بالمعرفه ان لا یدبها بصیفة

ع
 در آن وقت که گشت از وی روی و حکایت کند لغات که گفت نام پسر است
 محبتی کردی انزال طغری و از آن اهل طغری میمندی و در آنی که لامحاله جزین ظاهر که عالمه بر بندن سرتی ست فخرت
 را تا به ما رسید روزی بر مجلسی بنام ذینام و آن پسر را فیم و مقصود بر این تعلق بصحبت و کردیم تا جایی از آنکه
 شاه شجاع سپاهند حکایتی که بگفتند در آن زیارت وی یابل ما فتم از روی قصد که آن کردم و محبت شاه طلب کردیم
 وی ما را با ز نداد و گفت که طبع تو را چار و درست و محبت با یکدیگر کرده که بر مقام رجاء است و کسی که من را بر یافت
 از وی پدیدن طریقت نماید چیز بر جا تقلید کردن کاملی با آر و گفت بسیار تصریح کردم و در آن نوم و دبیت روز به
 درگاه که ماد است نمودم اما را او داد اندر زیری و مدتی اندر صحبت و ما ندوم و هر دو پیوسته بود تا او بر قصد میا پور
 در زیارت ابوحنیفه فتنای بن با و ما دم نزد که بر نزد یک ابوحنیفه مد شاه قبایلی پشت ابوحنیفه معانی او بدید
 بر پایی خوشت و پیش باز رفت و گفت و جدت فی القبار ما طلبت اعباء اندر قبای فتم آنچه اندر حکم طلبیم
 مدتی آنجا بود همه محبت من صحبت ابوحنیفه گرفت و شمت شاه را از بد است و خدمت که با زشت و ابوحنیفه
 ارادت اندر بن پدید از خداوند می نمودم تضرعاً صحبت ابوحنیفه بر من می کند به آنکه شاه آزرده کرده تا آنروز که شاه
 قصد زکشتن کردن بر نفی و وی با یکجا مکندر پوشیدم و دل جمله نزد یک ابوحنیفه گذارتم ابوحنیفه گفت شاه با حکم
 انبساط صحبت این کودک را اینجا بگذر که مرا با خود خوش است شاه رو سوس کرد و گفت این چشم و می فرستد من آنگاه
 با دم تا دیدم آنچه دیدم آنجا بیا رفی صحبت وی و در آنجا شفقت بود خداوند عزوجل مرا ابوحنیفه را بسبب بر از سه
 مقام بگذر نهید این هر سه شارت که پیشان کرده خود و بر بود مقام رجاء بصحبت کبھی مقام غیر بصحبت شاه
 و مقام شفقت بصحبت ابوحنیفه رو باشد که بریده پیچ پیرو که پیشش بر دیار پیشتر ازین صحبت منزل سد بر پیرو و
 در سبب کشف غای کرده اما نیکوتر آن بود که پیران را مقام خود آلوده نگردد اندر نهایت ایشان از اندر مقام نشان
 کند و گوید نصیب من از صحبت ایشان بن بود و ایشان فریق این بود من را اندر حق ایشان پیش ازین بهره نبرد
 این بادب شد و کینه بود در آنچه بالمانی معنی با مقام و احوال پیچ کار باشد و بدبها تصوف اندر میا پور
 و خراسان و با جنبید و رویم و یوسف بن الحسین و محمد بن فضل البلخی در صحبت کرده بود و یکبار پیش ازین از دل
 پیران خود آن بهره میخانه بود که وی در این میا پور و بر من نه نهادند تا زبان تصوف مرا ایشان سخن نگفتند
 کتب طریقت در دوات مقبول و مرفوع و طریقت و از کیم آید که گفت حق من عمره اللہ بالمعرفه ان لا یدبها بصیفة

و حجب است و سر او را از آنکه تقدیر اند بر معرفت عزیز کرد مگر خود را بصفت ذلیک کند و تعلق این نسبت با او جایز بود
در روز عیادت هجرت و اگر ایران را که سر او است حقیقتاً بیان که چون کسی بصفت عزیز کند - بیست هزار کند و در
معرفت و سخاوت و بصفت فعل بندگی که بجز تعجباً حق باشد محال بود که فعل در ذلیل گردید و چنانکه آدم علیه السلام
که بر معرفت عزیز کرد بزلت ذلیل کرد و در این هم سهل معرفت و تکلیف ابو عبید الله احمد بن یحیی بن اهلما از نزولگان
قوم بود و سادات وقت و در اطراف میگردید میگویند که شنیده بود خدا صندید ابو الحسن نویدی و چنانکه برگردید ویر کلام عارفان
الطیفت اند خدای آن کسی آید که گفت همه عارف الی اولاده عالم لطیف گشته سواد همست عارف باقی باشد
و از پیوستن چیز از آنکه در پیوستن چیز و دنیا نیز از آن عارف را بجز معرفت معلومهاست چون رایه در معرفت تصور
بشخصی است بود از آنکه بر آنکه هم هم با آنکه در هم از آنکه حق باز دارد و از آنکه حکایت آن که گفت در آنکه
دیدم خود بر سر و سار اندر حال دینی خود شرمند و در مقابلدی بالیثام صندید بنی که گفت با آنکه ای تا و حجاب
سویک با آنش روزم بخود بخود مرا گفت که ای بن باز از آنکه نفس است که از این سیدارنده نظاره عجزت که اگر معرفت
می نگری اندم زده از عالم سهل محبوب موجود است اما از دو باشد که تو برین بجز اینی معذبتش گفت چون چندی که
از من برگزید اندر حال قرآن فرمودم که ما با این است میگویم از حد سر و جل و توبی که در قرآن است
آوردم و اکنون هر دو آن را که در هر چه چیز از سعادت انصاف کنم وقت خود در نظر اندر شرایط وضع کردم و در هر
و در هر چه در امام و در آنکه در دین با هر چه از جمله در هر سعادت شایع و صاحب تران صندید بود و قرآن در هر
و از آنکه ای صفت ما بود و اندک تم تفسیر قرآنی و خط و افروقت و اندران زاده اند فنونی علم جز بود لعل حال و در هر
در سفرای میگویند چنانکه شنیدند تفسیر معروف بود و در آخر خود را اندر میدان میان اینان کرد و در هر وقت تفسیر او در هر
انسان بود که بدین بجهت که تفسیر گفت ما خالق شکریم و معنی مسئولی خادم است و در انصاف است اندر نظر لیت
خاصه که با آنکه از هر خط الوهین نام کرده است که در هر نفسی آید که در هر کی بندگی است او در هر وقت که گفت تا که بگویم
حال تو در هر وقت که گفت که حال من نیز بوده و همه دنیا بوسه بود که در هر حال اگر درین او سوخا و
بود صفت او دنیا سواد بجز کاری بود از خلق رسیده و در هر حال بود حق گردیده و درین اشارت بصورت نفس کرده است
و آنچه درین نزد یک نفس بود و در ساجان نفس هم از این نام کرده باشد در ساجان است آنرا
در زشتی شریعت هر که بر مراد ایشان بود اگر چه مبنی باشند با شد بنده
بود بنزد یک ایشان و هر که بر خلاف ایشان بود و اگر چه حقیقی

در هر وقت که گفت که حال من نیز بوده و همه دنیا بوسه بود که در هر حال اگر درین او سوخا و
بود صفت او دنیا سواد بجز کاری بود از خلق رسیده و در هر حال بود حق گردیده و درین اشارت بصورت نفس کرده است
و آنچه درین نزد یک نفس بود و در ساجان نفس هم از این نام کرده باشد در ساجان است آنرا
در زشتی شریعت هر که بر مراد ایشان بود اگر چه مبنی باشند با شد بنده
بود بنزد یک ایشان و هر که بر خلاف ایشان بود و اگر چه حقیقی

اگر چه مثنی باشد بله دین بود و این آفت در زمانه ما از یکدیگر جدا ناکشته شایسته نشود با سواد صحبت آنکه
صفت درسیه این بود ما آن بیز تحقیق روزگار سایل انرا رسته کرده است و در او بود که اندران عالم او را
بیان باز گذر شسته باشند تا از وصف وجود خود عبارت کرده است و انصاف صفت حقیقت خود بداده و الله علم
و منعم بر معصوم و رفیع قدر ابوالمعقب یوسف بن الحسین الرازی را از کبرای ایزد وقت بود و قد ما شایخ
زمان عمر کنایه است مرید و النون مصری بود و بابی است از شایخ صحبت کرده بود و جمله را خدمت کرده
از او سبب آید که گفت اذل الناس انفق العشر اغریم المحب لمحب العبد لیل ذلیل ترین همه مردمان
در دینش باع باشد چنانکه شرفتر ایشان مردیش صادق بود و طمع مرد در دینش ادر دلش چهارم
نگذرد بلکه در دینش خود اندر چشم اهل دنیا حقیر اند چون بدیشان در طمع گفته است تیر در کردند پس مخالف
بسبب که تا منرا از فکر بزدل بود و طمع مرد در دینش بکذب صریح منسوب کند و دیگر محب محبوب خود را
نیز ذلیل ترین جمله خلق باشد که محب خود را اندر مقابل محبوب خود سخت حقیر شامند و مردی را التواضع
کند و انهم از شایخ طبع بود چون طبع گستره خود را بکل نگرند و تا از اینجا یوسف طبعی بود هر زمان ذلیل
تر بود چون طمع گستره خداوند تعالی جمال و جوانی بوسه باز داد و مستحقین نهد است که اقبال
محبی عرض محبوب باشد چون محب دوستی را در بر گیرد و تصرف دوستی از او شفاعت شود و با دوستی بیار آمد
لا محال شود بدو مقابل کند و حقیقت نخب اغریست الملع و صلت نبود چون محب را طمع وصال شهید و بر بنامد عشر
جمله دل محمود و محمی که وجود دوستی او از وصال از فراق دوست شوق بگذرد محب معلوم است **مستحق**
اهل محبت و قد و اهل معاشرت ابو الحسن سنون بن عبدالمد النخاس را اندر زمانه خوب نظیر بود و اندر محبت نشان
رفیع داشت و جمله شایخ و سبب از بزرگان شایسته بود و سبب را سنون المحب خواندند و دو جمله را سنون الکنه
نام کرده بود و از غلام اخیلیل بن عباسی کشیده بود و در پیش خلیفه وقت گویا میما محال داده و شیخ بدان شیخ
دل بود و این غلام اخیلیل مراد است که در دو جمله سبب پار ساسی و تصوف کردی و خود را اندر پیش سلطان
و خلیفه معرفی گردانیده بود و دین ابد نیافر و خیز چنانکه اندرین زمانه نیز میا آشکارا است و مشایخ و درو
بر دست گرفته بودی در پیش سلطانین مرادش آن بود که با ایشان مجرب شدند و کس ایشان مرکز کتب
سجده و عت بر جاس با نایب شیخ سنون و آن شایخ کبیر ایشان را یکس من خصیفت اندرین کتب
صدیق غلام اخیلیل است اما باک نیست که مرد را بگسای و لیست باشد و چون جا سنون اندر بغداد از

کتاب از صحبت اوست

روز سبب اوست

بر سر سید و تقرب گردند و غلام الخلیل را ازان سج کرد و منھا کمر سخن گرفت تا رے را چشم اندر حال سخن اعدا
 و خود را بروے عمد کرد وے ابا کرد و نیز دو یک بنیدرم باشد که سخنوں را بگوئند از بے قبول کند بنیدرم
 ازان تا خوش آمد و وے را زجر کرد زدن نزدیک غلام الخلیل آمد و تهنیتی چنانکه زمان بنید بروے نهاد و او
 چنانکه اعدا شنوند شنید و شماعت بردست گرفت و خلیفه را بروے متغیر کرد تا بفرمود که ویر کشند چون سیاف را
 بیاوردند و خلیفه فرمان خواست که در زبانش گرفت چون آتش بخت بجواب دید که زوال جان سخنوں را
 ملک تو بیهت و یک روز غومت و بجوبے باز گردانید من اورا کلام بیهت اشارات دقیق اندر حقیقت
 و وے آن بود که از عجز از آء اهل فیه گفتند ما را سخن بگو بر نیز شد سخن گفتت مستمع نشت رو بقنادیل کرد
 گفت بشما سخن گویم بیاد هم قناد و خود در یکست از وے سے آید که گفت لا الہ الا هو ادق منہ
 و الا فتن من الحسبہ ہم عنہا بطبع عبارت از پر سے آء و فی پیچید بود و چون ادق از محبت هیچ چیز نیست عبارت
 ازان بچیز کشند بر او ازین است که عبارت از محبت قطع است از آنچه عبارت محبت مجرب بود و محبت محبت مجرب
 بود پس عبارت حقیقت از ادراک توان کرد و اللہ اعلم و منہم شایخ و تغویز از روگارش
 منہج ابو الفوارس شاه بن سجع الکرامے رض از ابناسے ملوک بود و اندر زمانه خود سے نظیر محبت بود
 کرده بود و بیاسے از مناجح را یافته و اندر ذکر ابو عثمان جیسے طرے از حال سے گفت آء است و در رسالت
 مشهور است اندر تصوف و کتاسے کرده است که مرآة الحکما خوانند و اورا کلام بیهت از وے سے آید که گفت لا اله الا
 فضل المیرد و فساد او فساد فضل الم و لابل الولاية و لایة مالم یرد ما فانا را و صافا و لایة الم فضل الم فضل
 بر عتباتگاه که فضل خود بنید چون فضل خود دیدند نیز شان فضل شد و اهل الایة اولاسے است با بنید چون
 نیز شان و لایة نیست و مراد ازین است که آنجا که فضل و لایة بود رویت ازان ماقط بود و چون رویت
 حاصل شد من غیر ماقط گشت از آنچه فضل صنعتے است که فضل بنید و لایة صنعتے است که رویت و لایة بود چون
 کسے گوید که من فاضلم با وے نه فاضل بود نه ولی و اندر آنا وے کتولت که چهل سال تخت چون تخت
 خداوند لغالے را بخواب بید گفت باز خدا یا من ترا بیدار سے شب سلیم در خواب یافتم گفت باشاه اندر
 خواب بدان بیدار سے ما شب یافتے که اگر آنجا بختتے اینجا نیافتے و اللہ اعلم و منہم سرور دلبا و
 نور سید ربن عثمان الکرم از کبر و مساوات اهل طریقت بود و در تصانیف مشهور است اندر تصانیف
 انعلوم و نسبت امارت بید کردی از بعد آنکه بوسید فرارادید بود و با بنامی صحبت کرده و اندر اصول

امام وقت بود از و کسی می آید که گفت لا یتبع علی کینه الوجود عبارة لان سر آمد چند الی معنی عبارت بر کیفیت و بعد
 دوستان نیستند از آنچه آن معسر حق بنزدیک **ان** و هر چه عبارت بنده اند از آن تصرف توان کرد آن حق
 نباشد از آنچه کلیت نیست و تکلف بنده از سر اراد است قطع بود گویند که چون عمر با صغیران آمد بعد بر محبت میو
 و پدر مانع و بود از محبت و تا چار شد و بر آید روزی شیخ برخاست با جماعتی بعبادت و شدند حدیث
 شیخ را اشارت کرد تا قوال الگو می تانی چند بر خواند عمر قوال را گفت تا بر خوان **شعر** الهی منت
 فلم یعدی فی عاید حکم ویر من عندکم فاحوذیه یاج چون آن بشنید برخاست و پشت و لب و مصلحانے ہمار
 کتر شد و گفت زدنی قوال این بیت دیگر بر خواند **شعر** و اشند من مرشے علی صد و دم کہ صد و صد و عندکم
 علی شندیہ یاج بر فراغت و جاری از و سے بشد و پدر و را بر محبت عمر و تسلیم کرد و از اندیشہ کہ سے بود مش
 اندر دل نوبه کرد و آن حدیث یاز بزرگان **طریق** شد **موسم** مالک القلب باج العیاد الحمد لله
 بن عبد البکر بن سیر وقت بود و همه زبانها ستوده و را ریافت بسیار است و محالاً انیکو و کلام لطیف
 اندر حسلا عن عیوب فی ال علمای ظاهر گویند کہ مجموع بین الشریعت و الحقیقه اجمع کرده است میان شریعت و
 حقیقت این سخن از ایشان خطاست از آنچه که خود را فرق نکرده است و شریعت جز حقیقت نیست و حقیقت جز شریعت
 و حکم آنکه عبارات آن میزند در آن سطر است و طابع محتر اندر ما بنده این سخن گویند و چون حق تعالی
 جمع کرده است میان شریعت و حقیقت محال باشد کہ اولیا را در فرق کنند لا محال چون فرق میان آید
 و قبول یکدیگر بیاید و در شریعت محال بود در حقیقت شریعت آن فرست که کند در فرق مغز را نیست ملک اشرف
 حقیقت است چنانکه گویند لا اله الا حقیقه محمد رسول الله شریعت اگر کسی خواهد کہ اندر شریعت ایمان بکند از غیر
 جدا کند تواند و خواستش باطل بود و در جمله شریعت فرس حقیقت بود چنانکہ معرفت حقیقت است و پذیرفت
 فراموشی پس انتظار بر آنچه طبع اندران نیست بدان جسک شوند و بکار سلی از اصول احوال با خط بود و چون
 علی الايمان از و سے یہ آید کہ گفت طلعت الشمس لا غربت علی اهل وجه الارض الا وهم جاهل بالبدان
 یوشتر علی نفس و روح و دنیا و آخرتہ افتاب بر نیاید و فرشتہ بر میهم کس از و سے زمین کہ و سے نہ
 بخداوند تعالی جاہل بود اگر آنکہ حق تعالی را بر گیرد برین وجان دنیا و آخرت خود یعنی هر کہ دست
 اندر آغوش نصیب خود دارد پس آن بود کہ و سے جاہل است بخداوند عزوجل از آنچه معرفت است و ترک تفریق کند
 و ترک تفریق بود و او اثبات تدبیر از جهل بود بقدریہ **و موسم** افتیار اهل سیدین علیہ السلام را قمره
 فذکر ابو عبد الله بن محمد فضیل

این سخن از ایشان خطاست از آنچه که خود را فرق نکرده است و شریعت جز حقیقت نیست و حقیقت جز شریعت
 و حکم آنکه عبارات آن میزند در آن سطر است و طابع محتر اندر ما بنده این سخن گویند و چون حق تعالی
 جمع کرده است میان شریعت و حقیقت محال باشد کہ اولیا را در فرق کنند لا محال چون فرق میان آید
 و قبول یکدیگر بیاید و در شریعت محال بود در حقیقت شریعت آن فرست که کند در فرق مغز را نیست ملک اشرف
 حقیقت است چنانکه گویند لا اله الا حقیقه محمد رسول الله شریعت اگر کسی خواهد کہ اندر شریعت ایمان بکند از غیر
 جدا کند تواند و خواستش باطل بود و در جمله شریعت فرس حقیقت بود چنانکہ معرفت حقیقت است و پذیرفت
 فراموشی پس انتظار بر آنچه طبع اندران نیست بدان جسک شوند و بکار سلی از اصول احوال با خط بود و چون
 علی الايمان از و سے یہ آید کہ گفت طلعت الشمس لا غربت علی اهل وجه الارض الا وهم جاهل بالبدان
 یوشتر علی نفس و روح و دنیا و آخرتہ افتاب بر نیاید و فرشتہ بر میهم کس از و سے زمین کہ و سے نہ
 بخداوند تعالی جاہل بود اگر آنکہ حق تعالی را بر گیرد برین وجان دنیا و آخرت خود یعنی هر کہ دست
 اندر آغوش نصیب خود دارد پس آن بود کہ و سے جاہل است بخداوند عزوجل از آنچه معرفت است و ترک تفریق کند
 و ترک تفریق بود و او اثبات تدبیر از جهل بود بقدریہ

بن سله رن صحبت کرده و پسته را گنبد است اندر او را ب معالجات و شایخ او را نمود اب اولیا خوانده و در
حکایت کند که محمد بن علی جزویست چندین داد کرد و چون اندر سر دل ندادند ز غانه نهادم و میام و گنم که اندر ختم
گفت چه در سینه گنم خیزم ندیدم گفت نیز ختم باز کرد و اندر آب انداز بایتم و درم او سوس بران بگرفت و آن از
اندر آب اندر ختم آب بدو پاره شده و صد و پیدار آمد سر باز چون از آن در آب افتاد سر فرایم آورد و آب نرسد
فرایم آمد و صندوق ناپدید شد باز آمد و حکایت بکردم گفت اکنون از این گنم اشخ بر این حدیث با من مگو
گفت این گنم کرده بودم اندر اصول تحقیق که فهم آن بر عقل شکل بود برادر من خضر از آن نحو هست این آب را
خداوند نمائے فرمان داده بود تا آن بدو رساند و از او بگو و راق می آید که گفت اناس ثلثه اهلها و الامرا
والفقرا فاذا قدم علیها اشد الطاعه و الشریعه و از فقدا لامر فند ابعاش اذ همت الفقرا منذ الاطلاق مردمان سه
گروه اند که هر یک بر علمای سببم فخر چون امر آتیا بشوند عاش خلق تباه شود و چون علمای تبا بشوند
طاعت و زورش شریعت بر خلق تبا شود چون فقرا تبا بشوند خودیهای خلق تبا شود پس تمامی با امر و سلاطین
بجور باشد و از آن علمای طبع ازان فقرا بر باست طلعی و مملوک از علمای اجراض نکنند تبا بشوند و اما علمای
ملوک صحبت نکنند تبا بشوند و اما فقرا باست نطلبند تبا نگردد از آن که جوهر ملک از بی علم بود و طبع علم از بی دین
در با فقر از بی توکل بود پس ملک بی علم و عالم بی پر نیز و فقیر بی توکل قرین شیطان باشد و فساد همه خلق
اندر فساد این سه گروه است و **و منسهم** ذکر ابو سعید فر از سفینه توکل در فساد و مالک طرفی فنا
ابو سعید محمد بن عبد الخزاز از آن که بسیار احوال مردمان و بر جان و قات طالبان **و منسخت** از طریق فنا
و بقا عبارت کرده بود و سه را مناقب مضبوط و در باست که در کتابهای مذکور و تصانیف ثلاثه کلام
در سوز عالی خود و اینون مصری از آن یافته بود و از وی می آید که اندر قول بنیامبر صلوات علیک اهلک علیک
من جن البیاطال ارجی من لم یصافیر الیکین لا یحیل علیک الی الله فریش لها برستی آن کس است که بدو گو
می کنند یعنی هر که بجای کسی نیکو کند محال نیست بدل سران نیکو کند ز دوست گیرد و ابو سعید گفت
اسه عجب آنکه در همه عالم خرداوند را غر و عمل حسن نماند مگر در دل کسیت با و سازد از آنچه همان حقیقت آن بود
که مالک لا ایمان کند که همان نیکوی کردن بود بجای آنکه بدان نیکو کردن محتاج بود و آنکه بر او غیر
احسان تواید و سه چگونگی با کس همان تواند کرد پس ملک ملک خداوند است و او است که از غیر بی نیاز است
و چون دوستان حق **و منسخت** بر سندان از لغام و جان ختم

بن سله رن صحبت کرده و پسته را گنبد است اندر او را ب معالجات و شایخ او را نمود اب اولیا خوانده و در
حکایت کند که محمد بن علی جزویست چندین داد کرد و چون اندر سر دل ندادند ز غانه نهادم و میام و گنم که اندر ختم
گفت چه در سینه گنم خیزم ندیدم گفت نیز ختم باز کرد و اندر آب انداز بایتم و درم او سوس بران بگرفت و آن از
اندر آب اندر ختم آب بدو پاره شده و صد و پیدار آمد سر باز چون از آن در آب افتاد سر فرایم آورد و آب نرسد
فرایم آمد و صندوق ناپدید شد باز آمد و حکایت بکردم گفت اکنون از این گنم اشخ بر این حدیث با من مگو
گفت این گنم کرده بودم اندر اصول تحقیق که فهم آن بر عقل شکل بود برادر من خضر از آن نحو هست این آب را
خداوند نمائے فرمان داده بود تا آن بدو رساند و از او بگو و راق می آید که گفت اناس ثلثه اهلها و الامرا
والفقرا فاذا قدم علیها اشد الطاعه و الشریعه و از فقدا لامر فند ابعاش اذ همت الفقرا منذ الاطلاق مردمان سه
گروه اند که هر یک بر علمای سببم فخر چون امر آتیا بشوند عاش خلق تباه شود و چون علمای تبا بشوند
طاعت و زورش شریعت بر خلق تبا شود چون فقرا تبا بشوند خودیهای خلق تبا شود پس تمامی با امر و سلاطین
بجور باشد و از آن علمای طبع ازان فقرا بر باست طلعی و مملوک از علمای اجراض نکنند تبا بشوند و اما علمای
ملوک صحبت نکنند تبا بشوند و اما فقرا باست نطلبند تبا نگردد از آن که جوهر ملک از بی علم بود و طبع علم از بی دین
در با فقر از بی توکل بود پس ملک بی علم و عالم بی پر نیز و فقیر بی توکل قرین شیطان باشد و فساد همه خلق
اندر فساد این سه گروه است و **و منسهم** ذکر ابو سعید فر از سفینه توکل در فساد و مالک طرفی فنا
ابو سعید محمد بن عبد الخزاز از آن که بسیار احوال مردمان و بر جان و قات طالبان **و منسخت** از طریق فنا
و بقا عبارت کرده بود و سه را مناقب مضبوط و در باست که در کتابهای مذکور و تصانیف ثلاثه کلام
در سوز عالی خود و اینون مصری از آن یافته بود و از وی می آید که اندر قول بنیامبر صلوات علیک اهلک علیک
من جن البیاطال ارجی من لم یصافیر الیکین لا یحیل علیک الی الله فریش لها برستی آن کس است که بدو گو
می کنند یعنی هر که بجای کسی نیکو کند محال نیست بدل سران نیکو کند ز دوست گیرد و ابو سعید گفت
اسه عجب آنکه در همه عالم خرداوند را غر و عمل حسن نماند مگر در دل کسیت با و سازد از آنچه همان حقیقت آن بود
که مالک لا ایمان کند که همان نیکوی کردن بود بجای آنکه بدان نیکو کردن محتاج بود و آنکه بر او غیر
احسان تواید و سه چگونگی با کس همان تواند کرد پس ملک ملک خداوند است و او است که از غیر بی نیاز است
و چون دوستان حق **و منسخت** بر سندان از لغام و جان ختم

بن سله رن صحبت کرده و پسته را گنبد است اندر او را ب معالجات و شایخ او را نمود اب اولیا خوانده و در
حکایت کند که محمد بن علی جزویست چندین داد کرد و چون اندر سر دل ندادند ز غانه نهادم و میام و گنم که اندر ختم
گفت چه در سینه گنم خیزم ندیدم گفت نیز ختم باز کرد و اندر آب انداز بایتم و درم او سوس بران بگرفت و آن از
اندر آب اندر ختم آب بدو پاره شده و صد و پیدار آمد سر باز چون از آن در آب افتاد سر فرایم آورد و آب نرسد
فرایم آمد و صندوق ناپدید شد باز آمد و حکایت بکردم گفت اکنون از این گنم اشخ بر این حدیث با من مگو
گفت این گنم کرده بودم اندر اصول تحقیق که فهم آن بر عقل شکل بود برادر من خضر از آن نحو هست این آب را
خداوند نمائے فرمان داده بود تا آن بدو رساند و از او بگو و راق می آید که گفت اناس ثلثه اهلها و الامرا
والفقرا فاذا قدم علیها اشد الطاعه و الشریعه و از فقدا لامر فند ابعاش اذ همت الفقرا منذ الاطلاق مردمان سه
گروه اند که هر یک بر علمای سببم فخر چون امر آتیا بشوند عاش خلق تباه شود و چون علمای تبا بشوند
طاعت و زورش شریعت بر خلق تبا شود چون فقرا تبا بشوند خودیهای خلق تبا شود پس تمامی با امر و سلاطین
بجور باشد و از آن علمای طبع ازان فقرا بر باست طلعی و مملوک از علمای اجراض نکنند تبا بشوند و اما علمای
ملوک صحبت نکنند تبا بشوند و اما فقرا باست نطلبند تبا نگردد از آن که جوهر ملک از بی علم بود و طبع علم از بی دین
در با فقر از بی توکل بود پس ملک بی علم و عالم بی پر نیز و فقیر بی توکل قرین شیطان باشد و فساد همه خلق
اندر فساد این سه گروه است و **و منسهم** ذکر ابو سعید فر از سفینه توکل در فساد و مالک طرفی فنا
ابو سعید محمد بن عبد الخزاز از آن که بسیار احوال مردمان و بر جان و قات طالبان **و منسخت** از طریق فنا
و بقا عبارت کرده بود و سه را مناقب مضبوط و در باست که در کتابهای مذکور و تصانیف ثلاثه کلام
در سوز عالی خود و اینون مصری از آن یافته بود و از وی می آید که اندر قول بنیامبر صلوات علیک اهلک علیک
من جن البیاطال ارجی من لم یصافیر الیکین لا یحیل علیک الی الله فریش لها برستی آن کس است که بدو گو
می کنند یعنی هر که بجای کسی نیکو کند محال نیست بدل سران نیکو کند ز دوست گیرد و ابو سعید گفت
اسه عجب آنکه در همه عالم خرداوند را غر و عمل حسن نماند مگر در دل کسیت با و سازد از آنچه همان حقیقت آن بود
که مالک لا ایمان کند که همان نیکوی کردن بود بجای آنکه بدان نیکو کردن محتاج بود و آنکه بر او غیر
احسان تواید و سه چگونگی با کس همان تواند کرد پس ملک ملک خداوند است و او است که از غیر بی نیاز است
و چون دوستان حق **و منسخت** بر سندان از لغام و جان ختم

و چون دوستان حق **و منسخت** بر سندان از لغام و جان ختم

و چون بنید و دلها سے خان بکلیت پر دوشی و بی شد و از غیر وی اعراض کردند و **مستهم**
 ذکر علی بن محمد هفتمی شاد محققان و دلیل مریدان ابوالحسن علی بن محمد هفتمی بنی زین و نیز گویند که علی بن
 سهل از کبار شیخ بود و جنید را در بدو مکاتبات لطیف است و عمر بن عثمان بنی روم زیارت او هفتاد
 و دو سی ماه ابونزاع را بود و در شرح جنید در مخصوص است و کترین مستوره اندیشونه است برضاه
 و ریاضت و محفوظان فتن و وقت و زبان نیکو اندر حقایق و معانی است و از او می آید که گفت **فضل**
من یقین ان الحضور طمان و یقین طمان حضور حق فاضله است از یقین بچشم از چشم حضور اندر دل متوطن
نود و غفلت بدان و نا باشد و یقین خاطر بود که گاه بیاید و گاه بشود پس حاضران اندر پیشگاه باشند و نوقد
بر درگاه و اندر غیبت و حضور بیایند و بیایند درین کتاب انشاء الله تعالی و نیز گفت من وقت آدم لایقام
الساعة الناس یقولون بالقله اما احب ان اری رجلا یصف ایش الغلبه لاری از وقت آدم تا بقیامت
مردمان میگویند که دل از من دوست میدارم که سر می برانصفت کند و بگوید که دل حبیب است و چگونه است و
و غیر من و عوام آن گوشت پاره را بخوند و آن سر جانین و مغلوبان و مغفالی ابا باشد اما بیدل پسند پس دل
چو باشد که از دل بجز عبارت بشنوی یعنی اگر عقل از کونم آن ندل است و اگر علم را دل گویم آن ندل است
یعنی همه شواهد حق را قیام بدل است و از همه بجز عبارت که موجودند **مستهم ذکر خیر نواج سیرت**
و اندر طریق محبت پیغمبر ابوالحسن محمد بن اسمعیل خیر نواج هم از بزرگان مشایخ بود اندک وقت خود و اندر
معاملات و غلات میانه نیکو شربت و عمارت هذب و عمر دراز تا بقدر شبله و بر شلم خواص رح برود و اندر
مجلسی توبه کرد شبله با جنید دستا در نقطه مرت جنید را و دوسه سر بدر بود و از قرآن جنید را بخوند
بود و دوسه را حاجت تمام کرده بود و سبب آنکه خیر نواج خوانند آن بود که چون و از کون
خود بسیار بر بعضی گذرشن بر کوفه افتاده بود و در وازه کوفه فریاد می آید و با گرفت که توبه منی و خیر نواج
وی آن از حق دید و آنرا در خلاف کرد تا سالها بسیار کار می میکرد هر گاه که او را گشتی یا خیر نواج
لیکند آنرا ذکر کرد و خود پشیمان می آید و گفت بر و کون غلط کردم و توبه منی برفت و بکشد و بدان
رسید که جنید گفت خیر نواج را و در آن وقت که می را خیر خوانند و گشتی روان باشد که چون امر و مسلمانان
از راه آمد چشم باز کرد و دیکه که چون فالتش قریب گشت وقت نماز بود چون از خشتیان برگ
اند آمد چشم باز کرد و دیکه که چون فالتش قریب گشت وقت نماز بود چون از خشتیان برگ

و چون بنید و دلها سے خان بکلیت پر دوشی و بی شد و از غیر وی اعراض کردند و مستهم
 ذکر علی بن محمد هفتمی شاد محققان و دلیل مریدان ابوالحسن علی بن محمد هفتمی بنی زین و نیز گویند که علی بن
 سهل از کبار شیخ بود و جنید را در بدو مکاتبات لطیف است و عمر بن عثمان بنی روم زیارت او هفتاد
 و دو سی ماه ابونزاع را بود و در شرح جنید در مخصوص است و کترین مستوره اندیشونه است برضاه
 و ریاضت و محفوظان فتن و وقت و زبان نیکو اندر حقایق و معانی است و از او می آید که گفت فضل
 من یقین ان الحضور طمان و یقین طمان حضور حق فاضله است از یقین بچشم از چشم حضور اندر دل متوطن
 نود و غفلت بدان و نا باشد و یقین خاطر بود که گاه بیاید و گاه بشود پس حاضران اندر پیشگاه باشند و نوقد
 بر درگاه و اندر غیبت و حضور بیایند و بیایند درین کتاب انشاء الله تعالی و نیز گفت من وقت آدم لایقام
 الساعة الناس یقولون بالقله اما احب ان اری رجلا یصف ایش الغلبه لاری از وقت آدم تا بقیامت
 مردمان میگویند که دل از من دوست میدارم که سر می برانصفت کند و بگوید که دل حبیب است و چگونه است و
 و غیر من و عوام آن گوشت پاره را بخوند و آن سر جانین و مغلوبان و مغفالی ابا باشد اما بیدل پسند پس دل
 چو باشد که از دل بجز عبارت بشنوی یعنی اگر عقل از کونم آن ندل است و اگر علم را دل گویم آن ندل است
 یعنی همه شواهد حق را قیام بدل است و از همه بجز عبارت که موجودند مستهم ذکر خیر نواج سیرت
 و اندر طریق محبت پیغمبر ابوالحسن محمد بن اسمعیل خیر نواج هم از بزرگان مشایخ بود اندک وقت خود و اندر
 معاملات و غلات میانه نیکو شربت و عمارت هذب و عمر دراز تا بقدر شبله و بر شلم خواص رح برود و اندر
 مجلسی توبه کرد شبله با جنید دستا در نقطه مرت جنید را و دوسه سر بدر بود و از قرآن جنید را بخوند
 بود و دوسه را حاجت تمام کرده بود و سبب آنکه خیر نواج خوانند آن بود که چون و از کون
 خود بسیار بر بعضی گذرشن بر کوفه افتاده بود و در وازه کوفه فریاد می آید و با گرفت که توبه منی و خیر نواج
 وی آن از حق دید و آنرا در خلاف کرد تا سالها بسیار کار می میکرد هر گاه که او را گشتی یا خیر نواج
 لیکند آنرا ذکر کرد و خود پشیمان می آید و گفت بر و کون غلط کردم و توبه منی برفت و بکشد و بدان
 رسید که جنید گفت خیر نواج را و در آن وقت که می را خیر خوانند و گشتی روان باشد که چون امر و مسلمانان
 از راه آمد چشم باز کرد و دیکه که چون فالتش قریب گشت وقت نماز بود چون از خشتیان برگ
 اند آمد چشم باز کرد و دیکه که چون فالتش قریب گشت وقت نماز بود چون از خشتیان برگ

و چون بنید و دلها سے خان بکلیت پر دوشی و بی شد و از غیر وی اعراض کردند و مستهم

و چون بنید و دلها سے خان بکلیت پر دوشی و بی شد و از غیر وی اعراض کردند و مستهم

و چون بنید و دلها سے خان بکلیت پر دوشی و بی شد و از غیر وی اعراض کردند و مستهم

گرفت دوم الاما و قدام الله و ما لا یخفى علی احد الا ان کشفه و اظهاره و انما من یسوق باه و علیه سبیر و در جهل و
 جهنم و عاقبت سیرت در امتحان و تقیه نسبت به طبیعت فطره الا کشفه و صدور معرفت و عاقبت الاتقاء من طبیعت و عاقبت الاتقاء
 افعال طبیعت دوم ایمان برکات است درین فصل بر آن رجوع است یکی بیک در فی دیگر بر سبک کردن سه دیگر غذا که بعد از آن که
 جسمان کند نفس حاصل شود و هرگز از نهی او و بر سبک تریش میگویند و دیگر که غذا خود بگذرد از نفسش با نیت یا بعد از آن
 الا کشفه و معرفت بود و عاقبت معرفت و عاقبت آن تمامند سبب است که هر که بخورد از این بارها با نفسش در عاقبت
 دیگر که کشف حاصل نشود ز غفلت شود و در اندر دنیا و آخرت چنانکه حضرت میا صلوات گفت من کنز صلوته باللسان و غیر اینها
 هر که نماز بسیار بود شب روشن اندر روز میگویند و در اندر خود میگویند که انقدر روز قیامت است میان ما و سید و هر چه میگویند
 من یوم باروی ما می نور بخنجا می از نور هر که طریق آقا میرسد که توش از غفلت نفس انصوت فخر خط باشد و این سخن عام و میگویند
 و صحت و غیره فخر و اقد و اول صفا ابو العباس احمد جمع بین سبک الاراضی از بزرگان است که بود و در تقشاش انشانی سبک
 محرم بود در میان آقران و دعالم بود و علم تقیر و اوقات در باز داشت از لطایف آقران می میران مخصوص در در کسایر برین
 هر بود و بر این است صحبت کرده بود و بر سعید فرزدی را مرحمت تمام در جزو می که تمهوت کم می از می که دیگر گفت
 و سکون که اوقات اصباح و تقیص صاحبان بلخ در جات الحقایق اگر کم گرفتن باینکه طبعان بود با آن لغت بود در اوقات
 حقایق بیگانه یعنی که با لغات طبع بسیار اید از حقیقت باز ما انداز از طبع اوقات و آلات نفس لغت نفس محل حکم
 و حقیقت محل کشف است در هر که در جابجا کن که کشف نشا شنید پس از آن حقایق اندر عرض سبک است از اوقات طبعان
 در الفطری با در چیز باشد که با دنیا دیگر مقصود احوال که با دنیا الفطری حکم نیست اما آن که با طبیعت الفطری که کسند از ناس
 از ناسناحت پس لغزش با نیت است عجب است تا با این که اگر حقیقت نشا سدا از این است که سبک در جوانی است و لایق
 طبع سبک نشا نگاه کشف حقایق بود که آن سبک با طبع غیر لغت طبع خوشی ندارد لان فیهما الا خطر عاقبت سبک در طبع سبک
 درش بر خطر است در سخن طرند و در این امر خطرا می رود چون اندر معرفت تحقیق عینی هم عاجز بود طبع را این سبک بود لغت با
 درست شد که لغت طبع با نیت عجب بود و سبک هم در سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 از نشا کان و طبعان طبعان بود که قوی است و بی عالی نیت و نشا سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 نزدیک که در سبک
 کرده اند و این بار طبعان و سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 در هر که در سبک

اینست که این سخن
 از تقیه و تقیه در این
 است از کسایر است
 هر که بخورد از این
 سبک الاراضی از بزرگان
 است که بود و در تقشاش
 انشانی سبک
 در در کسایر برین
 است که سبک در جوانی
 است که سبک در طبع
 است که سبک در طبع
 است که سبک در طبع

شش ماهه اند که در وقت بروز بزرگ ایشان بزرگ ملک است و کار او استقامت شیری گوید که اگر کسی بود انار با تمام استقامت بجز آن خلق
 بهر نشود که در هر طریقت و در وقت بود قبول خلق قبول گردد و حکم تسلیم یابد با گناهم و بر قدر نشانی که با وی با میان خلق اولاد
 بزرگ اصحاب ما فیض شایع نیز آنکه منکرند و محال فضل و صفا حاصل کثرت است و در وقت او ما و نبات تا کردن کردی از زمین کتاب
 اما نتی بود که بعضی از مردمان ظاهر را در کفر کشند و بدو منکر باشند و محال برین بگذرد و حیل و حیرت منگوبند و در بنام خدا که حسین این معصوم
 آن حسین بن منصور علاج است آن مکرر تصادف که تا در محراب بریزد و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 بوده است از بسیار و دیگر شایع است از این طریقت که از زمان بروز کار نیست که ابتدا در مدینه و سپس در مدینه و بعد در مدینه بود
 و دستور از نزد وی در وقت و بعد در مدینه است و از نزد وی دستور و نیز وقت قبول و بعد در مدینه است و از نزد وی دستور و نیز وقت قبول و بعد در مدینه است
 پس بجز در حالت بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت
 در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت
 و در آن تصانیف بسیار است و در روز و کلام مندرج است و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 آن بعضی از ایشان در خارج از آنجا که در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت اما در حال بجز در صحنه شادمانی که شبلی گفت
 شایع تر و چون کسی از حق نموسد باشد بقوت صاحب است و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 همچنین در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 چون اگر چه در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 مردم فایده مند و از او را نگارند که ساند باز آنکه حال آنکه از زمان بروز کار نیست که ابتدا در مدینه و سپس در مدینه و بعد در مدینه بود
 اما در این تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 مشهور از این که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 نامی که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 بوده که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 از آن که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 اولی بود که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود
 این شایع است که در تصانیف نگاه او نام را از شنیدگی آن حضرت از جمله در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود و در وقت او برین که با او بود

باید با بیان تمام آن کرد پس عزیز نیست و چون متمدن بر دل با بر سیم اصل لغزش مستقر نیست در هیچ حال حاضر مقررند اندر علم الهی
 فقد بسیار است در اندام ابتدای نمودن می خود کار و توهمات بسیار بوده است یعنی برای این مثل این در شرح کلام کتابی مشتمل بر دو باب اول
 و سیم کلام صحیح حاضر ثابت کرده اند اندر کتاب سیکه کرده ام بجز آن منبسط نام بر باد نهانیست کرده ام آنچه نیز از تفسیر یاد کرده ام در هر
 یکصدین که از اصل ثابت بایکدی و بر بیان املحق واقع که گفته اند اما هرگز با راستی نفیست نباشند به تفسیر چیزی بجز بر طریق ابوطح از
 او نیز از وی می آید که گفت البته مستطقات تحت نظرها مستهلک است نیز با آنها گوید اما در کدام خاطر است چنانچه در امر است
 بر این حد تحقیق من غیر عمارت شد با چون معنی حاصل بود بسیار مغفود کرد و چون مغفود بود بسیار موجود کرد و سوسا آنکه اندر این
 پدید آید و مطالبی بلگفته نام می آید از این که معنی است و منحصرا بر سر متون کلان و در این کتاب است با اوست
 بعد از این در اول شش غیر از این فرغ می باشد بسیار در آیه و آیات که بسیار از ادبها نیز است زیرا که در این طبع
 از وی می آید که گفت علم که در این طبع است و کفایت و تقسیم آن کفایت علم اولی است در هر یک جمع است آنکه آنچه خدا در این
 از تو در کتب است اندر این طبع گفت می آید که آنکه آنچه را باید کرد و بر تو فریضه است مبالغه کنی اندر دنیا و آخرت موفق باشی بر کسب آن
 آنست که قدرت تکلف کنی که تستانی می توانی گفت تو متغیر نشود و اندر آن هر چه می کنی که در آن تقویت با آرزوی برینست که چنانچه
 چه دیدی گفت بسیار دیده ام اما پیشتر از آن نبود که خضر بنیامین از من بدو فرمود تا صحت کند اجابت کردم گفتند در آن وقت
 از آنکه رفیق بهتر از آن طلبم و لیکن بر سیم که بدون حق بود آنما که در حقیقت بود کل مراد از این اردو بنا فلان فریضه است با
 در بحال باشد و منحصرا سر بر ده می کشد با ساس اصل تعین بود جز از بعد از آنکه از او از مستحکمان شایخ بود و در حدیثی با سر
 صحبت کرده اند از آن فرقی جز این بود که شایخ صحبت کرده بود و اندر سجد و صلوات و عطا کردی و حال بود تغییر قدرت و در این کتاب
 بود اندر حدیث چنانچه بود و هر کس بود که اندر قوم نورس و بلایای بود که اندر جمله خلاصی از محکامات آن لغزش و تفسیر
 یاد آید است که از وی می آید که گفت از اسلمت بر کفایت قدرت است چنانچه او اسلمت که خلق نصیحت خود هم چون این فرمودند
 یاد حقوقی ایشان گزاردی چنانچه حقون و بی دستگی که حق تو بر تو و حق خلق بر تو چون نفس از وصیت من کنی در حق است
 آنچه طلبی کنی می گزارده باشد چون خلق را از بند خود ایس گردانی بدین است بنوعی حق ایشان گزاردی کجاست تو را خلق را از
 تو بیگانه است هر چه که از بند خود از من خواستند و الله علم و منجم اند فرمود اما حال لطیف کلام او بر هر چه در اصلی رس
 از در حقیقت بسیار بود در حقیقت شایخ غلام نبوت و در هر بلای و نیز در کتب شایخ مستوده بود و از قدر کلام صحت بود و در کتب صفت
 و ظاهر را بر این است اندر بنیامین و اندر سیم که نام فرستاد چون بر آمد از این دو حکم انکشاف طبع و شکوای خود و در هر یک که در دنیا
 چندین بار می آید از او می آید که گفت اندر آن که ذکره از غفله من الناس انکرا یا کننده رانند ساز کرده و غفلت

بسیار تعریف خود منقطع کن ای محمد حضور بیت کند که نزد یک صنف اندر آدم او را با تم اندر تبت گفتم ای استاد
 گوی تا عاقبت دیدگفت در شش گفتم بر سر نه آید که تن تو ملک است خود هم تندست داریم و خود هم میاروتی
 که میان ملک فعل کنی تعریف خود منقطع کن یا بنده باشی دانند علم و شمشیر خود نمود معدن خود ابو علی محمد بن
 اردو بگردنم از زیر گان جوانمردان متصرف بود در میان این از بنام ملوک بود اندرون بحالات شش عظیم است ویرا
 آیات و منافع بسیار است و کلام لطیف اندر ذوق تطبیق است از می آید گفت الریلا یرد لفضله الاماره و الله اعلم
 الا بر این الگوین شش غیره میردان بود که میخیزد خود را بر آنکه متعلق را خواست باشد و مراد آن بود که در چشم
 نخواهد که زمین بجز کفین بیاضی بارادت حق نازک اراوت با یزدادی میاید باشد و محب را خود عبادت نماید تا اسی
 شرا باشد تا آنکه خود را بفرمان خود اندک در او خواهد و میخیزد را خواهد پس از مقامات بسیار
 و محبت از احوال آنها نیست مقامات تحقیق محمود نیست و شرفی جات بنامیدر بوسیت و چون زمین باشد
 بخود کایم بود و در احوالی قایم دانند علم و شمشیر خزینه دار توحید و مسافر ابو العباس القاسم بن الهی است
 رضای از وقت بود عالم جلوه ظاهر و حقایق و محبت با بوی گرد و سطلی کرده بود و از شایخ بسیار ادب گرفته نظر قدم
 اندر صحبت و از اهدایشان اندر اعتد میر کلام عالی است و نصیحت ستوده از می آید گفت التوحید ان لا یخفر
 انقلبک و تو توحید آن بود که در حق با بنزد یک است خطر نبود و خاطر مخلوقات را بر سر گذر نباشد
 از آنچه اندیشه غیر از ثبات است این بود و چون غیر ثابت شد حکم توحید سادگشت دانند از ابتدا و از خاندان علم
 در یاست بود و از اهل مر دانند جاه کسی برابر است و می تقدیم نبود و از پدر میراث بسیار یافت حلا ترا
 و از کسی بی صلح است و از دنیا جدا شد بکرات آن او را توبه داد با بوی گرد و سطلی افتاد بدو توبه رسید کما صنف
 شد از تصوف و چون از دنیا میرفت وصیت کرد تا آن موسی را در دمان می نهادند و امروز گوی می در ظاهر
 است و مردان ساجت خوستن آنجا شوند و مهمات آنجا طلبند و بسیارند مجرب است دانند علم و شمشیر ملک
 وقت خود اندر تصوف خالی طبعش از تحلف و تعریف ابو عبد الله محمد بن حنیف رضی الله عنده بود
 اندر انواع علوم و دیر اندر مجاہدت شایع علم است و اندر حقایق بسیار شانی در در و در کارش نهاد
 و هویت اندر تصانیف این طوائف و معین بن منصور و جبر را یافته بود و بکرات تصور کرد
 صحبت کرده به بخار نکو کرده به بخارید و از انبای ملوک بود خداوند تعالی او را توبه داد و از آن در خطر
 دی بر خاطر ابل حانی بزرگ است از می آید گفت التوحید الامراض عن الطبیئته توحید اعراض

کردن است از طبیعت زانچه طبع مجرب باشد از آنرا لا محقق و نامیبا از آنجا که درین از طبع هر نفس نباشد سخن
امثال نباشد و صاحب طبع مجرب نباشد از تحقیق توحید چون آفت طبع دیدی بحقیقت توحید رسید و ویرا
آیات در این بسیار است و مشهور است بیاد آن آفتاب سعادت ابو عثمان سعید بن سلام المعرفه از بزرگان
این کلمه بود اندرون علم حظ وافر و آنست صفا ریاضت و ثبات بود اندرون آفات ویرا آیات بسیار است و
بر این بنام و از وی که میگفت من از صحبت افاضیاء علی محالستة الفقراء ابتلاء الذنوب التلقیة که صحبت تو نگران
بر گردید بر جاست در دینان مبتلا کند سعادت و در با برگشت که با تو نگران صحبت کند و با بدوشان مجالست نماند
از فقر کلمه عرض کند که با ایشان مجالست کرده یا شنیده کسی صحبت کرده باشد زانچه اندر صحبت عرض نباشد و چون
مجالست ایشان بعصمت فنیاشود و بشکر گزینا بر بر تنش بر بندار گرفتار شود چون عرض از مجالست نامرکز طبع
عرض صحبت چگونه باشد و این کلمات فرق ظاهر شد میان صحبت و مجالست و شد علم و مشهور مبارک صفت مومنان
و معبر الی حال احوال و عارفان ابو القاسم ابراهیم بن محمد بن محمود انصاری بادی خود می اندر دنیا بود چون پورا اندر دنیا پورده
اندر بر شاد بود و بسبب حال بر تنه بخیر ایشان اندر دنیا بود و از آن می اندر آخرت ویر کلام بدیم در آیات ریش
است هر چه شلی بود و استاد متاخران اهل خراسان بود و اندر هر دو چون نبود علم او بر این مانده اند
منوایی از وی که میگفت است بین نسبتی نسبتی آدم و نسبتی الی الله فی ذاتی آدم نسبت آدم و نسبت فی میادین الله
و منوع الآفات و از آنرا در سبب تحقیق البشیرة قال الله تعالی ان کان ظلو ما و جهولا و اذا انتمت الی الحق و خلقت
له خلائم الاکشف الی البرین العصمة و هی سبب تحقیق العبودیة قال الله تعالی و جاد الی الله فی شوق الی الارض
گویند میان دو نسبتی نسبت آدم نسبت حق چون آدم نسبت آدمی اندر میان خود نهاد و مواضع آنها در آنها اندکی
نسبت طبیعت بر قیمت بود چون سخن نسبت آدمی مقامات کشف بران عصمت و لایست انسانی آن کلیت بیست
بشیرت بود این دیگر تحقیق عبودیت نسبت آدم اندر قیاس است منقطع شود نسبت عبودیت همیشه فایم بود و غیر
آن که مانبا شد چون بنده خود با خود نسبت کند یا با آدم کمال آن بود که گوید انی ظلمت و چون سخن نسبت آدمی محل
آن بود که گوید یا عباد لا خوف علیکم الیوم و الله اعلم و مشهور سرور کان طریق حق جمال عالم است حق حق است
طی بر بنیم الهی حرم اعتدال انظار در گاه حق بود و اگر کسی متکسوفه اندر زمان خود نظیر بود کلام کلام عبادت
خوش است اندر حال از وی که میگفت و حوئی فی بلائی تا تو مالک انهم الی الله الذی خلقه الله سید و غم
نیم بر وجه و عبادت یکدیگر و به مخالفه کان الی الله در یا کفایت کجور خرد بگذارد بر بلاستن مشها از غم

حضری بود و دستا سمران از قرآن بفرمودی و ابوس بن مالیه بود و شصت سال حکم بخبر غلته صادق گویند
 اندر بگریخت و ناخود از میان خلق گم کرده بود و پیشتر بحیل گام بود و در سکر نکو یافت و او را آیات و بر این
 بسیار است اما کس رسوم تصوف نداشتی و با اهل علم شدید بودی و من هرگز همب تباری ندیده بودم آنچه شنیدم
 گفت دنیا یوم و دنیا فیها صوم دنیا کور است و ما خود اندران بر زره ایم یعنی از آن چه نصیب گیریم و در سکر
 می یابیم ز آنچه آفت آن بیده ایم و در حجب آن و خفته شده و از آن اعراض کرده و نمی بینیم که است آنکه هم گوی
 در انداخته مگر بگشت که چون کار با تقدیر و قسمت است چه از او ان خود را بنیده پیران کنند مرا امید که از گشت
 پس دهم آنچه اندیشید بدانکه هر حکمی را بر این است چون خفتا خود اهدا جان بچه را تا بملکت دهد ویرا تو بدید خود
 دوستی شغل کند تا این خدمت مرکز است ویرا بگردد و مانند این لطیف بسیار بر روز اندوزی بر ما ظاهر شود
 و آن روز که در اوقات آمد بر بیت الجن بود آن سحر و جادو و عقوبت میان بنیان درود و مشق سبک را در وقت
 در امر سخن می بود اندر دل از زبان خود چنانکه عادت آدمیا بود می گفت پس سگ از عقاد با تو گویم
 اگر خود را بران در سگ از سببها از روی بدانکه اندر سببها چهلها همد می آفریند از نیکی است باید که نعل
 و مخصوصت کنی و برنج بدل گیری و بجز این صیتی دراز نگردد جان سخی تسلیم کرد جمه الله علیه و منهنم ستاد امام زین
 ابو القاسم عبدالکبیر بن جوان شیر رضی الله عنه اندر زمان خود بدیعت و قدرش رفیم و نزلش بزرگ معلوم است
 اهل ما را روزگار دومی و الوهم فضلش و اندر برین ریاطایب بسیار است و نصیب نفس جمل با تحقیق و خداوند است
 حال و زبان بر این خوش محفوظ نگه داشته اند و می شنیدیم که گفت مثل الصو کند از اسام اولها بزیان و او آنکس
 خرس مانند صوفی رحلت برام که استبد آن بزیان گفتن است و نه تایش سکوت اندران پس صفتها
 دو طرف است که وجود دیگر نمود نمود مبتدیان را بود اندر نمود عبارت از نمود بزیان بود و در حدیث تبار از ابو عبید
 از وجود حال باشد برین طایفه بگویم ناطق اندر زحمت و نطق بحکم مراد نیست را بزیان نماید چون
 رسیدند رسیدند و نیز نشان عبارت و اشارت مانند مثال این است که چون موسی صلوات الله علیه مبتدی بود
 و همه پیش رویت بود از صفت عبارت کرد و گفت رب انظر الیک این عبارت از نیافت مقصود بزیان
 نمود رسول اصلا الله علیه که منتهی بود و ممکن چون بمقام بهت رسیدش فانی شد گفت لا احصی ثنائیک علیک
 این نیز رفیم و معطالی است و هم تمام او صد و اندر طریق خود مفرد ابو عباس محمد بن محمد است
 در حدیث تبار بیوان علی صلوات الله علیه نام بود در حدیث تبار بیوان علی صلوات الله علیه نام بود در حدیث تبار

عبدالله بن محمد بن علی
 در بیان مسائل و حکایات
 و در بیان حدیث و روایات
 و در بیان احادیث و کلمات
 و در بیان فضائل و مناقب
 و در بیان احوال و سیرت
 و در بیان عقاید و مذاهب
 و در بیان فقه و حقوق
 و در بیان طب و طبابت
 و در بیان نجوم و کسوف
 و در بیان لغت و معانی
 و در بیان تاریخ و حوادث
 و در بیان جغرافیه و بلاد
 و در بیان صنایع و حرفه
 و در بیان ادب و شعر
 و در بیان مثنوی و کلام
 و در بیان منطق و فلسفه
 و در بیان ریاضیه و حساب
 و در بیان نجوم و کسوف
 و در بیان لغت و معانی
 و در بیان تاریخ و حوادث
 و در بیان جغرافیه و بلاد
 و در بیان صنایع و حرفه
 و در بیان ادب و شعر
 و در بیان مثنوی و کلام
 و در بیان منطق و فلسفه
 و در بیان ریاضیه و حساب

خود را نیکو خلق بود و اندر روزگار خود بگذارد و سلو بهمت و صدق فرست و اگر جلد بر شام از این خراسان کتاب از
 دارد و من سید صد گنوم اندر خراسان بنام یکی ششمه شمشیر که از آن یکی اندر علم لر بود و نیزه زنت که آفتاب
 محبت و قبال طبعیت اندر طالع خراسان است اما از اهل اهل در آنها خود با تمام قبول خاص عام **ابو جعفر محمد بن الحسن**
 مروی است و در قیاس است و بهمت عالی دارد و روزگار صفا و شفقت تمام بر طلالی که در خواص فقیهها اندر میان صحیح
 و جبهه **ابو محمد انصاری** روزگاری نیکو داشت و معاملت قوی و **احمد ایلانی** شیخ دقت بود و بزرگ زانند و تارک علم
و خواجہ عارف خرید دقت بود و درین عصر **علی بن ابی اسحاق** خواجہ روزگار بود و در وقت محشر
 و زبانی نیکو داشت و این سامی آن گروه است که من جمیع بر آید و مقام هر یک یا معلوم کرده و جمعا از اهل تحقیق بود خدا از
 این غرضی و مکان آن شیخ عارف نذر روزگار خود تصف **ابو الفضل بن ابی اسحاق** پیر بزرگوار بود و در برابر این
 ظاهر است و کرامات زاهد چون نخل بود از آتش محبت و در روزگارش منبسی تبرکس بود و شیخ **مجدد اهل حق** **عبدال**
التاشی پیر محشر بود و بطریق ملاستت و **شیخ سالار طبری** از علمای متصوف بود و روزگاری خوش داشت
 و شیخ **عباس بن محمد** هر از **ابو عبد اللہ بن حکیم** المعروف **مرید رحمة الله** از مشایخ حضرت حق بود اندر زمانه خود شایسته
 در روزگارش بخلق پوشیده بود و در برابر این ظاهر است و آیات زاهد و بصیحت روزگارش بهتر بود و از آنچه بدیدار
 و شیخ **محمد** و از جمله مقدم **سعید بن ابی سعید** العیاضی حافظ حدیث پیغمبر بود علی السلام و کسری نیکو یافت و شیخ
 بسیار را بدید قوی حال بود و با خبر با پوشیده قوی و منعی خود یکس نه نمود و خواجہ بزرگوار و قاعده حضرت و وقار
ابو اعلیٰ محمد بن احمد بن محمد لندی غریز قوم است و سید دقت و در اهل اوس و نیکو با شایسته روزگار زندگانه و
 نیکو و از فنور علم آگاه است **ابو شیخ** او حدیث و در بن محمد الخوری با اهل طبع طبعیت شفقت تمام دارد و هر یک از بزرگان
 حضرت است و شایسته زانند است بیکم عقاید اعمام و علمای آن شهر سعید بهتر دارم که از بس این کس بدیدار آید که
 ما را بد ایشان عقاید بمانند و این گروه پراگندگان که اندر پیش شهر راه یافته اند صورت آن طبعیت قبح گردانیده اند
 از آن شهر پاک کردند و این نیز قد نگاه اولیا و بزرگان شود انشا الله و جل اکنون با گردیم بفرق فرق ایشان
 اندر و اب انشا الله و جل **باب فی فرق فرقه من ذمما همیم** پیش ازین اندر ذکر **ابو انیس**
 رح گفته بودم که ایشان دوازده گروه اند و گروه از آن مردود شدند و گروه مقبول هر سه صنف سلامت
 و طریق نیکو است اندر بجا بدت و آداب لطیف اندر شایسته و هر چند اندر معاملات و مجامعت و ریاضت
 ایشان مختلف اندر مصلحت فرودم شرح و توحید موافق اند و ابو نیزید گفت رحم مختلف العلماء رحمة

بقیه صفحہ ۱۰۱
 نیاید تکلیف اگر کسی در این
 ابو جعفر را در این کتاب
 بود بر صورت حدیث در کتاب
 اندر این طبعیت است
 اندر این کتاب بجا مانده
 بود و در حدیث زاهد و ابی
 حدیث حدیث از این کتاب
 حیرتی نیست از این کتاب
 در بعضی حدیث از این کتاب
 گفتنی که این طبعیات
 در رساله آنست که در این کتاب
 الباقی حدیث است که در این کتاب
 و تسبیح و تسبیح است که در این کتاب
 و سایرین در این کتاب

الانی تجویب التوحید و موافق این تخیل نیز چیزی شمره بود و حقیقت تصوف میان اخبار شیخ است از کوه حقیقت و سیم
 از روی چرخ در رسوم پس من سیر بر این مختار و ایجا از نشان اندر بیان آن مضموم گویم و از حدیث ندر به بر یکی بسط
 گشته اند که ما علم حاصل شود و علم را سلاح بود و هر یک از آنها صلاح و مجاز از فلاح و عقلاء خداوندان مروت تشریح
 در آن ثواب جهانی و بائند التوفیق اما المصاحبه تولا می محمد اسدیان بابی عبد الله الحارث بن اسد المجاشع
 است و کلمات باقی که مندرج در مقبول النفس و مقتول النفس و دو عالم اعلم موصول و فرعی و معانی و سخن می اندازد بر
 و بصیحت و معتدل النفس صفت می گرداند و نادره مذسب و آنست که خبر از اجزای متعاقب گوید و گوید که آن اجزای کمال است
 و اختلاف تهما بود و در نگاه اهل خراسان این فعل گرفته و عرواقی انگفتند که رضا از جمله است و آن نهایت توکل است
 و تا امروز میان آن قوم این اختلاف نه است و اکنون ما بقول اسامی کنیم انشاء الله تعالی **الکلام** فی حقیقت رضای
 و بیالی بن سید است که آنست حقیقت رضای اثبات کنیم قسام آن فرقه و نیم نگاه حقیقت خارج علم و فروع میان آن
 بیایم انشاء الله العزیز اما بدانکه کتابت برضا ناطق است و دست بران محتمم از چنانکه مذکور گفت و در اصل رضای
 و ضوابط و نیز گفت که رضای انشاء الله العزیز است اویسا یعنی که است شجره و بیایم گفت صلعم از آن علم الا با مرین
 و رضای که نماند یک رضا خداوند از بنده و یک رضا بنده از خداوند اما حقیقت رضا خداوند بر فضل اراده و عبادت
 و نعمت است بنده باشد حقیقت رضا بنده آقامت بر فرمان و گردن نهادن بر حکم او این رضا خداوند تعالی
 مقدم است بر رضا بنده که تا توفیق و می نباشد بنده حکم ویرا کردن نهند و برابر او و آقامت کند آنچه رضا مرفون
 خداوند است و قیامش بر است و در جمل رضای بنده آنوار دایه باشد بر دوطرف رضا مانع و اما عطاء و استقامت نیز
 بر نظاره حال احوال و اما جلال خدا را که بیغم و قیص شود یا بطلا سابق نیز یک رضا و متمسک و باشت و اگر با تشریح
 بیست و طلال حق بسوزد و یا بنور لطف جلال و بی مرفوز و در سخن نیز که بولش کسیان بود و از اینجا او را شایسته است
 و آنچه از وی بود سپهر بیکو بود و از امیر المؤمنین حسین رضی الله علیه و آله رسیدند از قول بود و طاق رضای که گفت امیر المؤمنین
 استم اجب من الصحیح فقال حم الله ابازر اما یا فاتول بن شرف علی من غفیر الله تعالی تمین غیر الله تعالی
 در شیخ نیز یکسان و در مشرق و در سیاحت ترا از شدت حیوانیت رضای حجت خدا بود و زیاد اما اسیم گویم که در این
 خست یا تجویب خرف است و پیچتر نمی کند سخن که خدا تعالی خست می آرد اما خست یا کرده باشد و چون بنده خست یا خرق برید و ان
 اعراض کرد از سهرانه و سهارست و این اندیشه است و دست نیاید که این در حضور باید لای الرضا لا فران فایسته
 و لطفه صحیح است فقیه رضای در انانند و سها برانند و از جنگ غفلت بر باید و اندیشه غیر

نگاه در این حقیقت است
 نگرش در این حقیقت است
 نگرش در این حقیقت است
 نگرش در این حقیقت است
 نگرش در این حقیقت است

از تشه بر او بدید و از بند شقیقتش ترا دکنه کز رضای صغیر رمانندین است اما حقیقت معاملات یضای
 بسنگاری منبده باشد علم خداوند غرض اول اعتقاد که خداوند اسیر اجوال بر یمنیاست و اول این بر چنان است
 گویم آنانکه از حق رضی اند بطاوان معرفت و گویم آنانکه رضی اند بنها و آن بنیاست و گویم آنانکه رضی
 بیلا و آن سخن گوناگون است و گویم آنانکه رضی نیستند بر صغیرها و آن محبت است پس آنانکه وسطه بعطاکنند و آنرا بجان عقل
 و چون بجان عقل که کلفت مشقت از دانش این شود و آنرا از صغیرها که وسطه نکند و اطفا با زمانه و مختلفه و ضار دود
 تکلف جمله نهم مشقت بود معرفت انچه حقیقت بود که ندهد مکان شرف بعد از توحی معرفت و چون معرفت در هر
 باشد آن معرفت نکرست بود و آن معرفت نفعت و آن عطا عطا و باز آنکه در دنیا از وی راضی است و در اول بلای کفران بود و
 رضا و وی بحکم نیران بود از آنچه دنیا با سرمدان نزدیک و توی خاطر بران بگارد و با پیچیده نداده آن خبر پیش گذر کند
 و منت آن نگاه نعت بود که نیرت دلیل بود چون از نهم جرایب باشد آن نعت بلا بود و باز آنکه میلا از وی رضی شود
 آن بود که اندر بلا سیلند و منت آن باشد که وسیله تواند شد و هیچ آن مسرت مشاهده دوست بنعم ندارد و باز آنکه
 با صغیر از وی رضا باشد آن جهان که اندک اندر رضا و غصه هستی ایشان رعایت بود و منازل آنها ایشان بجز حضرت
 منتر بر نمانند و سر برده که سر از ایشان جز در در رضا و انفس جعفرانی باشد غایب و در غشی و جستانی روحانی
 و موصوفه را بی ذال از خلق گسته و اندر مقامات و احوال حسب و مساوی کلمات بشته و مردوستی را اندر وصال اندر بشته
 لا یملکون الا نعیم هم ضررا و لا نقعا و لا یملکون موتا و الا حیوة و لا انشورا پس رضا بغیر نمان بود و رضا بدو رضوان در آنچه
 رضا بدو ملک صحیح و هایت عافیت بود و در اول گفت مسلم من لیرضی بالله و یقبضه بشفقت قلبه و تعیب بذر آنکه
 بدو و تقضا او رضی نباشد و لیس مشغول بود و بهر با نصیب خود و نمیش بر بنویسند آن الله علم بالاصوب
فصل و اندر آن است که موسی صلوات الله علیه علیه گفت اللهم دلنی علی عمل الذی اعلت خیرت منی فقال الله انک
 لا تطیق ذلک یا موسی فرمود علی السلام ساجد استقر فأوحی الله الیه ایمن امران ضامی فی ضاک یقصد
 بارضای مرا امانت می کرد از ای چون آن کنم تو از من راضی شوی خداوند گفت یا موسی تو آن تنهنه کرد موسی بجز
 کرد و تضرع نمود خداوند عزوجل بدو وحی فرستاد که ای سید عالمان راضا و خورشید من اندر آن است که تو
 یقبضای من رضی باشی یعنی منبده بقدرت اختصالی رضی باشد علامت آن بود که خداوند تضرع
 از وی رضی است یعنی رضی الله عننا از فضل بن عباس رسید که در مفاصله یا رضای فضیل گفت
 الرضا افضل من الزید لان الامنی لا ینبغی فوق منزلتے رضا افضل ترا زید است

علت از تشه بر او بدید و از بند شقیقتش ترا دکنه کز رضای صغیر رمانندین است اما حقیقت معاملات یضای
 بسنگاری منبده باشد علم خداوند غرض اول اعتقاد که خداوند اسیر اجوال بر یمنیاست و اول این بر چنان است
 گویم آنانکه از حق رضی اند بطاوان معرفت و گویم آنانکه رضی اند بنها و آن بنیاست و گویم آنانکه رضی
 بیلا و آن سخن گوناگون است و گویم آنانکه رضی نیستند بر صغیرها و آن محبت است پس آنانکه وسطه بعطاکنند و آنرا بجان عقل
 و چون بجان عقل که کلفت مشقت از دانش این شود و آنرا از صغیرها که وسطه نکند و اطفا با زمانه و مختلفه و ضار دود
 تکلف جمله نهم مشقت بود معرفت انچه حقیقت بود که ندهد مکان شرف بعد از توحی معرفت و چون معرفت در هر
 باشد آن معرفت نکرست بود و آن معرفت نفعت و آن عطا عطا و باز آنکه در دنیا از وی راضی است و در اول بلای کفران بود و
 رضا و وی بحکم نیران بود از آنچه دنیا با سرمدان نزدیک و توی خاطر بران بگارد و با پیچیده نداده آن خبر پیش گذر کند
 و منت آن نگاه نعت بود که نیرت دلیل بود چون از نهم جرایب باشد آن نعت بلا بود و باز آنکه میلا از وی رضی شود
 آن بود که اندر بلا سیلند و منت آن باشد که وسیله تواند شد و هیچ آن مسرت مشاهده دوست بنعم ندارد و باز آنکه
 با صغیر از وی رضا باشد آن جهان که اندک اندر رضا و غصه هستی ایشان رعایت بود و منازل آنها ایشان بجز حضرت
 منتر بر نمانند و سر برده که سر از ایشان جز در در رضا و انفس جعفرانی باشد غایب و در غشی و جستانی روحانی
 و موصوفه را بی ذال از خلق گسته و اندر مقامات و احوال حسب و مساوی کلمات بشته و مردوستی را اندر وصال اندر بشته
 لا یملکون الا نعیم هم ضررا و لا نقعا و لا یملکون موتا و الا حیوة و لا انشورا پس رضا بغیر نمان بود و رضا بدو رضوان در آنچه
 رضا بدو ملک صحیح و هایت عافیت بود و در اول گفت مسلم من لیرضی بالله و یقبضه بشفقت قلبه و تعیب بذر آنکه
 بدو و تقضا او رضی نباشد و لیس مشغول بود و بهر با نصیب خود و نمیش بر بنویسند آن الله علم بالاصوب
 فصل و اندر آن است که موسی صلوات الله علیه علیه گفت اللهم دلنی علی عمل الذی اعلت خیرت منی فقال الله انک
 لا تطیق ذلک یا موسی فرمود علی السلام ساجد استقر فأوحی الله الیه ایمن امران ضامی فی ضاک یقصد
 بارضای مرا امانت می کرد از ای چون آن کنم تو از من راضی شوی خداوند گفت یا موسی تو آن تنهنه کرد موسی بجز
 کرد و تضرع نمود خداوند عزوجل بدو وحی فرستاد که ای سید عالمان راضا و خورشید من اندر آن است که تو
 یقبضای من رضی باشی یعنی منبده بقدرت اختصالی رضی باشد علامت آن بود که خداوند تضرع
 از وی رضی است یعنی رضی الله عننا از فضل بن عباس رسید که در مفاصله یا رضای فضیل گفت
 الرضا افضل من الزید لان الامنی لا ینبغی فوق منزلتے رضا افضل ترا زید است

در وقت بود چنانکه روزی ابوحنزه فهد که مردی بود نزد یک آند را در مسجد جامع بود
 و حارث بن شاه غیری وقت که بانگ کردی اندر آن ساعت بگردد ابوحنزه نعره برد حارث برخواست و کار بگرفت گفت
 گفت تعهد شتر می کرد در میان اندر یک شیخ افتادند و از وحید که در نماز ابوحنزه را گفت مسلم با مطر و گفتند
 با جلودار از جمله خویش طلبا و موصدا که در آنیم شیخ را با وی این ترود از کجا پدید آمد حارث گفت همراه با تو ترود
 اندر وی بگریزی و میرانه و بالین بر یک سینه غرق تو حیدمی ندانم اما چه در آنچه میباید کرد که مانند باشد با فضل حللیان
 تا از عقال ایشان در معاملات و خوشانی باشد معنی که عقل ندارد بر مجاری عادت و سبب خود با یکی میگردد
 تا تو معلوم شد حق از جمل متجربان در دستان می جزیر بگام آرام نه و خبر با سلام و وقت حال و در بر این مصلحت نزل
 و چون بود و تمام بودیم در پنجم ابوحنزه آنوقت بنظر شیخ بدید گفت ایها شیخ هر چند که در مصلحت درست بود اما چون
 ذل من باشد بود فعل قومی تو بر کم و باز گشت در این چنین در هر فریاد است و من شکر کردم این طریقه سخت است
 در راه مستجاب این فرجه کجا میسازد گفت هر کس آن حکم بپوشد و ایام الاخره لعین خواهد بود اللهم که بجز این
 آورد و بر تو قیامت ایمان دارد بر تو استبانت باشد و شک علی بن عثمان الجمالی ام پست از خداوند شما بخوابد
 معالمت و در این صحبت ترسانان مانند نیا که اگر اندر معصیت با ایشان موافقت یعنی دشمنی گردانند و غوغا باشد
 الجلس و اما القصار سه تولا می قصاریان با صالحین چون بن محمد بن عماره القصار بود رضی الله عنهما
 از علمای بزرگ بود معالمت بنظر طبیعت و طریق وی اظهار و نشر طاعت بود و اندر فنون مسائل او در تمام عادت
 که باید که علم تقصیر بنویسد تر از آن باشد که علم غنم نبوی باید که اندر ضلالت مملکت نیکوتر از آن کسی که اندر بلا غنم کتفا
 اعظم از حق تشنگان است بخلق و با طاعت اندر ابتدا او کتاب یاد آورده ام بدان اختصاص کردم منزل تطویل را در اول
 حکایات وی یکی آن است که در روزی اندر جو بار جزیره نشاء بود بر فرغم نوم نام عیاری بود بعبودت معروف و جمعی از
 نشاء بود اندر حکم او بودند و در اندر راه بدیدیم گفتیم با نوم جو اندر وی چه چیز است گفت جو اندر وی من نخوابی با آن
 خود گفتیم هر دو گوی گفت جو اندر وی من آنست که من قبایر و من در قوه پیشم و معالمت آن بود ام تا صوم
 داد و شمر خلق اندر آن مایل از معصیت برینم جو اندر وی تو آنکه آن مرقه بیرون کنی تا تو بخلق و خلق تو نشاء
 پس جو اندر وی من خط شریعت بود بر اظهار و از آن تو حقه حقیقت بود بر سر آمدن دین اصلی تو است و اما ما
 دین کرده تویی بانی بر طیفور بن عبید الله گفتند دو سه از او سواد متصرف بود و از کبرای ایشان
 طریقتی و غلبه سکوت بود و غلبه شوق حق از جمل در سکوتی از منس کس آدی نباشد هر که از دیر

در این وقت بود چنانکه روزی ابوحنزه فهد که مردی بود نزد یک آند را در مسجد جامع بود
 و حارث بن شاه غیری وقت که بانگ کردی اندر آن ساعت بگردد ابوحنزه نعره برد حارث برخواست و کار بگرفت گفت
 گفت تعهد شتر می کرد در میان اندر یک شیخ افتادند و از وحید که در نماز ابوحنزه را گفت مسلم با مطر و گفتند
 با جلودار از جمله خویش طلبا و موصدا که در آنیم شیخ را با وی این ترود از کجا پدید آمد حارث گفت همراه با تو ترود
 اندر وی بگریزی و میرانه و بالین بر یک سینه غرق تو حیدمی ندانم اما چه در آنچه میباید کرد که مانند باشد با فضل حللیان
 تا از عقال ایشان در معاملات و خوشانی باشد معنی که عقل ندارد بر مجاری عادت و سبب خود با یکی میگردد
 تا تو معلوم شد حق از جمل متجربان در دستان می جزیر بگام آرام نه و خبر با سلام و وقت حال و در بر این مصلحت نزل
 و چون بود و تمام بودیم در پنجم ابوحنزه آنوقت بنظر شیخ بدید گفت ایها شیخ هر چند که در مصلحت درست بود اما چون
 ذل من باشد بود فعل قومی تو بر کم و باز گشت در این چنین در هر فریاد است و من شکر کردم این طریقه سخت است
 در راه مستجاب این فرجه کجا میسازد گفت هر کس آن حکم بپوشد و ایام الاخره لعین خواهد بود اللهم که بجز این
 آورد و بر تو قیامت ایمان دارد بر تو استبانت باشد و شک علی بن عثمان الجمالی ام پست از خداوند شما بخوابد
 معالمت و در این صحبت ترسانان مانند نیا که اگر اندر معصیت با ایشان موافقت یعنی دشمنی گردانند و غوغا باشد
 الجلس و اما القصار سه تولا می قصاریان با صالحین چون بن محمد بن عماره القصار بود رضی الله عنهما
 از علمای بزرگ بود معالمت بنظر طبیعت و طریق وی اظهار و نشر طاعت بود و اندر فنون مسائل او در تمام عادت
 که باید که علم تقصیر بنویسد تر از آن باشد که علم غنم نبوی باید که اندر ضلالت مملکت نیکوتر از آن کسی که اندر بلا غنم کتفا
 اعظم از حق تشنگان است بخلق و با طاعت اندر ابتدا او کتاب یاد آورده ام بدان اختصاص کردم منزل تطویل را در اول
 حکایات وی یکی آن است که در روزی اندر جو بار جزیره نشاء بود بر فرغم نوم نام عیاری بود بعبودت معروف و جمعی از
 نشاء بود اندر حکم او بودند و در اندر راه بدیدیم گفتیم با نوم جو اندر وی چه چیز است گفت جو اندر وی من نخوابی با آن
 خود گفتیم هر دو گوی گفت جو اندر وی من آنست که من قبایر و من در قوه پیشم و معالمت آن بود ام تا صوم
 داد و شمر خلق اندر آن مایل از معصیت برینم جو اندر وی تو آنکه آن مرقه بیرون کنی تا تو بخلق و خلق تو نشاء
 پس جو اندر وی من خط شریعت بود بر اظهار و از آن تو حقه حقیقت بود بر سر آمدن دین اصلی تو است و اما ما
 دین کرده تویی بانی بر طیفور بن عبید الله گفتند دو سه از او سواد متصرف بود و از کبرای ایشان
 طریقتی و غلبه سکوت بود و غلبه شوق حق از جمل در سکوتی از منس کس آدی نباشد هر که از دیر

تذکره
کتابخانه
مکتب
تاریخ
توضیح
مجموعه
کتابخانه
تاریخ
توضیح
مجموعه

التساخیر بود و بر این عوت کردن باطل بود و تعلیه بر آن حائل الاتحاده صافی است که بود آدی را به
 یوز و سلطان و سکران و غیره منسوب باشد و این چنین اتحاث نمودند و بعضی از او استیضاح بریادیدند و شایخ
 همانند که اقتدایند بر حقیق که از دور حوالی است باشد درست نیاید و باز گردوی و داد اند که کسی تکلف او را و غلبه
 پروان بجای که بسیار کثرت م ایجا افغان است که افغانا ایما مگر نیاید یا خود را مگر غیره گمان باشد که در این دو وجه باشد یکی
 خود را مگر دیگری مرید او این ترک هیچ باشد و دیگر خود را مانند که تا بعضی کس را بر این ره برساند که خود را مانند
 آن قوم کرد و دست تاسون باشد بر آن را که غلبه است م من شد به قبم نهو نم پس بر امر از نهو ای هات آید اندر
 بیار و بر درگاه سپید باشد تا خداوند تکمیل و تحقیق معانی بر وی آن بکشاید که یکی از شایخ گفت المشایدات
 سواریش ایجا هات گویم ایجا هات اندر عالم نکو باشد تا سکر و غلبه از نهو تحت کس نیاید تا ایجا هات مر آنرا حلیان
 کرد و همین ایجا هات حصول دیگر علت نگردد و ایجا هات اندر حال سمو توان کرد و صاحب محور قبله قبول سکر باشد
 این حال باشد و اکنون تحقیق سمو سکر را با اختلاف شایخ بیان کنم تا شکل بر خیزد و شایخ اندر عرض است کلاما
 فی السکر و الصحیوان هر که باشد که سکر و غلبه است که ارباب است کرده انداز غلبه حقیقی و صحیح است
 از حصول براد و اصل مسکرا و این معنی سخن بسیار است که در هیچ چیز بر آن فضل نهند و در هیچ فضل نهند آنکه
 سکر فضل نهند بر سمو و آن بویز است و متابعان است که گویند سمو تکلیف استعمال صفت آوست صورت گیرد
 و در حجاب بگنیم بود و حق و سکر بر زوال است نقص صفات بشریت و ذماب بر شیر خستیاوی است و تا آخر سخن از تحقیق
 بیقای است و توضیح اندری موجود است بخلاف غلبه و این المی و تم و کمل از ان بود چنانکه داد و اندر حال
 سمو بود فعلی از وی بود و خداوند تکمیل فعل بر او اضافت کرد و گفت و نقل داد و حالوت و بنام زائد سکر بود
 فعلی از وی بود و خداوند تکمیل فعل بر او اضافت کرد و گفت و امر است لیکن اقتدر می نشان باین
 معنی و مبر که بنویسند و بعدتا خواند که گفتند که در وی بود که است و اگر بنویسند و در صفات خودمانی
 گفتند که در آن کج کردیم پس اضافت فعل بنده سخن دیگر تر از اضافت فعل حق بنده که چون فعل حق بنده اضافت
 بنده بنویسند و چون فعل بنده سخن مضایف بود سخن قایم بود که چون بنده بنویسند و قایم بود که چون بنده بنده بنده
 بجای نیانند که بنایست یعنی بر زن او ریاید و چون سخن قایم بود که چنان بود که در بیایه السلام را گفتند
 هم ازین سخن آن بدین بر چه ارام شد از آن محل صحر بود و در محل سکر و باز آنکه میفرماید فضل بنده بر
 آن بنده است و متابعان و گویند که کمال آفت از آن سخن است و در نهایت و صحت مکرر است

مکتب
تاریخ
توضیح
مجموعه
کتابخانه
تاریخ
توضیح
مجموعه

تذکره
کتابخانه
مکتب
تاریخ
توضیح
مجموعه
کتابخانه
تاریخ
توضیح
مجموعه

خود چون قاعده سینه‌ای طالب باشد یا از روی فتادی یا از روی تقای و یا از روی محوش یا از روی شتاب تشوین
 صحیح الحال باشد ناید تحقیق حاصل نشود نه آنچه دل را ملحق بخورد میاید از کل نباتات و گیاهینایی هرگز از نباتات
 رحمت نباشد و از آفت آن سنگا رخی و مانند خلق اندر چیز با بدون حتی بدست که چیزی را از خاکه سینه سینه
 در دیدار دست بود گوید باشد یکی آنکه ناظر اندیشی کجیم بقای وی گردد دیگر آنکه کجیم قنای آن کجیم و دیگر آنکه کجیم
 مرکز اندر بقا خود با حسن بیدار شایا بخود باقی زیند اندر حال لغتشان اگر کجیم قنای آن بخرد کل موجودات را اندر
 بقای حق نماید بدین هر دو صفت مراد از موجودات امراض فرماید و از آن بود که بیچاره صلح گفت امراض
 که اللهم انما الاله الشارکما سی زانچه بر کردید آسود سینهی قول خدایت عزوجل که گفت فاعلموا ان اول الالبصار
 تا زیند بقا بگردید پس آنچه بر اندر احوال صحود دست نیاید در مل سکر از سینه بیج آگاهی صیت جمله سوخت
 اندر حال سکر بود طاعت اظهار کجیم ندرست و از پیش بشد و رسول صلح اندر حال صحود از کجیم بقا بگردید پس
 کجیم بود و بر زمان بسیار تر و بسیار تر و بیشتر شربت الارح کا سانبی کاس + فمافدا شربت باروت سوختن
 گفتی و هجی جنیدی در سب بود که سکر از نگاه کورگان است و صحوفنا گاه مردان منکعلی شغل ان الجلال ام وقت
 شخم که کمال حال صاحب کجیم باشد و کجیم درجه اندر صحود از روت با زانگی شربت بود پس کجیم آفت نامه
 بهتر از سکر کی که کس آن آفت و از عثمان مغربله رح حکایت آرنه که اندر سینهی حال سیت سال عزلت کرد
 میانها چنانکه حس روی نشیند تا از سفت بنیت و کجیم و شمشیرش بقدر گذرگاه جوال و زمیند از بر
 صورت آو میان کجیم و بران سیت سال فرمان صحبت آه و لغت بطن صحبت کرن با خود گفت تها صحبت با اهل صلح کجیم
 کجیم تا مبارک تصد اهل کجیم در شایخ را بدل دادن و آگاهی بود بجهتقبال ابرو و آن اندر و یا یافتند صحت
 سبیل شد بهما کجیم کجیم خلقت دروی خیری نده بود گفتند یا با عثمان سیت سال بر صفت زینت کجیم
 و در پیش اندر روزگار تو ما جز سندنرا املوی که چهار قتی و چه دیدی چه چای قتی و چه با زانگی گفت لبسکر تو سیم
 و آفت سکر دیدیم و نوسیدی یا قیم بجز با زانگی کجیم گفتند یا با عثمان سیت سال بر صفت زینت کجیم
 و سکر که تو افصح جلد برادری آفت سکر با زانگی پس سکر جلد سیت فناست و عین بقا صفت و آنچه با سب
 و صحود جلد یار بقا در سیت صفت و این کجیم باشد و در جلد کجیم صحت سکر از زانگی کجیم از صحت کجیم
 باشد از آنچه صفت سیت زیاده صحود تا او صفا ندهد و زانگی از زانگی کجیم و چون کجیم بقا صفت کجیم
 استی باشد و در سب مال شایان است اندر صحود سکر و از او نیز در حکایت آرنه منقول است که کجیم سعاد

فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت
تاریخ و جغرافیه
فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت

در حق برنام زشت که هر گوی اند کسی که قطره از بحر محبت بچورد دست گرد و با نیزه و اب باز و زشت کردگی
 اندر کسی که همه ریای های عالم شراب محبت گردد و به جمل بر بگردد و هنوز از شنگله میخیزند و در آن صورت میزدند که
 هیچی از سکر بیارت کرده است و با نیزه میزد و برخلاف آن است که صاحب مو آن باشد که طاقت قطره هم نخورد
 و صاحب سکر آنکه سستی همه را بچورد و نیز دیگر با پیش از آنکه شراب آلت سکر باشد چنین سخن اولیتر و صوفیان بود
 با شراب نیار آمد تا سکر برود گوید و دیگری شراب نبود دیگر کجاست محبت و سکر مودق معلول باشد که تولد این از دست
 لغت بود و سکر محبتی هلت بود که تولد آن از رویت نغم بود پس هر که لغت بنید و بخود میزد و داده باشد و دیگر
 مستقیم بودی بنید خود را ندیده باشد اگر چه اندر سکر بود سکرین صوم باشد و همچو نیزه و گوید نیست یکی صوم لغت
 بر محبت صوم که شفته بود آن جالب اعظم بود و صوم کی است بود آن کشف امین باشد پس هر که غرض لغت بود اگر چه
 صوم باشد سکر بود و آنکه موصول محبت بود اگر سکر بود صوم باشد و چون اصل معکوم بود صوم چون سکر باشد سکر چون
 صوم و چون اصل بود همچنان صوم سکر بود و طبعی ناید از آن طرف این برود و سکر مودق موصول است و نسبت
 کج که بدایت دیگری باشد بدایت و نهایت جز نشد تفاوتی صورت گیرد و آنچه نسبت آن تفاوت باشد اندر حکم مستسا
 باشد بحرفی تفاوتی بود از زمینگی گویشها از طبع اصحاب خجراج است و سکر مودق صوم + و اندر صوم
 و در سکر مودق مودق تفاوتی دیگر بود و بعضی از سکر مودق مودق تفاوتی دیگر بود و بعضی از سکر مودق مودق تفاوتی دیگر بود
 گرفته گفت یا با فضل اندر جز و چه صوم گفت به آنکه تو اندر ترک اولی است پس اختلاف هر است گفت خلاف تومی
 یعنی که از من چه سستی که چه صوم استی نشیاید شود از شکیما که بیدار کرد خلاف بر خیزت و بذلست که من تو چه
 به طلبیم پس طغوریان با جانید میان این مقدار خلاف رود که یاد کردیم و اندر سعادت مطلق مذکور است که محبت
 و تمایز عزت بود و در میدان را جمله این نیز ماید این طریق محمود است سکر سکر پندیده است اگر سکر شود
و اما الجدیدیه قلبی و حسی است باقی تمام الجدیدین محمد کز در وقت و اندر طرادوس العلماء گفتند
 رسید این طریق و نام الامیر ایشان بود و طریق است سستی بر صوم است بر عکس طغوریان و خلاف است
 گفتند و معروف ترین مذاهب کوشه و ترین آن مذاهب است و است و شایخ من جمله جنبه مذاهب
 بوده اند و جز این اندر کلمات معشان اختلاف بسیار است و اورا اندر معاملات این نظر لغت اما
 مخالفت لغوی را این اختصار کردم و اگر کسی را باید که بیشتر از این بدانند از جاسه دیگر باید بخوانند
 اما هر چه معلوم شود که مذاهب من اندر این کتاب اختصاص است و ترک لغوی و با تشدد و التوفیق و اندر کجاست

فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت
تاریخ و جغرافیه
فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت
تاریخ و جغرافیه
فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت

تاریخ و جغرافیه
فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت
تاریخ و جغرافیه
فلسفه و منطق
تاریخ و جغرافیه
ادب و لغت
ریاضیات
فقه و شریعت

با هم که چون این صورت از طرف خود از هر دو بن عثمان تبرک زدند بگفتند که گفتیم چه آمدی گفت تا با شیخ صحبت
 گفت اما با ما با ما صحبت که صحبت رحمت بیاید که چون آفت صحبت کنی چنان باشد که با سهل استی
 و با هم کردی گفت ای شیخ احوال که صفتان العبد و ما دم العبد بجز با من به هیچی در اوصاف صوفی و صفت
 هر دو بر او پیوسته بنده از خداوند مجرب است اما اوصاف و فاش شود چندی گفت یابن انصوری که در این صفت
 خطا کردی اند صوفی و سکر از خود مطلق نیست که صوفی عبارت از صحت حال است باقی و سکر عبارت از زود رفتن
 و غایت محبت و این هر دو اند که صفت و اکتساب حق اند نیاید و من باین مضمون از کلام تو فعلی بسیار شنیدم
 عبادت اسماء و اما النوریه قولی نوریان بانی الحسن احمد بن محمد نوری در کتب خود یکی از صفت و در کتب
 متصوفه بود که مشهور تر از نوران در میان ایشان بناقب لایع و صحیح طالع و در اواز تصوف غیبی سپید است اما
 در پیش تفصیل تصوف باشد بفرموده و حاصلش موافق چندی باشد و از نور در طریقت وی یکی است که اندر صحبت
 حق صاحبش را میری خود صحبت بی اختیار ارم دارد و گوید که صحبت مرد و نیش از اولی صفت و عزت است
 و انبیا صاحبیم فرضیه است و از وی می آید که گفت ایام که در اواز فان العزله مقارنه الشیطان و حکیم با صحبتشان
 و سایر ائمه بجز از عزت که آن مقارنه شیطان است در شبها بصحبت که اندر صحبت نشودی صفت عزت که گفتند
 میان کم و چون با صحبت عزت رسم آنجا روز آنرا شرح کنیم تا فریاد ما تر شود با انبیا و عزت الکلام
 خداوند گفت عزت و یوزون علی القلوب و لو کان بهم خصاصه انبیا کنند اگر چه بدان حاجت باشد و زول است
 انبیا و انبیا صحابه است بجز خصوص حقیقت انبیا آن بود که اندر صحبت حق صفا خود بگذارد و نصیب از انبیا
 و بجز بر خود نهند از برای حقیقت صاحب خود لان الانبیا القیام بمعانته الامیار هم استعمال الاموال لیسوا لیسوا
 قال الله علی خذوا من العرف و عرض عن الاممین این سخن هم تر اندر باب الصبر باید امور پنجگانه است
 دین برود و گوید باشد یکی اندر صحبت چنانکه ذکرش گذشت و دیگر اندر صحبت و اندر انبیا حق صفا نوری از بزم گفت
 و اما اندر انبیا حق دست هر دو در صحبت او اندر کلمات مشهور است که چون فلام فلیل انبیا لیه عبادت خود ظاهر کرد
 هر یک حضوری دیگر گوید بدیدار آورد نوری در تمام و بجزه را بگرفتند و بداد و انبیا برنده فلام فلیل گفت
 اندر نامه اگر ای امیرالمؤمنین فرمانی در پیش ایشان اصل نادر است که سر سپاسین کرده اند و هر یک از ایشان
 خبری است که بر اید این دو ضامن بر وی بزرگ خلیفه در وقت لغز بود که در شبها ایشان بزند تا آید آن هر دو بستانند
 نسیان متقل فلام کردی بر خدا و سبحان است بر نگاه نسیان بطریق حق تمام این عیب است در مردمان

سایه گشت که بر افروختن شیر خندان چو دست که برین جنبت فراموشی برین نیکو تو آمدی هنوز نوبت نماند
 طریقت من بنی برایش است و عزیزترین چیز ما در دنیا ز مدگانیست که تا چشم جفا نماند کارین بلا دانم
 که کینفس دنیا بنزدیک من است هزار هزار سال آفرینت آنچه این سر آمد حسرت و آن سر آفریت و درت و درت
 زید از غیر سلفی که در ملک خلیفه از وقت طبع و وقت سخن می از خندان حال تعجب بود که من استا که خدا بر ایشان
 و خاص القضاة ابو عباس صلح بود و اول ایشان بود که در می بر شد اجماع برد و آنچه بر سید از ایشان از حکم
 ایشان از در آن تمام یافت و از مصلحت خود احوال ایشان شود و خود انگاه نوزی گفت ایها القاضی اینهمه بر سید
 چسبید فان اشعبا و یا کون الله بشیر یون باشد و یقولون الله خداوند امر و زند که قیامت است
 تمیز و حرکت و سکون چه بدو زده بدو بدو پائیدر مشاهده اگر که هر کس خطه شاد حق از در کار ایشان گشته شود جز در
 از نهاد ایشان بر اید قاضی تعجب از وقت سلام صحبت جان رخ ایله نوشت که اگر گنبد از خطه من گنجی هم در کلمه که از
 روی زمین بود می نیست خلیفه ایشان را بخواند گفت گفتند با او بر من بت آنست که ما را فرودش کنی نه قبول خدا
 دانی نه بجهت خود مطرود که بر تو را چون قبلت قبول تو چون بحر تو حلیه بگریست و بگریست مرثیانه با که در دنیا
 روی است اگر که گفت این عمر را شوی شهر شما ما می آرد و کرد اندر همه طلب کردند دنیا فزند و آن چنین بود دنیا فتم
 نفرمودم که تا بیا کی کند پیش و آدم اثر شادی اندر سیکار و باوردن آن نای دیدم و حال سحله بر در سر آمد
 نغزود که این بد آن کین منند فلام گفست سید چندین نری ایتمی تو هستی اکنون جو میدی با سجا این رسایل را
 چیزی دیگر میدیم گفتم سلام خوردن این بر من حرم است که این انزل میرون کردم میان خبری که از رسول
 شنیدیم ای ای استیجبه شوقه فرزند شوقه وارثه نفسی غمزه آنکه آرزو نند و در چشمه از شوقه انگاه که با بدت از زبان
 و دیگر بر بدای لغیر از خود اردو اما که خداوند مراد را با ما زد و حکایتی ایتم که کس از ایشان بیادند فرزندند
 را به قطع سنند مغز ایشان از تنگی در یافت و با ایشان بکثرت گریه بر یکدیگر انبار سید کردند کس نموند تا سید از دنیا
 بشدند از تنگی بگریستن گفتم چون دیدم همه بر فندان بخورم و بقوت آن ماه با ز آدم کج گفتم
 او را اگر نخوردی بهتر بودی دے دے گفتم یا نه اشروعیت چنین دانست که اگر نخوردی قائل نفس
 خود بودی و با خود بدان گفتم پس ایشان قائل نفس خود بود ما ندگفت از آن که ایشان
 یکدیگر خورد دیگری بخورد و چون جمله اندر سو رفتند فرزند من با هم و آب لا محاله بر من واجبست مغز
 که آن بیاید خود چون اصل این من علی کرم الله وجهه بر سید بر مسلم حضرت است و با او بر صدق رضی الله

بر اینها اسکن کافر است
 چون بگوید شوقه شوقه
 زهر کار با بر کینست
 همین است که کوفت جوان
 در زار ایشان بود
 بر سید از تنگی
 این کوفت ای دل داری با این

از کتبیرون آمد و بنبار اندر آمدند و آن شب که گفتار قصه تهنیت بخیزیدند غصه عز و جل هر اصل ایسا گیس که گفت کن
 ستاین شما سجاد دارم یکی از زندگان در دوازده مری گزیدیم گیس از روشما گمانا کند برادرم در بر خود
 زندگانی و سگ فز و اختیار کند هر دو روز از زندگی خشتا کرد خداوند با جبرائیل و میکائیل گفت شتر خلیا پدید
 و خورش بر خدی که در صبح این که در انا صل بود بر آوردم و بی قتل و سرک خود را اختیار کرد و بر جا سفتی بخواهد و از زبان قتل
 می کرد زندگانی بر جاستا کرد و سیکان خود که خون بود بر زمین شویدی ویرا از دشمنان مکه اید این که جبرائیل میکائیل
 بیامند و یکی بر سر کاه نشیست و یکی بر پای کاه می بر ایسا گفت پنج مرغ مشک یا بر جی طالع این شهر شکار باسی یکی علی
 طاکت گیس چون تو ای سپهری مایک که خداوند تقاضا تو سبات سکن بر همه ملک که تو اندر خواستی خشته نگاه این
 آمدند شرفان او در این لباس من سبزی نشسته با مرضات الله و همد رؤف بالعباد و چون محبت هر بعد خداوند متعال
 مر سنان از او زد مگر دیده زنی گوید از صالحات ایسا کن مری آن دم باخترت آب لکب از آن خود بر اندر کلاه
 کیه را دیدم اگر دم صحابه محمود کنگه و نفس شتر و من شارت کرد که آن آب من ده من آن آب کپور نم هر روز
 آواز داد که بر نه وی آن آب بخورد و مرگت کپور چون بد او آوردم دیگرے آواز داد که بر نه وی آن آب بخورد و مرگت
 بر و بر جینت بیفت کسی هم خواست که آن شربت آب من استان جان بداد با زکتم تا دیگر را دم شمش حق رسیده
 بودند نگاه این کت آمد و یونز و آن علی انفسه و دوکان بهم خصصت و آن در بی اسیرا مل عابدی و دو چهار صد سال سبادت کرده
 زور گفت خداوند اگر این کوه با نیامه بودی رفتن سیار کون بر بندگان انسان در بودی غیر وقت زمان
 آمد که مر آن عابد را بگویی که ترا بقصر اندر ملک ما است اکنون که تصرف کردی نامت را از دیوان خدا با او
 دیوان شقیما نوشتیم با ما و در اول طلب دیدار آنچه شکرت کردم خداوند با سیر رفت گفت ای زاهد بر شهادت سکره
 شکر و حجاب شود گفت شکر من بر شقوات است بر آنست که نام من اندر دیوا است از دو او صیغ و اما حاتم دارم ای سواد
 گفت بگویی تا با بگویم گفت بگویی هر خدا را عز و جل اکنون که مرا بد و رخ سفیرستی چندان گران مرا که جانم مولود
 عاصی بگری تا ایشان جمله بر پشت روند فرامان آمد که بگویی مرا آن بنده را که این تهمان از بر آمانت تو بود که جلوه کردن
 تو بود بر خلقی و تقصارت تو و آنکه شفاعت کنی اورا اندر شربت بانیه و من از احمد شری بر میم که این که بود بر
 چگون بود گفت وقتی مر آن خرس بر ختم تو با بان فرود شدم بر شتران خود مدتی آنجا بودم و پیوسته مرغ دست سینه
 که گزیدم و دے و نصیب خود ندیدم و دیگرے بردا دے و قول خدی عز و جل و یونز و آن علی انفسه
 دو لکان بهم خصصا عده - اندر پیشش دل من تازه بود و برین طایفه اعتماد داشتتم

و بار بار
 انچه در میان من
 اسلم من اوگور گزیده است
 و در خفت من سینه سینه
 گفتن من انچه در خست
 و در خست من و در خست
 و در خست من و در خست
 و در خست من و در خست
 و در خست من و در خست
 و در خست من و در خست
 و در خست من و در خست

لا اله الا الله محمد ربه

و بنده بخدمان کن را بنیاد بر بنویست و بدان بنده است و مخالفت و کجاست بنده و خداوند است که امر کرد و عفو کرد
 گردن بآن وضع کرد در آن ناز که بخلاف نفس کشید و ذم کرد آن ناز که بر نفی نفس رفتند و بنا که خدا عزوجل گفت
 نهی نفس من آنچه خان المنت هی الی و نیز گفت عقل جاهل و سوانع لاتی و انفسکم شکرتکم و از سوی
 صدیق علیه السلام هر چه را که گفت و آبر کفایت و آبر کفایت ان نفس الاماره با سواد الاماره ربی و دیگر کفایت اذا اراد الله
 بیهیضه یا صبره که بوی شبیه و اندامش را برود و دست که خدا عزوجل در او جاری فرستاد یا در او عاده نفس خان و در کفایت عاده
 بر خلیفه که با که در او صفا اندازد و خلاص صفت ره صفت باید تا بدان قایل بود و دیگر صفت خود قایل نیست به معرفت آن
 صفت حرف شناعت حق با اسرارم و کرد و در حق شناختن آن عین عیان است و سیرت آن در نزد شنایت
 مردمان سخن گفته اند که تا این اسم هر چه چیز را در است و علم این بر هر پهلوانی فرزند است تا آنچه که هر کس در جاهل بود
 جانانه بود و چون بنده مکتف باشد معرفت خدا و مد معرفت خود او را با بیست هجرت حدیث خود تمام خداوند شناسد
 در نسبت خود بیست هجرت معلوم گردد و نصرت کتب برین تلقی است که خداوند است که امر فرمود تا هر کس که معرفت کند
 غیر عین است که بر اسم الا ان غیر نفس هی صفت نفس و دیگر گفت از شایع که هر کس این نفس نبود با غیر این سوال است
 نفس عرف ربی اسم غنی لقبه با معنیان نقد عرف ربی بالبقا و در بیان معنی نفس به اندلی نقد عرف ربی بالبقا و در بیان
 معنی نفس با بقا و نقد عرف ربی با البقاء و معنی پس هر که خداوند شناسد از معرفت کل عجوب باشد که از این جمله اینها
 معرفت انسانیت است و شکران مردمان خداوند را زایل کند و هر کس گویند انسان هر چه معرفت در این جسد او در شکل
 آن است و موعود که او و ما و از عقل طایفه محفوظ باشد در حق معرفت آن در این طایفه است تا آنچه میان جوانان این نیست
 چه شود ویر انسان بچونند و این نام انسان شخص خود بر نوز چون بان بود آنسا بود زنده و چون جان باشد
 انشا باشد زنده دیگر آنکه جان از قدر قابل ستونز معرفت ما در انسان بچونند و اگر طایفه نهایت سع بود یا نیست
 که هر جا که جان بود حکم انبیت موجود بود پس در این قایل نیست بطریق الی انسان که در رمی دیگر گفتند که این اسم و نام بر اسم
 و حسبت میگوید چون یکی از دیگر معنای بود این اسم قدستون چنانکه هر کسی چون روزگاری تمهید شود یکی ریا به دیگر
 سفیدان را حق خوانند چون از یکدیگر جدا باشند از یکدیگر سایه خواهند و دیگر خواهند و این نیز طایفه است بقول
 خدا عزوجل که گفت هل علی علی ان من حق من لدر که کن شیئا مذکور حکا که دم در جان انسان بخوانند که هنوز
 جان میدان قانی میوست بود و گرمی دیگر گویند که انسان هر چه معرفت تا چیزی بحال آن است که فاعله مدله صفا
 آدی مان است و این هم حال است که اگر کسی را بشنود دل از دست بردن کند هم اسم انسان است از بنده

نفس است که در این
 عمل کردن نفس
 باطنی است که در
 عمل کردن نفس
 باطنی است که در
 عمل کردن نفس
 باطنی است که در

عقل است که در این
 عمل کردن نفس
 باطنی است که در
 عمل کردن نفس
 باطنی است که در

و پیش از جان با اتفاق اندک فالک بدم دل خود گردید گویند از مدعیان مضموفه را اندر معنی خلل غلط افتاده است
 و گویند که انسان کن شارب تحمل غیر نیست و آن سرالهی است درین جهت بدلیست و آن سود است اندر شارب
 طبع در اتحاد جسم روح گویم با اتفاق جمله عملا و مجازین که فساد است در آن است و اندر نشان این معنی نیست
 ازین امر جمله تغییر و امکان نشان است و قابل بود معنی این معنی نیست که از انسان خوانند و اندر معنی نیز خود اندر
 عز وجل جمله با یبار که از ما نگرند اندر است انسان اندر است بدون سوال آن در معنی و ایمان نیست بولید عز وجل و اندر
 خلقنا الانسان من سلاله ترس طبعین غم حبلنا بلطفه فی تراویکین ثم خلقنا انطفه غلقت خلقنا احلقت به مضغه مخلقا
 مضغه عها الکلمه تا انما الخا فرشته از خلقا آخر فقبا که شد من النجا العین یقین فعل و اندر عز وجل که صدق
 امر و صدق است از انکار انکار این صورت که مضموفه با هم تغییر نشان این است چنانکه گویند که گفتند انما بل سنت که انسان
 است که صورتش کیفیت جسم است که است این هم را از او نطفه که با او میسرود و آنست که هم بر ظاهر و باطن مراد است
 میسرود و ندرست و بیار و است میسرود چون بر مازن با اتفاق بر میسرود که باطن را با اندر خلقت پس آنکه نطفه
 انسان که با او میسرود نطفه همان نطفه است که با او میسرود و یکی نفس است و دیگری جسم است و ازین معنی بود که بدن
 میسرود و روح عقل نفس و جسم و حس در مردم نمونه است از کل عالم و عالم در دو جهان است و از هر دو جهان انسان
 نشان است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب و از بلغم و خون و مغز و مو و او نشان این جهان است
 و در روح و در دوستان سجا بهشت از انکاف نفس سجا در رخ اند آفت و حست و جسم سجا عرضا و جمال این در دو نفر
 در دو نیست پس بهشت تاثیر رخسار او و در روح و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر
 در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر و در دو نفر
 اندر دنیا از نفس نجات یابد و تحقیق ارادت نرسد که قاعده آن روح است بحقیقت قربت و معرفت هم نرسد
 پس هر که اندر دنیا از نفس نجات یابد و تحقیق ارادت نرسد که قاعده آن روح است بحقیقت قربت و معرفت هم نرسد
 روح هم در این عالم بود نیست که اندر دنیا نمونه آن است که در این عالم بود نیست که اندر دنیا نمونه آن است
 تدبیر آن یک صواب و از انان گیری خطا پس بر طلب این در گاه بود که بیو طریق مخالفت است پس در آنجا
 وی سر روح و عقل مد کرده باشند و اندر علم فصل اما آنچه مشایخ گفته اند از اندر نفس و از انان صری گویند
 انجا که در نفس تدبیر صعب است و در نفس تدبیر آن نیز متابعت و متابعت و متابعت و متابعت و متابعت و متابعت
 و مخالفت حق سر و جابها بود و او نیز بدستگاه گوید هم نفس صفت لاسکن الی با باطل نفس صفتی است که

ملک و قتل کائنات
 مراد از روح خلط کبریا
 روح خلط کبریا
 بیجان عالمی در بدن
 روح در بدن انسانی
 در دو نفر و در دو نفر

که سکونت آن باطل بود هر که در یاقق نین کند و محمد بن علی الترمذی گوید در هر مردمان تعرف کنی هم بقدر است
 نیک نفس که تعرفت نفسها با کیف تعرف خیر خواهی تا حق برسد هر با ایها نفس انقلو نفس خود با آنکه
 بود مرغ و نهشتا سدر چگونگی خود را بشناس یعنی نفس خود اندر حال آنجا خود بخود بخوبی خود بخود بخوبی چگونه بخوبی
 کرد و صد گفت هر سانس الگفر قدریکه علی مراد نفسک تا که کفر قیام ننده با بر او من خود را بجز نفس را بطیفا
 اسلام تعالی نیست الا حال پیوسته با عرض کوشند عرض منکر بود و منکر بکاره و ابوسلیمان از آن گوید در هر نفس
 خانیته که الله ناعته و فضل الامثال خلاصها نفس خاست اندر آراء انتم است از طلب ضار بهترین عملها خلاص است
 ز آنچه خیاسته اندر امانت بجای کنی بود و ترک صنایع که در انفاست این امر منتهی پیش از آن است که صحر
 تو اگر در جنگ آزاده آدم بر مقصود و آفات در سبب هر امر از محبت مجاهدت نفس در یافت آن
 طریق بیان اندر حقیقت آن بالله التوفیق الکلاهی فی تجاریه النفس قال الله تعالی والذین با
 فینا لنهذینهم شلبنا وقال الذی ۱۲ المجاهدین جاهد فی الله ویرکفتم رجاسات الجهاد الا صخره الجهاد الا کبر
 یا رسول الله و ما الجهاد الا کبر قال الاموی جاهده النفس از گتم از جهاد خود ترسند و صحر جهاد اکبر
 گفته یا رسول الله جهاد اکبر حقیقت گفت مجاهده نفس صحر جهاد نفس با جهاد و تفضل نهادن از جهاد
 زیاده بود که آن جهاد ماندن خواهد بود و مجاهده فکر کردن آن پس بدان اگر الله تعالی طرف مجاهده نفس است
 آن واضح است جمیعا و ستود میان جهاد الایمان علی و محقق اندر اهل نظر قیامت است آن و تحمل و عیاری با این عبارت
 اندر میان حاضر علم ایشان و شیخ راز اندر یعنی روزه کلمات بسیار است و اصل بر عبد الله تبارک و تعالی
 بیشترند ویرا اندر مجاهدت بر این بسیار است و گویند که وی خود را بران بسته بود که هر یازده روز یکبار طعام خورد
 و عمری دراز نگذشت یعنی اندک و جمله تحقیقان مجاهده اثبات کرده اند و مر آنرا اثبات ساده گفته اند و کرده است
 که مجاهده را علت مشاهده گفته است و طلب اندر حق یافت تا فری عظیم نهاد و در زندگانی دنیا را در طلب فضل نهد
 حیات شقیه و در صل بر او را آنچه گوید آن فرقه نیست چون دنیا را در حقیقت آنچه است یابی سحر است آن قدرت نبات است
 که نیت وصول حق مجاهده ننده باشد که بکنند هم توفیق وی است با عمارت است با اینها و دیگران گویند که وصول
 حق را علت نبات است که هر که حق بر فضل رسد فضل را اهل بکار بود پس مجاهدت تهنیر نفس نسبت به تحقیق حق
 را از بخر رجوع مجاهدت بنیده باشد و حواله مشاهده بر حق حال آنکه در حق است آن کرده و یا آن آلت است
 و حجت علی بن ابی طالب علیه السلام و الذین جاهدوا فینا لنهذینهم شلبنا انما که مجاهده کن

الحق بنی با الفی
 و در آن کتب بسیار
 انشی در راه و خوار
 بجز در این حق است
 هم در حال و در این
 و صوفی راه و در راه
 کرده است و در هر یک
 سخته زندان و در
 گفته از تحقیق در
 جهاد که در راه است
 البته در راه است
 این را راه است
 از حق است
 که جهاد در راه است
 در راه است
 سخته با کبر
 در آن و در آن
 شده از جهاد

شاخه یا بدتر خاور و در ابتدا اثبات شرفیت و نزول کتب و حمله بحکم تکلیف مجاهده است اگر سوار به ملت مشرک
 نبودی حکم این جمله باطل شد و نیز جمله احکام احوال دینی و عقوبات شرک و کفر و غیره که در اصول فقه گفته اند تشریح و رسم
 جمله و تفسیر آن در اصول فقه است و نیز در فروع عمده که در سبکها و یا جابره مدفع سر راه ملت شود و این فقه
 عملی است که بر اینست ایستادگی و فعل توحید بود و رفع آن تعطیل و این را نیز نشانده دلایل است و کارای اینهاست که
 و کار به ایمان بود نه بنی که سب تو را این بر یافت از صفت شست که بصفت نمر که از خدا و غیر است که در اصول
 گفتند از این اندامین برگیر و بخدا و نه به هر کوی برست بگردند و مانند این که گوید که عقل حق را بر اینست زبان
 و لفظ طیبی و بر سبیل گردند و باز خوشی را بر اینست از جمله رسانند چون بگذاشتندش برود چه اینهاست که
 باز آید و بیخ و بند هر یک دو دست از آزادی و گدازش بود و سب یکدیگر به جهانه بدان محل رسانند که نشاید سی سال
 گردد و انانی و می بجا به دریا صفت نیافته حرام و مانند این تین مانده شعر و در مجاهده رسول الله
 قرینی و یافتن کلمه و حقیقت عصمت چندان مجاهدات کرد از سنی که دراز روزها و سال و سید این
 شب که فرمان آمد که یا محمد طه ما از ان علیک القدر ان لثقی قران بود بدان فرستادیم که تا خود را بلای که و از ابور
 رویت آرد و از رسول خدا حال عمارت سب خفته کشید من میدیدم که در این سب بیایم گفتیم یا رسول الله ان
 فرمود که من سب تو بیا کنم گفت یا ابوریه خدیجه خانها همیشه از ایتس لآخره یا ابوریه نوشته دیگر کرد که
 سه عیشل آخرت است و این سب که نوشتت و همان خارجه بیست کند که از خدا پذیرد عمر در بر سیدم اندر غز
 چه گوئی گفت المرافضا فجا به و بهد و سبک کفار فاکل قوت فاز فبناک الله صامی بخت است پس در صفا
 تالیف و ترکیب عبارت را اندر حق بیان معنی از است تالیف و ترکیب مجاهده را اندر اصول سجا از است چون بیان
 به عمارت و تالیف آن درست نیاید اصول به مجاهده و ترکیب آن درست نیاید و آنچه که گویند محظوظ بود از آنچه عالم
 اثبات حدوث آن دلیل معرفت آرد به کار است و معرفت نفس و مجاهده آن دلیل و صفت و صحبت گروهی دیگر
 آنکه گویند این آیت اندر مقدمه و معرفت چنانکه و الذین جا به و ائینا لنبدیهم سبنا او الذین یبناهم
 سبنا جا به و ائینا و رسول گفت حال نخواستیم که بعد از ما انت یا رسول الله قال لا ال الا الله چه هر یک از
 شما بعد از من گفتند یا رسول الله تو هم نمی گفت من هم نمی بخواهم که خداوند برین رحمت کند پس مجاهده فعل نبرد
 باشد و حال ایشان که در صلوات و کفر و سب و خلاصه نجات نمده متعلق به شیت است نه به مجاهدات نبرد
 خدا و نگفت عزوجل من یرشدان پدید آید شرح صدره للاسلام و من یروان یبنا و یجعل صدره ضیقاً حرجاً

فقه است که در اصول فقه
 در این سب بیایم گفتیم
 یا رسول الله ان
 فرمود که من سب تو بیا کنم
 گفت یا ابوریه خدیجه خانها
 همیشه از ایتس لآخره یا
 ابوریه نوشته دیگر کرد که
 سه عیشل آخرت است
 و این سب که نوشتت و همان
 خارجه بیست کند که از خدا
 پذیرد عمر در بر سیدم
 اندر غز چه گوئی گفت
 المرافضا فجا به و بهد و
 سبک کفار فاکل قوت فاز
 فبناک الله صامی بخت است
 پس در صفا تالیف و ترکیب
 عبارت را اندر حق بیان
 معنی از است تالیف و ترکیب
 مجاهده را اندر اصول سجا
 از است چون بیان به عمارت
 و تالیف آن درست نیاید
 اصول به مجاهده و ترکیب
 آن درست نیاید و آنچه که
 گویند محظوظ بود از آنچه
 عالم اثبات حدوث آن دلیل
 معرفت آرد به کار است و
 معرفت نفس و مجاهده آن
 دلیل و صفت و صحبت گروهی
 دیگر آنکه گویند این آیت
 اندر مقدمه و معرفت چنانکه
 و الذین جا به و ائینا لنبدیهم
 سبنا او الذین یبناهم سبنا
 جا به و ائینا و رسول گفت
 حال نخواستیم که بعد از ما
 انت یا رسول الله چه هر یک
 از شما بعد از من گفتند یا
 رسول الله تو هم نمی گفت
 من هم نمی بخواهم که خداوند
 برین رحمت کند پس مجاهده
 فعل نبرد باشد و حال ایشان
 که در صلوات و کفر و سب و
 خلاصه نجات نمده متعلق
 به شیت است نه به مجاهدات
 نبرد خدا و نگفت عزوجل
 من یرشدان پدید آید شرح
 صدره للاسلام و من یروان
 یبنا و یجعل صدره ضیقاً
 حرجاً

و با او از کارها بر پیش بود و در شایسته آن گزیرش نزدیک باشد یعنی اگر چه اندک گشت باشد بر هر چه می گشت
 وقتی شنیدم که اندر روم ریختی است هفتاد سال است تا در دیشته حکم مابینه لغتیم و عجاایب شرط ریاضیه چهل سال بود
 و غیره پیشتر بیست سال همان بر بار رسیده است تصدیق کردم چون نزدیک بود بریم بدینجه بانگرد گفتی است پس هم ندیم
 که چه کار آمدی من اینجا به چه نشستم اندرین مقام سال گذشت که در این با شورش و بی ادبانه این استم تا سرگشته
 میکنم و فروسی از خلق باز دارم و الا این ترانه آنم چون این سخن از دیشته لغتیم بار خدا یا قادری که اندرین ضلالت
 بنده در طریق ثواب هیچ راهی در پیش گرفته است مرا گفت ای بریم چند مردمان طلبی بر خود در طلب این باقی باستان
 خود باش که بر مردن این هوا سینه شصت گو نه لبان اوست پوشنده بنده را به سلامت دعوت کند و در جبهه شیطانه
 اندر دل و باطن بنده مجال نباشد تا در راه سعادت پدید آید و چون با این از هوا پدید آید انکار شیطان از او
 بگیرد و می آید و بر دل او جلوه میکند و منی را در سوخته اند پس همه از هوا بوده است و البته انهم منی بخار است
 سوز جل که گفت مرطوبین نگاه که گشت که من جمله که میانه از راهم ان عجاایب که علمیم سلطان تر از سلطان
 من بچشم سلطنت پیش سلطان حقیقت نفس و هوا بنده باشد و از ان بود که پیغمبر گفت با من صدایا و قد
 علی سلطان الاموات غلبه شیطان بچشم نیست که شیطان دعا علیه است یعنی هوا را که انشا از خاک است اما امر
 که در این هوا خود را غلبه کرده پس هوا تر که طبیعت آدم و ریحان جان فرزندان دین است که بر طبیعت ما است و استخوان
 سخنمان بر طبیعت این آدم نرسد هر بنده را امیر کند و اگر کتاب ان امیر است ایوسف که هر که با او گفت ایسیر بود بر طبیعت
 و از جنید هم بریند که ما اوصاف ان که در کتاب آمده است که هر که در صفت حق که شود که هوا ترن را خلاق کن
 کند بر هیچ عبادت سخن تقریبی بزرگتر از آنکه مرعوبان خلاف کند که گویند که بنان کنند که در می آسان تمام از ان بود که
 هوا را خلاف کردن اندر حکایات با فم از ذوات ان صری که گفته ای دیدم که اندر هوا بریده گفتم این در چه چیز است
 گفت قدم بر هوا نهادم تا بر زمین و از محمد الفضل العلی می آید که عجاایب ما را که بر هوا خود خفته و دیده شود
 زیاده که چه قدم بر هوا نه بندتا بدو رسد و با دم و دیار کند اما تا برین صفتی در نفس است به استخوان و استخوان
 سفید است بر آنکه در در خرد آدمی حمل بودین که با هوا می اندر بنده سخن ظاهر است که است و از فصل هر یک
 سؤال شهوت چشم دیدن انسان کوشن شنیدن انسان بینی بویدن انسان با بن گفتن انسان کام خشنیدن انسان
 جلیس لبیدن و از ان صدر اندیشیدن بر لب بدنا طالب است و حاکم خود باشد و روز و شب بر دیگر
 خود بنده ان گزارد تا این و در هیچ هوا که اندر هوا است بنده از خود منقطع گردانند و امیر او

تسخیر اندر او تا ویر ابدان مصعفت گرداند که این اداوت از باطن خود فروم کرد و هر آنکه به بجز شهوت مبتلا گردد
 از فعل سخاوتی شود و پس بنده اگر تکلیف اینک از خود دفع کند سجد می سازد گردد و وجود جناس آن سخاوت شود و طریق این
 تسلیم است تا فراد مجال گردد از او علی سیه شود و در حمایت کند که گفت من بیکایه رفقه بودم و بر بیهوش
 استر و رام تر است که دم با خود و تقسم می با او این عین خود را که منج شهوت است که تر سجدین گفت مبتلا دار و از خود جدا کن تا آن
 شهوت بازمی سیم نماز کند که با باغها نماز کند که تصرف کنی مگر تعدیه بر خصم از دیگر خصم اولی است پس
 کا اگر از آن خود جدا کنی باور هر کس از آن تو صد چندان شهوت میم که آن در آن محل ماند یعنی گوید شعر نیست حال
 در حجاب است که ترک بشو اما در حجاب است بنده را در حجاب است بنیت هیچ تصرف است اما از تبدیل صفت به خوف حق
 و تسلیم و سحر از آن قوت که است و تحقیقت چون تسلیم آن عصمت آمد و عصمت حق بنده بخصم و دعا گفت نزد دیگر بود
 که بجایده ان لغی الذباب لکنه میر لغبها بالذبح لیس غلظت زایل کنند و جمله آنها است و در او زنده میگی علیه
 و هیچ صفت مرند و را بگوشه است و بجز آنچه وی فرموده اندر ملک تصرف نه و تا تقدیر عصمت حق
 باشد به جسد بنده از چیز جز با نوزاد بود که جسد جدا شد که چون از حق بنده جدا شد جسد و سر و دماغ و قوت
 طاعت یکد ساقت شود و جسد را اندر دو جا نگاه صحت بندد یا هم کند تا تقدیر حق را گرداند از خود و خود جدا شود
 چرخ از خود را که است و این بود و او ناست که تقدیر بجزیر شود و هم که است تقدیر نیست چه آید که شبلی رحیم باشد
 طبع بنده است که آن گفت بجزیر کن گفت از چیز بجزیر کن روزی سبت یا از آنچه روزی من است اگر بجزیر کرد
 با که توانی از چیز از دور خود آن بن نهد لان باشد و با جسد و بن سکه با احتیاط جا دیگر بیایم انشا الله تعالی
 و اما حکیمیه حکیمیه علی بالی عید محمد علی حکیم لرنزی کنند و دوی یکی از این وقت بود و در علم ظاهر بی با
 و در تبه صفت بسیار است و قلعه و سخن در تعین است و کلا بود و در حجاب از حقیقت آن کردی و از درجات اولیا و مرآت است
 آن سخن و ملاحظه بحیرت بیکر اند با جو سپارد و تنها کشف نیست و آنست که میا که خداوند تمام او لیا که آنست از آن
 بگزیده است و صفت شانرا از تعلقات بریده و از خود نفس و هواستان و آفریده و هر کس را
 برده است قیام او و در این بنی برایشان کش ده و اندرین سخن در از است و چند
 اصل او است و علم و دوا معلوم گردد و اکنون من بر سبیل اختصاص تحقیق این
 ظاهر کنم و هاب و اوصاف و سخن مردمان را از ان بایدم ان الله عو جل -
 کلامه فی اثبات الولاية بعدا که فاعده هاب لقیف

تسخیر اندر او تا ویر ابدان مصعفت گرداند که این اداوت از باطن خود فروم کرد و هر آنکه به بجز شهوت مبتلا گردد از فعل سخاوتی شود و پس بنده اگر تکلیف اینک از خود دفع کند سجد می سازد گردد و وجود جناس آن سخاوت شود و طریق این تسلیم است تا فراد مجال گردد از او علی سیه شود و در حمایت کند که گفت من بیکایه رفقه بودم و بر بیهوش استر و رام تر است که دم با خود و تقسم می با او این عین خود را که منج شهوت است که تر سجدین گفت مبتلا دار و از خود جدا کن تا آن شهوت بازمی سیم نماز کند که با باغها نماز کند که تصرف کنی مگر تعدیه بر خصم از دیگر خصم اولی است پس کا اگر از آن خود جدا کنی باور هر کس از آن تو صد چندان شهوت میم که آن در آن محل ماند یعنی گوید شعر نیست حال در حجاب است که ترک بشو اما در حجاب است بنده را در حجاب است بنیت هیچ تصرف است اما از تبدیل صفت به خوف حق و تسلیم و سحر از آن قوت که است و تحقیقت چون تسلیم آن عصمت آمد و عصمت حق بنده بخصم و دعا گفت نزد دیگر بود که بجایده ان لغی الذباب لکنه میر لغبها بالذبح لیس غلظت زایل کنند و جمله آنها است و در او زنده میگی علیه و هیچ صفت مرند و را بگوشه است و بجز آنچه وی فرموده اندر ملک تصرف نه و تا تقدیر عصمت حق باشد به جسد بنده از چیز جز با نوزاد بود که جسد جدا شد که چون از حق بنده جدا شد جسد و سر و دماغ و قوت طاعت یکد ساقت شود و جسد را اندر دو جا نگاه صحت بندد یا هم کند تا تقدیر حق را گرداند از خود و خود جدا شود چرخ از خود را که است و این بود و او ناست که تقدیر بجزیر شود و هم که است تقدیر نیست چه آید که شبلی رحیم باشد طبع بنده است که آن گفت بجزیر کن گفت از چیز بجزیر کن روزی سبت یا از آنچه روزی من است اگر بجزیر کرد با که توانی از چیز از دور خود آن بن نهد لان باشد و با جسد و بن سکه با احتیاط جا دیگر بیایم انشا الله تعالی و اما حکیمیه حکیمیه علی بالی عید محمد علی حکیم لرنزی کنند و دوی یکی از این وقت بود و در علم ظاهر بی با و در تبه صفت بسیار است و قلعه و سخن در تعین است و کلا بود و در حجاب از حقیقت آن کردی و از درجات اولیا و مرآت است آن سخن و ملاحظه بحیرت بیکر اند با جو سپارد و تنها کشف نیست و آنست که میا که خداوند تمام او لیا که آنست از آن بگزیده است و صفت شانرا از تعلقات بریده و از خود نفس و هواستان و آفریده و هر کس را برده است قیام او و در این بنی برایشان کش ده و اندرین سخن در از است و چند اصل او است و علم و دوا معلوم گردد و اکنون من بر سبیل اختصاص تحقیق این ظاهر کنم و هاب و اوصاف و سخن مردمان را از ان بایدم ان الله عو جل - کلامه فی اثبات الولاية بعدا که فاعده هاب لقیف

در کتبت لغت و دعوت جلاله بر ولایت و اثبات آنست و جمله شاخ و برگ از حد و مکر افشای این مزامنی با نامها بهر کسی
 دیگرگون اینتظار کرده اند و هر چه در حدت بمصومت باطلان انشبانت محبتت طریقیت امام الله و لغت او لغتت بوداوند
 کتبت دولایت یکبار امارت بود و نیز هر دو وحدت است باشد چون چنین بود تا دولت بود چون لالت دولای
 و نیز ولایت بر بویست پیوسته است که خدا و هر دو در کتبت منها لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله
 که در دعا صبر و ایمنی در کتبت نیز ولایت است محبت بود اما که ما شد که فعلی بود و منوعی منون که خدا و هر دو
 کتبت و بهر تالی لهما کتبت و در کتبت خود افعال او صفت کتبت را در کتبت خود خورشید و در راه با حمد
 که فعلی باشد نیز در کتبت نغافل کنده، ولی لطافت و کتبت را بعت حقوق در راه است کند و از هر چه می آید
 این کتبت بر باد باشد و آن یکسر او را در کتبت حمانی از کتبت منته و از بندگی بر او باشد از هر چه بر او باشد که در کتبت
 دوستان خود باشد از هر چه در کتبت خود او را در کتبت و دوستان خود را بر او صحت بر کتبت و کتبت لاله لاله لاله لاله لاله
 و کتبت و آن الکافین کتبت کتبت لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله
 ایشان از کتبت لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله
 بر خالفت لغت و شیطان و منقبت امر خود و نیز با باشد که بدو حق مخصوص گرداندشان و از رحمت ممانت بگیرد
 بسجده و بچند تا و از کتبت دوست از کتبت بر نماند تا هم در کتبت ایشان باشد هم ایشان از کتبت و در کتبت
 که کرد او لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله
 و از کتبت بر کتبت و شیطان حق و کتبت بر کتبت و در کتبت با باشد که بر ولایت بر نماند تا هم در کتبت ایشان
 عقد و در کتبت سجده و تفسیر منقول چنانکه پیش گفت مسلمین است خبری طبرن لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله لاله
 مورد است که اندک کتبت طبرن الخطاب و نیز در کتبت بر ما در کتبت خود با است تا در کتبت ایشان در کتبت هر سال کتبت
 آریسته و در کتبت خود ناروان خدی طبرن بر کتبت با در کتبت که کتبت اگر کتبت در کتبت ایشان شود اگر کتبت
 خدا استاد هر کتبت که بر کتبت بر کتبت در کتبت آب اند کتبت آب بر کتبت و این امارت بر کتبت بود پس مراد طبرن
 ولایت و اثبات آن است تا بداند که هم ول کتبت بر کتبت ایشان می گمانی مد کتبت ایشان در کتبت موجود باشد چنانکه
 در کتبت ایشان کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت کتبت
 آن بر کتبت کتبت که صاحب کتبت است جمال هر چه چنانچه اقتدا من میان بهتر است تا مراد ائمه بسیار حاصل شود
 و در کتبت آنکه سعادت هر چند از کتبت این کتاب با شما از طلب انبساط است انشا الله مستور و فصل
 و در کتبت آنکه سعادت هر چند از کتبت این کتاب با شما از طلب انبساط است انشا الله مستور و فصل

در کتبت لغت و دعوت جلاله بر ولایت و اثبات آنست و جمله شاخ و برگ از حد و مکر افشای این مزامنی با نامها بهر کسی
 دیگرگون اینتظار کرده اند و هر چه در حدت بمصومت باطلان انشبانت محبتت طریقیت امام الله و لغت او لغتت بوداوند
 کتبت دولایت یکبار امارت بود و نیز هر دو وحدت است باشد چون چنین بود تا دولت بود چون لالت دولای

در کتبت لغت و دعوت جلاله بر ولایت و اثبات آنست و جمله شاخ و برگ از حد و مکر افشای این مزامنی با نامها بهر کسی
 دیگرگون اینتظار کرده اند و هر چه در حدت بمصومت باطلان انشبانت محبتت طریقیت امام الله و لغت او لغتت بوداوند
 کتبت دولایت یکبار امارت بود و نیز هر دو وحدت است باشد چون چنین بود تا دولت بود چون لالت دولای

در کتبت لغت و دعوت جلاله بر ولایت و اثبات آنست و جمله شاخ و برگ از حد و مکر افشای این مزامنی با نامها بهر کسی
 دیگرگون اینتظار کرده اند و هر چه در حدت بمصومت باطلان انشبانت محبتت طریقیت امام الله و لغت او لغتت بوداوند

چنانچه در کتاب طبیب القدر رسیده اند و از آنجا که در این کتاب و سایر کتب عالم بدو فرمودند چون در کتاب
 بقول بسیاری از طبیبان آمده بود و در جمله کلام ایمان نفس بود و من بود و نفسی متعصب حکم بر میان بود چنانکه بر دو کلام
 ملک در باطن صاحب و وزیران و وزیر بود پس چنانکه در حکم چاکری یکسان است با ما یعنی است
 پس چنانکه از حقیقت ایمان یکسان است در مومنان با یکدیگر ماسه بود و یک مصلح و یک عالم بود و یکو ما بدین مصلحت
 که آنجا تخمین حکم کل مسلمانی بود **فصل** و مشایخ ما بر یک اند تحقیق عبادت و ولایت رهز نیست آنچه ممکن بود
 از ختمات ز مومنان میارم تا فائده نامرست خود نشان از جمله اولی و اولی هر عالمی بود الفاسد فی
 و البقیه مشاهده الحق که من بعد از انبیا و اولی غیر انبیا و اولی غیر انبیا که آن بود که فاسد بود از حال خود و با سینه
 باشد در حق ممکن گردد و هر آنگاه که از خود خبر دهد و با غیر بخواند و بیارند زیرا که خبر شده از حال خود باشد چون
 احوال فاسد شده و از خود خبر داد در دست نیاید و با غیر حق آرام نیاید که از حال خود و با غیر خبر دهد
 خبر داد و غیر از حال عیبی که در عیب باشد و کشف عیب بر غیر عیب حال باشد و نیز چون از مشاهده است با علم
 و مشاهدت آنچه غیر حال باشد چون بیت غیر باشد قرار با خلق چگونه ممکن شود و عیب گفتند و خبر از عیب آنکه
 ان لایکون لک خوف لان الخوف تزقی کوه بحیث فی المستقبل و تطلب عیبی استانف و الی الله ان وقت لیس فی وقت
 مستقبل عیبی فینا و کما لا خوف له الا جهار لانا الرجاء تطلب عیبی بحیث او کرد و یکشف و ذلک فی انسانی
 من الوقت که ذلک لا تدان لان الخوف من کل شیء فیضیاء الرضا و روقه المفهوم فاسد
 بکون الخوف قال النبی الا ان ولید و اسلا خوف علیهم و لایم یزنون و مراد ازین قول است که گفت در اثر نیت
 تا آنچه ترس نبوی خبری باشد که از آمدن آن بر دل که سبب بود و با برتن بلائی و یا بر محبوبی که ترس که از
 فوت شود که از حال است و کوه وقت را بود و از خوف باشد که از آن ترسند و چنانکه او ما نبود چنانچه باشد از
 سبب بر محبوبی باشد که دور رسد و نترسایه حال یا کوهی از خود موعود و اندوه نباشد از آنچه اندوه
 از که وقت بود پس نگردد و غیره ضایع بود و در وقت اندوه او را از کجا باشد عوام را چنین صورت بند
 که از ترس قول خوف در جان باشد و ترس که بجای آن است باشد و هم تمام باشد که اصل آن ناخوشی بود و اعراض
 کردن از وقت و این صفت آن باشد که بیت بغیرت شان نباشد و آرام نیست نه خوف در جهالت و این ترس
 بیسبب گفتن از که در وقت خود نباشد و در صفت گشت چون مضاعف احوال مستقیم ندانند و
 اعمال از احوال امر خود بیاید آنجا و ولایت بر دل کشف گشت و همی آن بر ظاهر شده و او عثمان بن عفان که گوید که

در کتاب طبیب القدر رسیده اند و از آنجا که در این کتاب و سایر کتب عالم بدو فرمودند چون در کتاب
 بقول بسیاری از طبیبان آمده بود و در جمله کلام ایمان نفس بود و من بود و نفسی متعصب حکم بر میان بود چنانکه بر دو کلام
 ملک در باطن صاحب و وزیران و وزیر بود پس چنانکه در حکم چاکری یکسان است با ما یعنی است
 پس چنانکه از حقیقت ایمان یکسان است در مومنان با یکدیگر ماسه بود و یک مصلح و یک عالم بود و یکو ما بدین مصلحت
 که آنجا تخمین حکم کل مسلمانی بود فصل و مشایخ ما بر یک اند تحقیق عبادت و ولایت رهز نیست آنچه ممکن بود
 از ختمات ز مومنان میارم تا فائده نامرست خود نشان از جمله اولی و اولی هر عالمی بود الفاسد فی
 و البقیه مشاهده الحق که من بعد از انبیا و اولی غیر انبیا و اولی غیر انبیا که آن بود که فاسد بود از حال خود و با سینه
 باشد در حق ممکن گردد و هر آنگاه که از خود خبر دهد و با غیر بخواند و بیارند زیرا که خبر شده از حال خود باشد چون
 احوال فاسد شده و از خود خبر داد در دست نیاید و با غیر حق آرام نیاید که از حال خود و با غیر خبر دهد
 خبر داد و غیر از حال عیبی که در عیب باشد و کشف عیب بر غیر عیب حال باشد و نیز چون از مشاهده است با علم
 و مشاهدت آنچه غیر حال باشد چون بیت غیر باشد قرار با خلق چگونه ممکن شود و عیب گفتند و خبر از عیب آنکه
 ان لایکون لک خوف لان الخوف تزقی کوه بحیث فی المستقبل و تطلب عیبی استانف و الی الله ان وقت لیس فی وقت
 مستقبل عیبی فینا و کما لا خوف له الا جهار لانا الرجاء تطلب عیبی بحیث او کرد و یکشف و ذلک فی انسانی
 من الوقت که ذلک لا تدان لان الخوف من کل شیء فیضیاء الرضا و روقه المفهوم فاسد
 بکون الخوف قال النبی الا ان ولید و اسلا خوف علیهم و لایم یزنون و مراد ازین قول است که گفت در اثر نیت
 تا آنچه ترس نبوی خبری باشد که از آمدن آن بر دل که سبب بود و با برتن بلائی و یا بر محبوبی که ترس که از
 فوت شود که از حال است و کوه وقت را بود و از خوف باشد که از آن ترسند و چنانکه او ما نبود چنانچه باشد از
 سبب بر محبوبی باشد که دور رسد و نترسایه حال یا کوهی از خود موعود و اندوه نباشد از آنچه اندوه
 از که وقت بود پس نگردد و غیره ضایع بود و در وقت اندوه او را از کجا باشد عوام را چنین صورت بند
 که از ترس قول خوف در جان باشد و ترس که بجای آن است باشد و هم تمام باشد که اصل آن ناخوشی بود و اعراض
 کردن از وقت و این صفت آن باشد که بیت بغیرت شان نباشد و آرام نیست نه خوف در جهالت و این ترس
 بیسبب گفتن از که در وقت خود نباشد و در صفت گشت چون مضاعف احوال مستقیم ندانند و
 اعمال از احوال امر خود بیاید آنجا و ولایت بر دل کشف گشت و همی آن بر ظاهر شده و او عثمان بن عفان که گوید که

بسط بر سر مردم

الولی قد کیون شهو را اول کیون فتوا دلی شهو را بسیار خلق اما منتون نباشد و دیگرے گوید قد کیون فتوا علما
 میگویند شهو را دلی مستویا و مشهور نباشد این که اتر از کرد از شهو کیولی بدان بود که اندر شهو کسی غنچه باشد
 پس چون گفتن رد بود که دمی شهو باشد اما شهو کسی غنچه باشد از آن غنچه اندر کذب بود چون که اندر و لایق خود
 حافظ بود بر کاذب هم و تا واقع میشود و اظهار کسرت بردست و کمال گردد باید تا فتنه از روزگار کس قسط
 بود و این دو قول این اختلاف باز گرد تا دلی خود را نشاند که دلی است که اگر نشاند شهو بود و اگر نشاند منتون
 و اشرف لذلک لیل و نامحیا باشد که بر سیم دهم مرد را گفت خواهی تا تو دلی باشی تا اولی که خاک گفت
 میخوام گفت لا اخرج فی شئ من الدنیا و الاخرة و فرغ لفسک شد و قبل بویچه غلبه بدینا و عقبه رغبت مکن که
 رغبت کردن بدینا عرض کردن بود از سوزی بچیزے باقی چون عرض بچیزے فانی بود فانی فنا شود عرض
 نیست کرد و چون عرض بچیزی باقی بود بر بقا فنا رواست پس کس عرض میسم رو انباشد و گفت فانی کن
 مخرور از جهک دوستی خداوند دنیا و عقبه را در دل خود راه مده و کمال حق آرد چون این اوصاف
 تو موجود باشد ولی باشی و از او بیزید صاحب برسد نکه دلی که باشد گفت الولی بلصاحب تحت الامر والی
 دلی آن بعد که انداخت هر دوی خداوند بکنند بچیز که دوستی حق در دل او زیاد تر است می بر دوش معلوم شود
 از غنش دور تر و از او بیزید رحیمیت کند که گفت فقی مرا گفتند که در فلان شهر دلی است از او کیا حکایت
 بر خاتم و قصه زیارت کرد چون بچیز رسید می از خانه بیرون آمد و اندر مسجد آمد آن فلان گفت من از اینجا
 باز گشتم و بر اسلام گفته گفتم ولی باید که شریعت بر خود نگه دارد تا محتسب حال برود نگه دارد اگر این مرد ولی بود حق
 از این بر زمین مسجد نمکند حفظ صدمت را و یا حق ایضا نگاه داشتی صحت کسرت را آن شب بفرمایم بخوابم
 که گفت یا بیزید بر کات این چه کردی در تو رسید دیگر روز بدین بجه رسیدم که تمامی ببینید و شنیدم یکی نیز یک
 شیخ ابو سعید اندر آمد و سخت پای چنان در مسجد نهاد و گفت او را باز گردانید که هر که اندر خانه دوست درند آمد
 باز شاید فکر و هم از ملاحد همنم نیز تعلق بر سطرین خطیر کردند و گفتند که خدمت چندان باید کرد که بنده
 شود چون دلی شد خدمت بر خاست و این منم است و هیچ معلوم معلوم نیست اندر راه حق که هیچ رکنی از راه
 خدمت فرزند و بیجا بگیا هم شرح این تها می گویم انشا الله عزوجل الکلاه فی انبات الکر است
 بدانکه مظهر کرامت جایز است بر ولی اندر حال صحت تخلیف برود و فلقین از اهل سنت عجمت برین متفق
 و اندر قتل نیز مستحیل نیست را این نوع معذور خداوند است و اظهار آن منافی هیچ اصل نیست از اول

شرح و اراده جنبش بر آن و اهل سنت است و اگر است علامت صدق علی بود و ظهور آن بر کاذب روانی باشد بر
 علامت کذب صوری دوی و آن فعلی بود و ناقص عادت اندر حال تبعاً تکلیف و آنکه بر لغو نفی بر وجه متلاصل صدق
 کذب بر دوی نیز فی باشد و اگر دوی اول است گویند که اگر است در کتب آمانه ما در مجزوه چون استجاب دعوت حصول مراد
 از آن است پس همین مال که عادت نقص کنند گویند که شما را از ظهور فعل ناقص عادت برست ولی صادق اندر زمان تکلیف چه صورت
 می بندد از نشاء اگر میگوید که این نوع مقدر و خداوند است و نیست این ضلالت است و اگر میگوید که نوع مقدر است اما
 اطهار آن برست ولی صادق لبطال نبوت بود و فی تخصیص انبیا این هم محال است زیرا که در حق خصوص است که با است
 در مجزوه کلمه مجزوه یعنی ما کانت مجزوه حصولها من شرطها اقتران دعوی النبوة بها فالعجرات تخصیص للانبیاء
 سخن الاما و لی چون فی ولی باشد یعنی نبی اند میان ایشان هیچ شبه نباشد تا از این سخن زیاد کرد که شرف مجزوه معلوم
 و شمس صحت است زیرا که مجزوه یا کاست و یا باطلها بر ایشان فعل ناقص عادت و با اتفاق بر این انبیا را علیه معجزات
 ناقص عادت و از هر فعل مجاز جمله است و انما اندر در جات تفصیل که را بر یکی تفصیل است و چون روا باشد در افعال
 ناقص عادت و در ایشان را بر یکدیگر فضل بود چه اروا نباشد که این را نیز کاست بود فعل ناقص عادت و انبیا اول
 باشد و چون آنجا فعل ناقص عادت علت تفصیل و تخصیص ایشان نکرد و با یکدیگر آنجا نیز فعل ناقص عادت علت است
 ولی هر دو بر یکجا یعنی همسان گردد با ایشان آنکه این دلیل معلوم کند از عقلا این شبهه از دلش بپذیرد و اگر کسی صورت
 چنین شبهه با اگر ولی با کاست ناقص عادت بود و دعوی نبوت کند این محال باشد زیرا که شرف ولایت صدق قول با
 و دعوی بخلاف معنی کذب شده کاذب و نباشد و اگر ولی دعوت نبوت کند این محتمل باشد اندر مجزوه و این کفر بود که
 جز منظم را با باشد و کذب صحت بود و نطاعت و چون چنین باشد که کاست که موافق اثبات حجت نبی باشد هیچ
 شبهه میان کاست مجزوه زیرا که غیر اثبات مجزوه نبوت خود اثبات کند ولی کاست هم نبوت کواثبات کند و هم
 خود پس این صوابی اندر ولایت همان گوید که آن صوابی اندر نبوت و اگر است ولی عدل مجاز نبی باشد و موافق ادوات کاست
 ولی زیاد تعیین باشد بر صدق نبی نه شبهت اندر و آنچه دعوی ایشان تضاد نیست تا یکی هر یکی را نفی کند که دعوی یکی معین
 بر آن دعوی بر است چنانکه اندر شریعت چون گروهی از او نشاء اندر دعوی متفق باشد چون حجت یکی ثابت شود حجت
 حجت دیگر آن با حکم اتفاق شانی دعوی و چون دعوی متضاد بود و بجا حجت که حجت دیگر آن نباید پس چون دعوی
 بود بصحت نبوت بر لایح مجزوه ولی بر صدق بود اندر دعوی کواثبات شبهت اندر این محال باشد الکلام فی
 الفرق بین مجزوه و اکثر است چون استر می کند بدست کاذب مجزوه و کرات محال بود اما سخن از فرقی ظاهر میاید تا

اخذ کند پس و شک نباشد و ظهور آن فعل بر کذب و ناطق بود و آنچه بان بود که فرعون چهار صد سال عمر یافت
 که او را اندران میان سپید بود است و آب از پس او میالار بر بند چون بالستاد آب بالستاد و چون قضا آب
 بهفت آمارین جلالت دعوی عاقلانرا شبهت نیفتاد که دوی و عوحد کرد و مضطرند عطا کرد او متعلق محرم
 بر کسبت اگر غیر این فعل بسیار دیگر که بر وید آید عاقل را بر کذب دعوی شکست بود و آنچه از تنداد
 صاحب کرم و از نور و است آرنان ازین سخن بر نیقیاس کن و مانند این مخبر صادق مار نه بر او داده که اندر کذب
 و جال بخواند و دعوی خود کند و دو کوه یکی بر سرست و دیگری بر چپ که بر سرست بود بر جایگاه
 باشد و این که بر چپ بود بر چپ است و عذاب و علق را بخود دعوت کند و آنکه بددنگد او در عقوبت کند و خدا
 به سبب جنلالت و خلق بر میزند و نده میگرداند و اندر عالم او هر مطلق گشته نه باشد اگر سبب است
 از افعال ناقص عادات بر یک پدید آید عاقل را اندران چه شبهت نیفتد که عاقل را ضرورت معلوم بود که
 اندامی بر خورشید و تغیر و معلوم و کون باشد و اینکار را حکم استدراج باشد و نیز او آبا که برست مدعی است
 که کاذب بود فعل پدید آید ناقص عادات که آن دلیل کذب بود چنانکه برست صادق علامت صدق بود
 بود اما در اینست که فعل پدید آید که اندران کسبی شبهت افتد و چون اثبات شبهت جایز باشد صادق
 را از کاذب باز توان شناخت و نگاه طالبانند که که تصدیق باید کرد و اگر تکذیب و نگاه حکم نبوت
 باطل شود و در آید باشد که برست مدعی ولایت چیره از جنس کرامت پدید آید که دوی اندرین دست باشد
 اگر چه به طاعتش غلب نباشد از آنچه در حق رسول اثبات میکند و فضل حق ظاهر میکند و خود نیست
 آن فعل بحول و قوت خود میکند و آنکه اندر اصل ایمان برست گوی بود پس بران اندر همه احوال اعتقاد
 اندر ولایت راست گویی بود بر بران ز آنچه چون اعتقاد دوی اندر کل احوال و صف اعتقاد
 دلی باشد اگر چه محالش موافق اعتقادش نباشد دعوی است از دوی باز که علامت منافات
 نیست چنانکه عوایمان و تحقیق کرامت و ولایت از مواهب حق است نه از کاسه سینه پس
 کسب حقیقت بهایت راحت نگردد و پیش ازین گفته ام که اولیا معصوم نباشند که عصمت
 شرط نبوت است اما محتوطا باشند از آن فی که وجود آن نطفی ولایت اقتضا کند و نطفی ولایت
 از بعد وجود آن اندر چرخه بسته است که نطفی ایمان است و آن بدت بود نه عصمت و این
 مذمب محمد بن علی حکیم ترمذی است و از ان جنید و ابوالحسن شکر و عارف محاسبی و جز

توفیق ما بخدمت
 عن زین العابدین
 ان العاقل را بر کذب
 دعوی شکست بود
 آنچه از تنداد
 صاحب کرم و از نور
 و است آرنان ازین
 سخن بر نیقیاس کن
 و مانند این مخبر
 صادق مار نه بر او
 داده که اندر کذب
 و جال بخواند و
 دعوی خود کند و
 دو کوه یکی بر
 سرست و دیگری
 بر چپ که بر
 سرست بود بر
 جایگاه باشد
 و این که بر چپ
 بود بر چپ است
 و عذاب و علق
 را بخود دعوت
 کند و آنکه بددنگد
 او در عقوبت
 کند و خدا به
 سبب جنلالت و
 خلق بر میزند
 و نده میگرداند
 و اندر عالم او
 هر مطلق گشته
 نه باشد اگر
 سبب است از
 افعال ناقص
 عادات بر یک
 پدید آید عاقل
 را اندران چه
 شبهت نیفتد
 که عاقل را
 ضرورت معلوم
 بود که اندامی
 بر خورشید و
 تغیر و معلوم
 و کون باشد و
 اینکار را حکم
 استدراج باشد
 و نیز او آبا
 که برست مدعی
 است که کاذب
 بود فعل پدید
 آید ناقص
 عادات که آن
 دلیل کذب بود
 چنانکه برست
 صادق علامت
 صدق بود بود
 اما در اینست
 که فعل پدید
 آید که اندران
 کسبی شبهت
 افتد و چون
 اثبات شبهت
 جایز باشد
 صادق را از
 کاذب باز
 توان شناخت
 و نگاه طالبانند
 که که تصدیق
 باید کرد و اگر
 تکذیب و نگاه
 حکم نبوت باطل
 شود و در آید
 باشد که برست
 مدعی ولایت
 چیره از جنس
 کرامت پدید
 آید که دوی
 اندرین دست
 باشد اگر چه
 به طاعتش
 غلب نباشد
 از آنچه در
 حق رسول
 اثبات میکند
 و فضل حق
 ظاهر میکند
 و خود نیست
 آن فعل بحول
 و قوت خود
 میکند و آنکه
 اندر اصل
 ایمان برست
 گوی بود پس
 بران اندر
 همه احوال
 اعتقاد اندر
 ولایت راست
 گویی بود
 بر بران ز
 آنچه چون
 اعتقاد دوی
 اندر کل احوال
 و صف اعتقاد
 دلی باشد
 اگر چه
 محالش موافق
 اعتقادش
 نباشد دعوی
 است از دوی
 باز که
 علامت
 منافات نیست
 چنانکه
 عوایمان
 و تحقیق
 کرامت و
 ولایت
 از مواهب
 حق است
 نه از کاسه
 سینه پس
 کسب
 حقیقت
 بهایت
 راحت
 نگردد
 و پیش
 ازین
 گفته
 ام که
 اولیا
 معصوم
 نباشند
 که
 عصمت
 شرط
 نبوت
 است
 اما
 محتوطا
 باشند
 از آن
 فی که
 وجود
 آن
 نطفی
 ولایت
 اقتضا
 کند
 و نطفی
 ولایت
 از بعد
 وجود
 آن
 اندر
 چرخه
 بسته
 است
 که
 نطفی
 ایمان
 است
 و آن
 بدت
 بود
 نه
 عصمت
 و این
 مذمب
 محمد
 بن
 علی
 حکیم
 ترمذی
 است
 و از
 ان
 جنید
 و
 ابوالحسن
 شکر
 و
 عارف
 محاسبی
 و
 جز

و جز اینان پس که از اهل حقایق رضی الله عنهم اما اهل معاملات چون سهل بن عبد الله تستری
 و ابوسلیمان ارانی و ابو محمد و قصار و جزایشان از اهل کسب است که شرط ولایت بر بردار است عفت است
 چون کسی برود وی از ولایت معزول شود و پیش ازین گفتم که با جماع است بنده بگوید از
 ایمان بیرون نیاید و ولی از ولایت دیگر اولیست و چون ولایت معرفت که حاصل همه کارهاست بصیبت
 زایل شود درین اختلاف اندر شایخ در آورنده است و اینجا هر دو را اثبات آن جمله نیست اما مهم ترین چیز از
 معرفت این باب آنست که بدی علم یقین که این کس است بر او اندر چه حال ظاهر شود اندر حال صحیح باشد
 حال که در آن غلبه یا ممکن است شرح همه و سکندری که در سب بویز بنیامی بر آورده ام و آن بویزید و و آن بویز
 و همچنین صفین بن منصور و سخی بنغذیه و جاستی بنزده که اظهار کس است بر او اندر حال سکروی
 باشد و آنچه اندر حال صحیح باشد آنرا هم بفرموده این فرموده ام است میان معجزه و کس است اندر سب
 ایشان که اظهار کرامات بر وی اندر سکروی باشد که وی مخلوب باشد و دیر احوت نبود و اظهار معجزه
 بر وی اندر حال صحیحی باشد که وی متحدی کند و مطلقا مبارزه آن نماند و صاحب معجزه فرمود
 که این دو طرف حکم یک اظهار وی است که هر اید هر ضلع و دیگر کلمات آن و باز اولیا را این نباشند
 که ایشان با کسی که است بخوانند و نباشد که با کسی بخوانند و نباشد از آنچه وی او می نباشند تا حاشا
 او صاف منسوب باشد که وی می کتوم باشد و حال اینهای صفت موصوف باشد پس کسی صاحب است
 بود و دیگر صفت ترس باید تا کس است جز در حال غیبت و بهشت ظاهر کرد و در حد تصرف و به
 تصرف حق باشد و آنکه وقت وی این بود جمله لطف حق تا بلیغ حق بود و از آنجی صفت صفت و شریعت
 یا لاهی را بود یا ساهی را یا مطلق الاهی را پس نبی لاهی و ساهی نباشند و معجزا نبیا مطلق الاهی نباشند
 مانند آنچه از وی در دلون جردن تحقیق و تکلیف اولیا و اما تا حاجت حال شریعت با خود باشد معجز باشد
 چون کاشف شوند همیشه و تفسیر شوند اندر حقیقت الشایق و اظهار کس است بخوانند حال کس
 درست نیامد که آن بعد قرب باشد و آن وقتی بود که حجر و سب به نزدیک لش یکسان شود و پیچ
 حال این می را بخیر از دنیا صفت نکرد و الا که اندر و عاربت باشد و آن بخیر حالت سکرت نباشند
 چنانکه حارثه یک روز از دنیا گشته شد و اندر دنیا پیغمبر کاشف شد گفت عرفی نفسی عن الودینا
 فاستوت غدی جمرها و ذمها و فضعت لمدما روز دیگر دیدند و بر او از زبانی کار میکردند

این کلام حضرت را
 در وصف آنکه در
 در این کس است
 در اول کس است
 در اول کس است
 در اول کس است
 در اول کس است
 در اول کس است

معلوم میدن و در بد آنکه شرفی حضرت اطهار است و از آن است که همان دثره معجزه بنیر باز گردد و کرامت خاص است
 را بود و نیز صاحب معجزه قطع کند که این معجزات عجاظ است و ولی قطع نتواند کرد که نعمت با استند بر این معجزه است
 شرف تصرف کند و اندر ترتیب آن از نفع و اثبات بفرمان خداست و چون صاحب کرامت ملائذ آن بجز تسلیع اصول
 حکام است نیست تا آنچه پیش بر وجه کرامت است که هر حکم شرعی از صفات نکند و اگر کسی گوید که چون گفتی که معجزه ناقص است
 و دلیل صدق نبی و چون حسن بن علی را در آواز آن مشاهده کرد و عین حجت تر از اثبات معجزه باطل کند گوئیم این امر
 برخلاف صورت است که هرگز اتفاقا گفته است تا آنکه عجاظا با خلق را ناقص است چون کرامت است و عین معجزه نبی بود
 در همان برهان نماید که معجزه نبی نمود عجاظا را ناقص گفتند ندیدی که چون جمیع کلمات برادر کرد و در هر حال
 بودینه بود اندر سجد شسته در سجده و با صاحبی گفت آنچه با من میگردند خداست سبحان الله تعالی که در هر حال
 پیغمبر را در هر سجد سلام گفت خداوند سلام و بگوشه تر از غیر رسانید و چون پیغمبر را در هر سجد دعا کرد و از
 بنگار گشت پس آنکه پیغمبر را در هر سجد دعا کرد و از هر سجد دعا کرد و از هر سجد دعا کرد و از هر سجد دعا کرد
 دومی بعد نبی بود فعلی بود ناقص عادت و کرامت بود و آنچه اتفاق رویت نماید ناقص عادت بود پس هیچ
 نبود میان عینیت زمان و عینیت مکان چو کرامت جمیل در حال غیبت مکان از پیغمبر بود کرامت متاخر
 اندر حال غیبت زمان از دو این فرق مبین است در بیان و آنچه مرآت حالت مضادات کرامت مر
 عجاظ را از آنجا که کرامت جزا در حال تصدیق صاحب معجزه ثابت نشود و غیر بر دست نمودن صدق
 مطیع پیدا نمایند آنچه کرامات است معجزه پیغمبر است از آنچه شریعت و باقی است باید تا حجت و نیز باقی
 پس اولی گویا مانند بر صدق رسالت رسول قدر و انباشد که بر دست بگمانه کر است ظاهر شود و اندر عین
 حکایات آورده اند از ابراهیم خوس رح و آن سخت اندر رخ بود اینجا ابراهیم گفت من بیاد فرود
 رفتم بر تخته بر حکم عادت خود چون نشستم یکم از گوشه بر خوابتم و از من صحبت خواست
 اندر و من نگاه کردم او دیدن من نفوسه بدل من باز آمد گفتم آنچه شاید بود مرا گفت
 یا ابراهیم رخه دل شو که من یکم از نصرت ام و صاحبان ایشان که از آن مقصود بودم آمده ام
 با من صحبت تو گفتا چون بدستم که بگمانه است دم بر اسود و طریق صحبت گردان من حق این بر من
 آسان تر گشت گفتم یا ارباب انصاف من با من طعام و شراب نیست ترسم که ترا اندر من
 با دیدن برسد گفتم یا ابراهیم خوس رحین بانگ تو در عالم و تو هنوز از آنده طعام و شراب بخور

گفت محبت با شما از ان بسیار است و صحبتش قبول کردم تجربه را تا اندر و خودی خودی جااست چون صحبت شما نیز غیر
تنگه دارد ریافت و بابت داد گفت یا ابراهیم چندین طبل بود عالم نیز بند بیا زمانه و اگر اولت خنیا برین نگاه
کرد ملاطفت نماند از تنگی گفت سخن سر بر زمین نهادم و گفته با خدا یا مراد و پیش این بگاید و سوا مگردان که اندر
عین بگایگی بن طین نیکو است چه باشد که ملک فری در حق من فکائی گفت چون هر برادر دم طبیعت دیم و دو قرص و دو کاسه
شربت کتاب بران نهاده آن بخوردیم و از آنجا فریتم چون بهشت روز دیگر بر آمد با خود گفته ام که من این ترسار بخرم که نام
خود بنام پیش از آنکه می مرا چیزی دیگر نتوان کند چیزی از من خارج کند گفته ام یا ابراهیم بسیار که امروز نوشت
تا چه و اگر از شره بجای دست و بریز زمین نهاد و خیره گفته طبع بدیدار آمد و چهار قرص چهار کاسه شربت آب بر سر من این
سخن محبت شستم و در بخوردم از روزگار خود نوشیدم و ما خود گفته ام که من ازین بخوردم که این از سر کار فری بدیده
است و دوستی باشد من این که خود ما را گفت یا ابراهیم بخورم گفته ام خودم گفته ام چه علت گفته ام آنچه تو بل فرستی و این من
حال اول نیست و این برین که بتجربم اگر این را که است عمل کنم بر کار فرست روان باشد و اگر که دوست تو مدعی را
شبهت افتد با گفت یا ابراهیم بخور و بشارت مرزا بدو چیزی که باسلام من آید ان لا اله الا الله حده لا شریک له و آید
آن محمد صبره و سوره و دیگر آنکه ترانه نزد که شش خطی بزرگ است گفته ام که گفت ما را ازین جنس چیزی نماند
از شرم تو سر بر زمین نهادم و گفته با خدا یا اگر دین محزون است و پسندیده است مراد و قرص دو کاسه شربت آب
و اگر ابراهیم خوش ولی است مراد و کاسه شربت آب و دو قرص بدو چون سر برادرم این طین حاضر کرده بودند
ابراهیم از آن بخورد و آن جوهری که رسب بود یکی از بزرگان شد و این جنس میانی باشد رسول بگفت که چون
سخن ناویست که اندر غیبت نبی مغربی را بران نماید و اندر حضور و غیره در از اگر است و نصیب بود و در حقیقت
نتیجه و کتایب مغربندی آن نشاندند آنچه آن رسب با از کتومان بود چون سحره فرعون پس ابراهیم صدق
نبی نمانت کرده آن دیگر هم صدق نبوتی طلبیم هم عز ولایت خداوند تعالی بحقیقت مقصود و حاصل کرد و در
فرقه طاهر است میان کرم است و مجاز و اندر نصیبه سخن بسیار است و این کتاب پیش ازین تمکین کند و آنها که است
بر او یا که اتی دیگر بود و شرط این کتاب است از اظهار بختی که از اولی ولایت طلب کند و بدان که
کند رحمت حالت دازان یا ندارد اما تکلف و با آنها را آن دعوت باشد و بعد علم و الکلام فی اظهار حسن
العجزه علی بدین شیخ الالهیه اتفاق کردند شیخ خطایه و جمله اهل سنت و جماعت بر او که روایا شده
فقط ناقص صلات مانند مجزه و کرم است پیدا آید دست کافر که با پیشی است بطور آن منقطع باشد و

چو میگویی با حارت گفت طلحه بنی میگم که ازان جاره نیست پس آن ساعت چنان بود و این ساعت چنین بود
 مقام صمد اولیاد در جرم بود و مقام سکر نشان درجه انبیا هر گاه که نمود باز آیند خود را یکی از ما مردمان
 دانند و چون آن غایتش مذکور راجع شود سکر نشان ههذب شود و مرتق از ههذب و کل عالم اندر حق ایشان
 چون دستش بند و شب که میدرم و سبب اینها زمینها و در صیفا در نا و فضیله العضا و از اوستاد امام
 ابوالقاسم القشیر شنیدم رفته که وقتی از طایر لاری پرسیدم از استیقام حالش گفت وقتی مرا سنگی با آب از
 رودخانه حرس بر سنگ که بر میگردد چو بر می آید و باز می انداختم و این از ان بود که مرد و بر نزدیک
 یکستان بود لا بل که بر منوز خوارتر که ویرا ارادت آن بود ازان سنگ بود از خواهر امام خراسانی
 شنیدم بر من سنگی که گفت که دو کوب و بچکله رفته بودم از محلهها نطلب برگ نوت از برهه مایه قرزا در دست
 شده که گرم گاهی و شاخ آن میزدم شیخ ابوالفضل بن الحسین رحمه سبد آن کوی برگزشت و من سر درخت
 بودم مردان دید من هیچ سنگت کردم که از خود غایب است و بدل با حق است بر حکم انبیا پس سر بر او گفت
 باز خدا یکسال پیشتر است تا تو مراد آنگو نداده که موی سر ما بر کنم باد و تا آن چنین گفتند اندر مال
 همزوراق و عصان و هوسل در خان زین دارم شدند نگاه گفت عجب کاری همه بر بعضی از عرض است
 مرگش بشر دل را با تو سنجی نتوان گفت و از شبی فی آید که چهار هزار دنیا بچکله اندر دجله انداخت گفتند
 میکه گفت سنگ دل لیت گفتند چو با خلق ندیدی گفت سبحان الله من بخدا چه حاجت آدم که حجاب از دل
 بر گیرم و بدل برادران مسلمان هم شرط نباشد در دین که برادران مسلمان را بعد تر از خود خواهی و بچکله
 حال منکر است و شرح این گفته ام امام را در آیات کتابت کرامات است و بار خنید ابوالعباس جاری را اول کرده
 و محمد بن علی که صفایر سبب دند بر اندک که مرست اندر حال صحو و تکلیف بر شود بدون سکر زانچه او کتاب خداوند
 مدبر ملک اندو مشرفان برایشان را و الیایان عالم گردانیده است وصل عقده آن به ایشان باز بسته و آ
 عالمه و وصل است ایشان گردانیده است پس بد تا صحیح ترین همه را با هر که ایشان باشد و شفیق ترین
 همه به اول ایشان بود بر خلق خود را آنچه ایشان رسیدگان باشند و تلویح سکر اندر استبداد حال شود چون
 بلوغ حاصلی بدینگونه بنیگین بدل گردد و اولی بر حق باشند که راست و صحیح بود و آنهم همان عالی مرتبه
 سعادت است که مریدان را باید همیشه بگذر علم رسانند و اگر هیچ جا باشند که چشم ایشان بر آن بنیاده باشد و اگر در
 خلق اندر آن محل بیاید آید نگاه و تعلیق نگاه کنند تا وی هست بر گما در ضلالت عالمه استیجاب بر کلمات و

توجه
 زیرا که از حضرت
 شیخ ابوالعباس جواد علیه السلام
 نقل کرده اند که در روز
 حج درین سکر که در کعبه
 لنگری که بر آن سکر است
 حکم چون استیجاب غفر
 تا تقدیم من زین و با حق
 سبحان العزیزین را

زایل کند و آنرا که گویند زرد کلنج بزود یک کوشک است این غیر علامت سکر است و اندرستی دیدار این در کلنج
 نباشد و شرف عمران دست من است و آنرا بود که زرد کلنج یک کوز بود و کلنج کلنج نام است آن بنیاب بود تا گویند
 صفر او یا صیقلی غیر می یا زرد کلنج می خرد غیر می که من بشما سرور و زرد کلنج می خرد تا بدیده همسر
 آنکه آفت وی هیزد آنرا محل حجاب باید چون ترک آن بگوید نواب آن جامد و با آنرا که زرد کلنج بود بترک
 کلنج گفتن درست نیاید می که چون عارض صاحب کرد و گفت زرد کلنج و لقره بنزدیک من کسیت بود
 هم صاحب موجود آفت بعضی بنیابید و نواب روشن و معلوم شد دست از آن شش تا شش غیر گفت که کمال
 باز گفته شدی گفت الله و حال او او بود و راق تر زدی و است کند که در کوشک و کلنج با با کمال از زمین ترا حجام
 بر کلنجم زمان خنجر را باشد که در خنجر در برینا که بسیار دیدم سخت صحبتی زین بر بسیارند آن نیز درخت سبز و شاد
 مشاهده و یکی برمانگشت نشسته و کتاب خواند و بنیابید چون محمد بن علی بنزدیک کوشک بر ناست و در برابر آن گشت نشاند
 و چون خنجر بر آمد از هر دو کوشک آمدند تا جمل کس آنجا حتم شدند و می راست کرد به آسمان تا با هم از آسمان چیر
 خوشی بدیدار آمدند و دیدم محمد بن علی سوگند کرد آن مردان سخن بسیار گفت چنانکه من یک کلمه از آن فهمم و کلنج
 زرد کلنج بود و دست و پا زکشت و کشتند و در کسب گشتی چون زرد کلنج بر آمد به ترند باز آمدیم من در کلنجم از کلنج آن
 چه جا بود و آن مرد بود و گفت آن تیر منی هرگز بود و آن در قطب را علیه بود گفتیم اینها شرح اندرین است چگونه از ترند
 تیر منی هرگز بود گفت یا با کمال کار با رسیدن آن با رسیدن و نه یا بگوئی و این است صحبت حال آمده از آن
 سکر که کنولین با مختصر کردم که اگر تفصیل آن سخن شرح آنرا شرح و هم کتاب طول شود و از مقصود و باز نام
 پس بعضی از دلایل که تعلق آن بر کتاب است بزرگ کلمات و حکایات شان به حصول کردم تا بخواند این مرد را از تیر
 باشد و علمای ترویج و محققان از کت و عوام را از تیر یقین بر نم نهبت کرد انشاء الله تعالی و ما لله التوفیق
 فی ذکر امانتم - بلکه چون محبت عقل ناست شد صحبت کرامات و دلیل بر نبوت آن قائم شد باید که تا دلیل کتاب
 خواند معلوم شود و آنچه آمده است اندر اخبار صحیح و کتاب نبوت صحبت کرامات و افعال انقضای است بر اول ولادت نامت
 است و اخبار صحیح و کلام مخصوص شد ز آنچه می آنکه خداوند تعالی بنا بر خود است و دلان علیهم السلام از آن
 علیهم السلام است که بر پیوسته بر سر ایشان سایه نماند و در سوره شوره دیده اند که گویند از سر کمال آن
 سوره موسی بود و او را مانع نگرد که این کلمات اولیا سوره محمد است هم اگر گویند که این کلمات اولیا نیست است و چنانچه
 که سوره موسی با آن در وقت کربلا بود گویند که چون موسی علیه السلام از ایشان غایب و بطور رفت

صله
 در بیان این
 در بیان این
 در بیان این
 در بیان این

بان کلمی باقی بود پس عصیت زمان چه نسبت جان چون انجا سوزه آمد عصیت مکان بود اوجا ان عصیت
 زمان بود و دیگر ابراهیم را از کرامت آصف بر خیا که چون سلیمان ۴۰ را با است که تخت بلقیس پیش از آمدن
 آنجا هر کس که خداوند است با شرف و کتب نامید و راستی ظاهر کند و با اهل خانه نماید که کرامات او بسیار
 بود سلیمان گفت که است که گفت بلقیس پیش از آمدن که اینجا ما نمیکند خداوند تا ما خبر داد حال حضرت سلیمان گفت بل
 ان تصور من است حضرت گفت من چه بخت و بخت دیگر که پیش از آنکه تو از جا خوش بخیزی سلیمان گفت زودترین
 باید آمد گفت اما این که قبل از آن بر آنکه نظر نکند که این پیش از آنکه تو چشم بر زمین می آید تخت را از آنجا که بر زمین گفتار
 سلیمان بود متغیر شد و ظاهر کرد و در آنجا آمد در این بهیم حال سوزه بود آنچه آصف پیغمبر بود لا محاله باید که کرامت
 باشد که سوزه بر یک طلبا مان است سلیمان باینکه دیگر از خبر او نماند و قدم بر زمین که چون ذکر ما نمیدانست که در آنجا
 تا در آن سوزه زشتی و دیگر در نشان سوزه تاب نشناخت گفت آن که گفتی حالت هم دریم گفت من عهد شد و با قنای
 پس نیز خود نیز خداوند است که ما بدینا هر چه از حال او خبر داد و گفت و بزنی الیک بکنی اخلاصه تساق و صدک
 جنایا و نیز حال صحاب کعبه و سخن گفتن رنگا انسان و حواش این و تعلب این اند که کف برین در حال
 که و نظیر آن است پس در آن حال و کلام با سط قدیم بالوصید و بخیله افعال اقصی است و معلوم است که سوزه نیست
 باید تا کرامت باشد و در او بود که این کرامت است و حیات بود که حصول امور موم اندر زمان تحقیف دور بود
 پدید آمدن طعامی بود از جالجهام باوسع زود بود که کرامت بود بر اندیشه حلق و نامندین و اندما حدیث صحیح
 از پیغمبر حدیث القادری است و آن چنان بود که روزی صحابه بر خبر بر آمدند که یکدیگر را از حجاب فعال
 اهل ارض چیزی بگوئی و می گفت پیش از آنکه کسی کامی می رفتند چون شبانگاه شد قصد نماز کردند و در وقت
 سختند چون پاره از شفت گذشت و کوه از کوه اندر افتاد و در آن غار حرکت ایشان متحرک شد با یکدیگر
 زبانه اما از اینجا پیچ خیز آنکه در دایره ریاضی در پیدا و نده شمیم کنیم که گفت مراد که و بعد بود و
 مال اینجا چیزی در ششم مجربین که که شیر آن بدینان داد و من هر روز یک خمر منبرم بیاوردی
 و ببله آن مانند و چه طعام خود کرده و از آن ایشان شبی من بچاه تمام مردم دامن آن که
 راجه بشیدم و طعام ایشان اندر شیر عشم ایشان خفته بودند آن قدم در دست من
 جانده من بر بله ابتداء چیزی تا خورده و انتظار پیدا است ایشان میکردم تا صبح میاید
 حالتان بسیار شدند و طعام بخوردند من بچاه ششم بگفت ای ما و خدا که اگر من

در بیان کرامت
 حضرت سلیمان
 علیه السلام
 در بیان کرامت
 حضرت سلیمان
 علیه السلام
 در بیان کرامت
 حضرت سلیمان
 علیه السلام

اندرین است گویم مرا فریاد رس بچهره گفت ۱۲ نگاه آن سنگیک جنید بن جنید در سنگی بیدار
 آمد و در گیس گفت مراد ترش بود با جمال و پسته دلم بر دشمن بود و او را خود خواند و او را
 تا وقتی بخیل صد بیت دینار برد فرستادم تا یک شب بمن خالی کند و چون نزد یک من آمدن
 اندر دلم پدیدار آمد از خدا تبتاد دست از وی پیشتم وز بر دنگدا شتم بن گفت با خدا یا
 اگر من اندرین است گویم مرا فرخ فرست بجزر گفت ۱۳ نگاه آن سنگیک جنید بن دیگر بچیزدان
 شگفتی بارت شد اما هنوز از آن بیرون نخواستند شدن بگفت مرا اگر در مزدوران بود چون کار
 سیکرند تمام شد همه نزد خود شد نیکمی از ایشان ناپدیدار شدند و گوشت خرم سال دیگر دو شوشال
 دیگر چهار شد و هر سال بچنین زیاد شد و چون سال چند برآمد ای عظیم فرایم آمد آن فرزند باید که وقتی من
 کار کردم مباد که کنون بر ابدان نزد حاجت آآورم بر او آینه مال است گفت من موسی است که گفتم
 سبکیم آنچه دل فرآوردم تا بر بردگت آنگاه آنگاه از خدا فرار شد تا هر استی بیرون شد منهن مثل
 ناقص عادت بود و معروف است از خبرم حدیث هر چه رسد و با بوی بره را و آن است که سینه گفت که بخور که
 سخن بگفت الا سگس که میخیزد و شفا خود میدهد و دیگر از بدی اسرائیل بر لبی بود چه نام مرد محمد بود و مادر
 پشت رو کرد بریدن سیر سبک اندر نماز بود و هو هتک بود دیگر در دست کرد و همچنان باورش گفت از سنگ
 یار بر سوگردان سپر از بقی من بگوش دهر ان زمان را بلبلا گفتم مرگ و دی که من هر چه را از راه ببرم
 صوره دی شد و هر چه بدما لغات نکرد با شبانی امدسا صحبت کرد و حاله شد و چنان شهر آمد گفت بخیل
 از جریم است و چون بار بنهاد قصد صومعه هر چه کرد در دیر اندر سر سلطان آوردند هر چه بگفت
 ایضام پدر تو کیست گفت با هر چه مادرم بر تو دردم میگوید هر چه من شبا نیست و سه دیگر زنی بود که در
 در سر خود نداشت بود سو آری گو کرد و نیکو جا بر گذشت زن گفت یار تو چه میخوانی این سوار گردان
 آن کودک گفت یار بر ارجان گردان چون ما می بود زنی بد نام بر گذشت زن گفت یار تو چه میخوانی
 زن گردان آن کودک گفت یار بر ارجان زن گردان مادر متعجب شد که اینچه میگوید
 آن کودک گفت ز آنچه آن سوار جا رست از جا بره او این زینت حاصله اما خلق اعدا بر میگنیدند و
 او اینچه میگوید که از جباران بنم نمیم که از صلحان بشم و دیگر معروف است حدیث از امیه کبریک هر که از موئین
 عرطه که که زوکی بنزدیک میفرم گفت زاید جبار بنزدیک من آمده ای تو موئین من ترا دوست

صالح
 علی بن ابراهیم
 صبر و باطن
 توانایی از غم
 لطافت
 بجزر گفت
 در روز شوشال
 دیگر چهار شد
 با بوی بره
 از خبرم حدیث
 هر چه رسد
 سخن بگفت
 الا سگس که
 میخیزد و شفا
 خود میدهد

بخت از عمار و بر
 پیش از او
 با سوار
 در شتابان
 با درستی
 سخن بگفته
 صومعه
 با هر چه
 ترسیان
 با بوی بره
 عبادت
 زوکی بنزدیک
 من ترا دوست

بگفت مرا اگر در مزدوران بود چون کار سیکرند تمام شد همه نزد خود شد نیکمی از ایشان ناپدیدار شدند و گوشت خرم سال دیگر دو شوشال دیگر چهار شد و هر سال بچنین زیاد شد و چون سال چند برآمد ای عظیم فرایم آمد آن فرزند باید که وقتی من کار کردم مباد که کنون بر ابدان نزد حاجت آآورم بر او آینه مال است گفت من موسی است که گفتم سبکیم آنچه دل فرآوردم تا بر بردگت آنگاه آنگاه از خدا فرار شد تا هر استی بیرون شد منهن مثل ناقص عادت بود و معروف است از خبرم حدیث هر چه رسد و با بوی بره را و آن است که سینه گفت که بخور که سخن بگفت الا سگس که میخیزد و شفا خود میدهد و دیگر از بدی اسرائیل بر لبی بود چه نام مرد محمد بود و مادر پشت رو کرد بریدن سیر سبک اندر نماز بود و هو هتک بود دیگر در دست کرد و همچنان باورش گفت از سنگ یار بر سوگردان سپر از بقی من بگوش دهر ان زمان را بلبلا گفتم مرگ و دی که من هر چه را از راه ببرم صوره دی شد و هر چه بدما لغات نکرد با شبانی امدسا صحبت کرد و حاله شد و چنان شهر آمد گفت بخیل از جریم است و چون بار بنهاد قصد صومعه هر چه کرد در دیر اندر سر سلطان آوردند هر چه بگفت ایضام پدر تو کیست گفت با هر چه مادرم بر تو دردم میگوید هر چه من شبا نیست و سه دیگر زنی بود که در در سر خود نداشت بود سو آری گو کرد و نیکو جا بر گذشت زن گفت یار تو چه میخوانی این سوار گردان آن کودک گفت یار بر ارجان گردان چون ما می بود زنی بد نام بر گذشت زن گفت یار تو چه میخوانی زن گردان آن کودک گفت یار بر ارجان زن گردان مادر متعجب شد که اینچه میگوید آن کودک گفت ز آنچه آن سوار جا رست از جا بره او این زینت حاصله اما خلق اعدا بر میگنیدند و او اینچه میگوید که از جباران بنم نمیم که از صلحان بشم و دیگر معروف است حدیث از امیه کبریک هر که از موئین عرطه که که زوکی بنزدیک میفرم گفت زاید جبار بنزدیک من آمده ای تو موئین من ترا دوست

دویم آب که در خوابی کن گنیم که بر خاست و عصا برنگی آب خوش و با کنزه از آن نمک بردن آمد
 و من بدان جهت ششم گفتم که چون بنده حق مطیع باشد هر عالم مطیع او باشد و او در دامن
 بهشت است بود در طعام خوردن و تسبیح کا می شود و از او پسید تر از او است گفتند که گفت که چندان که
 روز یکبار طعام خوردی و در آن روز تسبیح کا می کنی و در آن روز تسبیح کا می کنی و در آن روز تسبیح کا می کنی
 بر جا که نشسته باشی آغاز داد که یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 به سبب و یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 که امروز اندر تشریف خانه سهل بن عبداللہ برایت اسباب خوانند و متعلق اند از اهل تشریف که اسباب و شیران بسیار
 نزدیک و آند می دوی انبیا از طعام داد و مراعات کردی و اهل تشریف بسیار از او اسباب فرمود
 من یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 در پیش چیزی چون در کوی کلمه گویم از تو میگفت است و چون در کوی کلمه گویم از تو میگفت است یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 خوار گفتم ای جوان یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 نیست ای راه جو اوست که تو می سپری و محالست خود را علت جعل حق می گوی مجرب را از اجاب سید کوفه از
 سحر گوید که من در حق می باختم اندک شئی نشستم تا از صبر بگریه و درم چنان مرتعد و با ما اندر کشتی بودم از آن که آید
 ای بیت که در بازار سید از سخن گفتن سبک که سخن زرد رنگ بود و سبک از عبارات خالی نبود تا رسد و سبک را از مردم
 که شرف داده و سبک را سبک است که در خونتند که با حقاری گفتند که گفتند که سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 بنزدیک و آدم و باک سبک گفت که این در ما صورتی است از تو در انبیا از روشنی و جدا بار در سبک
 اکنون چه با یکدیگر دوی و سبک ما سبک که در چیزی گفت ما بیان دیدم که بر روی آب در دوی که هر چه را اندوه آن گفته
 که چه بر آید بدان مرداد چون مردم کشتی آن میدان روی روی آب با نهاد و زینت پس از کلمه سبک بوده و در آن
 کشتی بود ما از نیکند در اهل کشتی زدمت خود نداننا سبک می رید گفتند که گفت من در ابتدا از خود قصد زیارت
 مسلم سبک که در چمن سعید و اندر نام آید که در اهل کشتی خطا بر خاند از خود گفتیم که نفع نماند انبیا تا بوم بعد دیگر
 بوقت طهت خود استم تا بر کوره آب شوم تیری بر راه خفته بود باز گشتم و یکدیگر سبک می آید با یکدیگر
 گرفتیم مسلم از صومعه بیرون آمد چون شیران او را دیدند تو وضع کردند او را که خوش سبک سبک سبک
 و بالید گفتیم که گمان خدا می گفتم است ما که با سعید همان من میخند انچه مرا گفت یا با گمان

بگویم که در خوابی کن گنیم که بر خاست و عصا برنگی آب خوش و با کنزه از آن نمک بردن آمد
 و من بدان جهت ششم گفتم که چون بنده حق مطیع باشد هر عالم مطیع او باشد و او در دامن
 بهشت است بود در طعام خوردن و تسبیح کا می شود و از او پسید تر از او است گفتند که گفت که چندان که
 روز یکبار طعام خوردی و در آن روز تسبیح کا می کنی و در آن روز تسبیح کا می کنی و در آن روز تسبیح کا می کنی
 بر جا که نشسته باشی آغاز داد که یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 به سبب و یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 که امروز اندر تشریف خانه سهل بن عبداللہ برایت اسباب خوانند و متعلق اند از اهل تشریف که اسباب و شیران بسیار
 نزدیک و آند می دوی انبیا از طعام داد و مراعات کردی و اهل تشریف بسیار از او اسباب فرمود
 من یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 در پیش چیزی چون در کوی کلمه گویم از تو میگفت است و چون در کوی کلمه گویم از تو میگفت است یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 خوار گفتم ای جوان یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی یا سعید خیر یا سعید برکت نفل کنی
 نیست ای راه جو اوست که تو می سپری و محالست خود را علت جعل حق می گوی مجرب را از اجاب سید کوفه از
 سحر گوید که من در حق می باختم اندک شئی نشستم تا از صبر بگریه و درم چنان مرتعد و با ما اندر کشتی بودم از آن که آید
 ای بیت که در بازار سید از سخن گفتن سبک که سخن زرد رنگ بود و سبک از عبارات خالی نبود تا رسد و سبک را از مردم
 که شرف داده و سبک را سبک است که در خونتند که با حقاری گفتند که گفتند که سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 بنزدیک و آدم و باک سبک گفت که این در ما صورتی است از تو در انبیا از روشنی و جدا بار در سبک
 اکنون چه با یکدیگر دوی و سبک ما سبک که در چیزی گفت ما بیان دیدم که بر روی آب در دوی که هر چه را اندوه آن گفته
 که چه بر آید بدان مرداد چون مردم کشتی آن میدان روی روی آب با نهاد و زینت پس از کلمه سبک بوده و در آن
 کشتی بود ما از نیکند در اهل کشتی زدمت خود نداننا سبک می رید گفتند که گفت من در ابتدا از خود قصد زیارت
 مسلم سبک که در چمن سعید و اندر نام آید که در اهل کشتی خطا بر خاند از خود گفتیم که نفع نماند انبیا تا بوم بعد دیگر
 بوقت طهت خود استم تا بر کوره آب شوم تیری بر راه خفته بود باز گشتم و یکدیگر سبک می آید با یکدیگر
 گرفتیم مسلم از صومعه بیرون آمد چون شیران او را دیدند تو وضع کردند او را که خوش سبک سبک سبک
 و بالید گفتیم که گمان خدا می گفتم است ما که با سعید همان من میخند انچه مرا گفت یا با گمان

شمارست کردن ظاهر مشغول شدید مر خلق را می ترسید و ما بر است کردن باطن مرحق را تا حوالی
 ما تیر سرد روزی شیخ من بر من از نسبت لجن قصد مشق داشت بارانکی آمده بود و ما اندر
 حل بدشواری می فرستم شیخ را نگاه کردم عین و پای سجا سکه و خشک بود بادی گفتم گفت آری تا آن
 نسبت از راه توکل برداشتم و باطن را از وحشت نگاه داشته خداوند تعالی قدم مرا از وحل
 نگاه داشته است متعمر اذق افتاد و طریق حل آن بر من مشکل شد قصد زیارت شیخ ابو القاسم
 کرکائی کردم رضی الله عنه بطوس ویران اندر مسجد بسیر کردم خود با ششم تنها بعینه آن واقع من بود
 که میگفت با ششم گفتم شیخ این با که میگویی گفت سپهر این ستون راحتگی این عادت
 تا من گرفتار فایده تا از من این سوال کرد و بفرغ از بدی که آنرا سلاطین گویند پیرے بود از او یاد
 اولادش که او را باب عمر میگفتند و همه در رویشان آن دیار مشایخ بزرگ را باب
 خوانند و مراد و همزه بود فاطمه نام قصد زیارت او کردم از او زنگ چون بزرگیک و
 اندر آمد گفتم بچه آمدی گفتم تا شیخ را پیشیم بصورتی و دونه نظر کند من به شفقت
 گفت که پسر من خود از فلان روز باز ترا می بینم و تا از منت غایب نگردد از من نیویست
 دید چون روز و سال شمار کردم آن روز است که تو بمن بود گفتم اے پسر بیرون
 مسافت کار که و کان بود پس این زیارت به بهت کن که در حضور اشباح بیچ نسبت
 است پس گفتم فاطمه آنچه در ای بسیار تا این درویش بخورد انگور میا در دوفت
 آن خود بران رطبه چند بود و بفرغانه رطب ممکن نشود و وقت بهینه بر سر
 تربت شیخ ابو سعید رفته بودم تنها جسم عادت کبوترے بود سفید که میاید
 و اندر بر فوطه شد که بر کور نشکند بود گفتم گران که جسته است و چون بر خاستم
 و نگاه کردم در زیر فوطه سیم چیز بنویز و زد و سد بگر و زدیم و اندر عقب آن فردا فرم شوی و را
 و خطاب دیدم و آن واقعه از او پرسیدم گفتم آن کبوترے صد ساله معاملت من است
 که همه روزانند گور بناوست من آید ابو بکر در اقی روایت که روز محمد بن علی گشته
 اندا جز او تصانیف خود فرامی داد گفتم این را اندر چون منسکن چون برون
 آدم نگاه کردم سب طرف و لطایف بود و لم نداد اندر خانه بهیام دیدار گشتم و گفتم

قنچه
 فان درین احوال
 و از بریدن اهل
 جبریل خان
 اسلام در حال
 و الله را
 کفر از این
 الاض
 علم
 لقا
 شاد
 بجز
 شاد
 قنچه
 کباب
 بعبه
 الطرد
 بجز

که افکندم گفت آنچه دیدم بگویم چه چیز ندیدم گفت بنفیکندی گفتم مشکلم و دوشد کی آنکه چرا میگوید که آب
 اندر فکس و دیگرے آنکه چه بر آن است که بیدار خواهند آمد باز گفتم و آن بر دوشتم و بدردل بر کناره
 جیون در جز از دست بنید ختم آب دیدم که از هم باز شد و صدقے پدید آمد سر کشاده و این
 اجزا اندران افتاد و سر صدوق استوار شد و آب بحال خود فرارفتن آمد باز گفتم
 و یاد می گفتم وے گفت که اکنون انداختے گفتم اینها شیخ لغزت خداوند که این
 سر باسن بگویدے گفت بدانکه کتاب تصنیف کرده بودم اندر علم این طایفه که سختی
 آن بر همه عقول مشکل بود و برادر من خضر بغیر علیہ اسلام از من خواسته بود آن صدوق
 را منسبه بفرمان و می آورده بود و ضرا و تعالے این آب را فرمان داده است
 تا آن بدور رساله و اگر کسی ازین حکایات بیاموردم منور سچے نگردد و اذاد
 کتاب اثبات اصول طریقت است اندر فروع معاملات نقالان خود کن ساخته
 اند و بسیار جمع کرده و مذکران بر سر سنابر نشر میکنند کتون فصولے که بدین سوت
 است اندرین کتاب مشبع بیارم تا بجایے دیگر بسرا بنیغے بالا نماید شد الکلام
 فی تفصیل الایثار علی الاولیاء و لیاء و بیانکه اندر همه اوقات و احوال با تفاق جمله
 مشایخ بنظر لقیق اولیایا تباعان سفیر بند و مصداق دعوات ایشان و انبیاء
 فاضلند از اولیایا زانچه نهایت ولایت بدایت نبوت باشد و جمله نبیایے
 باشند اما از اولیایا کسی نبی نباشد و انبیایا تمکنانند اندر نفع صفات نبوت
 و اولیایا عربیت اند اندران چه این گروه در حالت طاری دآن گروه در اوقات
 و آنچه این گروه را مقام آن گروه در حجاب و چکس از علای اسبنت و متفقان بنظر نقبت
 اند و بجلاف نکند بگره پی از حیوان که مجسم اهل جزا ساند و مشکلم بکلام متناقض
 اندر اصول توحید که اصل بنظر نقبت ناشناسند و خود را و خواهند و مدست و
 اند اما دلیشان گویند اولیایا فاضلند اند انانیا و این صلوات مرایشارا
 کفایت بود که جالب فاضلند از محمد مصطفی گویند و گروه دیگر هم از شکره که تویی بدین
 طریقت کنند و صلوات و نزول حق بسجے انتقال و او آورنده بجواز تجرید گویند بنده از خداوند

علم الخیر فی الوجود
 بلوغت و اولیایا
 تعین الی این علم بنظر
 نفس و حزن فی توفیق
 الایثار فی کل امر
 جامع و غیر از این علم
 کثرت در توفیق است
 چه فاضل علم و کفایت
 صفات و غیره
 نصف و صلی الله علیه
 و آله و سلم
 و ما فی الغیبه و صلی
 الله علیه و آله
 کثرت من اعجابت و انبیا
 و اولیایا و صلوات
 الله علیهم اجمعین

دین اندران مذہب مذموم کہ کلمه کرده ام بیارم اندرین کتاب تمامی انشا الله تعالی
 و در جمل این دو گروه که مدعی باسلامند موافق اند اندرین تفصیل انبیا یا بر همه
 هر که مرتبه تخصیص انبیا را اعتقاد کند کافر شود پس انبیا صلوات الله و سلامه علیهم علیهم
 و امیر اندر اولیا است بمان ایشان باحسان و محال باشد که ماموم از امام فاضلتر باشد و در
 جمله بدانکه اگر احوال انقاس له و زکار جمله او ایار اندر جنب کیفیت صدق نبی صورت کنی
 جمله متلاشی نماید ز آنچه این گروه میطلبند و میرود نزد ایشان رسیده اند و یافته و بعد
 دعوت باز آمده و قوتی رسیده بر نزد اگر کسی گوید از ملاحظه مذکور لعنهم الله که
 اندر عاوذت چنین رفته است که چون رسول بکلمه آید از ملک باید تا مبعوث الیه فاضلتر
 از وی باشد چنانکه غیر این از جبرائیل فاضلتر اند و این صورت مرثی از اخطاست و گویم
 اگر ملکه رسولی بکس باید تا مرسل الیه از وی فاضلتر باشد چنانکه جبرائیل را برسل
 فرستاد و ایشان هر یک از وی فاضلتر بودند اما چون رسول سبحان عتبه باشد و در
 لامحاله رسول فاضلتر از آن کرده باشد چنانکه غیر این از امام و اندرین همه محافل
 را حکم حدیث اشکالی نمیدرس مکنفس انبیا فاضلتر از همه روزگار او لیکن آنچه چون
 او لیکن نهایت رسد از شایده خبر دهند و از حجاب بشریت خلاص یابند هر چند که غیر
 بشر باشند و باز رسول را اول قدم اندر شایده باشد چون بدایت این نهایت بود
 را با آن قیاس توان کرد یعنی که همه طلاب حق از اولیا متفق اند که مقام جمیع از تبار حق
 کمال ولایت بود در صورت آن چنان بود که بنده بد رحمتی رسد که از غلبه دوستی از غفلتشان اندر
 نظر فعل مغلوب گردد و بشوق فاعل کل عالم را همه آن اند و آن بینند چنانکه ابراهیم علی
 گوید روح لوزالت عنار و یتعبدنا و اگر دیدار سجد از نادانان شود هم بودیت از نامشود
 که مانند عبادت جز از دیدار کونیا میم و اینست که انبیا را بدایت حال باشد که اندر روزگار ایشان
 تفرقه صورت نگردد و نفی و اثبات و مسلک و مقطع و اقبال و عرض و بدایت و نهایت ایشان
 اندرین جمع باشد چنانکه اندر بدایت حال ابراهیم ص آفتاب را بدید گفت هزار لیه و ماه
 و شاره را بدید و گفت مذبح از غلبه حق برداش و اجتماع و اندرین جمع خبر ندید و اگر در حدیث
 مذکور

این فاضلتر است
 بدین زبان اینست

جمع دیدر همین مدار از دیدار خود تیرا کرد و گفت لاجب لافیلین ابتدا بجمع آنها بجهت
 لاجرم است و کلا را بدیهات است و نبوت زینت تا بود نبی بود ندو با ما خد نبی باشد پیش از آنکه
 موجود نبودند از معلوم و مراحق همان بودند و از او نیز بدیدر خاطر رسیدند که چه گویی اندر
 حال دنیا گفت بیبها ما را اندر ایشان هیچ تصرف نیست هر چه اندر ایشان صورت کند آنهم
 با تهم و حقیقتا اشات و نفع ایشان از در حقیقی نهاده است که دید خلق بدان نرسد پس شما که
 مرتباً و لیا از ادراک خلق نهانت مرتباً از تصرف و لیا نهانت و او نیز بدیدر محبت رفتن کار بوده است
 دی گوید که سر ما با ما بنا بر بدیدر چه نگاه نکرده بهشت و دوزخ و بر اینهمه بدیدر چه نکرده است
 و از کمونات و حجب برگزشت نصرت طر آنرا غنی گشتم و اندر سوا کسویت می بریدم تا رسیدن هدایت
 مشرف شدم و در جرات لیتا اندران بدیدم چون نگاه کردم آنهمه من بودم گفتیم با خدا یا منی مرتباً
 راه نیست و از خودی خود را گذر نمراده با یکدیگر در فرامی نمایا بازید خلاص توانا نوی تواندر است
 دست ما بسته است دیده را بجا ک قدم می آنگال کن در بر ما نیست که مد اوست کن و اینجاست که دست
 و این را اهل نظیر حق معراج بازید خوانند و معراج عبارت بود از قرب پس معراج انبیا از مد اهل
 بود شخص و جد و از ان و لیا از کسویت و بهر رو تن غیر ان بصفا و پاکیزگی و قربت چون
 دل و لیا باشد و ستر ایشان از این فضل ظاهر است و آنچه ان بود که دیر اندر حال خود مغلوب گردند
 تا مست گردند و انگاه بدرجات سرور از کس فاسق گردانند و تقرب حق می آرند چون بحال صحیح
 باز آید آنچه بر این درویش صورت گشته باشد و علم آن مراد و حال آید پس فرق بسیار بود
 میان کسیکه شخص بر آنجا بر نکرده فکر و دیگر را و اندک علم الکلام فی تفصیل الانبیا و اولاد لیا
 علی الملائکه بدانکه با اتفاق اهل سنت و جماعت در این طریقت انبیا و آنانکه محفوظ اند از اولیا فاضلتر
 از فرشتگان بخلاف معتزله که ایشان ملائکه را فضل گویند از انبیا و گویند که ایشان بر مرتب رفیعتر
 و خلعت لطیفتر و مرق را طبیعتاً با یکدیگر فاضلتر باشد گویم که حقیقت این خلاف صورت است
 که تن مطیع در مرتب رفیع و خلعت لطیف مرفض حق علمت کرده نباشد و فضل آنرا با محقق
 نتواند نهاد و آنجا که میگویند بر ما بیس را بود اما با اتفاق ملعون و معزول گشت پس

سوزانم میسایان بنام
 فغانی درم از خودی خود
 ایستادند و با ما خد نبی
 حقیقتاً اشات و نفع
 از نفسی که ملک
 ایضا در صورت سالک
 بعضی بوده که در
 با آن از ان در کلا
 مگر کسوت لیا ان کبار
 موی از در کلا و در
 ناله من از تنین میگرد
 چشم از تنین میشد زنده
 تنی که در کلا و در
 از ان از این سخن را تا
 معتزله را ان وقت ماند
 از در کلا و در

پس فضل آنرا بد که خداوند عزوجل را فضل بنده از خلق برگزیند و دلیل بر فضل انبیا آنکه خداوند تعالی را ملائکه
 بنمود تا آدم را سجده کردند و این مقرر است که حال سجده را ماله ترا حال مجاد بود و اگر گویند که گفته
 سنگی و جمادی است و موسی از وی فاضلتر است و او را سجده میکنند پس او باشد که ملائکه فاضلتر از آدم
 اگر چه وی را سجده کردند گویند چنانکه او یا محراب او یا دیوار او را سجده میکنند الا همه گویند که خدایا
 سجده میکنند همه گویند که ملائکه آدم را سجده کردند بر وقت تکلام خداوند که چون فرمود که ملائکه که گفت
 سجده و الا آدم را فرمودیم هر ملائکه را و گفتیم تا آدم را سجده نکنند و چون ذکر سجده موسی آن کرد گفت و
 واعبدوا لکم فقلوا انکم لکم تهون و خداوند را سجده کنید بندگان می باشد را میان بند بندگی پس خانه نه
 چون را آدم بوده باشد که مسافر چون خواهد که بر پشت ستمو خداوند را پرستد اگر کسی بخانه نباشد
 سجده داشته و میگوید که ملائکه قبل از نماز یا با تمام نماز در هر سجده که کند فرمان گذارده باشد ملائکه
 اندر سجده آدم علیه السلام میفرمودند آن یکی که از حرد غدری نماید ملعون خاک ارشد و این او در سجده
 آن اگر بصیرت بود و نیز بدان که ملائکه چگونه مستحق باشند در برابر کسیستومی اند و خود معرفت از آنکه
 ملائکه آن اندر خلقت مشهور نیست و اندر دل عرض آفت نه و اندر طبع ذوق و حیل و قدرت از آن
 طاقت مشرب ایشان فرمان حق اطاعت کردن با آنند طبع آدمی مشهور است که بت و اهریجا بجا
 از دست محفل در دنیا اندر دلش مشهور در حیل و طبع مشرب ایشان اندر نفس و حیل و حیل و حیل و حیل
 که اندر عروق همه با خون همه گردانند و با آن و نفس و مقرون که در همه مشرب آنست پس کسیکه
 که با غلبه و صفا و جود بود و با غلبه مشهور از شوق و خور بر پیش کند و با عین سر از دنیا اعراض نماید و با
 بقا و سواش شیطان اندر دل از همه ماله رجم کند و از آفت انفسا نه رو بگرداند با قامت بر عبادت
 و عبادت بر طاعت مجاهد نفسش مجاهد شیطان مشغول گردد و بحقیقت این از آنکس مشرب بود که اندر مشرب
 معرکه گاه مشهور باشد و اندر طبعش ابدت ترا و لذت نه و اندر نه از مغز زنده مشرب خویش و چون نه
 مشرب بسبب آنکه نه مستغرق در لذت نه در همه عیال هم از آنکه فضل اندر نفسال بنید و با غلبه اندر جمال و با غلبه
 در میان مثال بنید و با غلبه نعمت بر خرد زوال بنید و با غلبه آنکه فضل نه از نفسال با غلبه اعیان بنید
 و در اندر نفسا بنید و با غلبه نعمت بر خرد و با غلبه اعیان بنید و با غلبه اعیان بنید و با غلبه اعیان بنید

و در سجده آدم علیه السلام میفرمودند آن یکی که از حرد غدری نماید ملعون خاک ارشد و این او در سجده
 آن اگر بصیرت بود و نیز بدان که ملائکه چگونه مستحق باشند در برابر کسیستومی اند و خود معرفت از آنکه
 ملائکه آن اندر خلقت مشهور نیست و اندر دل عرض آفت نه و اندر طبع ذوق و حیل و قدرت از آن
 طاقت مشرب ایشان فرمان حق اطاعت کردن با آنند طبع آدمی مشهور است که بت و اهریجا بجا
 از دست محفل در دنیا اندر دلش مشهور در حیل و طبع مشرب ایشان اندر نفس و حیل و حیل و حیل و حیل
 که اندر عروق همه با خون همه گردانند و با آن و نفس و مقرون که در همه مشرب آنست پس کسیکه
 که با غلبه و صفا و جود بود و با غلبه مشهور از شوق و خور بر پیش کند و با عین سر از دنیا اعراض نماید و با
 بقا و سواش شیطان اندر دل از همه ماله رجم کند و از آفت انفسا نه رو بگرداند با قامت بر عبادت
 و عبادت بر طاعت مجاهد نفسش مجاهد شیطان مشغول گردد و بحقیقت این از آنکس مشرب بود که اندر مشرب
 معرکه گاه مشهور باشد و اندر طبعش ابدت ترا و لذت نه و اندر نه از مغز زنده مشرب خویش و چون نه
 مشرب بسبب آنکه نه مستغرق در لذت نه در همه عیال هم از آنکه فضل اندر نفسال بنید و با غلبه اندر جمال و با غلبه
 در میان مثال بنید و با غلبه نعمت بر خرد زوال بنید و با غلبه آنکه فضل نه از نفسال با غلبه اعیان بنید
 و در اندر نفسا بنید و با غلبه نعمت بر خرد و با غلبه اعیان بنید و با غلبه اعیان بنید

و وحشت و التزیم و مسوئیت و سکره قرائن دو اصل و شرط و علامت است و اسما و اعلام نه سوات و در تمام طائفه تسمیاتی

یکه گوید از مشایخ مشهور و طالع مقامی و الرسوم کلاهما قلم است ارسی و الوقت قربا و الابدان

فقیه معنی قیاسی است و لهذا ظهور کلمه عندنا تصدیقاً و در جمله قیاسی از چیزه خبر می آید و افت آن و

اراد است آن در دست نیاید که هر که صورت بسته است کتبی از چیزه خبر می آید که هر که صورت بسته نیاید

بجلا است نه چنانکه چون آن در دست دارد و گوید که من بدان بایم و یا چیزه را در ضمن دارد

گوید که من از این فایده آن هر دو صفت طالب است و اندر قیاس محبت و عدوت نیست و اندر قیاس

رویت جمیع و تفرقه نه در سوسه را اندر نمی غلطی افتاده است و پندارند که این فایده یعنی قصد ذات است

کشتن شغل است و بقای آن که بقای معنی بر بند و پیوند و این هر دو محال است و اندر پند و ستان

مردی دیدیم که مدعی بود بغبیه و تذکیر و علم با منی اندرین مشاهده کرد چون نگار که در دم و خود فانی در مشاهده

و بقای امر نیست قدیم را از محدث فرق نمیدانست کردن از جهال اینطایفه بسیارانکه فایده کلیت است

و این مکاره همان بود که هرگز قیاس اجزای علمی و انقطاع آن روان باشد در این منطقیان جمله

گویم که بدین قیاس نیز امید اگر گویند قیاس معنی صفت رو ادایم فایده صفتی بقای صفتی دیگر که خواه هر دو صفت

به بند باشد و محال باشد که کسی بصفت غیره قائم باشد و در سبب انظوریان از زمینان -

و نظاری آنست که گویند بر هم فرضی است نه با مجادبت از کل اوصافنا سونی فانی شد و بقای لاهوتی

بر پیوست و وی بدان بقایا یافت تا باقی شد بقای که هم بنیجآن بود و اصل اثری که در صلوات الله علیه

نه از مایه انسانیست بود که بقای و محقق بقای است بود پس گوید و ما در شش و خداوند هر سابقان از نزدیک

بقای که آن قدیم است و صفت صفت و ای جمله موانعست موقوف مشو با نواز امر جمعی که ذات

ذات خداوند را محض حدوث گویند و مرقدیم را صفت محدث رو اداند گویم یا بخیر که چه محدث محل قدیم بود

و چه قدیم محل محدث و چه قدیم را وصف محدث بود و چه محدث را وصف قدیم و هر از این در سبب و هر یارند

و دلیل حدث عالم را باطل کند وضع و مصنوع و صلح را قدیم بایگفت و یا هر دو را محدث با تریج مخلوق

با نامخلوق و حلول نامخلوق بمخلوق و این سبب ان ریاضانند است که چون قدیم را محل حدث گویند

و با حادث را محل قدیم تا وضع و صلح را قدیم بایگفت چون بر این ضرورت گردد محدثی وضع پس صلح

نیز محدث بایگفت که محل خبری چون محل محدث بود باید که حال هم محدث بود پس بدین محال لازم

و با حادث را محل قدیم تا وضع و صلح را قدیم بایگفت چون بر این ضرورت گردد محدثی وضع پس صلح

مفید معنی قیاسی است

و لهذا ظهور کلمه عندنا تصدیقاً

در جمله قیاسی از چیزه خبر می آید

و افت آن و اراد است آن در دست نیاید

که هر که صورت بسته است کتبی از چیزه خبر می آید

که هر که صورت بسته نیاید بجلا است نه چنانکه چون

آن در دست دارد و گوید که من بدان بایم

و یا چیزه را در ضمن دارد گوید که من از این

فایده آن هر دو صفت طالب است و اندر قیاس محبت

و عدوت نیست و اندر قیاس رویت جمیع و تفرقه نه

در سوسه را اندر نمی غلطی افتاده است و پندارند که

و وقت و التزیم و مسوئیت و سکره قرائن دو اصل و شرط و علامت است و اسما و اعلام نه سوات و در تمام طائفه تسمیاتی

عقل از درون عالم اول
از این جهت که در این
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول

عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول
عقل از درون عالم اول

درین صحنه ای چنانکه پیش ازین رفتن میگویی که زین بن همان الجمالی نام که ایچیلد ایاویل از روی منته
بیکدیگر نزدیک است اگر چه عبارت مخالف است و حقیقت ایچیلد آن بود که قاصر نموده را از روی جلال حق بود
و کشف عظمت خود برد آن از غلبه جلال او دینی و عجبی ز روش گرد و احوال مقام اندر خط هر متش خیر بود
کلمات اندر روزگارش متلاشی از عقل و نفس طغی شود و از فنا نیز فانی گردد و اندر عین آن فنا می فنا
زبانش بر تالی شود و تن خاشع و خاضع چنانکه اندر استبداد اخرج از تیره از پشت آدم عابیه ترکی فانی اندر
حال عیب عیوبیت و یک گوید او شایخ اندر بنیضه رض شعر کسنت آن کسنت او یک کسنت اسهل الیک ۱۴ فتنی
عن حمیه نصرت الیک طلیک ۴ و دیگر گوید بنفشه فنا فانی و فنی فنا می و صحبت رفت تحت است
و در هم صبیح - سکت عن فقلت بنت ۴ نیست احکام فنا و بقا و اندر باقی فقر و تصوف طرفی می آورده ام
و هر جا که اندین کتاب از فنا و بقا عیوبت کتم ترا و این باشد نیست مذسب غوازیان نه اصل رود و کار
آن پرورد این نیکو صلیت مضلیکه دلیل وصلی باشد نبی وصلی باشد و اندر جریان کلام خطاطه این عبارت
مشهور است و الله علم و احما الکشفیة تخفیضیان توله بابی عبد الله محمد بن الخیف کسنت
دو که از کبر او سادات و عزیزان وقت بود و عالم علوم ظاهر و باطن و ویرا تصانیف
معروف است اندر فون علم نظریه حقیقت و مناقبش از شهران که کلیت آن حصصا توان کرد و در جگر
مرد و عزیزان و زکار و عزیزان نفس بود و عقیف نفس بوده است و معرض از متابعت شهوت
نفسانی و شنیدیم که چهار صد نوح کرده بود و آن از ان بود که وی از ان بنام ملوک بود
و چون تو بر کردم و مشیر از بد و تقریب عظیم کردند و چون حالش بزرگ شدند با ملوک و رؤسا
مرتب کرد و او استند که بوی عقد کسنت روی بگردی دیگر قبل از داخل طلاق گفته اما چهل سال صحبت
بود و آن خرد وزیر بود و شنیدیم از شیخ ابو الحسن علی بن بکران اشیراک رض که روزی از ان از با
که حکم وی بود و در گوی محتم بودند و هر یک وی حکایتی میکردند جمله بران متفق شدند که ایشان شیخ را
اندر تملوت حکم اسباب شهوت هرگز ندیده بودند و سوسطی اندر دل هر یک بدیدار آمد و عجب
شدند و پیش از ان هر یک پیدا شده بودند که او بدان مخصوص است گفتند از ستر
صحبتش و بجز دفتر وزیر خبر ندارد که سالها است که تا اندر صحبت وی است و در

حاصل شد که صفت قدیم راقی بر صفت گذشته اگر در او باشد که حیوة وی صفت خلق گردد هم در او باشد که در
قدرت خلق کرده چنانکه صفت موصوف تا قیام بود پس چگونه باشد صفت قدیم موصوف محدث در این محال قدیم با
پس خلق نباشد و قول بلا حده درین باطل است و روح مخلوق است بفرمان حق تعالی و بر کبریا گوید کار همان بود
و محدث را از قدیم فرق ندانند که در اولی از صحت ولایت خود با و صفا حق جابل بود و چه بعد از حد
تعالی ما را از این معنی نظر خود نگردانند است و فعل داده که بدان نظر استمدال کردیم و ایمان داد و ای کاش تا هم
که آن در فای موصول نباشد که هر تنهایی اندر بر اینهم نامتناهی مقبول نباشد و چون ظلم بران این حکایت
از این اصل بشنیدند بدینستند که جمله موصوف در تمامه نیست تا بصلطت بزرگ و خسران واضح از جمال بر این اجبار
مجبور شد و لطیفه هلاکت حق و لوس مع و لویا بر اینی بر ایشان پوشیده شد از بهر آنکه بزرگان سادات
و در خلق جوی قبول ایشان بود و قبول ایشان همین در ایشان در این علم بالصدق فصلی که گوید از این
رضی الله عنهم الروح فی الجسد کان فی الفم فانما تخلو قوته و لحم مصدقته جان اندر آن چون آتش است اندر
و آتش مخلوق آتش مصدق بود هم جز بر ذات و صفا خداوند است و از ایشان خبر بود که در اولی بود است
که اندر و هم بیشتر سخن گفته است و از او می آید که گفت الارواح عاشره تعالیم - جانها در مقام قیام اندر
جان مخلصان که محسوسان غافلند و ندانند که با ایشان میروند که در دیده جان پارسا مردان که اندر
آسمان نیاید و ایش محال شود ما ندانیم باشند و بطاعتها خوش گشته و بقوت آن میروند سویم
جانها بر مردمان که اندر آسمان چهارم اندر لذت صدق و نطق اعمال خود با ملایکه می باشند چهارم و چهارم
اولی است که اندر قناریل در روز عرش آویخته اندر اندر ایشان گریستند و شیره ایشان لطیف و قریب بهم جانها در قفا
که اندر حجاب صفا و مقام مصفا طریقی کنند شد ششم جانها بر شهیدان اندر و اصل غافلند نیست که اندر این
آن که خاک و خرد میروند نگاه و نگاه مصفا هم جانها بر ششاقان اندر که اندر حجاب نور صفات بر ساد ایشان کرده
هفتم هم جانها بر عارفان اندر و خطایر قدس که با باد و نشا نگاه سخن نهادند میشوند اماکن خود اندر بهشت و دنیا
بندیدیم جانها بر دوستان اندر که اندر شاد به جمال تمام کشف مستغرق شده اند و جز ویرانند و با
همه چیز نیارند **دهم** در ایشان اندر که در محل قفا مشرب شده اند و لوسستان مبدل و احوال
سنتی گشته و از مشایخ می آید که ایشان را دیده اند بر کس بصورتی و این رو باشد از آنچه گفته که آن موجود است
در تمام لطیف با این مری با یکدیگر چون قفا میخوانم بنیاید بنده در اینجا که خواهم بر دهنم یکدیگر که جان الهی الام

اینکه در این صفت قدیم راقی بر صفت گذشته اگر در او باشد که حیوة وی صفت خلق گردد هم در او باشد که در
قدرت خلق کرده چنانکه صفت موصوف تا قیام بود پس چگونه باشد صفت قدیم موصوف محدث در این محال قدیم با
پس خلق نباشد و قول بلا حده درین باطل است و روح مخلوق است بفرمان حق تعالی و بر کبریا گوید کار همان بود
و محدث را از قدیم فرق ندانند که در اولی از صحت ولایت خود با و صفا حق جابل بود و چه بعد از حد
تعالی ما را از این معنی نظر خود نگردانند است و فعل داده که بدان نظر استمدال کردیم و ایمان داد و ای کاش تا هم
که آن در فای موصول نباشد که هر تنهایی اندر بر اینهم نامتناهی مقبول نباشد و چون ظلم بران این حکایت
از این اصل بشنیدند بدینستند که جمله موصوف در تمامه نیست تا بصلطت بزرگ و خسران واضح از جمال بر این اجبار
مجبور شد و لطیفه هلاکت حق و لوس مع و لویا بر اینی بر ایشان پوشیده شد از بهر آنکه بزرگان سادات
و در خلق جوی قبول ایشان بود و قبول ایشان همین در ایشان در این علم بالصدق فصلی که گوید از این
رضی الله عنهم الروح فی الجسد کان فی الفم فانما تخلو قوته و لحم مصدقته جان اندر آن چون آتش است اندر
و آتش مخلوق آتش مصدق بود هم جز بر ذات و صفا خداوند است و از ایشان خبر بود که در اولی بود است
که اندر و هم بیشتر سخن گفته است و از او می آید که گفت الارواح عاشره تعالیم - جانها در مقام قیام اندر
جان مخلصان که محسوسان غافلند و ندانند که با ایشان میروند که در دیده جان پارسا مردان که اندر
آسمان نیاید و ایش محال شود ما ندانیم باشند و بطاعتها خوش گشته و بقوت آن میروند سویم
جانها بر مردمان که اندر آسمان چهارم اندر لذت صدق و نطق اعمال خود با ملایکه می باشند چهارم و چهارم
اولی است که اندر قناریل در روز عرش آویخته اندر اندر ایشان گریستند و شیره ایشان لطیف و قریب بهم جانها در قفا
که اندر حجاب صفا و مقام مصفا طریقی کنند شد ششم جانها بر شهیدان اندر و اصل غافلند نیست که اندر این
آن که خاک و خرد میروند نگاه و نگاه مصفا هم جانها بر ششاقان اندر که اندر حجاب نور صفات بر ساد ایشان کرده
هفتم هم جانها بر عارفان اندر و خطایر قدس که با باد و نشا نگاه سخن نهادند میشوند اماکن خود اندر بهشت و دنیا
بندیدیم جانها بر دوستان اندر که اندر شاد به جمال تمام کشف مستغرق شده اند و جز ویرانند و با
همه چیز نیارند **دهم** در ایشان اندر که در محل قفا مشرب شده اند و لوسستان مبدل و احوال
سنتی گشته و از مشایخ می آید که ایشان را دیده اند بر کس بصورتی و این رو باشد از آنچه گفته که آن موجود است
در تمام لطیف با این مری با یکدیگر چون قفا میخوانم بنیاید بنده در اینجا که خواهم بر دهنم یکدیگر که جان الهی الام

که جز زندگی با بخند و دستها و پای سنگی ابد و زنده داشتن با فضل حق است اندر ما و زنده بخلق و ایم زنده است و
وصفات خود قول بر جهان و کمال باطل است و از غفلت عظیم اندر میان خلق بگوشیت که روح قدیم گویند هر چند
که عبارت بدل کرده اند اگر چه نفس و هوای سنگینند که در کوه غفلت و سطلان این طریقت فساد بگویند یا جمع
و تفرقه و مانند این جو باریست غرض خداوند که در دنیا همانکسین میگویند و متصوف ازین گروه نیز اندک اندک
ولایت و حقیقت بحسب خداداد بر معرفت و بی دست نیامد چون کسی قدیم با از حدت باز نشناخته بود که از
گفت خود جا بلانند و عقلا بسنج جمال نگرانند اکنون آن نسخه مقصود این دو گروه مهمل بعد از این دو باب میاید
تا که پیش ازین باید اندر کتب دیگر از آن من بیاید طلبند که اینجا مراد تعویض است اکنون من کشف حجب
و ابواب معاملات و تحقیق اهل تصوف با بر این ظاهر اندرین کتاب بیان کنم تا طریق و روش مقصود تو آسان
گردد و در زنگران آنکه در العیبه بود بدین راه باز آید و مرادین دعا و صوابی باشد شما الله کشف
الحجاب الاول فی معرفته الله خداوند عزوجل گفت و ما قدر الله حق قدوه رسول گفت صلعم
و عرفتم الله حق معرفت شستیم علی السجود و الرالت بدعا کم اجماع این معرفت خداوند عزوجل برود که است یکی علمی
و دیگری علمی فاعده هم خیرات دنیا و آخرت است و مهم ترین چیز بر نموده را اندر سبب و قات حوال
شناخت خداوند است عزوجل گفت و ما خلقه احسن الانس الالبعد ان الی عرفون فی افریم بر بیان
آزمیاز اگر از براسی آنکه ما شتابند برین بهترین خلق مقصود سوا آنکه خداوند نشان برگزیده است
از ظلمات دنیا باز مانده و دل شاعران سجود زنده گردانیده چنانکه خداوند تک از حال عمر بن الخطاب
خبر داد و گفت و جعلنا له نورا یشیة بنی الناس لیس عرفهم کمن یشیة الطلعات یعنی با جهل بعنه الله پس معرفت
سیوه دل بود حق نعر اض سر از دون حق و صحت هر کسی معرفت بود و هر که معرفت نباشد وی بی صحت بود پس دان
از علما و فقها و غیر آن صحت علم را بخداوند معرفت خورشید و شامخ این طایفه صحت حلال با خداوند معرفت خورشید است
بود که معرفت را فاضلتر از علم گفتند که صحت علم خیر صحت علم نباشد صحت علم معصومان باشد یعنی خارق بود که علم باشند
اما علم که عاقل نباشند و آنکه بعضی جاهل بعد از این در طایفه اندرین نظر با بنیاید که در دوازده جا بنیاید که درین صحت
کنونین در این کتاب که راست گفتم تا فایده برود گروه را ظاهر گردانند الله **فصل** بیان حکم الله که در دوازده معرفت
خداوند صحت علم بر وجهی است که در معرفت و عقل است و آنچه حاصل معرفت بود و آید و این علم است
بر روی امکانی که اندر دار اسلام هر کس که معرفت بود و دیگر گوید که قائل نشاید و حکم بیان بود که معرفت قابل

فصل اول فی معرفت
کشف حجب اول
عقل و عاقل
صفت علم
صفت معرفت
صفت حجاب
صفت حجاب اول
صفت حجاب دوم
صفت حجاب سوم
صفت حجاب چهارم
صفت حجاب پنجم
صفت حجاب ششم
صفت حجاب هفتم
صفت حجاب هشتم
صفت حجاب نهم
صفت حجاب دهم
صفت حجاب یازدهم
صفت حجاب دوازدهم
صفت حجاب سیزدهم
صفت حجاب چهاردهم
صفت حجاب پانزدهم
صفت حجاب شانزدهم
صفت حجاب هجدهم
صفت حجاب بیستم

بودی ایشان را که عقل نیست حکم معرفت نبودنی کاغذ را که عقل است حکم عقل است
 اما هر که عقل بود عارف بود و بی عقلان جاهل در این میان میان آنکه و گویند که هر که عقل است استلا
 و بی عقلان است معرفت و آنچه در این میان معلوم است بالبدیه که هر آیات بسیار درین جهت و در دفع و عرش کبریا
 و در بیت این بر طاعت معرفت میاید خداوند عزوجل گفت ولورزنا لیسعکم الملائکة و کلهم یسبحون و در این آیه که هر که می خواهد تا او را
 الا ان یشاء الله ان یرزقنا شیئا من غیر ذلک لا یستطیع ان یشاء الا من اراد ان یشاء و در این آیه که هر که می خواهد تا او را
 ایشان را میان نیاز خداوند عزوجل بخواد اگر رویت آیه استمالات آن حلت معرفت بودی خداوند ذات حلت
 معرفت آنرا که در نیت خود مانع از یک اصل نیست و جهات معرفت عقل و رویت آیه است معنی است معرفت
 بلکه عادت آن در جنونیت و نیت خداوند نیست که بی عنایت و عقل ما بیا بود از آنچه عقل خود جاهل بوده است
 و از عقل که تحقیق آنرا نشناخته است بجز آنچه جاهل بود غیر خود را چگونه شناسد و رضایت او استمدالات
 و فکر اندر رویت آیه هم خطا بود که اصل بود و طویل العاد و محلا مستل اند اما بیشتر می عارف نمید باز آنکه در
 عنایت است هر حرکت و کلام معرفت است و همه دانش طالب ترک استمدالات تسلیم و اندر صحت معرفت تسلیم
 از طلب آن که ترسانند که طلب اصلی است که در آن جهان تسلیم اصلی که اندمان ضعیف سازد و در حقیقت این
 هر دو معرفت نه و بجهت بد که راههای بود کفایت بنده بجز خداوند نیست و در عقل و دلایل با امکان بیست
 نباشد و دلیل این در هم تر نباشد که خداوند گفتم ولور و العاد و العاد و العاد و انهم کما یزولون اگر کار از
 نیاست باز دنیا آید میان کفر خود باز کردند و چون انیس میرالمؤمنین علی رض بر سیدنا معرفت گفت
 بالله و عرفت ما دون الله بنور الله خداوند را بچشم و جبر خداوند بنا بر او است تمام بسند او در متن را
 بیافرید و حوالت زنگانی اور بخورد در حجب عقل و آیت است قدرت زنده کردن حق نباشد مجال بود
 کردن از زنده که چنانکه گفت او من گان میتا فاجیدنا و حجابیات جبر خود کرد آنگاه گفت و جعلنا له نور آتش
 بر فی الناس آفرینما و از کسی روشنی روشانی از انسان است و در یک گفت این شرح الله صدره کلام فر علی نور من که شادان که
 جمله که در قدرت بر افعال خود باز است و گفت نعم الله علی قومهم مع هم علیهم فیما هم و در نیت گفت اولم یغفلنا علی من کما یغفلون
 و در بطور خود و در حال آنکه که هر چه در آن است حرکت میباشند در نیت است نتواند نور خود را چنان
 بر بخشد نه بر نور نور است که گفت کل من بعد جبر الایمان فی غیبه من کلهم و در ای که گفت لکن عیوننا اصبحت تریض بر نور کبریا
 انهم کما یغفلون و رویت از کلام انهم کما یغفلون در هر حال و آن حالت نباشد پس نور است و در معرفت و

در این آیه که هر که می خواهد تا او را ایشان را میان نیاز خداوند عزوجل بخواد اگر رویت آیه استمالات آن حلت معرفت بودی خداوند ذات حلت معرفت آنرا که در نیت خود مانع از یک اصل نیست و جهات معرفت عقل و رویت آیه است معنی است معرفت بلکه عادت آن در جنونیت و نیت خداوند نیست که بی عنایت و عقل ما بیا بود از آنچه عقل خود جاهل بوده است و از عقل که تحقیق آنرا نشناخته است بجز آنچه جاهل بود غیر خود را چگونه شناسد و رضایت او استمدالات و فکر اندر رویت آیه هم خطا بود که اصل بود و طویل العاد و محلا مستل اند اما بیشتر می عارف نمید باز آنکه در عنایت است هر حرکت و کلام معرفت است و همه دانش طالب ترک استمدالات تسلیم و اندر صحت معرفت تسلیم از طلب آن که ترسانند که طلب اصلی است که در آن جهان تسلیم اصلی که اندمان ضعیف سازد و در حقیقت این هر دو معرفت نه و بجهت بد که راههای بود کفایت بنده بجز خداوند نیست و در عقل و دلایل با امکان بیست نباشد و دلیل این در هم تر نباشد که خداوند گفتم ولور و العاد و العاد و العاد و انهم کما یزولون اگر کار از نیاست باز دنیا آید میان کفر خود باز کردند و چون انیس میرالمؤمنین علی رض بر سیدنا معرفت گفت بالله و عرفت ما دون الله بنور الله خداوند را بچشم و جبر خداوند بنا بر او است تمام بسند او در متن را بیافرید و حوالت زنگانی اور بخورد در حجب عقل و آیت است قدرت زنده کردن حق نباشد مجال بود کردن از زنده که چنانکه گفت او من گان میتا فاجیدنا و حجابیات جبر خود کرد آنگاه گفت و جعلنا له نور آتش بر فی الناس آفرینما و از کسی روشنی روشانی از انسان است و در یک گفت این شرح الله صدره کلام فر علی نور من که شادان که جمله که در قدرت بر افعال خود باز است و گفت نعم الله علی قومهم مع هم علیهم فیما هم و در نیت گفت اولم یغفلنا علی من کما یغفلون و در بطور خود و در حال آنکه که هر چه در آن است حرکت میباشند در نیت است نتواند نور خود را چنان بر بخشد نه بر نور نور است که گفت کل من بعد جبر الایمان فی غیبه من کلهم و در ای که گفت لکن عیوننا اصبحت تریض بر نور کبریا انهم کما یغفلون و رویت از کلام انهم کما یغفلون در هر حال و آن حالت نباشد پس نور است و در معرفت و

و پس در نهایت معرفت خود و علم او انجیمت را طلبند و صحت معرفت را در آن مخلوقات کسی که قدرت آن نسبت به کسی که آن مخلوق
 را بسازد مستدل از احوال قابل تر باشد و دلیل از محمد مصطفی بزرگتر نباشد چون جان حکم ابوجهل بر شرافت بود و آلات
 مصطفی بر آن قدر است و سخت در وجه استدلال عرف نیست از حق جان ملامت از آنچه استدلال قابل کردن اندر غیر است و تحقیقت
 معرفت عرفی تا از غیر و اندر عادت وجود جمله سلوبات استدلال بود و معرفت و خلاف عادت است بر معرفت عرفی در
 حقیقت عقل نسبت و مثال غیبت است که بر بندگی کسب خلق ما اندر آن میل نیست و بجز او مرده را دلیل نیست و آن از فرسودگی
 است و از ترسین غیبی که با خود در آن است و است که بجهت اندر و ابود که حدیث چون خودی رسد و او بود که با فریاد خود
 و یا وجود وی کسب و یا سزاوار آنچه اندر تحت کسی آمد که غیبت و دوستی و مغلوب پس کسب است آن بود که عقل بر میل خلق
 هستی غافل از نبات کند که کسب آن بود که وی خویش به او نسبت خود نمیکند آن یکی ماصوفت قاتل بود و این یکی است
 شود و آنچه گوی آنز همت معرفت دهند و آن عقل است که بنگر تا آن اندر دل از زمین معرفت چیزی نبات کند که در آن
 عقل نبات است و کند معرفت آن قضا میکند یعنی آنچه اندر دل ملامت عقل صورت گیرد که خداوند است و اگر نبات
 صورت گیرد و بخلق است بر حق مجال اندر با عقل اما استدلال و معرفت باشد از آنچه عقل در هم بود یک جنبه باشد
 و آنچه که جنس نبات شد معرفت گشت بر نبات استدلال عقل تشبیه در نفس آن تطویل و ملامت آن جز اندر نفس اصل نیست
 و این بود اندر معرفت کسب بود که بشود عقل مورد نباشد پس چون عقل مقدار مکان قدرت او اندر خود بود و او که
 در شان از افراسی طایفه بر ایشان برسد بود قدرت حق ایجاب قدرت ایشان آفرین از او برده آید از این نسبت پیدا کند
 و در روز خدای بافتند و بسیار میداند و اندر روح سرود زهره کرد و چون عقل را با امر او رسیده و پدید
 تعرف خود پیدا کرد و اندر نیافت باز ماند چون تپیر شد و چون تپیر شد معقول گشت چون معقول شد
 انکساره حق لباس خدمت اندر و سه پوشید و گفت تا با خود بود و کسب و کسب و تصرف بود و سه
 محجوب بود و چون آلات تصرفات فانی شد مانده چون مانده بر سیدک پس دل را صیبت
 از آن آمد و عقل را خدمت و معرفت خود بر تعریف بود پس خداوند عزوجل بنده را تعریف و
 تصرف خود شناسا کرد و قلیدا در نسبت نشناختی که موصولات بودت ناشی که جوید و اندر آن عاریت
 بود تا بهر وجه عارف را نهایت غیبت آفرید و کسب در کسب و در کارش به تعریف و معرفت و
 الهیست و این نیز حال استند آنچه در این باطن حق است دلیل الهی را بر جمله آفرین و بنده را بگو که برین

استدلال بر آن که در این بابی
 و پس از آنکه در این بابی
 مطالعه عقل یک است
 از باب مثال
 معانی این بر تقدیر عقلی
 با خود است از آن که در این
 باشد به تعریف عرفی
 از طاعت این
 فتنه است در عادت
 عقلی طاعت قدرت او
 اندر آن که
 انسان و صطلاح
 تپیر را اگر سید
 او ضروری باشد
 عرفی نبات عادت
 و دیگر جوایز
 به آن آید

الهام است که خداوند از در کمال است و گوید که مرا الهام چنان است که در میان است لاحالا اندر در هر متفاد
 به تری که می باشد برود با الهام دعوی کنندند لاحالا و لیکه باید تا فرقی کند میان صحت و کذب این است
 اشکال و دلیل آنست باشد و حکم الهام باطل بود و این قول بر سه است و لهام سیان پذیرین نماند و بدیم نوعی که اند
 غلو سیان کنند و نسبت روزگار خود بر طریق پار ساد و اذ ارد و جمله جمله است اند و طول شان مخالف است
 از اهل فکر و علم ناخبر می با الهام به قول قائلان صحت دعوی کنند اندر یک حکم به باطل بود و بدیم کسین حق نباشند
 کارگر گویند که سبب خلافتش هم بود آن الهام نباشد گویم که تواند در اصل و محضی در بر عقلی که چون خلقت
 را باقیاس الهام بخورد و گوئی نبات الهام بدانست پس معرفت تشریح و بنوی و هدایتی بود تا الهام و حکم الهام
 اندر معرفت به وجود باطل است و اگر کسی گفتند که معرفت حق ضروری است و این نیز محال باشد تا آنجا که هرگز
 که علم سبب بدان ضرورت بود باید تا اعتقاد اندر آن شرک باشد و چون نسیم که گویم از عاقلان بود و مجرد و خوار
 کنند و شبیه تعطیل رواد و اندر دست نند که ضرورتی است و نیز اگر معرفت خدا و ضروری بود بدان
 تکلیف نیامد که محال بود تکلیف معرفت چیزی که علم بدان ضرورت بود چنانکه بر معرفت خود و آسان زمین
 و روز شب و آلام و لذات و آنچه بدین اندک عقل خود را در احوال وجود آن نشکستند اندر گفتند که آنگاه
 خطراتی بود و اگر خافند باشند اما گوئی از تصور که از صحت یقین نمود نگاه کردند گفتند که ما در این ضرورت
 شناسیم تا آنچه اندر دل می بینیم که یقین از ضرورت نام کردند اندر یقین مصیبت نماند و در جوابت
 که اندر علم ضرورت تمسح و تقیص و ابا باشد که عقل کیسان باشند و نیز علم ضرورت علمی بود که اندر دل احیا
 به سبب به پدید آید و علم خداوند معرفت در سبب بوده است اما استاد ابو عیادان و شیخ ابو سهل
 معلوم که و پدید آید هر یک که درین نام نشاید بود برینند که ابتدا معرفت استند لال است و اینها ضرورت نشود
 همچنانکه علم باقیها که ابتدا تکلیف باشد و انتها ضرورت شود بیک قول اهل سنت و گویند که منی که نیست علم خداوند
 در ضرورت نشود و چون و ابا باشد که آنجا ضرورت بود و ابا که اینجا هم ضرورت کرد و نیز اینجا بنابر این معلومات اندر علم
 حال که منی که مشغول می شود در ضرورت شناسند و با فرشته که در سبب که اندر این گویم که بنشینان
 اندر پیختگی و با ضرورت شناسند زانچه نیست و اگر تکلیف نیست و بنابر این امور الهامی است تا خواص تقیص این است
 و در این ضرورت شناخت نیز و ابا
 ایمان معرفت از علم نیست که نیست است چون بین گوید اما جان هر که
 و آنگاه ما را پس این در ضرورت و عمل ضرورت است و حکم عدل باطل کرده و کفیر علم پس بر صیای است نباید که

در تفریح از گویند که علم
 ضروری است چنانچه در سبب
 برای و در حقیقت در این تقیص
 موجب از غایت
 است تضاد بنابر معنی
 در ال علم نشود و حق
 نماند که در غایت
 علم حاصل نیست در این
 به است سبب که در آن تقیص
 که توان بکنند از ضرورت
 علم از سبب به وجود
 که در معرفت ضرورت و علم
 علم خداوند از آن و سبب از آن
 علم خداوند که علم
 چنانچه در سبب که علم
 حالت معرفت خالی از تقیص است
 علم خداوند از آن و سبب از آن
 علم خداوند که علم

تواند که در حدیث عبارت آید و اندر اصل عبارت را حکم بود و متبر چون محدود نباشد که اسرار و اسرار آن
 عبارت معجزه که ثبات باید و چون مقصود اند عبارت نیاید و بنده را از دوری خارج نباشد بجز صورت درم اول و جاره باشد
 نشان گوید در حقیقت المظهر العجز المعزیه حقیقت معرفت محض است از معرفت بجزیر که حقیقت آن بنده بجزیر است
 نشان کند در آیه که بنده را اندر ادا کائن سجود و عوی بیشتر نباشد از سجود و عوی بود و اطلبه است
 و صفت خود قایم است هم عجز بر روی دست نباشد و چون این است و او صابر رسد انگاه فبا بود نه عجز و درگاه
 بر عیان اندر حال ثبات صفت آدمیت و تعارض تکلیف بصحبت خطا و قیام محبت خداوند بر ایشان گویند که
 معرفت محض بود و ما عجز شدیم و از همه باز نماندیم و این صفت و خسران بود گویم که کند طاعت چیز خارج شدیم
 و این عجز را در نشان بود در دو با شمانیت یکی نشان غنای آلت و دیگر اظهار تجلی آنجا که غنای آلت بود عبارت
 متشابه بود که از عجز عبارت است که عبارت از عجز محض نباشد و آنجا که اظهار سطح بود نشان نیز در معرفت صورت
 زمین و ما عاجز بدانند که او عاجز است تا آنچه می بیند آنست که آینه عجز خود را از عجز خود بود و ثبات معرفت
 غیر معرفت نباشد و ما غیر اندر بدل جاست و یا عارف را در عبارت هنوز عارف عارف نباشد فلان حضرت
 حداد درم گوید معرفت الله ما دخل فی قلبی حتی کذب لا باطل تا ثبات منتهی هم خداوند را اندر نیامده است
 بدل من اندر تیه حتی باطل و آنچه چون خلق و اکام و هو بود بدل باز کرد و تامل او را به نفس لالت کند
 که آن عمل باطل است و چون عجز بر روی آدم باید هم بدل باز کرد و تامل او را بر روی دولت کند که آن منتهی
 و حقیقت بود چون بدل غیر بود رجوع عارف بدان نکره آید پس هر چه طوبی آن معرفت از دل
 کرد و در طلب کام و هوام از آن چون را ایشان را کام نبود بدل رجوع نکردند و در حقیقت نیاریدند چون نشان
 بر او رجوع با است رجوع حتی کردند بدل پس فرو رفت میان بنده که رجوع او بدل بود و از آن بنده که رجوع او حتی
 بود او بگرد وسط گوید در من ذل الله الفطع بل خردش و اتمح وقال الفی هو لا هی تبار و یک آنکه خداوند در نشان
 از بنده چیزی را برید بلکه از همه عبارت ها هم گشت باز هر چه در خدا خود فانی گشت چنانکه بجز صلعم تا اندر نصیبت بود
 وضع عرب بود و گفت انا وضع العرب و ان نصیبت بجزرت برود گفت بدان که اسکان کمال است و تو نیست
 چه گوید از گفت گفت بشدم و از حال حال تو آن که تو می گفتی این بنیاد است که اگر بگویم بگفت خودم چشم و اگر بگویم بگویم
 در تحقیق تو نیست بصورت این سخن فرما آنکه اگر تو بگوئی یا محمد یا گویم بگویم که است سخن فانی فطیلت من کاشتی حتی چوین بود
 اندر این سخن بنیاد من بر این عالم را نایب تو گوید از بنده ما شناسیم گویند و حال آن بر تو گفتند و بگویم علم العاصم

لکله کلام در حدیث
 از روی بیان در حدیث
 بجزیر جاده از آن که در حدیث
 سخن بال کلام در حدیث
 و شاخ در حدیث و کلام
 فارسی سخن بیان از حدیث
 از اطلبه اول حدیث
 عه
 فرمودنی علم استادی
 کم صفت آری ۱۲

کشف الحجاب الثاني في التوحيد خداوند گفت و الهکم الکره حد و نیز گفت قل هو الله احد
 و نیز گفت تعا و تقدس لا تتخذوا الهین انما هو الکره هکذا و نیز گفت صلعم مینا جل فیز کان قبلکم من غیر الا اله احد
 فقال لا اله الا الله فاحرقونی تم استخوانی شکر و نصیحتی فی التبر و نصیحتی فی الجبرنی یوم رابع فضعوا افعال الله عز وجل للربح
 اجمعی اخذت فاذا هو بین یدیه فقال ما حکمک علی ما صنعت فقال استخیرتک ففعلت مره یوم یوم نیش از شما که شکر
 از کردار نیکو داشت مگر توحید چون و فاش تر شیب با بل خود را گفت چون من بپریم مرا بسوزید و خاکستر را
 خود کنید و اندر روز ما بدین عملی زمان مبریا اندازید و نیمی بر بیابان بر باد کنید تا از سرل شری ما ندانیم
 خدا تیبک ما در آید ارباب فرمان ادا نگاه دارید آنچه بستمید یعنی خاکستر را نگاهدارید و تا قیامت آن را
 میدارند نگاه که خداوند اندازنده گرداند گوید ادا که ترا چه چیز بر انداخت تا خود را بسوختی گوید که با خود را
 سخت جانی بودم نگاه خداوند نگاه ویرا بسیار زد و حقیقت توحید حکم کردن بود بر یکاگی چیزی و صحت علم یکاگی
 آن چون خداوند تیبک کی هستی قسم اندر ذات و صفات خود بود بریل شریک اندر افعال خود و موجدان و
 بدین صفت دانستند نشانی از این یکاگی توحید خوانند و توحید نیست یکی توحید حق مرقی را و آن علم
 بود یکاگی خود و دیگر توحید حق مرفق را و آن حکم دی بود توحید بنده را و آونش توحید مدد دل و
 دست دیگر توحید خلق باشد مرقی را و آن علم ایشان بود بود نیست خداوند بیچین بنده حق عارف بود و
 دی حکم تو اندر کرد ادا که خداوند یکیت که وصل فصل نپذیرد و در بر روی او نباشد یکاگی و دی حد نیست
 تا اثبات حد می دیگر و در گرد و تا حد تیش حد می بود و نیست تا ویرا است جهات باشد هر چه در حق
 دیگر باید و این اثبات اعتدال نهایت باشد و کسکانی نیست و اندر کسکان تا اثبات مکان و کسکان تا اثبات
 مکان باید و حکم فعل و فاعل و قدیم و محدث باطل شود و مرفق نیست تا محتاج جوهری شود و اندر و حال و محل
 خود باقی ماند جوهری نیست که وجودش جز با چون خود می درست نیاید و طبی نیست نامبداء حرکت یک
 باشد در حق نیست تا حاجت مندی نیست باشد و طبی نیست تا از اجزای موله باشد و اندر جز قوت و حال نیست تا این
 چیز بود که هیچ چیز و میا نیست تا آن چیز خردی از وی می نیست از بنیهای و یکاگی همه کلمات دستک اند
 از هر چه برانداخته نیست تا ادا باشد و خود و چیز باشد و فرزند ندارد تا نسل وی و افعال و کسکان و تغییر
 بر ذات و صفات اود و صفات او نیست تا وجود می همان متغیر شود و اندر حکم متغیر چون تغییر باشد و موصوفات
 بصفات کمال آن صفاتی که موجدان هر حکم بصیرت اثبات کنند که در خود را بران صفت کرده است

لله
 و نیز گفت تعا و تقدس لا تتخذوا الهین انما هو الکره هکذا و نیز گفت صلعم مینا جل فیز کان قبلکم من غیر الا اله احد
 فقال لا اله الا الله فاحرقونی تم استخوانی شکر و نصیحتی فی التبر و نصیحتی فی الجبرنی یوم رابع فضعوا افعال الله عز وجل للربح
 اجمعی اخذت فاذا هو بین یدیه فقال ما حکمک علی ما صنعت فقال استخیرتک ففعلت مره یوم یوم نیش از شما که شکر
 از کردار نیکو داشت مگر توحید چون و فاش تر شیب با بل خود را گفت چون من بپریم مرا بسوزید و خاکستر را
 خود کنید و اندر روز ما بدین عملی زمان مبریا اندازید و نیمی بر بیابان بر باد کنید تا از سرل شری ما ندانیم
 خدا تیبک ما در آید ارباب فرمان ادا نگاه دارید آنچه بستمید یعنی خاکستر را نگاهدارید و تا قیامت آن را
 میدارند نگاه که خداوند اندازنده گرداند گوید ادا که ترا چه چیز بر انداخت تا خود را بسوختی گوید که با خود را
 سخت جانی بودم نگاه خداوند نگاه ویرا بسیار زد و حقیقت توحید حکم کردن بود بر یکاگی چیزی و صحت علم یکاگی
 آن چون خداوند تیبک کی هستی قسم اندر ذات و صفات خود بود بریل شریک اندر افعال خود و موجدان و
 بدین صفت دانستند نشانی از این یکاگی توحید خوانند و توحید نیست یکی توحید حق مرقی را و آن علم
 بود یکاگی خود و دیگر توحید حق مرفق را و آن حکم دی بود توحید بنده را و آونش توحید مدد دل و
 دست دیگر توحید خلق باشد مرقی را و آن علم ایشان بود بود نیست خداوند بیچین بنده حق عارف بود و
 دی حکم تو اندر کرد ادا که خداوند یکیت که وصل فصل نپذیرد و در بر روی او نباشد یکاگی و دی حد نیست
 تا اثبات حد می دیگر و در گرد و تا حد تیش حد می بود و نیست تا ویرا است جهات باشد هر چه در حق
 دیگر باید و این اثبات اعتدال نهایت باشد و کسکانی نیست و اندر کسکان تا اثبات مکان و کسکان تا اثبات
 مکان باید و حکم فعل و فاعل و قدیم و محدث باطل شود و مرفق نیست تا محتاج جوهری شود و اندر و حال و محل
 خود باقی ماند جوهری نیست که وجودش جز با چون خود می درست نیاید و طبی نیست نامبداء حرکت یک
 باشد در حق نیست تا حاجت مندی نیست باشد و طبی نیست تا از اجزای موله باشد و اندر جز قوت و حال نیست تا این
 چیز بود که هیچ چیز و میا نیست تا آن چیز خردی از وی می نیست از بنیهای و یکاگی همه کلمات دستک اند
 از هر چه برانداخته نیست تا ادا باشد و خود و چیز باشد و فرزند ندارد تا نسل وی و افعال و کسکان و تغییر
 بر ذات و صفات اود و صفات او نیست تا وجود می همان متغیر شود و اندر حکم متغیر چون تغییر باشد و موصوفات
 بصفات کمال آن صفاتی که موجدان هر حکم بصیرت اثبات کنند که در خود را بران صفت کرده است

وجود الحوادث قدیم بر محدث محتاج بود بعد وجود الحوادث هم بدو محتاج نگردد و اختلاف نکست که تقدم است
گویند و ذکر ایشان که نیست چون کسی قدیم را اندر محدث نازل گوید یا محدث را به قدیم متعلق و اندر قدیم
حق و بر محدث عالم دلیل نماند و این بخدسب و هر بیان کشته نشود بانه من اقتدا است و در جمله همه حکمات
محدثات و دلائل توحید است و گواه بر قدرت خداوند عزوجل اثبات قدم و می آمانده از انچه مایل است
مراد جز از خود خواهد و جز ما ذکر آراء چون اندر نیست و دست کردن تو در شهر یکتا بدی حال باشد که اندر
تربیت تو شهر یکتا بدی و همین من صورت گوید هر اول قدم فی التوحید فناء اقتضای اول قدم اندر توحید فناء
تفرید است از آنچه تفرید حکم کردن بود یکدکستن کسی از آفت و توحید حکم کردن بود بوجهیست چیزیست پس عمل
زود نیست اثبات غیر روا بود و بجز در این باشد بدین صفت کرد و بوجهیست اثبات غیر روا نباشد و سخن را
بدین صفت نشاید کرد پس تفرید عبارت مشترک است و توحید تعنی گفته شد شرکت پس ال قدم توحید یعنی گوشه یک
باشد و دفع مزاج از منهای باشد بسراج و تفریدی گوید همه الله علیه صلواته التوحید است اشیا و دفع مزاج
و اثبات القدم و جبر الاطمان و مفارقت الاخوان و نسیان با علم و جهل اصل اندر توحید پنج چیز است یکی
برداشتن حدت و اثبات کردن قدیم و بجز وطن و مفارقت برادران فراموشی آنچه دهند و ندانند ما دفع
حدت نفی محدثات باشد از مفارقت توحید که احاطه حوادث اذانت مقدس می و اثبات قدم مقتضای همیشه
بودن خداوند و شرح این پیش ازین بیا کرده ام اندر قول جنید و از جبر اطمان مراد هجرت کردن بود از
الوفات نفس و آرا نگار ای و از قرارگاهها طبع هجرت کردن از رسوم دنیا سرور بدیاد از مقامات سنی
و احوال منتهی و کرامات رفیع مراد و از مفارقت برادران مراد او منست از صحبت خلق و اقبال صحبت
حق که هر خاطر که از اندیشه غیب بر بر موهود گذرد و حجابی باشد و آفتی بر بقدر آن که آن خاطر با با سر صحبت
بود و می از توحید مجرب باشد از آنچه با اتفاق هم توحید جمع هم باشد و آرام با غیر نیز زده ایشان تفرقه نیست باشد
و از فراموشی آن چیست که دهند و ندانند از توحید مراد آنست که عالم خلق سخی کوچکی بود یا بجا بگوئی که بختی با
طبعی در هر چه علم خلق اندر توحید خلق اثبات کند توحید نفی کند در چه جهلشان اثبات کند بخلاف علمشان که بخواهد
جهل توحید نیست و علم تحقیق توحید جز نبسته تعرف نیست نیاید و اندر علم و جهل هر تعرف نیست که بصیرت و سبکی
بر غفلت است از شایع گوید که در مجلس صحرایی مردم اندر خواشیم ده فرشته دیدم که از آسمان بر زمین آمده و با
سخن استماع کردند که گفتند دیگر بر آکا آنچه این مرد میگویی بد علم است از توحید نه از همین توحید چون

علم
بر بیان سخن برانوارده شرح
و در هر چه علم خلق
فانی اندر توحید خلق
نیاید حکمت بعضی اندر توحید
نست تفریدی بر این تفریدی
و مکتوب من مکتوب در هر چه
برای که تفریدی از غیبات
علم
سختی تفریدی خلق کنونی
تفریدی از تفریدی خلق کنونی
بر بیان تفریدی از غیبات

بیدار شدم و در عبارت از توحید میگرد روزی برین آورد و گفت یا فلان از توحید بجز علم آن نتوان گفت و از
 جنیدی که آید در گفت التوحید ان کیون العبد شیئا بجز بی اللہ تجزی علیه تصاریف تبسیر فی تجاری الحکام قد
 فی الیوم بجا توحیده بالفناء عن نفسه عن عوۃ الخلق له عن استجابته لهم لوجود وحدانیت فی حقیقت توحید
 حسب حرکت بقیام الحق له فیما اراد بینه و هو ان یرجع امر العبد الی ادله فلیکن کما کان قبل ان یسبح حقیقت
 توحید آن بود که بنده چون پیشکلی شود اندر جریان تصرف تفریق برسد اندر مجاری امور قدرتش
 خالی از اختیار و ارادت خود اندر یا می توحید و بفناء نفس خود و انقطاع دعوت خلق از وی و موجود است
 وی مرد دعوت خلق را بحقیقت معرفت و وحدانیت اندر محل قربت بنابر محکمت حاصل و قیام حق بدو اندر
 اراده حق است از توانا آخر بنده اندرین محل چون اول او شود و می چنان گردد که از اول بوده است و مراد
 از نیمه آنست که موجد اندر اختیار حق اختیار نماند و اندر وحدانیت حق سجودش نظاره نه زانچه اندر محل
 قرب نفس و فانی بود و شش هفتاد حکام حق بر وی در چنانکه خواهد بقضای لغت صرف بنده تا چنان
 گردد که آن تیره بود اندر انزال اندر حال عهد توحید که گویند حق بود و جواب بنده و وحی آن ذره و دیگر
 چنین بود خلق با با وی آرام نماند تا و بجز یک دعوت کنند و در با کس آنست تا دعوت ایشان را اجابت
 کند و اشارت این قول لغت و صفت است و دعوت تسلیم اندر حال قهر و کشف جلالت که بنده را از اذضا خود
 فانی گرداند تا آنکه گردد و جوهری لطیف چنانکه اگر بجز جزه زنند بگذرد بتمیز و اگر بر بست میسر نیند بود
 بی تصرف اندر جلاله از جلال فانی بود و شخص می تعبیه گاه اسرار حق بود تا انقضای احوال برود و فعلت شایسته
 برود و صفش را قیام برود و در اثبات حجت حکم شریعت بدو با بود و وی از روی کل فانی در این صفت
 پیچا بست صله اللہ علیه و سلم که اندر شب معراج که در مقام قرب لایند مقام راستا بود اما قرب بی
 مسافت بود و حالش از نوع معقول خلق بعدی گشت و از او نام منقطع شد تا حدیکه کون بر او کرد و خود را
 گم کرد اندر فناء و صفتی صفت تیز شد ترتیب طایع و همدال مزاج مشوش شد نفس بر محل رسیدن
 جان در جان بر مرتبه سر و بر صفت قربانیدر همه از همه جدا شد نخست تا بنیت خراب شود و مخصوص گردید
 و مراد حق زراتی است حجت بود فرای آنکه در حال بلش این قوت یافت و آن قوت قوت کوشش از
 نیستی خودستی حق بیدار آمد تا با نانو گفت انی است کما حکم انی اعبیت عند ربی فی طیفه یقین من حق
 از شما نیستم که مرا از حق طهارت و شریعت که زندگانی من بدان بود و پامیدگه من بدان و دینبر گفت

توحید یعنی ان کیون العبد شیئا بجز بی اللہ تجزی علیه تصاریف تبسیر فی تجاری الحکام قد فی الیوم بجا توحیده بالفناء عن نفسه عن عوۃ الخلق له عن استجابته لهم لوجود وحدانیت فی حقیقت توحید

لی سم الله وقت لا یخفی فیہ ملک مقرب من اللہ فی سائر احوال ما بعد ما بعد و قد فی بہت کہ اندران گنجین معجز و شرف
 ز مقرب نبی سر از سهل بن عبد اللہ می آید و ز گفت ذات اللہ موصوفہ بالعلم غیر مکرر کہ لا احاطہ ولا مر
 بالا بصبارنی دار الدنیا موجودہ بحقیق الامیان من غیر محدود لا احاطہ ولا حلول و تراہ العیون فی العقب
 ظاہر و بالذاتی ملکہ و قدرتہ قد حجب البلق عن معرفتہ کذاتہ و دلہم علیہا یا تمہ و اقلوب تعرفہ العقول
 الا تکرہ نظیر الیہ المؤمنون بالا بصار من غیر احاطہ ولا ادراک نہایتہ توحید آن بود کہ بدان کہ ذات خدا
 موصوفہ با علم از آنکہ او را در تو نند یافت بحسن یا تو نند دید اندر دنیا چشم و بصیرت ایمان موجود
 است بحد و نہایت بود و یافت بود آمد و شد و ظاہر بہت اندر ملک خود بوضع و قدرت خود خلق از معرفت
 کذاتہ دی محبوب اند و وی با ظہار عجایب آیات راہ نامیندہ است و وہا کہ می شناسند او را بہر جا
 و عقلها او را کہ کنند از روی چگونگی و نیتند مومنان او را نمی اندر حق بچشم سببہ اندا کہ ذات او را
 مینند و نہایت را او را کہ کنند و این لفظ جامع است مرکل احکام توحید را و چند گوید در اشرف
 کاتبیہ فی التوحید قول الی بکرہ سبحان من لم یحکم خلقہ سبیلہ لے معرفتہ الا بالاعتراف من معرفتہ سبحان آنکہ
 مخلق را معرفت خود راہ ندا و خبر غیر ایشان اندر معرفت او را عا اندرین کلمہ غلط اندیندارند کہ محض از
 معرفت بے معرفتی بود و این محال است ز این غیر اندر حالت موجود صورت گیر در حالت معدوم محض صورت گیر
 نرود از حیات عاجز نبود کہ اندر موت از موت عاجز بود باستحالت علم محض قوت او را و اعلمی از بصیر عاجز نبود
 اعلم از معرفت عاجز بود و معرفت موجود باشد و این چون ضرورتی باشد و بدوران حل کنیم این قول
 صدیق رض کہ بوسهل صلحہ کہ و استاد ابو دقان گویند کہ معرفت بتما کسبہ بود و ہتہا ضروری کرد
 و علم ضرورت آن بود کہ متنا آن اندر حال وجود آن مضطر و عاجز بود از وضع و جلب آن پس این بقول
 توحید فعل حق باشد اندر دل بندہ و بازشنا گوید در التوحید جبابا کہ موصوفہ بحال اللانیت جماعہ بود از
 اجمال احدیت حق ز آنچه توحید را فعل بندہ گوید و لا محالہ فعل بندہ مکتف حق اعلمت کرد و دانند کشف
 آنچه کشف را علمت نباید جباب باشد و بندہ با کل او صاف خود غیر باشد چون صفت خود او
 حق شد و لا محالہ موصوف صفت رواد آن دلیت ہم حق باید شد و انکاء موصوف
 و توحید و احد ہر سہ وجود یک دیگر را علمت کردند و این ثلثا تہ ثلثا تہ نفسا بود
 بعینہ و تا ہم صفت طالبی از فنا خود اندر توحید ملغ است نمونہ بدان صفت محجوب است

لے جاب من
 خبر کشف و فی سائر احوال
 در آن وقت از روی سبب
 و نہایت شرف و عظمت او را
 حال علم و ادراک از او
 بود آن کس کہ با او بود
 جاب من و در آن کس کہ با او
 است علم و ادراک از او
 و تصور متبع علم است جاب
 نفع حاصل حال اولی الامر در
 علم از علم و در حال با او
 کہ سبب کشف و در آن کس کہ
 موصوفہ بحال اللانیت جماعہ بود

بتر معلوم گردد و بدین مضاف که را اندر ایمان مخالف الاصل نگویند با الله التوفیق فصل بیکنه اتفاق است
 میان اهل سنت جماعت و اهل تحقیق و معرفت که ایمان باصل است و ذری اصل تصدیق بدل باشد و
 فروع آن مراعات امر و اندر عادت عیب است که فرج چیست را بر وجه تجارت بنام اصل سخن انداخته اند
 نور آفتاب با آفتاب خندانند به لغات و نیز بدان سخن آن کرده طاعت را ایمان خوانند که بنده جز بدان سخن نشود
 از عقوبت و تصدیق مجردین و قضا کنند تا احکام فرمان سبب نیارند پس هر که اطاعت میبرد این است که از
 عقوبت زیادت بود چون آن علت است پس آن در تصدیق و قول آنرا ایمان گفتند باز گردید گفتند که علت
 این معرفت است نه طاعت اگر چه طاعت حاصل بود چون معرفت موجود نباشد ندارد و چون معرفت موجود باشد
 اگر طاعت نباشد آخر بنده نجات یابد هر چند که کلهش اندر شیت بود که خداوند یا بفضل و آتش در گذارد
 بشفاعت پیغمبر آن کشند یا بمقدار جرمش عقوبت کند انگاه از دوزخ بر پشت نقل فرماید پس هر چه این حکم
 معرفت اگر چه مجرم باشد حکم معرفت جاوید اندر دوزخ نماند و صاحب عمل محل مجرمان معرفت بر پشت اندر
 نیاید پس این جماعت علت این نیاید و رسول صلعم گفت من بخوانم حکم بجهل و لانت یا رسول الله قال اولاً
 الا ان تصیحتی الله بر حتمه زهد که از شما بر عمل خود گفتند تو نیز زهدی یا رسول الله گفت و من من گمانه خدا
 عزوجل بر جنت خویش مرا اندر گیرد و الا من هم بر هم بیان رود تحقیقت بخلاف میان است ایمان معرفت
 و اقرار و پذیرفت عمل کرد او شهادت بود و معنی شناسد از او صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا
 بجمال ارد و بعضی آنکه بجمال بعضی آنکه بجمال پس خلق را بجمال می راند نیست بجز آنکه بجمال او را اثبات کنند
 و تفصل از وی نمی کنند مانند بجمال او جمال آنکه شهادت می جمال حق باشد اندر معرفت بیوسته مشتاق روت بود
 و آنکه شهادت می جمال حق باشد بیوسته از او صفا خود با نفرت بود و دلش اندر عمل محبت بود پس شوق تا شریعت
 نفرت از او صفا شریعت میجان از بجهت کشف حجاب صفت شریعت بجز عدل محبت نیست اکنون ایمان معرفت
 آمد و عمل محبت طاعت بود و از آنچه چون عمل محبت است و در دیده محل رویت و جان محل عبرت دول مومنان
 مشاهدت تن باید که تا که کار کار نماز باشد و آنکه تا که کار بود او را از معرفت خبر نباشد ماین آفت اندر زانیا
 تصدیق ظاهر شد که گویی از ملاحظه جمال ایشان بیبندند و قدر و منزلت شان معلوم کردند خود را بدان
 مانند کردند و گفتند این سخن چندان است که نشانده چون شایسته دل محل شوق شد تقسیم فرمان یادت شد
 بود آری که در سطح جبهه رسد که بنح طاعت از وی بهره اندر در گذاردن و ما توفیق دهند تا آنچه خلق بجز گذاردند

فصل بیکنه
 میان اهل سنت جماعت و اهل تحقیق و معرفت که ایمان باصل است و ذری اصل تصدیق بدل باشد و فروع آن مراعات امر و اندر عادت عیب است که فرج چیست را بر وجه تجارت بنام اصل سخن انداخته اند نور آفتاب با آفتاب خندانند به لغات و نیز بدان سخن آن کرده طاعت را ایمان خوانند که بنده جز بدان سخن نشود از عقوبت و تصدیق مجردین و قضا کنند تا احکام فرمان سبب نیارند پس هر که اطاعت میبرد این است که از عقوبت زیادت بود چون آن علت است پس آن در تصدیق و قول آنرا ایمان گفتند باز گردید گفتند که علت این معرفت است نه طاعت اگر چه طاعت حاصل بود چون معرفت موجود نباشد ندارد و چون معرفت موجود باشد اگر طاعت نباشد آخر بنده نجات یابد هر چند که کلهش اندر شیت بود که خداوند یا بفضل و آتش در گذارد بشفاعت پیغمبر آن کشند یا بمقدار جرمش عقوبت کند انگاه از دوزخ بر پشت نقل فرماید پس هر چه این حکم معرفت اگر چه مجرم باشد حکم معرفت جاوید اندر دوزخ نماند و صاحب عمل محل مجرمان معرفت بر پشت اندر نیاید پس این جماعت علت این نیاید و رسول صلعم گفت من بخوانم حکم بجهل و لانت یا رسول الله قال اولاً الا ان تصیحتی الله بر حتمه زهد که از شما بر عمل خود گفتند تو نیز زهدی یا رسول الله گفت و من من گمانه خدا عزوجل بر جنت خویش مرا اندر گیرد و الا من هم بر هم بیان رود تحقیقت بخلاف میان است ایمان معرفت و اقرار و پذیرفت عمل کرد او شهادت بود و معنی شناسد از او صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا و صفا بجمال ارد و بعضی آنکه بجمال بعضی آنکه بجمال پس خلق را بجمال می راند نیست بجز آنکه بجمال او را اثبات کنند و تفصل از وی نمی کنند مانند بجمال او جمال آنکه شهادت می جمال حق باشد اندر معرفت بیوسته مشتاق روت بود و آنکه شهادت می جمال حق باشد بیوسته از او صفا خود با نفرت بود و دلش اندر عمل محبت بود پس شوق تا شریعت نفرت از او صفا شریعت میجان از بجهت کشف حجاب صفت شریعت بجز عدل محبت نیست اکنون ایمان معرفت آمد و عمل محبت طاعت بود و از آنچه چون عمل محبت است و در دیده محل رویت و جان محل عبرت دول مومنان مشاهدت تن باید که تا که کار کار نماز باشد و آنکه تا که کار بود او را از معرفت خبر نباشد ماین آفت اندر زانیا تصدیق ظاهر شد که گویی از ملاحظه جمال ایشان بیبندند و قدر و منزلت شان معلوم کردند خود را بدان مانند کردند و گفتند این سخن چندان است که نشانده چون شایسته دل محل شوق شد تقسیم فرمان یادت شد بود آری که در سطح جبهه رسد که بنح طاعت از وی بهره اندر در گذاردن و ما توفیق دهند تا آنچه خلق بجز گذاردند

و مختلف شرح ستوان و بازگویی ایماز اسمیه از حق میگویند که گوییم همه از بنده و تکلیف اندر میان خلق دراز
 شده است با دوا لیسیر است که همه از وی میگویند و محض خبر باشد از آنچه بنده اندران باید تا مضطر باشد و آنکه همه از خود
 هر محض باشد که بنده بجز علامه و دیر اند و طریق توحید دون خبر باشد و فوق تقدیر حقیقت ایمان فعل بنده باشد
 بندرت حق مقرون که کرده وی بر انداخته و بر آه آورده و کسی که نگردد خدا نکند گفت من بر دوا لیسیر است
 شیه هر صوره کلام و من بر دوا لیسیر عمل صوره صفتها و بر این اصل باید که در مش و ایت حق بود و گردیدن
 فعل بنده باشد پس حکما گردیدن بر اول اعتقاد توحید است در دیده از حفظ منهیات و عبرت کردن از غرر عطا
 و آیات و برگزین تابع کلام بود و صوره تخلی آن از حرام و زنا صریح قول در برین بر سر کردی از منهیات تا معنی
 با دعوی بود و اذن بود که آن کرده زیادت نقصان اندر ایمان و او کشند و اتفاق است میان همه که کند
 معرفت زیادت و نقصان رد انباشد که اگر اند معرفت زیادت و نقصان سلیقه باشد که معروف زیادت
 و نقصان شد چون معروف زیادت و نقصان آن انباشند بر معرفت رد نبود که معرفت ناقص معرفت نباشد
 این باید که زیادت و نقصان در عمل فرغ باشد و با اتفاق بر طاعت زیادت و نقصان و ابود و در مشهورانی را
 بعد از این است که کند این بدل نشو آراید که از حنونیان گروه طاعت را از جمله ایمان گویند و بازگویی ایمان را
 بجز قول مجرد گویند و این هر دو عدم انصاف باشد و در جمله ایمان حقیقت استغراق کل اوصاف بنده باشد
 اند طلب حق و جگر و دیگران بدین اتفاق باید که در غلبه سلطان معرفت ظاهر او مستحکمت بوده اینجا که ایمان
 بود و سبب بکارت ازان منفی بود که گفته اند از اطلع اصباح عطل المصباح چون صبح منتهی شد جمال چه باطن باطن
 گشت در دوزخ دلیل ایمان نمود و خدا نکند گفت آن موفق بر نمودار و روز روشن دلیل نباید و خدا ندانند و عمل
 گفت ارفع الملوك از داخلو اقریه اسند و الا لانه چون حقیقت معرفت افرودل عارف حاصل آید و ایت
 طریق تنگ و کثرت خالی شده و سلطان آن بر وجهی که بر مسخر خود گردانند از اندر هر چه بگرد و گوید همه بدر
 دایره امر باشد و یافتم که با بر اجم فرس را بر رسیدند از حقیقت ایمان گفت کون این احوال بنده از آنچه هر چه
 گویم صبارت بود و مرا باید تا با سعادت جواب گویم ایمن قصد که ارم و تو نیز برین عزیزی اندرین راه با من
 صحبت کن تا جواب سئله خود بیایی گفتا جان کردم چون بیاید رسیدیم با وی فرود قدم هفتب قرص و دو دیاله
 شربت آب میبار آمدی کبر را فرزند داد و گوید خود را بر شستی تار دوزی اندر میان با دیویری می آمد سواد چون

در این مقام نظر افوت
 حقیقت این سخن را در
 خانه با امانت برین
 تمام از طرفین از آن
 دیدم بدین که از آن
 کجانی بدین که از آن
 است که مستعد برین
 در مشهورانی را
 در این مقام نظر افوت
 حقیقت این سخن را در
 خانه با امانت برین
 تمام از طرفین از آن
 دیدم بدین که از آن
 کجانی بدین که از آن
 است که مستعد برین
 در مشهورانی را

آفت ازان بود که بویید گفت و اتفاق العاقبت افضل من اجلاس المریدین اتفاق سیدگان تبر از جهای
 طالبان غیر آنچه میزد مقام باشد کامل الصواب باشد برده است آنکه اگر کلمات یاد بود کامل رحمت آنکه کرم باید
 در جلا نجات کلمات تراپی حق اتفاق نماید آنچه آن جای غیر باشد پس فتنه هوسان خدا صفا صفا صفا صفا صفا صفا
 بود از مصیبت و آفت اول مصیبت نجات جلال خدا است بود از ضلالت بود از ضلالت که اگر کافران بر شکست مصیبت ایشان
 نمایند خداوند است چنانکه عاصیان اندر کافر نجات یابند و اگر عاصیان بدین شکست کافر صفا صفا صفا صفا صفا صفا
 حلت است چنانکه دوستان و دشمنان جلا از مصیبت نجات یابند نیز از هر آفات طاهر شود پس باید که طهارت ظاهر
 سواق طهارت سر بود چون دست نشوید باید که تا دل از زوتی دنیا بشوید و چون استنجاء نماید که تا
 خیا که از نجات ظاهر نجات است از زوتی غیر باطن نجات جوید و چون آب اندر دهن کند باید که تلذذ
 از زوتی غیر خالی کند و چون استنشاق کند باید که شهودتها بر خود حرام گرداند و چون رو نشوید باید که از جمله
 با نجات یکبار عرض کند و بجز اقبال کند و چون دستها بشوید باید که از جمله نسیب نموده منقطع شود چون
 مسح سر کند باید که ما سر خود بجز کند و چون پا بشوید باید که جز بوی حق فرمان خداوند نیست اقامت کند
 ما هر دو طهارت در حاصل آید که جل امور شرعی ظاهر باطن بر حسب است چون در ایمان قول زبان ظاهر
 تصدیق باطن تحقیق نیت بدو احکام طاعت در شریعت برتن پس طریق طهارت دل تدریس و تفکر بود
 اندر آفت دنیا دیدن آنکه دنیا سر خدا است محل مناد ازان خالی کند و این جز بجا است بسیار
 حاصل گردد و مهم ترین مجاہرت آداب حفظ آداب ظاهر بود و ملازمت بران امر همه احوال از آن است چون
 امر آید رحمة الله علیه که گفت ملازمت خود تو عمر ای می باید اندر دنیا تا هر خلیق اندر نعمت دنیا مشغول گردد
 و حق را فراموش کنند و من اندر بلا و دنیا محفظ آداب شریعت قیام کنم و حق را یاد دارم دستم آید
 که ایو طاهر می چهل سال بکجا بود بود اندر که طهارت نگردد با طهارت از حد صوم سیرت آمد و کف
 از خدا که حقیقی خود صفا کرده است من که رحمت دارم که آب غسل زمان نیم بار از کلاه خرم
 مو آرد که اندر جامع روح مطنون بود اندر یکشنبه روز شصت غسل کرده بود و آخر و خفاش اندر میان آب
 بود و ابو علی رود باری رحمة الله علیه که چینی کاه بجلاد و سوسن اندر طهارت مبتلا بود گفت روز
 سجده کرد بدید با فرزندم و ما بر آمدی کتاب ما ندانم اندر آن میان رخ بر دل بودم نعمت بار خدا یا

بعضی از کلمات را با این
 استجاب با حق بنابر ادوات
 طهارت باطن و عین اول
 به حال آنکه سوزان است
 تربیت یافته است
 در بیان طهارت باطن
 از جمله عبادت است
 است در بیان طهارت باطن
 در بیان طهارت باطن
 این طهارت باطن
 امام شافعی می فرماید
 می آید بر این طهارت
 من کتاب الامور
 ملک من معنون
 بن سلیم بن سعید
 بن سلیم ۳

گفتن ملاذخلمه ختم حال از احوال شد عبدالرحمن بصره و بنام تلامذ علی بن مسلم التمدید التعلیمین و بحسب
استطاعت این تالیفات گناه گناه شود چون خداوند تعالی بنده را دوست دارد گناه او را زیان ندارد گفتند
علامت توجیهیت گفتند ندمت اما آنچه گفت گناه هر دو ستا از زیان ندارد یعنی بنده گناه کافر نه گردد
و اندر این شمس خلایق بیرون براید گناه زیان بر او زیان معصیت که عاقبت آن نجات باشد حقیقت
زیان نباشد و بدانند توبه اندر لغت معنی رجوع باشد حقیقت زیان نباشد و بدانند توبه اندر لغت
معنی رجوع باشد چنانکه گویند تا بآدم پس از گشتن از نهب خداوند بدین سخن خوب است از هر حد او ندمت
توبه باشد و پیغمبر گفت صلعم الذم توبه پشیمانی توبه باشد و این قول نیست که شرط توبه سجده از زمین
رجوع است از آنچه یک شرط توبه است نسبت بر مخالف لغت و دیگر اندر حال ترک لغت و صدیگر عزم معاودت
کردن معصیت و این هر شرط بند است نسبت که چون ندمت حاصل شود اندر اول این دو شرط دیگر
شود و اندوه کرده بدل صورت گیرد ندمت حاصل آید و دیگر ارادت لغت بردنش مستولی
گردد و معلوم گردد که فصل بر بنیضمانی آن نیاید از آن شیطان شود شده دیگر شرم خداوند نشاید شود پس گزین
است تائب بود و یکی منیب و یکی آداب و توبه بر سه مقام است یکی توبه بر دیگران است و سده دیگر آداب توبه بر خویش
تقاضا و آداب طلب توبه با او است رعایت فرما از آنچه توبه بر مقام عامه بر مناسبت و آن از کبیره بود چنانکه
گفت خداوند عزوجل یا ایها الذین آمنوا توبوا لله الله توبه لصفوحا و آداب مقام اولیا و مقر است
چنانکه گفت خداوند عزوجل منشی الرحمن بالعزیز غیب و آداب مقام انبیا و مرسل است چنانکه خدا گفت
منزل علم العبدان آداب بیعت بر رجوع از کبائر بود طاعت و آداب رجوع از خود بخداوند عزوجل
سلمان آنکه از خویش بر او رجوع کند و از آنکه از علم و اندیشه محبت رجوع کند و از آنکه از خود می
نهی رجوع کند و عمل توبه از زودتر حق باشد بیداری ال از خود غفلت و دیدن عیب حالی و چون بنده تفکر
کند اندر سوره حوال و قلم خصال خود در از آن خلاص جوید چنانکه سبب توبه بر سه سهل گردد و ویرا از شوخی
معصیت دوری نماند و مجادلات طاعت برساند و در آیه نزدیک اهل سنت و جماعت و جمله مشایخ که کسی از یک
گناه توبه کند و گناهان دیگر میکند خدا عزوجل بدینچیزی از آن باز بوده است او را ثواب پرده باشد که برکت

ایمان تمام مقام اولیا است
نیابت لبر از اولیا است
عبادت است
توبه بر سه مقام است
یکی توبه بر دیگران است
یکی توبه بر خویش است
یکی توبه بر خداوند است
توبه بر سه مقام است
یکی توبه بر دیگران است
یکی توبه بر خویش است
یکی توبه بر خداوند است

۳
اعلمت

از گناهان دیگر بازماند خیا که یک میخواره باشد و زنی از زنا گویند و بر خوردن مهر باشد توبه و اگر از آن
گناه دست باشد یا بر تاجش بدین گناه دیگر و پیشان از دستش گویند که هم توبه دست نیاید جز بر کسی از گناه
محببت باشد و بقول محال است ز آنچه همه معاصی که بنده کند و بر ابدان عقوبت بود و چون بترک یک
نوع از معاصی بگوید بنده از عقوبت آن نوع همین شود لا محاله بدان توبه بود و نیز اگر کسی بعضی از
گناهان را از بعضی دست بردارد لا محاله بدین میگوید و در توان بود و آنچه بدین میگویند عقاید اگر کسی را آنست محبت
موجود نباشد و سابق من همیانه از آن توبه کند تا برایش باشد از آنچه توبه را یک لکن ندمت بود و بر ابدان
توبه برگزیده ندمت حاصل آمد و اندر حال از آن جنس محبت معرض است و عمر دارد که اگر آنست موجود گردد
و سبب حاصل من برگزیده بر آن محبت باز نگردد و مشایخ مختلف اندر وصف توبه صحبت آن سهیل
عبداللہ با جماعتی بر اینند که التوبه ان لا تقنی ذنباک توبه آن بود که گناه کرده را فراموش کنی و بسوی
اندر توبه آن بشی تا اگر عمل بسیار درسی بدان محبت گردی ز آنچه خست کردی و بدین بود بر حال
صالح در آن کس محبت نشود که گناه را فراموش نماند و باز چند با جماعتی بر اینند که التوبه آنست که
توبه آن بود که گناه را فراموش کنی ز آنچه تا محبت بود و محبت ندر مشاهده باشی و اندر مشاهده اگر گناه
حضا باشد چندگاه با حضا بود و چندگاه با ذکر حضا در وفا از وفا حجاب باشد و در حجب
اندر خلافت کرده و مجامده نسبت و ذکر آن ندر ز نسبت سهیلان باید حجت آنکه تا بیک بخود توبه
نسیان ذنباک در غفلت ماند و اگر بجز قیام گوید ذکر ذنباک در شکر کن نماید در حجت تا بیک باقی بصفت بود
عقد هر اثرش حل گشته باشد و چون فانی بصفت باشد ذکر بصفت او را دست نیاید موسی علیه السلام
گفت بعت ایلیک اندر حال تھا بصفت رسول گفت صلی اللہ علیہ وسلم لا اھی اثنائ علیک لاند حال
صفت و در حجت ذکر حجت اندر محبت و حجت باشد و تا بیک باید تا خودی خود یاد نماید گناهش
چگونگی یاد و بصفت خود یاد گناه گناه بود و چنانچه گناه محبت عرض است و ذکر آن هم محل عرض است
و ذکر غیر آن همچنان چنانکه ذکر هم بر باشد نسیان کن هم جنم باشد از آنچه تعلق ذکر نسیان
توبه باشد و چند گوید رضی اللہ عنہم کتب بسیار خوانده ام و در هیچ چیز چندان مرا فایده نبود که آنقدر
سیت شعرا ذنبت ما ذنبت قانت مجتبه و وجود ذنب لا تقاس به ذنب - چون وجود

عبدالله با جماعتی بر اینند که التوبه ان لا تقنی ذنباک توبه آن بود که گناه کرده را فراموش کنی و بسوی ان در توبه آن بشی تا اگر عمل بسیار درسی بدان محبت گردی ز آنچه خست کردی و بدین بود بر حال صالح در آن کس محبت نشود که گناه را فراموش نماند و باز چند با جماعتی بر اینند که التوبه آنست که توبه آن بود که گناه را فراموش کنی ز آنچه تا محبت بود و محبت ندر مشاهده باشی و اندر مشاهده اگر گناه حضا باشد چندگاه با حضا بود و چندگاه با ذکر حضا در وفا از وفا حجاب باشد و در حجب اندر خلافت کرده و مجامده نسبت و ذکر آن ندر ز نسبت سهیلان باید حجت آنکه تا بیک بخود توبه نسیان ذنباک در غفلت ماند و اگر بجز قیام گوید ذکر ذنباک در شکر کن نماید در حجت تا بیک باقی بصفت بود عقد هر اثرش حل گشته باشد و چون فانی بصفت باشد ذکر بصفت او را دست نیاید موسی علیه السلام گفت بعت ایلیک اندر حال تھا بصفت رسول گفت صلی اللہ علیہ وسلم لا اھی اثنائ علیک لاند حال صفت و در حجت ذکر حجت اندر محبت و حجت باشد و تا بیک باید تا خودی خود یاد نماید گناهش چگونگی یاد و بصفت خود یاد گناه گناه بود و چنانچه گناه محبت عرض است و ذکر آن هم محل عرض است و ذکر غیر آن همچنان چنانکه ذکر هم بر باشد نسیان کن هم جنم باشد از آنچه تعلق ذکر نسیان توبه باشد و چند گوید رضی اللہ عنہم کتب بسیار خوانده ام و در هیچ چیز چندان مرا فایده نبود که آنقدر سیت شعرا ذنبت ما ذنبت قانت مجتبه و وجود ذنب لا تقاس به ذنب - چون وجود

لطقتا و شکرنا که ثم رکتاننا مصلحتا کفایت الینا قبلنا کل طاعت و شیئی ترا سکر کردیم و بیوفائی کردی و بار بگذرد شیئی
 مائتا عملت ما دیدم کنون اگر با زانی بباشی ترا قبول کنیم کنون با زانکه با تو دین سناخ رحمته شد علیهم جمیع الخیرات
 معری گوید رحمت الله تو بته امور هم از تو بگردد تو بته الخیر صحت لغفته تو بعموم از گناه باشد و تو بخرم اول غفلت ترا تو
 عوم را از ظلال جمال پسند و خرم از تحقیق معاملات ترا بر غفلت عوم گنیم است و خرم را حجاب و جحش صدرا و بگر
 رح لیس للصدق التو بترشینه لان التوبه الیه لا منعه از تو بنبهه اسی چیز نیست از تو ترا حق نبند است نازنده
 بحق و بدین تو اول باید توبه بکنی تا شکر که همیشه بود از تو بسختی و تعلق این قولی در دستت چندی باشد و اگر چنین فرستد
 گوید روح انوار که الذین لا یعملوا به عند ذکره فهو التوبه چون گناه را با کونی و از زیاد کردن اندر دل لغت نیابی
 آن توبه باشد از بخیر کرمصیت یا محسبه بود و یا بار از آن کرمصیت است و گنیم است مصیبت خود یا کندی تا بیوع
 دیگر که با دوست مصیبت یا کندی عاصی بود یا بخیر اندر فصل مصیبت چندان گفت نباشد که اندر ادوات آن زمان کفر
 آن بکندان بود و در آتش همیشه بر آنکه گنیم است مصیبت چندان بود که روز و شب بدان مصیبت گنیم
 و در آن وقت کسی گوید من التوبه توبان توبه الایاتبه و توبه را که استیاد آن توبه حیوات من کریمه توبه و با باشد
 یک توبه انابت و دیگر توبه استیمیا و توبه انابت آن بود که بنده تو بکند از خون محبت خدا و توبه استیمیا آنکه توبه
 کند از شر کم غم خداوند تو خوف از کشف جلال او و از ان حیاء از نظر جمال پس بجای در جلال اوقاتش خوف
 میورد و دیگر جمال از نور حیاء میفرود و دیگر ازین دو سرکان بود و دیگر که در عیون و اهل حیاه است که باشند و با
 خوف اصحاب محو سخن افرین در از بود و من کوتاه کردم و با شد التوفیق کشف الحجاب فی الصلوة
 خداوند دعا گفت و میبویصلوة در سواگفت مسلمصلوة و مالکیت ایما که زمانه نبیند ذکر و انقیاد باشد از روی
 لنت و اندر جریان جبارت فقهبا را عبارتی مخصوص است بدین حکام که مستایست و آن از صفتها زمان است که پنج نماز
 اندر بخت بکنید و قبل از دخوال آن مرا از شرط است یک از آن طهارت است بظاهر از نجاست و باطن از شهوت
 و دیگر طهارت جبارت بظاهر از نجس طین آنکه از طلال باشد و سه دیگر طهارت جبارت بظاهر از حیوات و آفت و طین
 از ضد مصیبت در جبارت استقبال قبله بنا که بر از ان باطن مشق و در از ان سر شایسته چشم تمام ظاهر از طرف طهارت
 و تمام باطن اندر روضه تربت بشرط خلعت آن بظاهر شریعت و در وقت اندر در حقیقت چشم خلعت
 باقبال حضرت تعظیم بکیر اندر تمام نیست و فنا و قیامی از محل خلعت و قرار آنی بترتیل و خلعت و در کس است

ص
 چو در دیده عاقل بر آید
 در کوه دوزخ فروغ است
 ص
 کلان ز کبیر اندر
 کلان ز کبیر اندر
 ص
 در صفت بخیر
 از صفت سبزه
 زار در نوین صفت
 شعر نصیب
 نجات

انقطع مشرک بکلی تمام فقره بود بدان مشرف شوند و آنکه اندک از نماز جمع باشند روز و شب اندک نماز باشند و آنکه مشرک
 باشد بجز فریض و منن نماز که کند رسول گفت صلعم جعلت قره عینی فی الصلوة و شامی چشم من نماز نهادند و این
 سبب است از نماز است از آنچه مشرب است استقامت اندک نماز بود و همچنان بود که چون سوال صلعم معراج برود محمل
 قرب ساینده نفسش از بندگی گویی مستعد بدانی چه رسید که لیس بود نفس من ربه دل میدهد دل بدرجه جان جان محمل
 سه سر از دجات فانی شده از مقامات محو گشت و از نشانهها نشان گشت و اندر شاهه از شانهات غایب شد
 از سایه بر رسید شرف انسانی ستایشی شده از نفسانی بسخت قوت لمسی نیست گشت شود ابر بانی اندر ولایت خود
 عیان گشت از خود بخود بماند منی بجز رسید که کشف لم یزل محو شد بنی قتیله خود تشوق و خندار کرد و گفت بار خدا یا بار
 سر بلام بود و بنی طبع و سبب نیکین فرانی مگر حکم خدین است اگر با گروهی بد نیامد اما گشت هم را تا ترا آنچه داده ایم آنچه
 بدیم چون بنیابا زاد هرگاه که دلش مشتاق آن مقام معلوم شد می گفته از خا یا بلان یا الصلوة پس هر روز او را معراج بود
 و مرتبه و خلق او را اندک نماز بودی جان و اندک نماز بودی و در نشان در نماز و در نشان و نفسش اندک نماز بود
 خدین بکار شدی و متنزل نزد ملک بودی و جانشان از ملک است متنزل با آن بودی و جانشان از محل آن بودی و در نماز
 گوید حمد الله علیه علامه الصدوق ان کون الیوم من الحق اذ اول وقت الصلوة سخته عیالیه طهران کانی یا سواد
 آن بود که در نماز تمام نوشته بودی و گمانته باشد که چون وقت نماز در یاد بر گزارد از نماز کند اگر گفته باشد
 گردانش و این اندک سهل برین الله ظاهر بود و آنچه بودی به سببی که گشت بود چون وقت نماز بودی و در نماز گشتی چون نماز
 کردی بر جای بماند کجی گوید از شیخ در محتاج المصلح الی الله شیوا فانا لنفوس ذاب الطبع و صفاء سر و کمال استقامت
 نماز کننده را از فناء نفس حایه نیست و آن بجز جمع است نباشد چون بیت مجتمع شده ولایت نفسی برسد از آنچه خود
 از فقر و محبت است عبادت جمع نماید و ذاب طبع جزئیات جلال نباشد که جلال حق زوال غیر بود و صفاء
 سر بجز محبت نباشد و کمال مشاهده بجز تعجب است هر چه که حسین میهن خود را اندر نشان روزی چهار کعبه است نماز خود
 فریضه و شکر گفتند اندرین ربه که تویی بهر چه هست گفت بهر چه هست و رحمت اندر جلال تو نشان کند و در
 فانی به قدرت باشند بهر اندر نشان اثر کردن در جهت مگر تا کمال را رسید تا نام کلمتی و حوصله طلبت کی گفت من از پس
 تو دانونی از هر یکم چون ابتدا بیکدیگر گفت الله که بهر چه هست بنیابا چون عسکه که اندر کوه روح و درین نباشد و در
 درم چون بهر شد بجز خود از او را جانی تو نگذشت گفتند ایها شیخ ضعیف گشتی از بیضه ازین نوع است

۲
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است
 در این کتاب که در این کتاب است

بناگفت این چیزها نیست که اندر بخت آنچه یافتیم بدین یافتیم محال باشد که اندر نهایت ازان دست باز نام
 و معروف است که ملائکه بر ستم اند عبادت اند و عبادت اند و مشرب است ازان از طاعت است و خدا ایشان از عبادت
 ز آنچه روحانند و نفسشان نیست و مانع خدا بر بنده از طاعت نفس بود هر چند که وی محصور میشود طریق بندگی
 کردن سبب سیر کرد و چون نفس فانی شود خدا و مشرب عبادت کرد و خدا که ازان ملائکه اگر فانی نفس است آید و عبد شبن
 مبارک گوید در زمان من فریاد ما را مگویند که در حق دیم از معتبت که اندر نماز گزیدیم و بر او چنان میزند و هیچ
 نتیجه اندر می بیند از این دعا چون از نماز خارج شد گفتش هم ما در چرا آن گزیدیم و از خود دفع نکردی گفت نه
 پس تو کوئی چگونه ندانم که من اندر میان کجای حق کار خود کردم من یو بخیر قطع را اکل اندر یکا افتاد لمبا گفتند
 این با بیاید برید و کجایمان خدا در میدان گفتند که اندر نمازهای از وی جدا باید کرد که در آن وقت او از خود
 خبر ندارد و زبان کند چون از نماز فارغ شد با می برید و آید از او که صدق رضی الله عنه می آید که چون نماز شب
 کردی قرآن نرم خواندی و عمر خطاب را بلند خواندی که از آنی ذکر ایستاده شما گفت مسلم یا ابابکر چرا نرم خوانی
 گفت میس من اباجی می شنود آنچه میگویم اگر نرم میگویم و اگر بلند گویم و هر دو گفت چه بلند میخوانی گفت او حفظ
 الوصای اطرد و شیطان بیدار کنم خفته را و بر آنم دیوار رسول گفت صلعم یا ابابکر تو بلند تر خوان عمر گفت تو
 نرم تر خوان بر ترک عبادت پس بعضی از این طایفه فریض شکا گفتند و زو اهل اندر زمان بدان آن چنین است که از زیاده
 باشد که چون کسی از او محالست ریاد زود و توجع خلق بدو خواهد و هر آئی گردد و گویند اگر چه سلامت کنیم و نه بیخ خلق
 بر بینند و این هم دریا بود و گوی دیگر فریض فو اهل شکا کنند و گویند که یا اهل است و طاعت حق محال باشد
 که از برای او اهل حق را به جهان کنیم پس بیا زل سیرون باید کرد و عبادت آنجا که تو خواهی میکنی تو با هم حق
 آردت کجاست اندر و می دانم بدان فرموده یکی میگوید از ایشان که چهل سال سفر کردم هیچ نماز از رحمت خالی نبود
 و هر کوهی نصیب بودم و حکام این پیش از آن است که صورتان کرد و آنچه نیاز بود نماز از عبادت محبت بود که نونان
 احکام نماز بیاید نشاء الله تعالی **باب المحبت** و ما متعلق بهما خدا عزوجل گفت یا ایها الذین امنوا برترند
 شکم من غیره و فانی شد تبوم کعبه هم که چون در نیت گفت و ما انسان من تجز من من شهادت ادا می کنیم
 کعبه را که این آسمان است و جبار گفت مسلم که از جبرائیل تنهیم کردی گفت که خداوند عزوجل گفت
 من آن لی و یا فقدا زنی بالمحرارته و ما ترو و شش کز دخی محض نفس عبدی المؤمن عندا موت

بناگفت این چیزها نیست که اندر بخت آنچه یافتیم بدین یافتیم محال باشد که اندر نهایت ازان دست باز نام
 و معروف است که ملائکه بر ستم اند عبادت اند و عبادت اند و مشرب است ازان از طاعت است و خدا ایشان از عبادت
 ز آنچه روحانند و نفسشان نیست و مانع خدا بر بنده از طاعت نفس بود هر چند که وی محصور میشود طریق بندگی
 کردن سبب سیر کرد و چون نفس فانی شود خدا و مشرب عبادت کرد و خدا که ازان ملائکه اگر فانی نفس است آید و عبد شبن
 مبارک گوید در زمان من فریاد ما را مگویند که در حق دیم از معتبت که اندر نماز گزیدیم و بر او چنان میزند و هیچ
 نتیجه اندر می بیند از این دعا چون از نماز خارج شد گفتش هم ما در چرا آن گزیدیم و از خود دفع نکردی گفت نه
 پس تو کوئی چگونه ندانم که من اندر میان کجای حق کار خود کردم من یو بخیر قطع را اکل اندر یکا افتاد لمبا گفتند
 این با بیاید برید و کجایمان خدا در میدان گفتند که اندر نمازهای از وی جدا باید کرد که در آن وقت او از خود
 خبر ندارد و زبان کند چون از نماز فارغ شد با می برید و آید از او که صدق رضی الله عنه می آید که چون نماز شب
 کردی قرآن نرم خواندی و عمر خطاب را بلند خواندی که از آنی ذکر ایستاده شما گفت مسلم یا ابابکر چرا نرم خوانی
 گفت میس من اباجی می شنود آنچه میگویم اگر نرم میگویم و اگر بلند گویم و هر دو گفت چه بلند میخوانی گفت او حفظ
 الوصای اطرد و شیطان بیدار کنم خفته را و بر آنم دیوار رسول گفت صلعم یا ابابکر تو بلند تر خوان عمر گفت تو
 نرم تر خوان بر ترک عبادت پس بعضی از این طایفه فریض شکا گفتند و زو اهل اندر زمان بدان آن چنین است که از زیاده
 باشد که چون کسی از او محالست ریاد زود و توجع خلق بدو خواهد و هر آئی گردد و گویند اگر چه سلامت کنیم و نه بیخ خلق
 بر بینند و این هم دریا بود و گوی دیگر فریض فو اهل شکا کنند و گویند که یا اهل است و طاعت حق محال باشد
 که از برای او اهل حق را به جهان کنیم پس بیا زل سیرون باید کرد و عبادت آنجا که تو خواهی میکنی تو با هم حق
 آردت کجاست اندر و می دانم بدان فرموده یکی میگوید از ایشان که چهل سال سفر کردم هیچ نماز از رحمت خالی نبود
 و هر کوهی نصیب بودم و حکام این پیش از آن است که صورتان کرد و آنچه نیاز بود نماز از عبادت محبت بود که نونان
 احکام نماز بیاید نشاء الله تعالی **باب المحبت** و ما متعلق بهما خدا عزوجل گفت یا ایها الذین امنوا برترند
 شکم من غیره و فانی شد تبوم کعبه هم که چون در نیت گفت و ما انسان من تجز من من شهادت ادا می کنیم
 کعبه را که این آسمان است و جبار گفت مسلم که از جبرائیل تنهیم کردی گفت که خداوند عزوجل گفت
 من آن لی و یا فقدا زنی بالمحرارته و ما ترو و شش کز دخی محض نفس عبدی المؤمن عندا موت

بسم محال آنکه قرآن را در جنبه اول است و در بنام کنند چنانچه در آیه موضح آن نیز گویند ما خود است از
 حجاب الیاء و غلیان عند المظر اشهد ان علیان آبی بود اندر حال باران عظیم پس محبت را حسب نام کرد
 نامه غلیان القلبین استیاق له لقاء محبوب پیوسته دان دست اندر شتیاق رویت دوست مضطرب
 و بیقرار باشد چنانکه قیام بسم بروج بود و قیام دل محبت بود و قیام محبت برویت وصل محبوب در آن
 گوید شعر از امانت الناس و ما و حقیقه تعین ان التکیا یغیر حالیه و نیز گویند که حسب هیئت مرضع
 صورت روح منوع زانچه عرب و صفا و یا صفا چنانچه صاحب انانسان جز اندر چنانکه صفا و سوید اول را حسب
 پس بنی که محبت آمد و آن که محبت رویت از آن سخن بود که دل دیده اندر سویتی مقارن بودند و اندر
 گوید شعر القلب کسب عینی لذت انظره و لعین کسب قلبی لذت انظر فصل بداند محبت استحال علی وجود
 یکسب منی اراده محبوب بسکون نفس میل جوارحتی قلم استیناس و تعلق و جمله بر قدیم روان باشد و مخلوق
 باشد با یکدیگر و جناس را بتعالی است خداوند تم از جمله اولو اکبر و دیگر معنی حسان باشد و تخمین بند که او را گزیند
 و در هر حال لایت رسا و بگونه گونه که استهانش مخصوص گواهد و سکه دیگر سینه بنام جمیل بر بنده و گریه از شکله
 گویند که محبت حق که خبر داده است ما را از جمله صفات سستی است چون وجود دید و آواکه اگر کتابت بدین
 نبود وجود آن مرتقم را از رو عقل مستحیل بود پس این اثبات کنیم که بدین همان ما اندر تصرف کردن آن
 توقف کنیم و مراد این طایفه آن است که رواندارند با اطلاق الهی لفظ مرتقم را را آنچه تاویل است که یاد کردیم
 و من تر تحقیق این بیان کنم انشا الله تعالی بما که محبت حتما مرنده را ارادت خیر وی باشد و حجت
 کردن بروی و محبت سهیمت از ساهی ارادت چون ضا و سخط و حجت که رفت و آنچه بدین مانند حمل بر آن
 خبر با ارادت حق نشاید کرد و آن که صفت است او را قدیم که بدان خودمان است مفعال خود را پس اندر حکم
 مبالغت و ظواهر فعل ازین بعضی خص بعضی است دنی اجماع محبت خداوند مرنده را آن است که با وی نعمت بسند
 کند و او را اندر دنیا و عقبه ثواب بهر دراصل عقوبت همین گردانش و در از نصیحت معصوم دارد و حال
 رنج و مقامات سنی و یراکت کند و در شش را از اتقاف اختیار بکسلاند و عنایت ازلی را بدو سپردند تا
 از کل مجرد شود و در طلب رضای و بر بضر شود و چون جهت عالی مرنده را بدین معانی مخصوص گرداند آن شخص ارادت
 و یرایا محبت نهند و این بنویسب حارث محاسبی و جنبه و جماعته از شاخ و سگت و از یقین و سگلمان

علم الیاء و غلیان
 کسب منی اراده
 دوست داشتن روز
 موم از غایت سکه
 بیان از نعمت جنین
 بازگردد که اندر داده
 نماندند و نام مستحیل
 از انشا الله تعالی
 علی در این طایفه
 و نشسته و اتفاق
 بیان از محبت
 اتفاق و نشستن
 در بیان از صفات
 لفظ و نشستن و بیجا
 عقد است در حد
 بهر دراصل عقوبت
 که در تمام جنبه
 که اتفاق با افعال
 یعنی از اراده با بیان
 آرد و سکه سوده و در
 حجت کردن

و در این محبت نهند و این بنویسب حارث محاسبی و جنبه و جماعته از شاخ و سگت و از یقین و سگلمان

گردانیده ام و اندر غنیمی آن پیر زنگوار گویدم آنچه از نام او اظهار است که با او ظاهر تر از
 آنچه است معروفی و عند انامین او چه من این چنین و نیز دیگر تا بیان آسمان باب تر از نالد و فغان
 و عند انرا ترک شمع من الفترک و نزدیک ترکان مظهر تر از آفت سواری ایشان و سبب لب خدا بنود و مظهر
 من سبب محمود و زخم و اوجیت نیز دیگر است و ان اندر شکر چون زخم محمود اندر بند و ستان تقصیر است و
 عند الروم شهر من الصلید و تقصیر حب صلیب اندر رم ظاهر تر از صلیب است و تقصیر الحب العراب فی کل حی است
 طرب اودیل و سرب خردن و از محبت اندر سرب اندر سرب هر چه با طریقت یا عربی و یا نیل و یا ویل و مراد از بیخدا است
 که هیچ جنس مردم نیست که در اندر نصیبت کاری نماید است که از محبت اندر دل فرجی دارد و یا فخر و دانش
 و سرب آن است و یا از قهر آن محمود نما چه ترکیب ال از نزل و خطرا است و بجز عقد دوستی اندر آن است
 است و دل محبت چون ملحم و شراب است و هر دلی که از ان غایت آمل خراب است و تکلف را بد فهم جلب آن راه
 نیست و نفس لطایف آنچه بر دل گذرد آگاه نیست و عمر و بن عثمان که گویدم اندر کتاب محبت خدا و تکیه
 و چهار پیش از تنها بیا فرید بیعت هزار سال اندر قرب شدت و جانها را پیش از دلها بیا فرید بیعت هزار سال
 و اندر زنده آنست بیعت و سر ما پیش از جانها بیا فرید بیعت هزار سال و اندر در چه و صلیب است و هر روز
 سینه و شصت با کشف جمال بر سر سجلی کرد و سینه و شصت نظر است که در کل محبت مر جانها را بشنود و سینه
 شصت لطیفه انس بر دل ظاهر کرد و با بجز اندر کون نگاه کرد و اندر خود کسی گاهی تر ندیدند ز سومی و فخری اندر
 ایشان بیدار آمدن جل جلاله بیان مر ایشانرا آتخان که در سر را اندر جان بزندان کرد و جانرا اندر دل محبت
 و دل اندر تن باز داشت نگاه عقل را اندر ایشان مرکب گردید و انبیا و رسلا و فرمانها داد نگاه هر کسی اهل
 آن مرتقا بود و در جان شدند حتمی نافر بود شان تان اندر نماز شد و دل محبت بیست و جان بقبرت
 رسید بر صلت تر از گرفت و در جمله عبارات از محبت نه محبت بود و از محبت حال است و حال هرگز قال بنامش
 و اگر عالمی نخواهد که محبت را چکیند نتواند کرد و اگر تکلف کند تا وضع کند نتواند که آن از سواب است
 نازک است که عالم جمع نتواند تا محبت را چکیند بلکه ملاب آن نبود نتواند و اگر خواهد تا وضع کند
 که اهل آن بود جانرا نتواند که آن الهیت و آدمی لای الهی اما در آن نتواند که فصل اما اندر عشق شایع
 است که با است گویی از این لطیفه آن برقی تمام داد استند اما از حتم روانها شد و گفتند که عشق صفت است

چنانکه در حدیث
 است و از او
 بقدر نفسی از
 و انسان و
 پس با نماند
 جنس را از او
 گویند و عین
 و نامش
 چنانکه در حدیث
 و از او
 گویند و عین
 و نامش
 و از او
 گویند و عین
 و نامش
 و از او
 گویند و عین
 و نامش

من انتم قالوا جهادک فرما ہم بالجہاد نغزو انک را دشمنان بدین گرفت بہت شد تا دگر گفت کہ تم جماعتی ہما
 فرستم من ملبائی ذوقی نہختہ فاصبر علیہا سی اگر دوست میند چرا بخند از علم من کہ دستان از بلا می دور دگر فرزند
 اندر خدمت سخن بسیار است و من بنقصدار بند کردم کشف الحجاب السیاسی و نفس از زکوٰۃ قال شد تکا و قدیم صلوات
 و اقوال زکوٰۃ و مانند این چنارہ آیات بسیار است و از حکام ذوالفضل بیان کیے زکوٰۃ است و جب تک کہ شود در عرض ان
 رویت از زکوٰۃ با تمام نعمت و حبشی چون دوست دوم کہ بقصد تمام بود اندر تحت تصرف کس باشد حکم مالک باشد
 بچند دم و حبشی و بیت دیدن نعمت تمام بود از ان ہم و دیار و حبشی بیچ شتر نعمت تمام بود از ان یک گوسفند و
 شود و آنچه بدین انداز احوال اما جاہ و نیز زکات بود چنانکہ مال را از ان بجز آن غیر نعمت تمام بود کہ رسول گفت ۴۴ ان
 تصرف علیکم زکوٰۃ جاہکم کما فرض علیکم زکوٰۃ مالکم و نیز نعمت ان بکلی شے زکوٰۃ و زکوات اللہ است الصیافۃ و
 زکوٰۃ گذاردن شکر نعمت بود ہم از ان من نعمت و زندگی نعمت است و در خصوص زکات گفت و ان ان است
 کہ کل اصفا خود را مشغول عبادت دارند و بیچ بود یعنی بگفت از زکات حق زکوٰۃ نعمت گذارده باشند پس نعمت باطن را
 زکات نیز باشد و تحقیق آنرا احسان توان کرد از بسیاری کہ بہت پس از ان نیز زکات باید اندر آن احوال
 نعمت بود ظاہری و باطنی چون منہ بدینست کہ نعمت حق تمام بر دیگران است شکر بیک از زکات نعمت بیکان بود
 و وجہ زکوٰۃ نعمت و میانہ و یک سیٹا فہ محمود نباشد زکات بخیل مردمان ستودہ باشد و بخیل تمام بایتا دوست باہم
 کسے در بند کند و یک سال اندر تحت تصرف خود مجموعہ کس اندش بگاہ بچند دم ملا از ان بدید چون کہ ما ز طریق بخل
 مال باشد و سیرت سخاوت زکات از کہا و جب شود یا تم کہ یک از علی کا ظاہر حکم تجر مشربلی را رسید از زکات کہ جو باید
 او دگفت چون بخیل ہو جو بود و مال از هر دو سیرت درم بچند دم بہاید او و از هر بیت و بیار ہم و بیار بندہ سیٹا ناہند
 من بیچ چیز ملکات بیکر دما از مشغول زکات رستہ باشی گفت امام تو اندرین سئلہ گیت گفت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کہ ہر
 دست برداو رسول صلعم اگر نعمت ما خلفت لہا یک گفت اللہ و رسولہ و از اسیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم کہ گفت
 اندر قضیہ شعری فارمبت علی زکوٰۃ مال بہ و ہل یجب از زکوٰۃ علی المجرادہ پس لی کہ میان بندو دل باشد و خون نشان برین
 مال بخیلی کند و نہ برین جنسوت از آنجا ایشانرا دکا نشاء اما اگر کسی بخیل را ارتحاک کند و گوید چون ہا مال نیست از
 عام زکات مستقیم ہر حال بود از آنجا انوشش علی فرض من بہت ہستفا نمودن از علم کفر محض بود از زکوٰۃ
 زمانہ کی آست کہ میان مسلح و نصر بخیل علم را ترک میکنند و قسم من چاہے را از تصوف کہ مستندی بود

من انتم قالوا
 فرستم من ملبائی
 اندر خدمت سخن
 واقوال زکوٰۃ
 رویت از زکوٰۃ
 بچند دم و حبشی
 شود و آنچه بدین
 تصرف علیکم زکوٰۃ
 زکوٰۃ گذاردن
 کہ کل اصفا خود
 زکات نیز باشد
 نعمت بود ظاہری
 و وجہ زکوٰۃ
 کسے در بند کند
 مال باشد و سیرت
 او دگفت چون
 من بیچ چیز ملکات
 دست برداو رسول
 اندر قضیہ شعری
 مال بخیلی کند
 عام زکات مستقیم

عبارت تلقین میکردم جا بجا از افتاد و من با صبیته قد الابل میگفتم و حکمت لبون و نیت محاصر و حقه در آنها مکرور
 این ترک کعبه چندان اول از شنیدن این سخن تنگش برخواست و گفت که شکر نیت تا علم نیت لبون کار آیدم گفتم
 ای نذرهم چند آنکه مراد آن ترک کعبه را علم بایدستند آنرا نیز باید اگر که نیت لبون فرا تو در پستانهای نگاه تبرک
 علم نیت لبون هم نشانید گفت و اگر کسی را مال نباشد و با نیت مال نیز نباشدش هم فرض علم از نیت نیت و نیت نیت
 من لبون فصل و از مشایخ متصوفه بوده اند که از کلمات بسته اند و کسی بوده است که گفته است آنرا که قهرستان پاید
 بوده است گفته اند که مال جمع کنیم تا از کلمات نماید و از ارباب نیا هم نشانیم تا در ایشان مکتبیا نبود از آن با
 و آنچه اندر قهر منظر بوده اند بسته اند از نیت با نیت خود را که بدان آن خواهسته اند که فریضه از کردن بر او مسلمان
 و چون نیت این بودید علیا باشند آن که اگر دست و پنده علیا بود و دست سنانده سفلی یا طبل بود و
 خدا عزوجل و یا خدا الصدقات و باینه تاز کلمات و بنده ما خصله بودی از سنانده و این معقوله عین ضلالت بود
 پس علیا آن باشد که چیزی بکرم جوئی بر او مسلمان باشد تا با آن از گردن کو میفتد دور و ایشان دنیاها
 نمیداند که ایشان عقبا می اندر اگر عقبا می آن بار از گردن نیایشی بزگیه و حکم فرضیه بر کو لازم بود و بقیاست
 بدان با خود باشد بر حق عقبا را با نیکی سهل امتحان کرد تا دنیا میان بدان بار فرضیه را جو نبستند از
 دانه محال بود علیا بد نظر باشد که بر موفقت حق سنانده است از آنکه سنان حق خدا بر کو واجب بود و اگر
 سنانده سفلی بود و دنیا نگردد هر از اهل حسو میگویند بر پیغامبران با نیت که سفلی بودی که ایشان حق خدا میباشند
 و بشر طهر من رسانیدند که با برسته اند و از پس پیامبران میبینیم بود و اندک حق سیت المال بر بسته
 اند و بر فطرت آنکه بر سنانده سفلی گوید و دید مده را علیا دانند هر دو صلی قوی است اندر تصوف و سفرون
 این محل باب الوجود و سخاوت بود و من طرف مین پیوندم و بالله التوفیق باب الوجود و سخا پیغام گرفتیم
 سخن قریب من الهیته بکلمه من النار و المخیل قریب من النار بعد من الهیته و نیز دیگر علیا وجود و سخا در دو یک معنی
 باشد اندر صفا خلق اما صفا را جواد خوانند و منی خوانند و عدم توفیق که در خود را برین نام خوانده است و از
 رسول ما نیز خبری نیامده است یا جمیع اهل صفت و نیت که کسی مر خدا و سخا را که نهد بر حق صفا حاصل و لغت تا
 و صفت جلالی نباشد چنانکه خدا در تمام است و با جمیع است از عالم شاید خدا عالم صفا و صفت شاید خدا در
 سید بنی ۱۴۳

علم الهیته تا از هر چه
 عادت است که در این
 با حق را از علم و اول
 و در علم و حقیقت
 حد الاصل من لعیب
 آنرا که در علم الهیته
 است از ارباب انوار
 با علم و صفا و صفت
 لغت آن قریب من
 از آنکه لغت قریب
 عین العزیز الحق
 و با نیت و سوزن
 زود فهم آن
 زود فهم آن
 فصل و صفا در علم
 و علم و صفا در علم
 غدا و صفت من از هر
 است از هر چه
 علم الهیته تا از هر چه
 عادت است که در این
 با حق را از علم و اول
 و در علم و حقیقت
 حد الاصل من لعیب
 آنرا که در علم الهیته
 است از ارباب انوار
 با علم و صفا و صفت
 لغت آن قریب من
 از آنکه لغت قریب
 عین العزیز الحق
 و با نیت و سوزن
 زود فهم آن
 زود فهم آن
 فصل و صفا در علم
 و علم و صفا در علم
 غدا و صفت من از هر
 است از هر چه

چون این مرتبه تکلیف بود نام عالم بر روی طلاق کرده و حضرت توقیف را و ازین دو نام اقرار کردند مردم
 از قضاوت پیمانان و اودا و اطلاق کرده اند و گفته اند که سخن آن بود که اندر جو و شیر کند بر کتف کند
 سه صل غرضی و سعی باشد و این تمام ابتدا بود اندر جو و جو و آنکه تمیز نکند و درش بهیضی باشد و فطرتی است
 در این حال دو پنج مرتبه مکی غلیل و دیگر حدیثی اندر اخبار صحیح آمده است که بر اسم علی السلام چیست بخورد
 تا همان نماید و قیوم سه روز کند نماید تا کعبه بر سر آید او نگذشت و گفت تو چه مردی گفت کردی گفت از آنکه
 سمانی و گریست سرانش تا از دست صاحب بر عتابی که کسی را که من فتنه و سال بر پرورم ترا می کند که کرده بود
 و چون سچانم نیز دید یک می آمد صلعم رو س خود برگرفت و در زیر او بگسترده گفت اذ انکلم کرم تویم خاک رسوه
 آنکه تمیز کرده در بیخ و درشت و آنکه تمیز نه داشت طبلسان ثبوت را بسیار کافری گردانید ز آنچه مقام اسم
 سخاوت بود و از آن بیخامبر جو و دو سیکو ترین مدینه بی آنست که گفته اند که جو و متابعت خاطر اول بود چون
 خاطر ثانی سر اول انغلی کند علامت بخل باشد از اول تحصیل آنرا بزرگ داشته اند که لامحه ای تا اول از حق باشد
 و یافتیم که اندر نیشا پور رسیده بود باز رگان که بر بسته مجلس ششم ابوسعید می بود و ششم ششم مردود و ششم ششم
 آنرا گفت من نیاری و ششم و قرآنست خاطر اول مرا گفت که دنیای بدیه و خاطر دیگر گفت که قرآنند بدیه
 قرآن را بدادم چون ششم فراسرخ شد از روی بر سیم کرد و شام که کس حق را منازعت کند گفت تو منازعت
 کردی که چه گفت و نیاری بدیه و توقیر خنده اوی و نیز بانتم که ششم ابوسعید شد بعد از مردود و ششم ششم مردود
 نبود بعد از مردود تا تمام خانه ویرا بیا از بر برد چون مردانند آمد بدان خوردند ما هیچ گفت بکلم انبساط
 ششم و چون زن اندر آمد و آن بر بدید جانم خود بکند و اندر انداخت و گفت که اینهم از شناع خانه است او
 بدان حکم است مرد باگت می زد و گفت این تحلیف که کردی و اختیار زن گفت برود آنچه ششم کرد حق له بود باید که
 تحلیف کنم تا جو و مانبر بدید آید مرد و گفتی چون باشم را بنزد مسلم کردیم آن از ما عین جو بود و جو و در صفت
 آدمی تحلیف بود و حجازی چه شده بر ما بگو که ملک نمنح در این سبندل دارد اندر مو ثبوت امر خدا و در منزل و از آن
 بود که سهل بن عبد الله گفت ای عوفی در هر مرد و ملکه سیاح از ششم و مسلم فارسی شنیدیم که گفت و قس من با ششم
 عزم حجاز کردم و اندر فوجی جلوان گرد آنراه ما بگرفتند و خرنها که ششم از ما بداند که اند ما نیز با ایشان نیاید
 و فراموش ایشان اندر ششمیم که اندر میان ما بود که خطراب کرد و ششم ششم که در ششم ششم که در خطراب

مهرت توقیف را از
 سخن جزا کرد مردم توینها
 در این مقام
 در این مقام
 در این مقام
 در این مقام

مرآن گرد شفاعت کردیم گفت روان باشد که من این کذاب با بگذارم لاحال این را بخواهم گفت ماحلت گشتن
از وی پرسیدیم گفت ز آنچه روح صوفی نیست و اندر صحت اولیا خیاست که نیامین کنش بوده بگفتیم در این
چه گفت ز آنچه کسین در جرح صوف را وجود است و او را اندین مخرقه باره جنین مندر است این چگونه
صوفی باشد با جنین خصوصت با باران خود که با جنین سال است تا کار شما میکنم در راه شما میریم و علاج از
شما قطع میکنیم و گویند که عبدالقادر بن جعفر طیار بنبل مگر وی برگزینت غلامی را دید حلتی که رعایت گو سفندان
کردی و سگ آمده بود پیشش و نشست و می قومی بیرون کرد و فرادی داد و دیگر دستگیر عبدالقادر فرادین رفت
گفت غلام قوت تو سر روز جنبت گفت آنچه دیدی گفت پس چرا بدین سگ ای گفت ز آنچه اینجا
سگان نیست و از راه دور بدین امید آمده است از خود بتبدم که در اینج وی ضایع کنم عبدالقادر را آن خوش آمد
آن غلام را با آن گو سفندان و نعل نجرید و او را آزاد کرد و گفت آن گو سفندان و عا بطرا تخفیدم و می روی و عا ک
و گو سفندان صده توماد و مال بیل کرد و از آنجا رفت و در کدر سر حسن بن علی آمد و گفت ای شیخ میخام
خدای من ایا چهار صد دم است حسن بن فرمود تا چهار صد دم بدو دادند و کربان اندر خانه شد گفتند چرا
گرمی ای فرزند دنیا میگر گفت ز آنچه اندر شخص حال بن بر و تقصیر کردم تا ویرا بذل سوال در دم و ابوسهل معلوک
برگز صدقه بستیم در پیشش نهادیم و چون که بختی می اندر دست کنش ای بر زمین بنهادی تا بختی
ما زوی بر رسیدن وی گفت دینار را آن خط رفیت که اندر دست مسلمانی باید ادا یارین علیا باشد و از آن
سقطه و از پنجاه صلواتی که درین مشک است ما بکشتیم نفرستاد و یکبار اندر آگه بر خود و بر ابرار ان خد ما امید
انستیم ای آید که مردی بنزد یک سید علیه السلام آمد سید ویرا یک گواه می میان گوه برگزیدند چون گفتیم
خود باز گفت گفت یا قوماه مسلمان شیخ بید که همه عساک می بخشند که از در پیشش رسد و هم از انس و پست
که سید علیه السلام برشتاد فرادرم بیار و دردی آن بر کلیم فرود سختی و تا آن به نهد و از جایی بر نخواست علی
و هم که من نگاه کردم اندر آن حال شکر بر شکم بسته بود از آن رنگی در پیشش از مسافر آن سلطان ششصد دم سنگ
در ساد و فرستاد که این بگیر و بگردان بشود و آنچه مگر یاب باز داد و پیش ازین اندر در سینه یان انور باب
انبار اندر معنی کلمات گفته ام و اینجا برین شمار کردم دانش علم بالصواب کشف الحجاب سل
فی لصوص خدای عزوجل گفت یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام و سید علیه السلام گفت که خود سوزن
دل

این بیچاره را که از شیخی
دو مرتبه سزاوتن عین
و در باطن غمیشند و در
اصل مولود در دنیا الا سلام
بپا بندد این بدین مندر
نمانند در دستون کسین
مان جو را نظر علیا علیا
غیظت علیا علیا علیا
کلیک ای ای ای ای ای
رو می هر روز در حال
بنش که در آن مکان
نفس بر ملک میمانش
پاک این غمگین را و
عزیزه از غمگین را و
۱۴ ای ای ای ای ای ای ای
قدم ای ای ای ای ای ای ای
دهد ان غمگین را و
علا ای ای ای ای ای ای ای
نصیحت ای ای ای ای ای ای ای
آتش ان ای ای ای ای ای ای ای
من صابری ای ای ای ای ای ای ای
شعبان ای ای ای ای ای ای ای
باید و فرشته ای ای ای ای ای ای ای
تقیان ای ای ای ای ای ای ای

گفت یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام وسید علیه السلام گفت که خداوند تعالی گفت ای کسانی که ایمان آورده اید
 بر بنیروزه از آن روز است و بخیر روزی که تمام از آنچه آن عبادت سری است بظنایر و بیچ تعلیق ندارد و غیر از آن
 هیچ نصیبت و جزاء آن بی نهایت بود و گفته اند که رسول است خلق را رحمت بود و در هر چه عبادت و عمل و بخوار
 روزه از آنچه چشمها گفت انما جزای بر و عقیدت گفت بر ای صوم نصف اطریقه روزه و شستن نیمه طریقت است و دیدم
 از شیخیم که روزه پر بسته و شندی دیدیم که جز ماه رمضان نماندند شندی آن انما اس جبر بود در این ترک است
 در یار دیدیم که روزه و شندی و کمال است چون طعام پیش از روزه بخورد و در این موافق است سنت در وقت
 از عایشه و حفصه که پس از صلوات بنزد ایشان اندر آمد گفتند انا قد جئنا لک عیسا قال علیه السلام اما
 کنت اریه صوم و لکن فریبنا صوم یوما مکانه و دیدیم که ایام صوم در ماه مبارک است شندی در پیشگاه
 نیزه شندی و دیدیم که صوم را در وقت شندی که از پنجاهم تا پنجاهم خوانده است و آن صوم روزی و فطر است
 و قریب نیزه یک شیخ احمد بخاری اندر آمد طیفه علما اندر پیش نهاد بود و میخوردن است اگر کسی در صوم بر حکم
 عادت گوید که گفتم روزه میدارم گفت چه گفتم بر موفقت فلان گفت درست نیاید خلق را با خلق موافقت
 مریضه کردم تا روزه بکشایم گفت چون از موفقت و توبه است ای مکنی پس ما نفقت من کن که من هم از خلق
 و این هر دو یکی باشد و حقیقت روزه مساکی باشد و کل طریقت اندر این صوم است و گفتم در هر چه اندر کس
 و الجوع طعام الله فی الارض اگر سنگی طعام صفت اندر زمین در سنگی بهینه با نهادند پس آن خلق شود است
 شرعاً و قلابین خوب روزه یکبار باشد پرسته بر عاقل انعم صوم صوم و استوار آن از رویت هلال ماه رمضان
 بود یا کمال ماه شعبان هر روزی از آن صوم باید و شرط صادق اما مساکی شرط بسیار است چنانکه حرف از طعام
 و شرط کمالی دارد باید که چشم را از نظاره شهوت و گوش را از استماع نصیبت و زبان را از گفت لغو و آذنت را از
 متابعت دنیا و مخالفت شرع نگاهدارد نگاه آنگاه آنگاه حقیقت روزه دار باشد که رسول گفت مسلم از صوم
 فلیتم صومک بهر که مساکی یک کل عضو منک نبر گفت رعایت لعین من صوم به الا جوع و العطش بسیار روزه
 دار که فایده نیست اما از روزه خبر گرسنه و تشنه بودن مشکله علی بن عثمان الجلالی ام روزه صوم است چنانچه
 گفتم یا رسول الله اوصی گفت هر عملی که در آن روز در اندر بند کردن تمامی عبادت باشد از آنچه حکایت علیوم
 رحمت ازین صوم بود یکی در میان دیگر شنیدن و سینه دیگر شنیدن و چهارم بوسیدن و پنجم بوسیدن این پنج

در این روز از آنچه چشمها گفت انما جزای بر و عقیدت گفت بر ای صوم نصف اطریقه روزه و شستن نیمه طریقت است و دیدم از شیخیم که روزه پر بسته و شندی دیدیم که جز ماه رمضان نماندند شندی آن انما اس جبر بود در این ترک است در یار دیدیم که روزه و شندی و کمال است چون طعام پیش از روزه بخورد و در این موافق است سنت در وقت از عایشه و حفصه که پس از صلوات بنزد ایشان اندر آمد گفتند انا قد جئنا لک عیسا قال علیه السلام اما کنت اریه صوم و لکن فریبنا صوم یوما مکانه و دیدیم که ایام صوم در ماه مبارک است شندی در پیشگاه نیزه شندی و دیدیم که صوم را در وقت شندی که از پنجاهم تا پنجاهم خوانده است و آن صوم روزی و فطر است و قریب نیزه یک شیخ احمد بخاری اندر آمد طیفه علما اندر پیش نهاد بود و میخوردن است اگر کسی در صوم بر حکم عادت گوید که گفتم روزه میدارم گفت چه گفتم بر موفقت فلان گفت درست نیاید خلق را با خلق موافقت مریضه کردم تا روزه بکشایم گفت چون از موفقت و توبه است ای مکنی پس ما نفقت من کن که من هم از خلق و این هر دو یکی باشد و حقیقت روزه مساکی باشد و کل طریقت اندر این صوم است و گفتم در هر چه اندر کس و الجوع طعام الله فی الارض اگر سنگی طعام صفت اندر زمین در سنگی بهینه با نهادند پس آن خلق شود است شرعاً و قلابین خوب روزه یکبار باشد پرسته بر عاقل انعم صوم صوم و استوار آن از رویت هلال ماه رمضان بود یا کمال ماه شعبان هر روزی از آن صوم باید و شرط صادق اما مساکی شرط بسیار است چنانکه حرف از طعام و شرط کمالی دارد باید که چشم را از نظاره شهوت و گوش را از استماع نصیبت و زبان را از گفت لغو و آذنت را از متابعت دنیا و مخالفت شرع نگاهدارد نگاه آنگاه آنگاه حقیقت روزه دار باشد که رسول گفت مسلم از صوم فلیتم صومک بهر که مساکی یک کل عضو منک نبر گفت رعایت لعین من صوم به الا جوع و العطش بسیار روزه دار که فایده نیست اما از روزه خبر گرسنه و تشنه بودن مشکله علی بن عثمان الجلالی ام روزه صوم است چنانچه گفتم یا رسول الله اوصی گفت هر عملی که در آن روز در اندر بند کردن تمامی عبادت باشد از آنچه حکایت علیوم رحمت ازین صوم بود یکی در میان دیگر شنیدن و سینه دیگر شنیدن و چهارم بوسیدن و پنجم بوسیدن این پنج

حس پلاران علم عقل اند چهار ما ازین محل مخصوص است و یک اند همه اندام شایسته است ختم نظر است که اگر کون
 لون بنید و گوش محل مسح گمان خبر و صوت خود و کام محل ذوق که نزه و در مزیگی و اند و بینی ازان ششم که کون
 بوی خوش گنده و اند و لمس محل مخصوص نیست و ازان اصابت اند همه اعضا که آن نرمی و گرمی و سردی و سستی
 و اند و هیچ چیز نیست که آن معلوم آدمی کرده از علوم که حصول آن ازین سخنور باشد که بدیدی و الکباحق تمام موم
 اند آن آفت روان باشد و اندرین هر دو از جوهر حسن مغز می گذرد است و چونکه علم عقل روح اندران
 مساع و مجال است نفس جو از نیز نیست که آن کلت مشترک است میان طاعت و معصیت و سعادت و شقاوت پس
 ولایت حق اندر مسح و بصیرت است و استعمال خبر است و ازان نفس مستحکم در روز و نظر تنبوت و اند و شرح خود
 موقوف است امر و متابعت آن سنت و از این نفس مخالفت فر مان حق و شریعت بین باید تار و زده و از پنجه جوهر
 کند تا از مخالفت بوقوف آید تا روزه دارد بود روزه از طعام و شراب که کون سیر زمان بود روزه از طبعا
 و مشرب و مرهوب باید کرد که خداوند تم گفت و ما جملنا هم حبسنا لا یاطولنا الطعام و نیز گفت مجسم ما خلقناکم
 عبثا ما نر مطوع را نیازمند طعام گردانیدیم و خلق را از پر زامی باز می نیافریدیم پس مساک از بود حرام میباشد از
 اصل حلال عقل سلیم از آنکه روزه تطوع دارد و فر تقدیر یا دست مبارک معصیت تا گردن فر نضیه است و روزه پیوسته
 و این سنت فستوخ با بدین موه القلب و چون کسی را از معصیت عصمت بود همه احوالی صوم بود و گویند که سهل
 بر عباد الله تشریحی روزه آرزو کرد از ما در بزا و صایم بوده روزه که از دنیا برفت صایم بود گفتند آرزو که موالود
 بود وقت صبح بود تا نماز شام هیچ شیر نخورد و چون از دنیا برفت روزه دار بود و این رویت ابو طلحه الممالکی از
 امام اندر روزه وصال نهی آمده است از رسول علیه السلام که چون دوی وصال کردی صحابه با دوی نوقت کردند گفت
 شما و صایم گفتید ای است کا حکم انی است عند ربی یعنی و استیعنی که من چون یکی از شما نستم مرا از معصیت
 طعام و شراب است پس با مجاهدت گفتند که این نیز نوقت است نهی تحریم و گرد می گفتند که خلافت است با وصال
 کردن با حقیقت وصال جز و مجال بود ز آنچه چون روزه بگذشت شب روزه نباشد و چون عقد روزه نبشت بند
 وصال نباشد و از سهل میندند تشریح حکایت آرند که هر یازده روزه یکبار طعام خورد می چون باه رمضان
 تا عهد می خورد می و شب چهار صد گشت نماز کرد و پس از آن طاعت آدمیت بیرون است و نیز شرب المینه نتوان کرد و آن
 نمایندند که کس نبندان و اگر دوی را عند طعام نیا بود و دیگر آمانید موالود است از پنجه بود نفس طاولد النفس

در معصیت که در آن
 کمالی را کون در معصیت
 انهم الامان
 در معصیت که در آن
 کمالی را کون در معصیت
 انهم الامان

بی بندگی
 در معصیت که در آن
 کمالی را کون در معصیت
 انهم الامان
 بی بندگی
 در معصیت که در آن
 کمالی را کون در معصیت
 انهم الامان

جدام حلال شود و زانجا از کرم ظاهر تیر تر بود و قوی مذهب تر و مذرت ترا نکه شرمه شسته نماند و
 بر ریاضت خود مهندگ اندیده باشد ان الجوع للفنض ضعیف و للقلک شیح جابج را ترنج ماضع بود و دل نماند زانجا
 قوت نفسان بران چیز کرد و در حال گفت م ا حیحو لکم و صممو کما کم که او کم لعل قلوبکم تر و الله عیانانی فی الدنیا
 را اگر سنه داریند و بگزاراننده دارید و تنها را برینده از بدگر خاوندند منبید بدل در دنیا از کیم تن را از گرسنگی ملبا بود و دل
 بدان ضیا بود و جانها صفا بود و سر را تقا بود و چون سر تقا یاد و جان صفا یاد و اد ضیا یاد چه زیان اگر تن بلا یاد
 که سر خوردگی را بشعل سستی که اگر خطر بودی ستور از سر نیز کردی که سر خوردگی کار مستور بود و اگر سنگی علاج میماند
 و اگر سنگی عمارت باطن بود و سر خوردی عمارت بطون که عمارت باطن کند تا سر تا مفر و شود و از علایق مفر شود
 چگونه برابر بود با آنکه عمر اند عمارت ظاهر کن و حضرت هو او کنی که عالم از بر سر خود را با دیدگی را خوردن را از بر
 عبادت کردن بسیار فرق باشد سیار این آن است که استقدسون با کلمون ایستاده و او هم تمیشتوان با کلمون ایستاده
 از برای آن سخن موعظه تا بر سینه و دنیا از برای آن سخن زینید تا بخورید از الجوع طعام لیهی و فسک الیریدین و تعب مضایق
 و قوره بیرون نتوان آن در از بهشت و در گشتن به از جوارح از برای قمر بود و بقیت آنکه اندر جمع مضطر باشد
 جابج نمود زانجا طالب کل یا اکل بود پس آنکه او را در جمع بود تا کل اکل بود نه از کل ممنوع و آنکه اندر حال
 وجود عقل متبرک آن بگوید و بار و ج آن کس که در جمیع مادیات و غیر گرسنگی نماند جسمی که نفس جز بگرسنگی
 نه و گمانی گوید در حق حکم المردان کچون فیه نمانده اشیا و نور غلبه شده و کلام ضرورت و کلمه فاقه شتر طمره آن بود که نماند
 شسته چیز موجود بود یکی خواب و خبر نماند باشد و بخش خبر ضرورت نه و خوردنش جز به فاقه نه و فاقه نیز یک
 بعضی دو شمار روز بود و نیز یک بعضی شش بار روز بود و نیز یک بعضی یک هفته و نیز یک بعضی چهار روز زانجا محققان
 برینند که جمع صادق هر چهل شمار و زنی یکبار بود و آن جانباری بود و در میان آنچه بدید آید شیره و غر و طبع بود
 بود فاقه فالقند که در اول معرفت چهار مان هر اندر اذنه است و کما نشان موضع نظر متعالی و از دلها اندر حد و در
 در انگش است و عقل و هوا بر درگاه آن شصت روح مر عقل را در میکند و نفس هم ملا و جنید طبا یح باغذیه پرورش
 پیش از ایند نفس قویتر شود و هوا تربیت پذیر با بد و صورتی که اندر عناصر برگنده تر باشد و اندر عرق اندر
 آن مجاز دیگر گونه بدیدارید و چون طالب غذیه از وی باز گیرد و در پیوسته تر میشود و عقل قویتر میگردد و قوت نفس
 از عروق گشته تر میباشد و سر را در بر این ظاهر تر میگردد و چون نفس از حرکات خود فروماند و هوا از وجود خود

له در دنیا
 استیلا از برای قوت
 در عالم اذنه
 عظمی
 خدا را بر سینه
 و از کون
 و بعضی از این
 نیز در آن
 است
 استیلا از برای قوت
 در عالم اذنه
 عظمی
 خدا را بر سینه
 و از کون
 و بعضی از این
 نیز در آن
 است

مانی شود و امارت باطل اندر اظهار حق محسوس نگاه کل بر او درید حاصل بدو از ابو العباس صاحب آید که گفت عتقا
و محصیت من اندر دو گروه مشبه است چون سجویم یا به میبه معاصی نذر خود میایم و چون است از ان بلام عمل همه طاعتها از
خود بتم اما گنگی را نمره مشاهیر بود که مجاهده قاید است پس می باشد مشاهیر تمبر از گنگی با مجاهده ز آنچه مشاهیر هرگز گنگ
مردان است و مجاهده بلا عیب بیان فاش بر لحن خیر من الحوج باشد لهنق و اندر بنیجه سخن بسیار است اما من این
اختصار کردم خوف تطویل را و بالله التوفیق و الله اعلم بالصواب کشف الحجاب الثامن من الحج حدیث علی بن
سیر مایه و الله علی الناس حج ایت من استطاع اسیرا و از فرایض میان آنچه حج باشد بر بنده اندر حال صحت
عقل و بلوغ و اسلام و حصول استطاعت و آن لغنی حج عبارت ازین سلسله چیز است احرام بود بیعتات و قرفا نذر عزیزات
و طواف نبارت با جماع و با قصد شای میان صفا و مرده و بی احرام نذر حرم نشاید حرم را بدان حرم خوانند
که اندر مقام ابراهیم است علیه السلام و حال ابراهیم بر ابراهیم را و مقام بوده است یکی مقام تن محیک از ان مقام تن
کبره و مقام دل خلعت بر که قصد مقام تن و کبره از نذورات و شهوات اعراض باید کرد و محرم بود و کعبه نذر پوشید و
از صید حلال بداشت و حمله حواس و در بند کرد و بعرفات حاضر شد و از آنجا نذر لقه و شعر الحرام رفت و سنگ برگرفت
و کما که با طواف کرد و بمنایه و آنجا سه روز بود و سنگها بشتر بندخت و آنجا موسی باز کرد و قربان کرد و جاها
اندر پوشید و باز چون کسی قصد مقام دل میکند از نذورات عرض باید کرد و تبرکات در حات گفت و از
ذکر انعمیا و مفرض شد ز آنچه انعمات بگویند طویرا باشد نگاه بعرفات معرفت قیام کرد و از آنجا قصد زد لقه هفت
کرد و از آنجا سر الطوب حرم منسوب حتی فرستاد و سنگها و خاطر نامی فاسد را مینماید اما من بندخت و نفس اندر
خزگاه محادیت قربان کرد تا مقام خلعت رسید پس خواند مقام اما من باشد از دشمن شوشیر ایشان و در خواند مقام
اما من بود از طبیعت و اخذات آن رسول گفت صلوات علیک و قد الله لعلهم اسالو و بهیبت هم با و عمل حاجت فند
نمادند باشد بدیشان آنچه خواهند و اجابت کنند بدینچه دعا کنند در گروه دیگر نیاید خود خواهند و این گروه دیگر
نخواهند و دعا کنند تسلیم کنند چنانکه ابراهیم صلوات الله علیه و سلامه از قال در به اسلام قال سلطت رب العالمین
و چون بر ابراهیم مقام خلعت رسید از علایق فرود شد و از غیر بگست تصحاح خوست تا او را بر سر خلیق جلوه کن فرود
را بر گماشت تا میان و در میان ماد و پدرش جدا کردند و آتش بر فروخت پس علی علیه السلام خلق بساخت و پیرا
از فرجام گاه بدو خستند و اندر بدو منجیق نهاده و جلیل آن در بدو منجیق گرفت و گفت بل کالب من حاجت ابراهیم

در مقام ابراهیم است علیه السلام و حال ابراهیم بر ابراهیم را و مقام بوده است یکی مقام تن محیک از ان مقام تن کبره و مقام دل خلعت بر که قصد مقام تن و کبره از نذورات و شهوات اعراض باید کرد و محرم بود و کعبه نذر پوشید و از صید حلال بداشت و حمله حواس و در بند کرد و بعرفات حاضر شد و از آنجا نذر لقه و شعر الحرام رفت و سنگ برگرفت و کما که با طواف کرد و بمنایه و آنجا سه روز بود و سنگها بشتر بندخت و آنجا موسی باز کرد و قربان کرد و جاها اندر پوشید و باز چون کسی قصد مقام دل میکند از نذورات عرض باید کرد و تبرکات در حات گفت و از ذکر انعمیا و مفرض شد ز آنچه انعمات بگویند طویرا باشد نگاه بعرفات معرفت قیام کرد و از آنجا قصد زد لقه هفت کرد و از آنجا سر الطوب حرم منسوب حتی فرستاد و سنگها و خاطر نامی فاسد را مینماید اما من بندخت و نفس اندر خزگاه محادیت قربان کرد تا مقام خلعت رسید پس خواند مقام اما من باشد از دشمن شوشیر ایشان و در خواند مقام اما من بود از طبیعت و اخذات آن رسول گفت صلوات علیک و قد الله لعلهم اسالو و بهیبت هم با و عمل حاجت فند نمودند باشد بدیشان آنچه خواهند و اجابت کنند بدینچه دعا کنند در گروه دیگر نیاید خود خواهند و این گروه دیگر نخواهند و دعا کنند تسلیم کنند چنانکه ابراهیم صلوات الله علیه و سلامه از قال در به اسلام قال سلطت رب العالمین و چون بر ابراهیم مقام خلعت رسید از علایق فرود شد و از غیر بگست تصحاح خوست تا او را بر سر خلیق جلوه کن فرود را بر گماشت تا میان و در میان ماد و پدرش جدا کردند و آتش بر فروخت پس علی علیه السلام خلق بساخت و پیرا از فرجام گاه بدو خستند و اندر بدو منجیق نهاده و جلیل آن در بدو منجیق گرفت و گفت بل کالب من حاجت ابراهیم

گفت اما لایک گفت پس سجد هم حاجت نداری گفت جسی من سوالی علمیه حاکمی امبرایم گفتم مرا آن بنده بشمار که
 آدمی دانم که مرا از بر که او در آتش می اندازند عالم و من بان مرا از سوال منقطع گردانیده است و محمد بن افضل که محب
 دارم از آن که اندر دنیا خانه و طی طلبد جزینه اندر دل مشا هت و طلبد و خانه باشد که باید و باید که نیاید و در دل مشا هت
 الا بحاله باشد اگر زیارت میکنی که اندر سال بد و نظری باشد فریضه بود دل که روزی بسبب و شصت نظر بود زیارت او آه
 باشد اما اهل تحقیق را اندر هر قدم از راه مکه نشانیست چون بگردند از هر یک خلعتی یابند و بویزید گوید هر که ثواب و حج را
 عبادت بفرماید افتد خود و میروز عبادت کرد که ثواب نفسی از جای بده اند حال حاصل است و همه گوید که مختص جمن
 بنی خانیه هیچ چیز نذیرم و دوم بار هم خانه دیدم و هم خداوند خانه و سده دیگر بار هم خداوند خانه دیدم و حج خانه نذیرم و دور
 هم آنجا بود که مشا هت تعظیم بود و آنرا که کل عالم مسیاد قریت و خلوت نگاهش نباشد ویرا از دست سوز جز بنی
 چون بنده مسکشف بود عالم حلیه حرم و می باشد چون محجوب باشد حرم ویرا ظلم عالم بود ظلم الا شیاء و انجیب بنا
 پس محبت مشا هت و رضایت اندر خلعت که خداوند سبب آن میدار که بر اگر ندیده است قیمت کعبه است اما سبب
 سبب خلق می باید کرد تا عنایت حضرت از کلام کسب گناه رو نماید و از کجا پیدا شود و مراد طالب آن کجا است و باید پیش
 مراد آن قطع مغفارت و باو می نذر م بوده اگر دست را دریت حرم حرام بود که مرا بجا بدت بوده است اندر
 از آن سخن و باز زنده داری اندر محبت و ایمان که بنزد کعبت آمد او گفتم از کجا می آئی گفت بچه بودم خدی گفتم حج
 کردی کعبت گفتم از ابتدا که از خانه بر روی از وطن خلعت کردی از پیشانی خلعت کردی گفتانه گفتم پس
 کعبت می آید چون از خانه بر روی و اندر سر نیز که کعبت تمام کردی مقام از طریق حق اندر مقام قطع کردی گفتانه گفتم
 پس از آن پس روی گفتم چون محرم شدی بمسجیات از صفات بشریت جدا شدی چنانکه از عبادت عادات گفته است گفتم
 پس محرم شدی گفتم چون لغزات اوقف شد اندر کشف مشا هت و وقت پیدا آمد گفتانه گفتم پس عرفات
 زودینا می گفتم چون بر زنده شدی و اوت حاصل شد بهر ادا ما ترک کردی گفتانه گفتم پس بنزد رفت گفتم
 چون طواف کردی خانه را سر را اندر محل تنزیر به طایف حضرت جمال حق دیدی گفتانه گفتم پس طواف نکردی
 گفتم چون سعی کردی میان صفاه و مروه در جبهه مروه ادراک کردی گفتانه گفتم هنوز سعی نکردی گفتم چون بنابر
 آدمی تنبیه می تو از تو ساقط شد گفتانه گفتم هنوز منباز رفتی گفتم چون بمنجر گاه قربان کردی خودت با نفس
 قربان کردی گفتانه گفتم پس قربان نکردی گفتم چون سنگ از منی بر جبهه با تو صحبت کردی از مسکافه

سنگ از منی
 انصاف
 تار یک از آن
 که از دست

و زین الله قبله و این وید از حق خلق بود و تسبی گوید رح مارتب تصیفا قط الا الله یعنی تعلمات محبت
 و علیان ایشانه تپس کی فعل منید و اندر و فیعلین چشم نر فاعل منید و بکر محبت از من برای تا منبیا فاعل منید
 پس طریقی این شکل استدلالی بود از ان جنبی و معنی این آن بود که یکی استدلال بود تا اثبات دلائل
 حق را بر روی عیان کند و یکی مجزی بوده باشد یعنی حق دلائل و حقایق ویرا احاطه کند لایان من عرض نشنا
 لایاب غره و من محبت نیانا لایطالع غیره فکر الیها زهنته سم الله و الا عرض علیه فی حکامه و افعال آنکه
 نشناسد با غیر نیار آمد و آنکه دوست دارد غیر منید پس بر فعل خصوصت کند تا مناسخ نباشد و بر کرد عرض من
 کند تا متصرف نباشد و خداوند است از رسول صلعم و معراج او ما خبر داد و گفت ملائذ العبر و ما طغ من شدت توبه
 الی الله تا چشم بهمی چیز باز کند تا آنچه بانیت بدلید هرگاه چشمیم از موجودات فراز کند لا محاله بدل موجب
 را منید و خدا می گفت عزوجل بقدر ای من گیات ربه الکبریة و نیز گفت قل لا منیرین یعنی من ابصارهم البصار
 ایمنون است و ابصار تعلوب عن الملکونات پس هر که بجای مدت چشم سر را از شهوات بجزا باند لا محاله حق
 را چشم سر منید پس کان خلع من مجامده کان صدق مشامه پیش شامه باطن قرون مجامدت ظاهر بود و سهل
 بن عبد الله تتری گوید رح من غشش ابصره عن الله طرقت بین لایبتدی طول عمره هر که ابصر بصیرت بیک
 طرفه عین از حق فراز کند هرگز راه نیابد ز آنچه اتفقات غیر باز گشتن بود بغیر هر که بغیر باز کند نشند ملاک شد
 پس مثل مشامه را عمر آن بود که اندر مشامه بوده آنچه اندر مشامه نبوده آنرا از چشم نرند که آن لبث از اگر حقیقت
 بود چنانکه از او نیز بد پرسیدند که عمر تو چند است گفت چهار سال گفتند این چگونه باشد گفت منتهای سال است که اندر
 حجاب نیابا ام اما چهار سال است که تا دیر می بینم در روزگار حجاب عمر نباشد فاعلی گفت اندر حال ما اللهم اجبنا
 و الساری فی خبا یا فیک حسی تعبد بغیر و اسطیر بار خدا یا بهشت و دوزخ و اندر خراسین غیب خود نهان کن و ما یاران
 و زول خلق فراموش گردان تا تر از برای منیر شد چون از غیبت طبع را نصیب است امروز حکم یقین فاعل عبادت
 از برای آن میکنند چون لا از محبت نصیبیت فاعل الاحمال از مشامه محجوب باشد و رسول صلعم از شب معراج
 عایشه را رخ خبر داد که حق ما ندیدم و این عباس است ایت کند که رسول صلعم مرا گفت حق ما بدیدم خلق با این
 خلاف ما ندرد آنچه بهتر باست و می از میانه سیرد اما آنچه گفت دیدمش جبارتش از چشم سر کرد که یکی ازین معال
 باطن بود و یکی از این ظاهر من با سر کلانله خانه و مغفاره در گفت پس هر چشمیم سر دیدم اگر و ساجد چشم نرنا شنگ

این عبارت از حدیث
 نشانی از اول رسدگار
 بود و غیر آن سخن
 بود بر این مسلمان که
 چون از توبه و خدا
 است از او بگویند
 ما از خود را با بگویند
 از مخلوقات
 مع بالکرم از عرض
 و آن زبان است از
 شریف است
 نظایر کسوران در حدیث
 در اسرار کار کارن
 با هم وصل می نمایند
 غلط در کار کارن
 است یعنی تا کار کارن
 بجز است و احتکارن
 انگندن و فغان
 بستن از مشغول کردن
 هر از نصیحت و بهارم
 بعضی بر کسوران
 بیعده نیز از توبه
 و عبادت

چو زبان وضعی گفت هم اگر خداوند را گوید که مراد من گویند منم که چشم اندود می غیر بود بیگانه و غیرت غریب دلا
 و پیرا باز دارد که اندو نیاید بر وسط چشم بود و پیش پس در حقیقت و وسط چشم و اندوهای شعر وانی را حدیثی است
 فاعض طرفی ادا نظرت الیک با دوست ملازیده خود درین وارند که دیده بیگانه باستان سپردا گفتند خواهی نمود
 را بر می گفت نه گفتند چرا گفت چون موسی علیه السلام خوبت ندید و محمد صلعم خوبست برید پس خوبست اما حاجت عظم
 ما بود از دیدار حق تم از آنچه وجود اودت اندر دوستی مخالفت بود مخالفت حجاب باشد چون ادوات اندو نیاید
 سببی شد مشاهده حاصل آمد چون شهادت ثبات یافت دنیا چون عقبی بود و عقبی چون نیاید باو نیز دیگر بود
 ان الی بعد او چه جوهری اشقی الدنیا و الآخرة لارتدوا ضرایع و خدگانند که اگر اندو نیاید عقبی لطرفه العین
 محبوب کردند فرمودند خدا سنیاست برسته مرانشان را برده می برورد و بحیات صحبت شان زنده میدارد
 و اما حال چون از کشف محبوب کردند و مطرود شدند و زود النون گوید هر روزی اندو میریزم کوه کازان زاریدیم
 که رنگش در جانی می انداختند گفتم از و چون می گفتم که این دیوانه است گفتم چه علامت جنون بر تو می آید
 گفتند میگویی که من خدایا بر من گفتم ای من جو اندر این تو میگویی یا بر تو میگویی که تان که من می گویم که اگر کلمات من
 حق از بنیم محبوبانم طاعت نماز من اما اینجا تو مرا غلط نموده از این قضیه زمیندارند که رویت غلوب
 مشاوت آن صورت بود که اندر دل هم از انابت کند اندر حالت ذکر و با طاعت و این شبیه بعضی ضلالت بود
 بود از آنچه خداوند نمرد و انداز نیست اما اندر دل بوسه انداز گیر و با عقل بر کیفیت او مطلع شود و بر چه موموم باشد
 از جنس هم باشد هر چه معتقد از جنس عقل و در حق مجانب است با جنس و لطایف و کثایف جمله جنس یکدیگر از
 اندر محل صفات ایشان میگوید که از آنچه اندر حقیقت توحید صمد جنس بود اندر جنس قدیم که خدا و محدث اند
 و حادث یک جنس اند اما اندر عقل که حکما یصفیه الملیة علما کیل پس ما مده اندر دنیا چون رویت بود اند
 چون با اتفاق تمام بر معیار از حقیقی رویت روا بود اندر دنیا نیز شهادت روا بود پس فرق باشد میان محرابی
 که از رویت حقیقی خبر دهد و مسان بخبری که از شهادت حقیقی خبر دهد هر که ازین دو معنی خبر دهد با جاز از خبر
 نه بر روی خبر گوید که میار مشاهده و بود و گوید که میار دیده است و یا شهادت است از آنچه شهادت
 برود و خبر دادن عبارتت زبان و چون زبان را از خبر بود و احبارت کند این مشایخه باشد که عرضی بود
 خبری که حقیقت آن اندر عقل ثبات نیاید زبان چگونه انان عبارت تو اندر خبر یعنی همان الشایخه

از این معنی که در حدیث مذکور است
 در حدیث مذکور است که هر که از
 خبری که حقیقت آن اندر عقل ثبات
 نیاید زبان چگونه انان عبارت تو
 اندر خبر یعنی همان الشایخه

و معالمت چنان کند که اندر شاه راه ملوک کشند و اندر چهار صیاح است که روزی بنفشه صلعم با پی کردشت بود
 چیر ائیل بیاید و گفت یا محمد جلوس طیبته العبد بنده چون ننگان نشین اندر حضرت خداوند گویند
 که حالت محاسبی چهل سال روز و شب نیت بدیوار باز نهاد و جز بدوزانو نشست از وی پرسیدند
 که خود را چرا رنج میداری گفت شرم دارم که اندر شاه راه حق خربنده دارم بنشینم و مشکه علی بن عثمان
 الجبلی ام روز فرمودی دیدم اندر نهایتی دبار خراسان بنده که آرزو کند در اینجا میماند و معروف بود آن
 مرد و او را او پیکندی خواندند فی فضل تمام دهشت این مرد بست سال بر پای آسیاده بود جز به
 شهید نماز نه نشسته از وی علت آن پرسیدند گفت مرا بنویز و در جواب آن نیت که اندر شاه راه
 بنشینم و از او بزرگتر برسدندیم و حدیث با و حدیث بچو یافتی آنچه یافتی قال کسب الصحبه
 مع الله عزوجل گفت بدانکه با تشنگی صحبت ملکیو و با ادب کردم و اندر خلا میچنان بودم
 که اندر ملا و علمای ما را باید که حفظ آداب اندر شاه راه معبود خود از زلیخا آمیزند که چون با
 یوسف خلوت کرد و از یوسف فرمان خود را اجابت خواست سخت رویه بخت خویش بچرخید
 بپوشید یوسف گفت آن چه میکنی گفت و میجو و میجویدم تا مرا به بجز می زنده بیند که آن شرط ادب باشد
 و چون یوسف به یعقوب رسید و خداوند ویرا وصال می کرد که در زلیخا را جوان کرد و با سلام راه نمود
 و زنی به یوسف داد و یوسف تصدق کرد زلیخا از وی میگرفت گفت زلیخا من در با می توام از من چرا
 نیگیزی می گردستی من از دلت پاک شده است گفت لا والله که دوستی زیادت است اما من پیوسته
 آداب حضرت معبود خود نگاه داشته ام آن روز که با تو خلوت کردم معبود من تیر بود و هرگز نپذیری بگفتم آنکه
 او را دوستم بودی و دیدار چیزی بران نشدیدم تا همت در ادبی از من برخیزد اکنون من میجو دارم که
 دنیا است و منطقت آلت بهر صفت که باشم مرا عهد می نخواستیم که تا که الل در با شتم و چون رسول صلعم با
 بهر اجم فرمودند از حفظ ادب بگویند نیگرسیت تا خداوند نعمت گفت ما زخم البصر و ما طلع ما زخم البصر
 ای برویت الدنیا و ما طلع ای برویت العقبه و دیگر مست ارب با خود اندر معالمت و آنچنان است که اندر
 سله جمال مروت ما را عاقد بالفسخ خود تا آنچه اندر صحبت خلق و حق بے ادبی باشد اندر صحبت خود استعمال
 کنند و بیان این آن بود که خبر بست گوید و آنچنان بود که آنچه خود خلاف آن میداند از خود آن بر زبان نماند

و معالمت چنان کند که اندر شاه راه ملوک کشند و اندر چهار صیاح است که روزی بنفشه صلعم با پی کردشت بود
 چیر ائیل بیاید و گفت یا محمد جلوس طیبته العبد بنده چون ننگان نشین اندر حضرت خداوند گویند
 که حالت محاسبی چهل سال روز و شب نیت بدیوار باز نهاد و جز بدوزانو نشست از وی پرسیدند
 که خود را چرا رنج میداری گفت شرم دارم که اندر شاه راه حق خربنده دارم بنشینم و مشکه علی بن عثمان
 الجبلی ام روز فرمودی دیدم اندر نهایتی دبار خراسان بنده که آرزو کند در اینجا میماند و معروف بود آن
 مرد و او را او پیکندی خواندند فی فضل تمام دهشت این مرد بست سال بر پای آسیاده بود جز به
 شهید نماز نه نشسته از وی علت آن پرسیدند گفت مرا بنویز و در جواب آن نیت که اندر شاه راه
 بنشینم و از او بزرگتر برسدندیم و حدیث با و حدیث بچو یافتی آنچه یافتی قال کسب الصحبه
 مع الله عزوجل گفت بدانکه با تشنگی صحبت ملکیو و با ادب کردم و اندر خلا میچنان بودم
 که اندر ملا و علمای ما را باید که حفظ آداب اندر شاه راه معبود خود از زلیخا آمیزند که چون با
 یوسف خلوت کرد و از یوسف فرمان خود را اجابت خواست سخت رویه بخت خویش بچرخید
 بپوشید یوسف گفت آن چه میکنی گفت و میجو و میجویدم تا مرا به بجز می زنده بیند که آن شرط ادب باشد
 و چون یوسف به یعقوب رسید و خداوند ویرا وصال می کرد که در زلیخا را جوان کرد و با سلام راه نمود
 و زنی به یوسف داد و یوسف تصدق کرد زلیخا از وی میگرفت گفت زلیخا من در با می توام از من چرا
 نیگیزی می گردستی من از دلت پاک شده است گفت لا والله که دوستی زیادت است اما من پیوسته
 آداب حضرت معبود خود نگاه داشته ام آن روز که با تو خلوت کردم معبود من تیر بود و هرگز نپذیری بگفتم آنکه
 او را دوستم بودی و دیدار چیزی بران نشدیدم تا همت در ادبی از من برخیزد اکنون من میجو دارم که
 دنیا است و منطقت آلت بهر صفت که باشم مرا عهد می نخواستیم که تا که الل در با شتم و چون رسول صلعم با
 بهر اجم فرمودند از حفظ ادب بگویند نیگرسیت تا خداوند نعمت گفت ما زخم البصر و ما طلع ما زخم البصر
 ای برویت الدنیا و ما طلع ای برویت العقبه و دیگر مست ارب با خود اندر معالمت و آنچنان است که اندر
 سله جمال مروت ما را عاقد بالفسخ خود تا آنچه اندر صحبت خلق و حق بے ادبی باشد اندر صحبت خود استعمال
 کنند و بیان این آن بود که خبر بست گوید و آنچنان بود که آنچه خود خلاف آن میداند از خود آن بر زبان نماند

که اندران بل مرتقی باشد و دیگر آنکه کم خورد و تا بطهارت گاه کمتر باید شد و سکه و دیگر آنکه اندر چیز نیکو
 ازان خود که بخراوشد نیز نگرست که از هر المومنین علی رضای آید که هرگز عورت خود را ندیده بود از وی پرسید
 گفت من شرم دارم از خود که اندر چیز نیکو که اندر چیز نیکو کم نظر با جناس آن حرام بود و دیگر قسمت ادب با خلق
 اندر حجت و مهم ترین آداب صحبت با خلق است اندر سفر و حضر سخن گفتن و حفظ سنت و این هر سه نوع را از آداب باز
 یک دیگر جدا نتوان کرد اکنون من بمقدار مسکن هر این را ترتیب بهم تا بر تو خوانندگان من طریق این سه چیز گو
 انشاء الله عزوجل باب الصحة و ما يتعلق بها خداوند گفت عزوجل ان المذین امنوا و عملوا الصالحات
 یجعل لهم الرحمن و اذ اخرجکم عن عالمکم الاخوان مومنانی که کرد ایشان نیکو بود خداوند عزوجل ایشان را دوست
 گیرد و دوست گرداند اندر دو لها بدان که در لها نگاهدارند و صحبها برادران بگردانند و فضل ایشان بر خود
 بینند و رسول گفت صلعم ثلث یصفین لک و اخیاک تلم و علیہ ان یقتیه و توسع لہ فی المجلس و یخوفه
 با حبس هائی آنچه بود و صلعم از حسن رعایت و حفظ حرمت بود گفت دوستی برادر مسلمان از ستمه چیز صفا
 کند یکی چون بدینی مراد و سلام کنی اندر راهها و دیگر جای بروی فراخ گردانی اندر مجلسها و سکه دیگر
 او را نماند خولانی که آن نبرد یک و دو سترین نامها بود و نیز خداوند گفت عزوجل انما المومنون اخوة
 فاصحابهم ای خود یک جزو یک طیف و لطف فرمود میان و برادر مسلمان تا در لها نشان با یک دیگر خیزشیده نباشند
 و رسول گفت صلعم اکثر و من الاخوان فان ربکم صیبی کریم یستجیب ان یغنی عبده بین اخوتهم یوم القیمة
 برادران بسیار گیرید بچفظ ادب و معالمت نیکو با ایشان که خدا می شاعر عزوجل حی و کریم است بشیرم و کریم و بخیر
 اندر میان برادرش عقوبت کند و در قیامت اما باید که محبت از بر او خداوند تعالی باشد از برای هر چه
 نفس را در حصول مراد عرض تا بچفظ او یک بنده مشکور گردد و مالکین دنیا را گفت مرد اما خود را مغیره
 بر بنده یا مغیره کل اخ و صاحبلم لستقد منه فی دینک خیرا فان بدعناک صحتة و تم تسلیم بر برادر و یار
 که دین ترا از صحبت وی فایده آن جهانی نباشد با و صحیبت مکن که صحبت آنکس بر تو نفع است معنی
 این آن بود که صحبت یا با میه از خود یا با یک از خود باید کرد و اگر با میه از خود کنی ترا از فایده
 باشد و اگر با یک از خود کنی او را از تو فایده باشد اندر دین که اگر وی از تو چیزی آموزد و دینی فایده
 دینی حاصل آید و اگر تو از وی آموزی همچنان ازان بود که بیجا بر گفت صدمه از آن تمام حقیقت

باید که با مسلمانان
 آوردند و کارها را در پیش
 کردند بیرون از این
 نشان از این است
 نعمت از
 رعایت ایشان
 سکه
 چنانکه در آیه
 بماند و در
 بدان اگر با یکی
 او را از برای
 بود و بعضی
 با دوست
 بسیار از
 چندان نیست
 بماند از
 از آن

تقلید من لم یعلم کمال بر سر گاری آموختن علم بود کسی را که نداند از کسی بن معاذ رضی الله عنه می آید
 که گفت بنی الصدیق صدیق یحیاج ان یقول لیاذ کر نه فی دعا یک بنی الصدیق صدیق یحیاج ان یحیث
 سعید بالمدرات و بنی الصدیق صدیق یحیاج لم الاعتذار فی زلتہ کانت منک بیداری بود آنکه بد
 بدعا وصیت باید کرد که حق صحبت یک ساعت دعا پیوسته باشد و بیداری بود آنکه با وی زندگانی بهلار باید
 کرد که شرط صحبت نسیان بود و بدبار بود که بگنای بر تو رفتہ باشد از وی عند بیدار دوست زانکه عند شرط
 بیگانه گلی بود و رسول گفت صلعم المرط علی دین خلیفہ فلینظر احدکم من خیالہ شیخا مرد آن دین دارد
 دان طریق که دست و سبب نگاه کن تا دوستی صحبت با که اگر صحبت با نیکان دارد اگر چه بدست
 نیک است ازیر آنچه آن صحبت او را نیک گرداند و اگر صحبت با بدان دارد اگر چه نیک است بدست
 ز آنچه دیرا بر آنچه او اندر است رضاست چون به بدرخی باشد اگر چه وی نیک باشد بد باشد اندر
 حکایات است ز روی گرد که بطواف کرد و میگفت اللهم صلح علی فیصل لم لم تدع لک شیئا من المقام
 یارب تو برادران مرانیک گردان دیر گفتند بدین مقام شریف سیده جو احمد و سید و عاکنی که سیدی
 برادر از دعا کنی گفت ان لی انخوانا ارجم الیهم فان صلحو صلحت معهم وان فسدو افسدت معهم و ارادوا
 اند که چون من بدیشان باز کردم اگر ایشان را در صلاح بایم من بصلاح ایشان صلح شوم و اگر بغض بایم من
 بغض ایشان مفسد کردم چون قاعدہ صلاح من صحبت مصلحان بود من برادران خود را دعا کنم تا مقصود
 من و ایشان بر آید و اساس خیل آن است که نفس را سکون با عبادت بود و در میان هر گروهی که باشد عبادت
 و فعل ایشان گردد ز آنچه جمله معاملات و ارادات از حق و باطل اند و مرکب است آنچه بنید از وسایل ارادت
 آن پرورش یابد و اندر و می غلبه بر ارادت دیگر و صحبت را تاثیر عظیم است اندر طبع و عادت و کلمات
 صعب تا حدیکه باز صحبت آدمی عالم میشود و طوطی تعلیم آدمی ناطق شود و اسب بر ریاضت از عبادت
 بیایم عبادت آدمی آید مانند این جمله اندر ایشان تاثیر صحبت است که کل عبادت عزیز می نشانند
 گفته است و مناسیح این قصه در سخت از یکدیگر حق صحبت طلبند و میرا بر این فرمایند تا حدی که
 صحبت اندر میان ایشان چون فریضه گفته است و پیش ازین مناسیح اندر آد صحبت این کرده است
 ساخته مشروح چنانکه خنید و تمایز کرد نام آن تصحیح الارادت و یکی احمد خضریه کرد نام او را زنگنه

بانی این کلام است
 در وقت بود بر سر گاری
 آن روز که از زنگنه
 بود باری

این کلام باری است
 از زنگنه است
 در وقت بود بر سر گاری
 آن روز که از زنگنه
 بود باری

محقق شد و محمد بن علی الترمذی نیز کتابی کرده است از بیان آداب لریدن نام کرده و ابوالقاسم
 حکیم و ابوبکر و راق و سهیل بن عبد الله و ابو عبد الرحمن سلمی و استاد ابوالقاسم قشیری هم نیز از این سخن
 ستوفا ساخته اند و عجله نمیزنن بوده اند و مقصود من اندرین کتاب است که هر که این باشد حاجت مند کتاب
 دیگر نگردد و پیش ازین گفتم اندر مقدمه کتاب اندر حال سوال تو که این کتاب بر ترا غنیه باشد و مطلاب غیر غنیت
 را اکنون ابواب اندر انواع آداب معاملات ایشان جز تبایم انشاء الله تعالی با آن است که این صیغه
 و چون بسبب آن که هم ترین چیز مرید در صحبت بود لا محاله رعایت صحبت فریضه باشد از آنچه تنها بودن مرید را
 پاک کند از اینجا که بیگانه گرفت صلعم الشیطان هم او هر دو من الاقربین العبد و یو یا انگش باشد که تنها باشد
 و خدا عز و جل گفت مایکون من سجوی ثلثه الا سور بهم نباشد از شناسه اما که چهارم ایشان خداوند باشد
 بین چه آفت مرید چون تنها بودن غیبت و اندر حکایات یافتم که مریدی را اذن چند صورت است
 که من بدرجه بحال رسیدم و تنها بودن مرا بهتر از صحبت بگوشه اندر شد و سر از صحبت جدا اندر کشید و چون
 در امری اشتکک بیاد دندی و دیگر گفتند که ترا بهشت باید شد و می بران شستی و میرفته تا جایگاهی برید
 آمدی خرم و گریه و خصلت و طعمها خوش و آبها سردان قناسه گاه او را انجا بدست می نگاه نگاه
 اندر شک چون بیدار شد خود را یافتی بر دو صورت خویش تا رعایت آدمیت اندر تعبیه خود بگوشه
 و سخت جوانی اندر دل می تاثیر خود ظاهر کرد زبان دعوی کشاد و گفت که چنین می باشد جز بچینید
 بر آستاند و می برخواست بدو صورت و آمد او را یافت از هوای اندر سر افکنده و نگبیرد فرود گسترید
 حال زوی بر رسید و می جمله با چنید بگفت جنید گفت چون شب بدینجاری یاد دار و سه بار بگوئی
 لا حول و لا قوة الا بالله العلی اعظم چون شب اندر آمد و برامی بردند و می بر چنید بدل انگار میکرد چون
 زانی بر آمد و سر بر آستانه بار لا حول و لا قوة اعظم بگوشه اندر رفتند او یافت خود را اندر مزبله نشسته
 و نخته استخوانها را در گرد او نهاد و بر خطا خود وقف شد و تعلق تو به کرد و صحبت پیوست مرید را
 هیچ آفت چون تنها می نباشد و شرط صحبت ایشان آن است که هر کس را اندر در و درجی بداند چون
 با بران کبرمت بودن و با پیچمان بعشرت زیستن و با کوه کان شفقت و رزیدن چنانکه
 پیران را اندر درجه بران دارند و هم چنان را اندر درجه بران و کوه کان را اندر درجه بران

یاد در آن کرده است
 انگاه گفت بود ابو
 سخنان چون در آن
 با اهل علم که در آن
 حاجت از میان
 چشم که باقی صحبت
 آنکه در آن آواز
 زنده در آن آواز
 بیان سخن عامی
 از زبان من آید
 آنکه در آن سخن
 سجاده بر گوشه
 دست نهاد که چون
 بگوشه نشسته
 و گفت ای برادران
 که در آن گفتند در آن
 میان چنین تنگ
 در آن سخن
 است از صفات اولاد

در از حد تبر کنند و از حد پر سیرند و از کینه اعراض کنند و نصیحت از هیچ کس در بغ نهند و
 دوست اند و صحبت بیکدیگر غیبت کردن و خیانت و ز زمین و بقول و فعل بیکدیگر را احوال
 زدن از آنچه چون ابتدا و صحبت از برای خدا بود باید که بفعلی یا بقول که از بنده ظاهر شود آنها
 بریده نگرداند و من از شیخ المشایخ ابوالقاسم که کانی رح بریدم که شتر و صحبت چیست گفت که
 خط خود و سخوی اندر صحبت که همه اوقات صحبت از آن است که هر کسی از آن حظ خود طلبد و صاحب خط
 را تنها می بهتر از صحبت و چون خط خود فرو گذارد و خطوط صاحب خود را رعایت کند اندر
 مصیبت باشد یکی گوید از دور و نشان که وقتی از کوفه بر فتم قصد مکه ابراهیم خاص را با هم اندر
 داز و صحبت خوانم گفت صحبت را ابریه باید و فرمان برده که چه خواهی تا امیر تو باشی این
 گفتم امیر تو باش گفت اکنون تو از فرمان من بیرون میا گفتم زو باشد گفت چون بمنزل سیدم
 مرا گفت بنشین چنان کردم و می آید چاه بر کشید سرد بودیم فرآورد آتش بر آفرودت
 اندر زیر سینه و بهر کار که من قصد کردم گفته شتر فرمان نگاهدار چون شب اندر آمد با آن
 عظیم در گرفت و می مرتعه خود بیرون کرد و تا با باد بر سر من استاده بود مرتعه بردوش نگذرد
 و من شتر منده می بودم و حکم شتر هیچ سخن منیتهم گفت چون با داد شد گفتم ایها شیخ
 امر فرامیزن بشام گفت صواب آید چون بمنزل سیدیم و می همان خدمت برست گفتم من گفتم
 از فرمان بیرون میا گفتم از فرمان آنکس بیرون آید که امیر را خدمت خود فرماید تا مکلم
 برین صفت با من صحبت کرد و چون بکه آمدیم من از شرم و بی بگر خنیم تا در میانم را دید
 ای سیه بر تو یاد که با دور و نشان چنان صحبت کنی که من با تو کردم داز پس بن ماکت است
 آرند که گفت صحبت رسول اللہ صلعم خدمتہ عشرین فوالله ما قال لی أف قط و ما قال
 لی شبر لم افعلہ ثم لا فعلت کذا گفت ده سال رسول صلعم را خدمت کردم بخدا می که هرگز او را
 آف نگفتم و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم که چنین چرا کردی و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم
 که چرا کردی پس جلوه و نشان برد و قسمت نذیکر مقیمان و دیگر مسافران و شایخ است
 آنست که باید تا مسافران مرخصت مقیمان را بر خود فضل نهند ز آنچه ایشان نصیب خود فرستند

این سخن است که در حدیث آمده است که هر که با کسی صحبت کند باید که با او در حدیث صحبت کند و از حد پر سیرند و از کینه اعراض کنند و نصیحت از هیچ کس در بغ نهند و دوست اند و صحبت بیکدیگر غیبت کردن و خیانت و ز زمین و بقول و فعل بیکدیگر را احوال زدن از آنچه چون ابتدا و صحبت از برای خدا بود باید که بفعلی یا بقول که از بنده ظاهر شود آنها بریده نگرداند و من از شیخ المشایخ ابوالقاسم که کانی رح بریدم که شتر و صحبت چیست گفت که خط خود و سخوی اندر صحبت که همه اوقات صحبت از آن است که هر کسی از آن حظ خود طلبد و صاحب خط را تنها می بهتر از صحبت و چون خط خود فرو گذارد و خطوط صاحب خود را رعایت کند اندر مصیبت باشد یکی گوید از دور و نشان که وقتی از کوفه بر فتم قصد مکه ابراهیم خاص را با هم اندر داز و صحبت خوانم گفت صحبت را ابریه باید و فرمان برده که چه خواهی تا امیر تو باشی این گفتم امیر تو باش گفت اکنون تو از فرمان من بیرون میا گفتم زو باشد گفت چون بمنزل سیدم مرا گفت بنشین چنان کردم و می آید چاه بر کشید سرد بودیم فرآورد آتش بر آفرودت اندر زیر سینه و بهر کار که من قصد کردم گفته شتر فرمان نگاهدار چون شب اندر آمد با آن عظیم در گرفت و می مرتعه خود بیرون کرد و تا با باد بر سر من استاده بود مرتعه بردوش نگذرد و من شتر منده می بودم و حکم شتر هیچ سخن منیتهم گفت چون با داد شد گفتم ایها شیخ امر فرامیزن بشام گفت صواب آید چون بمنزل سیدیم و می همان خدمت برست گفتم من گفتم از فرمان بیرون میا گفتم از فرمان آنکس بیرون آید که امیر را خدمت خود فرماید تا مکلم برین صفت با من صحبت کرد و چون بکه آمدیم من از شرم و بی بگر خنیم تا در میانم را دید ای سیه بر تو یاد که با دور و نشان چنان صحبت کنی که من با تو کردم داز پس بن ماکت است آرند که گفت صحبت رسول اللہ صلعم خدمتہ عشرین فوالله ما قال لی أف قط و ما قال لی شبر لم افعلہ ثم لا فعلت کذا گفت ده سال رسول صلعم را خدمت کردم بخدا می که هرگز او را آف نگفتم و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم که چنین چرا کردی و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم که چرا کردی پس جلوه و نشان برد و قسمت نذیکر مقیمان و دیگر مسافران و شایخ است آنست که باید تا مسافران مرخصت مقیمان را بر خود فضل نهند ز آنچه ایشان نصیب خود فرستند

که در حدیث آمده است که هر که با کسی صحبت کند باید که با او در حدیث صحبت کند و از حد پر سیرند و از کینه اعراض کنند و نصیحت از هیچ کس در بغ نهند و دوست اند و صحبت بیکدیگر غیبت کردن و خیانت و ز زمین و بقول و فعل بیکدیگر را احوال زدن از آنچه چون ابتدا و صحبت از برای خدا بود باید که بفعلی یا بقول که از بنده ظاهر شود آنها بریده نگرداند و من از شیخ المشایخ ابوالقاسم که کانی رح بریدم که شتر و صحبت چیست گفت که خط خود و سخوی اندر صحبت که همه اوقات صحبت از آن است که هر کسی از آن حظ خود طلبد و صاحب خط را تنها می بهتر از صحبت و چون خط خود فرو گذارد و خطوط صاحب خود را رعایت کند اندر مصیبت باشد یکی گوید از دور و نشان که وقتی از کوفه بر فتم قصد مکه ابراهیم خاص را با هم اندر داز و صحبت خوانم گفت صحبت را ابریه باید و فرمان برده که چه خواهی تا امیر تو باشی این گفتم امیر تو باش گفت اکنون تو از فرمان من بیرون میا گفتم زو باشد گفت چون بمنزل سیدم مرا گفت بنشین چنان کردم و می آید چاه بر کشید سرد بودیم فرآورد آتش بر آفرودت اندر زیر سینه و بهر کار که من قصد کردم گفته شتر فرمان نگاهدار چون شب اندر آمد با آن عظیم در گرفت و می مرتعه خود بیرون کرد و تا با باد بر سر من استاده بود مرتعه بردوش نگذرد و من شتر منده می بودم و حکم شتر هیچ سخن منیتهم گفت چون با داد شد گفتم ایها شیخ امر فرامیزن بشام گفت صواب آید چون بمنزل سیدیم و می همان خدمت برست گفتم من گفتم از فرمان بیرون میا گفتم از فرمان آنکس بیرون آید که امیر را خدمت خود فرماید تا مکلم برین صفت با من صحبت کرد و چون بکه آمدیم من از شرم و بی بگر خنیم تا در میانم را دید ای سیه بر تو یاد که با دور و نشان چنان صحبت کنی که من با تو کردم داز پس بن ماکت است آرند که گفت صحبت رسول اللہ صلعم خدمتہ عشرین فوالله ما قال لی أف قط و ما قال لی شبر لم افعلہ ثم لا فعلت کذا گفت ده سال رسول صلعم را خدمت کردم بخدا می که هرگز او را آف نگفتم و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم که چنین چرا کردی و هر کار یکبار کردم هرگز نگفتم که چرا کردی پس جلوه و نشان برد و قسمت نذیکر مقیمان و دیگر مسافران و شایخ است آنست که باید تا مسافران مرخصت مقیمان را بر خود فضل نهند ز آنچه ایشان نصیب خود فرستند

بر من حکومت بر خا من است و چون چشم آوست اندر خلق نکر دو کس را قدرت و قوتی منفرخ و نه بشیند از بهر ما زهر
 که بر خلق محبوب و محبوب و عاجز اند و بر کس جز آن توانند کرد و جز آنچنان توانند کرد که خلقش نیست و خلق را اندک
 او تر نیست و قدرت بر تبدیل عین جزئی بر مطلق نه و بالذات التوفیق باب اول بهم فی الاکل بیان کرد آدمی
 ما از غذا چاره نیست که آقامت تا نایف طبایع جز طباع شهر نیست اما شهر طهرت آن است که اندران میمانند
 و درند شب خود را اندر اندیشه و مشغول نگردانند شامی گوید هم من مکان بهرته مایشل جوته کان قیمتیا
 هیچ شیره بر مرید با حق را هیچ خبر مفر تر از خوردن بسیار نیست و پس ازین نمیند کتاب بعد باب الجموع طرے
 انشیخه گفتیم اما اینجا بنقدار اندر خود می باشد و اندر حکایات یافتیم که از ابو یزید پرسیدند که هر تو جم
 گرسنگی بسیار گوی گفتی که اگر از خون گرسنه بودی برگزگفته انار کرم اللطاف و اگر قارون میگرسید بودی باغی
 گشته و آنقدر گرسنه بودی که زبانت را بنها نشوده بود و چون شکر نفاق ظاهر کرد خداوند گفت عزوجل اندر حق گفتار
 فر هم باطلوا و تبتوا و بیستم الا من فو علی من و انعمین کفوا قمتی عن و با کلون کما کمال الا انعام الله انراست
 لهم سهل بن عبد الله گوید که شکر را بضر دوست ترا دم که بر از طعام حلال گفتند چرا گفتی از این چون شکم نماز شکر مشغول
 عقل سیایم و آتش شهوت میرود خلق از دست و زبان من این شوند اما چون با طعام حلال شود گفتند و کند
 و شهوت توت گیرد و نفس طلبی بجهت بهای خود سر براد و گفته اند مشایخ و حضرت ایشان اکلم کمال المرعی و دوم
 گویم انفرق و کلام کلام شکلی خوردن شان چون خوردن بیامان بود و خواستشان چون از این فرزند گمان
 سخن شان چون بچو مروگان پس شرط اول آنست که نهانگردد و آنچه خوردند بیار کنند مرید بگردار کینیا گفتند
 شرف اناس من مال و حده و مفر بجهت و منم رده و چون بر سفره نشینند خاموشی نباشند و تنها بنام خدا گفتند چیزی
 نکنند از نهاد و بر شهت که صما باله ان که تهمی باشد و قمره اول بزکات نند و در رفیق خود را از غذا و نه مقدم
 چه خدا بشمار سینه من علی این است ان اشیا بر بالعل الاحسان گفت حد آن بود که نصایق یقین اندر تقیه
 بدیم و حسان آنکه اورا بدان گفته او تیر از خود او فریخ من گشتی محبت بهم از ان می گوید پس ترک نیا گفتیم
 و اندر زنده گویم باشد و آنگاه باید که توبه دست رسته خورد و جز آنده تیره خود نکند و طعام خوردن آب که خوردن
 اندر آن شکلی صائق و چون بخورد و آنک خورد چندا که بگر رشده و تیره بزرگ کند و خورد و بخاید و تشنگی کند که از خلق
 هم نمینا بود و مخالفت سخت چون از طعام فایض شود حمد گوید و دست بشوید و اگر از میان جماعت و دیاکسین

حضرت زکریا را در خواب دیدم که در آستانه ای ایستاده بود و در دستش یک کوزه ای داشت که در آن آب بود و در آن کوزه ای یک ماهی کوچک بود که در آن آب شناور بود و در آن کوزه ای یک ماهی کوچک بود که در آن آب شناور بود

در این کتاب که در بیان این است که هر که از این کتاب بخواند که در آن آب شناور بود و در آن کوزه ای یک ماهی کوچک بود که در آن آب شناور بود

این کتاب که در بیان این است که هر که از این کتاب بخواند که در آن آب شناور بود و در آن کوزه ای یک ماهی کوچک بود که در آن آب شناور بود

بود که آن برگشت رضی الله عنه من کان سکوت و هبنا کان کلامه غیر و مذہبنا پس باید تا طالب زبانی را
 که خوشش باشد چو دیت بود خاموش کند تا زبانی که لطفش بر بویست بود فراگویی آید و عبارت وی صیاد
 و لها می سریدان شود و ادب اندر گفتار آن است که بی امر نگویید و خبر اندر امر نگویید و اندر خاموشی
 آنکه جا بل نباشد و غافل و نه سر مد را باند که اندر سخن چیران دخل و تصرف نکنند و عبارت بر ایشان سخن
 نیاورد و بدان زبان که شهادت گفته است و بنوعی مفرز آمده در روغ و غیبت نگویید و مسلمانان را بخاند
 و در ایشان را بنام مجرب و نخوانند و تا چیزی از او پرسند نگویید چنان گفتن آید نگنجد و شرط خاموشی در پیش
 آن بود که بر باطل خاموش نباشد و شرط گفت آنکه چیزی نگویید و این را فرغ بسیار است و لطیف بسیار است
 من برین مقدار پسندم که کتاب مطلق نشود **باب آداب هم فی السوال** و متر که خداوند عز و
 جل گفت لا یسأل الناس العما قالوا فاسوال بالالحاف نکند و چون کسی از ایشان سوال کند منع نکند چنانکه خدا
 وند تعالی فرمود و هر بیجا می صلح را و اما السائل فلا ینصر و تا نوازند سوال چیز از خدا می تعالی نکند و غیر و بر
 در محل سوال نه نهند که سوال امر این باشد از حق بغیر حق و چون بنده از حق میراض کرد و بیم باشد که او را
 اندر محل امراض بگذارد شنیدیم که بی گفت از آمل و بنام را بر جبهه عدو به را که بار البه چیزی بخواد از من
 تا مراد حاصل کنم وی گفت ای هذا من شرم دارم که از خالق و بنیاد بنیاد هم شرم ندارم که از چون
 خویشی خواهم گویند که اندر وقت بو مسلم صاحب دولت در ویشی را بگنجانند و نیت زد وی بگفتند و بچهار
 طاق او را باز داشتند چون شب اندر آمد بو مسلم بیجا می را صلح بچواب دید که او را گفتی یا با مسلم مرا خدا
 وند بتو فرستاده است که دوستی از دوستان من بی جرم اندر زندان تست جعفر و بر ما بیرون آر
 وی از خواب بخت و سرو پا بر نه بر روز زندان و دیده و بفرمود تا در زندان بگشادند و آن در ویش ما
 بیرون آوردند و از وی عذر خواست و گفت حاجی بخواد در ویش گفت ایها الامیر کسی که او خداوندیست
 دار و چنین که نیم شب بو مسلم را از لیستر برانگیزد و بفرستد تا او را از بلا برماند و او باشد که او از دیگران
 سوال کند و حاجت خواهد بو مسلم گریان شده آن در ویش از پیش او بر وقت و باز گروید دیگر گویند که او را
 باشد در ویش را که از خلق سوال کند که خدا می تعالی نیکو بد لایسولون البته اما بیگو بد سوال گفتند و
 اندران الحاف نکند و رسول نیز سوال کرد و ساختن کارهای اصحاب را و ما را نیز گفت اطلبوا الحول

کتابخانه عمومی ادراک
 بیرون از کتابخانه
 سال ۱۳۰۲
 مکان
 حاشیه
 صفحه
 گویند کدام باب است
 نبدای ملاقات آنقدر
 شنیدیم از حال آنقدر
 عیب از دینان است
 و سلطان
 بان است
 که چند سال است
 تقوی شنیدیم که در
 خداست
 بول
 احوال
 در
 در
 در
 در
 در

باشد که اگر مقصود بر آید ضرر قرآن نباشی که بر نیاید و خلق را اندر میان نه می و از زمان و اصحاب سابق
سوال کنی و در از خود جزایان گوی که بر علای نال روی موثق باشی و تا توانی سوال بر نصب خود کنی و از آن
تجمل که خدای نسا ز می و آنرا ملک نکردانی و حکم وقت را باشی حدیث فرود را بر دل نگذاری تا به ملک
جاودانی ما خود نکروی و خدای تعالی را بر دهم گدای خود نه بندی و از خود پارسی کنی تا از راه
آن چرخه و مند با فتم هر بر اگر از مختشان مستوف بود و از با دو بر آید قافه زده و بیخ القلم را کشید
بیا زار کو خود اندر آید گنجشکی بر دست نشاند و بیگفت از برای این گنجشک مرا چیزی بدید گفتند ای
بد این چه بیگویی گفت مجال باشد که من گویم که بهر خدای مرا چیزی بدید بدید بنام شفق خبر غمخیزی نگفتند
این اندک ارب از بسیار آنچه اندرین باب شرط است مختصر کردم معروف تطویل داد الله اعلم باب
اولا بحکم فی الترویج و التخرید خدای گفت فرو بل من لباس کم و انتم لباس لمن و رسول
گفت صلواتم که انشرو قانی ابایی کم الام یوم القیمه و لو بالسطه و نیز گفت ان اعظم الناس کمه اطمن
موتوا و احسنن و جوانا و از خصمن به روز آه این از صحیح اخبار است و در جمله صحیح مباح است بر مردان
و زنان بیکدی و فریضه بر آنکه از حرام نتواند بر میزند و سنت مر آنرا که حق عیال نتواند کردار و از مشایخ این
قصه گوید گفتند که زینج مردی شهوت را با بد و کسب مر فرافت دل را گرد و هر گفتند که امر نشاید
نسل را با بد فرزند می باشد و چون فرزند بود و اگر پیش از پدر از دنیا بشود شفق پدر باشد اگر پدر پیش از
و نه شود و عا که بماند و اندر خبر است که عمر بن الخطاب رضی الله عنه ام گفتنم را و دختر فاطمه بنت
محمد مصطفی صلعم رضی الله عنها خطبه کرد از پدرش علی بن ابی طالب کرم الله وجهه علی گفت رضی الله
عنه اوس خورد است و تو مرد پیری و جوانیت آن است که به برادر زاده خود خرابم و او عبد الله بن
جعفر عمر رضی الله عنه کس فرستاد که یا ابوالحسن اندر جهان زنان بسیار اند بزرگ و مردان نام گشودم نه
دفع شهوت است که اثبات نسل است که از اینجا بر صلی الله علیه و سلم شنیدم که گفت کل حسب و نسب
ینقطع بالمرث الا حسی و بی کل سبب و نسب یقطع الاسبی و نسبی اکنون مر اسبب هست باجم
نا نسب نیز باشد تا هر دو طرف بمناجعت و می می گردانید باشم طه رضی الله عنه و بر آید و او و زین
عمر رضی الله عنه از وی بیاید و بیجا بر صلعم گفت تلخ الفسار علی اریج علی الال و الحسب و الحسن و الله ینم
و در هر کس فایه مکرر فی وقت کند بیرون که نظر کند سحر او را

اینان نیز در پیش از آن
نشان دادند در پیش از آن
سبب است که در
زمان از خود و در آن
ایشان از خود و در آن
زینج مردی شهوت را با بد و کسب مر فرافت دل را گرد و هر گفتند که امر نشاید
نسل را با بد فرزند می باشد و چون فرزند بود و اگر پیش از پدر از دنیا بشود شفق پدر باشد اگر پدر پیش از
و نه شود و عا که بماند و اندر خبر است که عمر بن الخطاب رضی الله عنه ام گفتنم را و دختر فاطمه بنت
محمد مصطفی صلعم رضی الله عنها خطبه کرد از پدرش علی بن ابی طالب کرم الله وجهه علی گفت رضی الله
عنه اوس خورد است و تو مرد پیری و جوانیت آن است که به برادر زاده خود خرابم و او عبد الله بن
جعفر عمر رضی الله عنه کس فرستاد که یا ابوالحسن اندر جهان زنان بسیار اند بزرگ و مردان نام گشودم نه
دفع شهوت است که اثبات نسل است که از اینجا بر صلی الله علیه و سلم شنیدم که گفت کل حسب و نسب
ینقطع بالمرث الا حسی و بی کل سبب و نسب یقطع الاسبی و نسبی اکنون مر اسبب هست باجم
نا نسب نیز باشد تا هر دو طرف بمناجعت و می می گردانید باشم طه رضی الله عنه و بر آید و او و زین
عمر رضی الله عنه از وی بیاید و بیجا بر صلعم گفت تلخ الفسار علی اریج علی الال و الحسب و الحسن و الله ینم

در هر کس فایه مکرر فی وقت کند بیرون که نظر کند سحر او را

بذات اللین قامت ما استظوا امر الله لا سلام خیر این زوجه موسی موافقت بسیار با نظر البیاض فرمودند
 بهترین از پس از اسلام زن مومن باشد موافقت نماید و نس کرد مرد مومن و اندر دین و سه بصیبت دین
 قوی باشد و اندر دنیا مونس است که همه و ششمانند دنیا نیست و همه را ختم اندر صحبت رسول صلعم گفت
 الشیطان مع الواحد و کجفت چون مردی زن دنیا باشد فرین و سه شیطان بود که شهوت را
 اندر پیش دل و سه می آرد و پنج صحبت اندر حکم حرامست و اما آن چون زنا شوی نباشد اگر مجانبست و
 موافقت باشد و پنج عفت و مشغولی چندان نه چون باجلس باشد پس در و نش را باید که تخت اندکار
 خود تامل کند و آفت مای تجرد و تزویج اندر پیش دل صورت کند تا دفع کدام آفت بر و نش سهلت باشد
 متالیح آن باشد و در جمله و تجربه و آفتست بی ترک سنتی از سن و دیگر پروردن شهوانی اندر دل و
 خطر افتادن اندر حرام و تزویج را نیز و آفتست بی مشغولی دل بغیر دیگر شغل تن از برای حفظ نفس و
 اصل این مسئله بغفلت و صحبت باز گردد و انگ صحبت اختیار کند با خلقی او را تزویج شرط باشد و اگر کس
 جوید از خلق او را تجربه زینت بود و پیغامبر گفت صلعم سیر و افقد سنن النعمه و در حقیقت ابی الحسین العسکری
 گوید بیجان النعمون و مهملک المتفکون و ابراهیم خواص می آید که گفت بدی اندر آدم بقصد زیارت برگ
 که آنجا بود چون بجان و سه رفتم خانه دیدم پاکیزه چنانکه معبد اولیا بود و اندر زانو به آن خانه دو محراب
 ساخته اندر یک محراب آن پریشسته و اندر محراب دیگر مجوز و پاکیزه روشن نشسته هر دو صحبت گشته
 از عبادت بسیار با بدن من شادی نمودند و سه روز آنجا بودم چون باز خواستم گشت پرسیدم ائمان
 پر که این عقیقه ترا که باشد گفت از یک جانب دختر عم و از دیگر جانب عیال من گفتم اندرین دو سه روز
 سخت بیگانه و آردیدم اندر صحبت گفت آری شصت و پنج سال است ناچنانست گفتم حالت این مرا
 چگونه گفت بدانکه مادر کو کی عاشق باب و بگر بودیم و پدر و سه او را بمن نمیداد که دوستی ما بر نگردد گریا
 معلوم و سه گشته بود مدتی بیخ آن یکشیدیم تا پدر و سه وفات یافت پدر من او را بمن داد چون آن
 شب ابتدا بیکدیگر رسیدیم و می بر گفت دانی که خدا می تعالی با ما چه نعمت کرم کرده است که ما را بیکدیگر
 رسانید و لهما می ما را از بند و آفتها سه ناخوب فایز کرد گفتم بی گفت پس ما امشب خود را از هوا
 نفس باز داریم و مراد خود زیر پای آریم و مر خدا می را عبادت کنیم شکر این نعمت را گفتم صواب آیدیم

در این کتاب
 از حضرت امام
 علیه السلام
 نقل شده است
 که هر کس
 در این کتاب
 مطالعه کند
 از هر چه
 در دنیا
 بداند
 فریاد کند
 در حق
 خداوند
 عزوجل

بشبه همان گفت سید زینب من گفتم کنون و شب از برای تو شکر گزاریم ای شایسته از برای من نیز
عبادت کنیم کنون شصت و پنج سال است که مایک دیگر را ندیده ایم حکم تلاصقت و هم اندر شکر نعمت میگذازم
پس چون در پیشی صحبت اختیار کند باید تا قوت آن مستوره از حلال سازد و مهرش از حلال گذارد
و تا از حقوق خداوند و از ادا امر و سب چیزی بروی باشد بجز نفس خود مشغول نشود و چون او را بگزارد
قصه فرارش و سب کند و حرص و مراد خود را اندر خود کشد و با خداوند تعالی بر وجه مناجات بگوید
بار خدا یا تو شهوت اندر خاک آدم سررشتی مرا با آفتی عالم را و اندر علم خود خواستی که مرا این صحبت
باشد یا رب این صحبت من دو چیز را گردان یکی محرص مرام بر اجمال و دیگر فرزند بی ولی رضی الله
از زانی دارنده فرزندے که دل من از تو مشغول کند و از سهیل بن عبد الله شتری می آید که او را سب
بیاید هر گاه که بخورد کی از مادر طعام خواستی مادرش گفتی از خدا خواهه اندر محراب شدی و سجده کردی
مادر آن مراد را اندر نهان بدو دادی بی آنکه و سب دانستی که آن مادر داده است تا فری بدگاه
حق کرد و روزی از او پرستان اندر آمد و مادرش حاضر نمود سر سجده نهاد و خدای تعالی آنچه بایست او
بود بدید آورد و مادر آمد و آن بدید گفت ای پسر این از کجا است گفت از آنجا که هر بار بود و چون
ذکر با صلوات الله و سلامه علیه بنزد یک مرتبه اندر آمدی تا باستان میوه زمستانی و بدس و زمستان
میوه تابستانی و بدس بر وجه تعجب به پرسید و ای لگ هندا و سب گفتی من عند الله پس باید که استحال
سستی در ویش را مانند طلب حرام و مشغل دل بنگند که بلاک در ویش اندر ضرابی حل بود چنانکه اگر
تو نگر اندر ضرابی سرای و خان و مان پس آنچه تو نگر ما ضرب شود آن را عوض بود و آنچه در ویش را
ضرب شود آن را عوض نباشد و اندر زمانه نامکن نگردد که کسی را زنی موافقه باشد بی بایست
زیادت و فضول و طلب محال و از آن بود که گروهی تجریده و تخلفیت اختیار کرده اند و رعایت آن خبر
بر دست گرفتند که پیغمبر گفت صلح خبر الناس فی اخر الزمان خضبت الحاد قبل یا رسول الله و ما خضبت
الحاد قال الذی لا اهل له و لا ولد له و نیز گفت سیر و اسبق المفردون بر وید که مفردان بر شما سبقت
گرفتند و بجهت اندمشایخ این طرفت بر آنکه بهترین و فاضلترین مجرب اند اگر دل شان از آفت خالی باشد
و طبع شان از ارادت آن معرض و عوام درار کتاب شهوت فخر مر و سب را که پیغمبر گفت

ای باب الطاهر و نور
غیر طاعت در سب
بطرف خدا باشد چون
طاعت مذکور از عیب
بسیار است از جهت
تو که در دنیا عیاشی است
این سب زنی از جهت
سب است که در
آن زمان که عادت
شمار کردی که خدا
دیگر از خدا
بایست آن بسا
و نیست ای پسر
عند و بقیه
دستی هم از
ناتوانی خدا و طاعتی
بجان من خضبت
۱۱ صلوات

صلوات الله عليه وسلم حسب الی من دنیا کم کث الطیب والنساء وجعلت قره عینی فی الصلوات بحسب
 سازند و گویند چون زنان محبوب و می باشند باید تا تزویج فاضل تر باشد گویم که میخامبر گفت مسلم
 لی حرفتان الفخر و الجهاد پس هر ادست از حرفت میدار بد اگر آن محبوب و بیست این حرفت است
 پس بگویم آنکه هوای آنرا بدان میل بیشتر است سر هوای خود را محبوب و سه خواندن مجال باشد
 کسی بچاه سال متاع هوای خود باشد ندارد که متاع سنگنت است و با غلط عظیم شود و در جمله نخستین فتنه که
 بر سر آدم علیه السلام مقدر بوده است اصل آن زنی بود اندر بیست نخستین فتنه که در دنیا بدیدار آمد
 زنی بود بی فتنه با بیل و قابل و چون خداوند تعالی خواست تا در فتنه را عذاب کند سبب آن
 زنی بود و الی یومئذ همه اسباب فتنهای دینی و دنیاوی ایشانند و میخامبر گفت مسلم ما ترک بعدی
 فتنه اضطر علی الرجال من النساء هیچ فتنه نگذاشتیم پس از خود زبان کار تر بر مردان از زنان پر
 فتنه ایشان اندر ظاهر چندین است اندر باطن خود چگونه باشد و مرا که علی بن عثمان الجلالی ام از پس
 آنکه حق تعالی با زده سال از آفت نزع نگاه داشته بود فتنه بر کرد تا بقضه اندر افتاد و ظاهر و باطن هم
 صفتی شد که با من کردند بی آنکه رویت بوده بود یک سال سنغرق آن بودم چنانکه نزدیک بود که
 دین بر من تنباه شود تا حق تعالی کمال لطف و تمام کرم خود عصمت را با استقبال دل بچاره من
 فرستاد و بر عصمت خلاصی از زانی داشت و الحمد لله علی ضرب لغایه و در جمله قاعده این طریقت
 بر تجربه بنیاده اند چون تزویج آمد حال دیگر گون شد و هیچ لشکر نیست از عساکر شهرت الا که آتش
 آرزو با جهتا و بتوان نشانند از آنچه آفته که از تو خیره آلت دفع آن هم با تو باشد غیر می نباید که تا آن
 صفت از تو زایل شود و زوال شهرت بدو چه باشد یکی آنکه اندر تخت تکلف اندر آید و دیگر آنکه
 از دایره کسب و مجاهده بیرون باشد آنچه اندر تکلف مقدر آورد بیست آن که سنگی باشد و آنچه از تکلف
 بیرونست یا خونی معطل است و یا جمعی صادق که متغایرین هم جمع شود و محبت سلطان خود اندر اجزاء
 جسد پر کند و عمل حواس را از وصفت ایشان معزول کند و کل سنده را جدا کند و هر ل را از وی فانی
 کند و احمد عماد سر شری که باور را زهن رفیق من بود مردی مختشم بود و پراگفتند ترا حاجت آید تزویج و سه
 گفت نه گفتند هر گفتم ترا چه من اندر روزگار خود یا قایم باشم از خود با حاضر بخود چون غایب باشم

دست از خبر کسب در
 دنیا تا آخر عمر
 بیرون صفت فتنه
 در روز از طریق
 در این روز
 در این روز
 در این روز
 در این روز

و لیل باشد و الله اعلم - کشف الحجاب العاشری بیان منطقی و محدود الفاظهم
و تحقیق معانیهم بدان اسعدک الله که اهل بر صغری را و ارباب هر معالمتی را بابک و دیگران در زبان
اسرار خود عبارات است و گمانی که بجز از ایشان معنی آن ندانند و مراد از وضع آن عبارات دو چیز باشد
یکی حسن تفهیم و تسهیل غوامض را تا بفهم مرید نزدیک تر باشد و دیگر گنجان سر را از کسانی که اهل آن علم نباشند
و دلایل این واضح است چنانکه اهل لغت مخصوص اند عبارات موضوع خود چون فعل ماضی و فعل
مستقبل و صیغ و متعل و اجوف و لغت و ناقص و آنچه بدین مانده اهل نحو مخصوص اند عبارات موضوع خود
چون بر فتح و ضم و نصب و فتح و خفض و کسر و جزم و جر و منصرف و لامین صرف و آنچه بدین مانده اهل عروض
مخصوص اند عبارات موضوع خود چون بحر و دو و ابر و تند و فاضله و آنچه بدین مانده محاسبان مخصوص
اند عبارات موضوع خود چون فرود زوچ ضربت شصت و کعب و جذر و اعقابیت و نصب و تصبیت و
جیح و تفریق و آنچه بدین مانده فقهاء مخصوص اند عبارات موضوع خود چون علت و معلول و قیاس و
اجتهاد و دفع و الزام و آنچه بدین مانده محدثان مخصوص اند عبارات موضوع خود چون مسند و مرسل
و احاد و متواتر و جرح و تعدیل و آنچه بدین مانده متکلمان مخصوص اند عبارات موضوع خود چون غرض
و هر دو کامل جزو و جسم و جنس و توالی و آنچه بدین مانده پس این طایفه را نیز الفاظ موضوع است
مرکون و ظهور سخن خود را تا اندر طریقت خود بدان تصرف کنند و آنرا که خواهند از ما بنامند مقصود
و آنرا که خواهند بیوشانند پس من بعضی از آن کلمات را به بیاسی شرح بسیارم و فرق کم میان گفته
و کلمه است که مرادشان از آن چه چیز باشد تا ترا خوانندگان این کتاب را تا فایده تمام باشد و مراد غامضی یک
حاصل آمد انشاء الله عزوجل خمس فی الکمال و الوقت و الفسق یعنی هفت اند زبان
این طایفه معروفست و مشغول خوانند پس سخن بسیار است مراد من اثبات تحقیقت و تقوی بیان
پس وقت آن بود که بنده بدان از ماضی و مستقبل فارغ شود چنانکه واردی از حق بدل او بوند و در
و بر اندامان منجیح گرداند چنانکه اندر کشف آن مجتنب شود تا از کد مشتمه با در آبش و نه از نا آمده پس
همه خلق را اندرین دست نرسد و ندانند که سابقه ما بر چه رشت و طاقت ما بر چه خواهد بود و خداوند
هفت گویند که عالم حاضر طاقت و سابق را در یک شواهد گرد مارا اندر هفت با حق خوش است که

در این کتاب کلماتی که در لغت
است صحیح و در این کتاب
منتهی در بیان این کلمات
و در این کتاب کلماتی که در لغت
است صحیح و در این کتاب
منتهی در بیان این کلمات

حال صفت مراد بود و وقت درجه مرید یکی در راحت وقت باخود بود و یکی در فرج حال باحق ششمان
 مابین التزلزلیین و من فک المکام و التکلین والفرق بینهما مقام عبارت است از اقامت
 طالب برآدای حقوق مطلوب بشدت اجتهاد و صحت نیت و جدی بر یکی را از مریدان حق متابعت که
 اندر ابتداء درگاه بجز وقت طلب شان را سبب آن بوده است هر چند که طالب از هر مقامی بهره
 می یابد و بر هر یکی گذر میکند فرارش بر یکی باشد از ان از آنچه مقام و ارادت آن از ترکیب و جلیت
 باشد نه روش و معاملات چنانکه خداوند ما را خبر داد از قول مقدس که گفت و ما سنالاه مقام معلوم
 پس مقام آدم توبه بود و ازان فرج زهد و ازان ابراهیم تسلیم و ازان موسی امانت و ازان داود
 حزن و ازان عیسی رجا و ازان یحیی خوف و ازان یسفا میر با صلح و کوه چندی هر یک را اندر هر محل سیر
 بود و آخر در جویشان باز بدان مقام اصلی خود بود من اندر هر مرتبه محاسبان طرفی از مقامات
 بیان کرده ام و میان حال و مقام فرقی کرده اما اینجا ازین چهاره نسبت و بدانکه راه خدا عزوجل بر سه
 قسم است یکی مقام و دیگری حال و سدیگر تکلیف و خدای تعالی همه انبیا را از برای بیان کردن راه
 خود فرستاد تا حکم مقامات را بیان کنند و صده و بیست و چهار هزار و اندی بیضا میر آمدند با صد و بیست و
 چهار هزار و ابد مقام و با بدن بیضا میر با صلح اهل بر مقام را حاصله پدید آمد و بدان پوست که کسب
 خلق ازان منقطع بود تا دین تمام شد بر خلق و نعمت بغایت رسید خداوند گفت الیوم اکملت
 لکم دینکم و انتم علیکم نعمتی انکناه تکلیف تکلیفان پدید آمد و اگر خواهم که احوال همه بر شمرم و مقامات
 مشرح و هم از سر او باز نامم اما تکلیف عبارت است از اقامت محققان اندر محل کمال و در بر اعلی
 پس اهل مقامات را از مقامات گذر ممکن بود و از درجه تکلیف گذر محال باشد زانچه این درجه بیست و
 دان فرارگاه منتهیان از پدایت نهی است گذر باشد و از نهی است گذشتن روی ندارد و زانچه مقامات
 منازل راه باشد تکلیف فرار اندر پیشگاه و کوهستان حق چون اندر راه عاریت باشند و اندر منازل بیگانه
 سر ایشان در حضرت بود و در حضرت آلت آفت بود و او دات غیبت و علت و اندر جا بیست و چهار
 محمد و جان خود را مدح بمحاملت کردند و تا چندگاه بر بنامدی شعر را ادا کردند و ندی چنانکه چون
 شاعری بحضرت مدح رسیدی شمشیر کشیدی و پای سستو پدید آفتی و شمشیر کشیدی در منزلت

دینت از نامور
 در مقام دینت
 ۱۵

عازمان چون خوف باشد اندر روزگار مردان و بسط اندر مددگار عازمان چون جابجا باشد
 اندر روزگار مردان بقول این کرده که قبض بسط را اندرین معنی محل کنند و از شیخ گوهری جانتا
 که قبض قبض فنج تر است از قبض بسط و در صورتی که آنکه ذکرش مقم است اندک تاج و دیگر
 آنکه اند قبض گذارش فهرست و اندر بسط تو ازش و لطف و احوال گذارش شربت فنج فنج است
 باشد از پرورش آن که آن حجاب عظم است و گوهری بماند که قبض بسط فنج تر است از قبض
 قبض از آنچه تقدیم ذکر آن اندر کتاب علامت تقدیم فضل مؤخر است بر آن از چه اند عرف عرب است
 که اندر ذکر مقدم دارند پذیرا که اندر فصل مؤخر و چون آنکه خدای گفت مؤخر و جل فنج عالم الفنج
 مقصد و فنج سابق بالجزات و نیز گفت ان العیوب الخواصین و بحسب المنظرین و نیز گفت یا عمر
 افتنی لربک و اسجدی و اذکی مع الراجحین و نیز اندر بسط سرور است و اند قبض شبو و سر و طافان
 جز در وصل معروف نباشد و ثبوتشان جز در فصل مقصود نه پس قرار اندر محل وصل بهتر از قرار
 اندر محل فصل و شیخ حسن گفتی حتمه الد علیة که قبض بسط هر دو بیک علیت است که از حق به بندید
 که چون آن بر دل نشان کند یا سردان سرور شود نفس مقهور یا سرور شود نفس مسرور اندر
 قبض قلب یکی بسط نفس دسه باشد و اندر بسط سرور یکی قبض نفس و دیگر آنکه از آن بجز این
 عبارت کند تعظیم النفس باشد و از آن بود که یا نیز یک گفت حتمه الد قبض العقلونی بسط النفس و
 بسط العلوی فی قبض النفس پس نفس مقبوض از حلال محفوظ باشد و سر بسط از ذل مضبوط
 از آنچه اندر دست غیرت مذیب است و قبض علامت غیرت حق باشد و دستار بادوست
 معانیت شرط است و بسط علامت معانیت باشد و اندر آن معروف است که یا یکی بود کت
 و یا عیسی بود سجدید را آنچه این یک قبض بود آن دیگر بسط چون فرایک دیگر رسیدند یکی
 گفتی یا عیسی امین شدی از طبیعت عیسی گفتی یا عیسی نو مید شدی از حسرت پس نه گریه تیر تو
 حکم انبی بگروانده نه خنده من تفکریه را یا باز گردانند پس لا قبض و لا بسط و لا طمس و لا انس و
 و لا محود و لا محدود و لا محی و لا معجز و لا جهل جز آن نباشد که بوده است و من و لک الا
 نس و الهمته و الفرق بینهما - بدان اسعدک الله که بیست و آنش دو حالت اندان

درست بیدار و بیچار
 در وقت بیدار و بیچار
 در وقت بیدار و بیچار
 در وقت بیدار و بیچار

بی آنکه بیشتر از هر زمان خود را بدهد مراد از لطف تا بدین باشد چنانچه سروده ام مشاهده فرما رحال اندر در چه وقت
 نابدی که گوید گفتند که کماست از من حصول مراد است و این اصل لطف بود و هر که گفتند که کماست آن است
 که حق تمام بنده را بجز خود از مراد می باز دارد و به بی سرودی مشهور گرداندش چنانکه اگر بد یا شود اندر حال شکی
 در با شکست شود گویند اندر بنده و در پیش بودند از هم نشان غیر از یکی صاحب لطف و پیوسته با یکدیگر بنده
 بود و هر کسی سر در کار خود در امری بنیاد می برد و کار دیگری گفتند که لطف از من به بنده اشرف است
 ز آنچه گفته است الله لطف بسیار و دیگری گفتند که قهر از من به بنده اهل اشیا است ز آنچه گفته است
 فوق عباد و این سخن میان ایشان در از شد تا وقتی تا این صاحب لطف قصد می کرد و بیاد می فرود شد و بگفتند
 سالها کس خبر می یافت تا وقتی یکی از بکر به بخدای آنداد و را دید بر سر آغوش ای نمی چون بحر اقی شوی
 آن رفیق مرا اندر کج گویی که اگر خواهی تا با او به را با مشت آن چون کنی بخدای می با همی آن کو با که با او
 اندر حق من چون که بخداست چون این در پیش بیاید این رفیق او را طلب کند و بیخاست بر گردن رفیق
 او گفت چون باز کردی او را بگویی که اندران شرف نباشد که با او به با مشت ما اندر حق تو چون که بخدای او کرد
 تا از دماغه بگریزیم پس این باشد که کنی بخدا و را با مشت و همچو به آن اندر حق یکی با او به گرداند با مشت و دی
 اندر آن صدمه باشد از مشی بی آید که گفت اندر تاجات خود ای بار خدا با اگر آسمان را ملوق من گردانی زمین
 را پای بند من کنی و عالم را مملکت من نشد گردانی من از تو بگردم و پیش من گفتی اندر سالی او لیا می خداوند را
 بود اندر میان با او به و بر من صبری مرا بخود و آنچه بر گردی را دیدم در سخن بجز می آمد و گردی را بر من می آوردند
 شان و گردی می بود و هر یک می آمدند ازین جنس خطری بر ایشان التفات کردی تا جوی دیدم می آمدند
 گسسته و عصا شکسته و پای از کار بسته و سر برهنه و اندام سوخته چون پدید آمد صبری بر جبهت پیش روی با رفت
 و در برابر چه بلند بنشاند و گفت من متعجب شدم و پس از آن از شیخ پرسیدم گفت او ولی است بخداوند ساک
 منام و لایب نیست که ولایت متابعت و کبریات التفات نکند و در جمله آنچه را خود را اختیار کنیم لایب بود
 و من خود را جز آن نخواهم که من مرادند این از آنست نگاه دارد و از سر نشم باز را ندانگر آمد قهر آوردن لطف
 و اگر اندر لطف ابرو امداد قهر نباشد که خدا بر اختیار و اختیار نیست و کس لطف و الاشیاء
 و العزق بیخدا مثل این طریقت رضی الله عنهم محضت آدمیت را با نبات تا بدین معنی نباتات

این سخن از آنست که
 در نباتات وقت ربان
 ایشان را

اعمال صغیر است هر چند در این دنیا که چون در حال اول است و در حال اول
 اندر این بهیبت بود و باز چون بدست می آید و تجلی کند دنیا بدو جمال نصیب و در آن زمان است
 از جلالش بر تعجب باشد و اولی آنست از جلالش بر طرب پس فرق بود میان ولی که از جلالش اندر
 آتش دوستی سوزان بود و از آن ولی که از جلالش اندر نورش دیده فرزندان پس اگر در جلالش
 گفته اند که بهیبت و عبرت عارفان است و آنست در جبریدان از آنچه هرگز اندر حضرت حق تبارک و تعالی
 هم تر بهیبت را بر دلش سلطان بی پیشتر و از آنست طبعش نفوذ از آنچه آنست یا جنس باشد چون همانست که
 را با حق تعالی باشد آنست در صورتی که عباد و مومنان نیز آنست جمال باشد اگر آنست ممکن شود با و کردی ممکن
 شود و کردی غیر وی باشد از آنست صفت بنده باشد و اگر آنست با غیر اندر محبت کذب و دعوی و پند است
 بود و باز بهیبت از شایسته عظمت باشد و عظمت صفت حق بود و بسیار فرق باشد میان بنده که کارش از
 خود نچو باشد و از آن بنده که کارش از قیام خود بی عاقل بود و از شایسته حکایت آنست که گفت خبر کن من
 که طرب اندر محبت حق بگیرم و آنست باشد و در میگیم کون و لستم که آنست جز یا جنس نباشد و باز کردی گفت
 که بهیبت قرینه فرقی است و محبت بود و آنست نیچو وصل و رحمت باشد تا دوستان از خواب بهیبت محفوظ باشند
 و با آنست قرین که لامحاله محبت اینست و تقاضا کند و چنانکه محبت را همانست جمال است آنست با هم جمال باشد
 من گفتی حاجت بجز آنست که گوید آنست با حق ممکن نشود از پس آنست گفته ایمان عبادی قل ایهای آرد که
 عبادی یا عبادی لا خوف لیکم الیوم و الا تم تحزن و لامحاله چون بنده اینست بنده اوست گیرد و چون دوست
 گرفت آنست گیرد و آنست از دوست بهیبت بیگانه بود و آنست بیگانه و صفت آدمی نیست که با منم آنست گیرد از حق با
 چنین نعمت و ما را بد معرفت جمال باشد ما را که حدیث بهیبت کنیم و هر یک که علی بن عثمان الجلالی نام که هر دو
 کرده اند بدین بهیبت اند با ملاقات آنست از آنچه سلطان بهیبت با نفس باشد و هر آنست و فکر و اندین بهیبت از آنست
 و سلطان آنست با سر بود و در معرفت حق تعالی جمال نفس دوستان زانانی کند و تجلی جمال شیر شاه را با حق
 کرد و بدین آنست که اولی است و بدین است استقامت گفته اند و آنست که در باب تعالیس با تفصیل نهادند پیش ازین اندر باب
 قضا و جانشینان داده شد و من ذلک القهر و اللطف و الفرق بینهما این دو عبارت
 بر این طایفه که اندر روزگار خود کنند و هر دو شان از قهر تا بهیبت باشد تا کون سواد و با بهیبت از آنست

این عبادی
 است که از جلالش
 آتش دوستی سوزان
 بود و از آنست
 که از جلالش
 اندر نورش دیده
 فرزندان پس اگر
 در جلالش
 گفته اند که بهیبت
 و عبرت عارفان
 است و آنست در
 جبریدان از آنچه
 هرگز اندر حضرت
 حق تبارک و تعالی
 هم تر بهیبت را
 بر دلش سلطان
 بی پیشتر و از
 آنست طبعش
 نفوذ از آنچه
 آنست یا جنس
 باشد چون همانست
 که را با حق
 تعالی باشد آنست
 در صورتی که
 عباد و مومنان
 نیز آنست جمال
 باشد اگر آنست
 ممکن شود با و
 کردی ممکن
 شود و کردی
 غیر وی باشد
 از آنست صفت
 بنده باشد و
 اگر آنست با
 غیر اندر محبت
 کذب و دعوی
 و پند است
 بود و باز
 بهیبت از شایسته
 عظمت باشد و
 عظمت صفت
 حق بود و
 بسیار فرق
 باشد میان
 بنده که کارش
 از خود نچو
 باشد و از آن
 بنده که کارش
 از قیام خود
 بی عاقل بود
 و از شایسته
 حکایت آنست
 که گفت خبر
 کن من که طرب
 اندر محبت حق
 بگیرم و آنست
 باشد و در
 میگیم کون و
 لستم که آنست
 جز یا جنس
 نباشد و باز
 کردی گفت
 که بهیبت
 قرینه فرقی
 است و محبت
 بود و آنست
 نیچو وصل و
 رحمت باشد
 تا دوستان
 از خواب
 بهیبت محفوظ
 باشند و با
 آنست قرین
 که لامحاله
 محبت اینست
 و تقاضا کند
 و چنانکه
 محبت را
 همانست
 جمال است
 آنست با هم
 جمال باشد
 من گفتی
 حاجت بجز
 آنست که
 گوید آنست
 با حق
 ممکن
 نشود از پس
 آنست گفته
 ایمان
 عبادی قل
 ایهای آرد
 که عبادی
 یا عبادی
 لا خوف
 لیکم الیوم
 و الا تم
 تحزن و
 لامحاله
 چون بنده
 اینست بنده
 اوست گیرد
 و چون دوست
 گرفت آنست
 گیرد و آنست
 از دوست
 بهیبت
 بیگانه
 بود و آنست
 بیگانه و
 صفت آدمی
 نیست که
 با منم آنست
 گیرد از حق
 با چنین
 نعمت و ما
 را بد معرفت
 جمال باشد
 ما را که
 حدیث بهیبت
 کنیم و هر
 یک که علی
 بن عثمان
 الجلالی
 نام که هر
 دو کرده
 اند بدین
 بهیبت اند
 با ملاقات
 آنست از
 آنچه سلطان
 بهیبت با
 نفس باشد
 و هر آنست
 و فکر و
 اندین
 بهیبت از
 آنست و
 سلطان
 آنست با
 سر بود و
 در معرفت
 حق تعالی
 جمال
 نفس
 دوستان
 زانانی
 کند و
 تجلی
 جمال
 شیر شاه
 را با حق
 کرد و بدین
 آنست که
 اولی است
 و بدین
 است
 استقامت
 گفته اند
 و آنست
 که در
 باب
 تعالیس
 با تفصیل
 نهادند
 پیش ازین
 اندر
 باب
 قضا و
 جانشینان
 داده شد
 و من
 ذلک
 القهر و
 اللطف
 و الفرق
 بینهما
 این دو
 عبارت
 بر این
 طایفه
 که اندر
 روزگار
 خود
 کنند
 و هر
 دو
 شان
 از
 قهر
 تا
 بهیبت
 باشد
 تا
 کون
 سواد
 و با
 بهیبت
 از
 آنست

بی آنکه بیشتر از امران ستم و بده خود از لطف تائید حق باشد چنانچه سروده ام مشاهده فرار حال اندر و در بهشت
 نابدی که هر گز گشتند که است از حق حصول مراد است و این اصل لطف بود و نه هر چه گفتند که است آن است
 که حق تبارک و تعالی را بجز از خود از مراد خود باز داده و بی سرادی مقهور گردانند چنانکه اگر بد باشد و اندر حال نشانی
 در باطنش شود و گویند اندر بجا و دور پیش بودند از گشتنشان غیر از یکی صاحب لطف و پرورسته با یکدیگر بنفاه
 بود هر دو هر کسی سر در کار خود را از مرتبه بنیادی بر روزگار دیگر کی گفتند که لطف از حق به بند اشرف است
 ز آنچه گفته است اللطیف سبحانه و دیگر کی گفتند که غیر از حق به بنده اکل اشیا است ز آنچه گفته است اللطیف
 فوق حماده و این سخن میان ایشان در از شد تا وقتی این صاحب لطف قصد کرد و بیادیه فرود شد و یکسانند
 سالها کس خبر وی نیافت تا وقتی یکی از بکر به بخدا وی آند او را دید بر سر راه گفت ای امی چون بجز از شی
 آن رفیق مرا اندر کج گویی که اگر خواهی تا با دیه را با مشتق آن چون کنی بخدا و منی با محاسن آن کو با که با دیه
 اندر حق من چون که بخدا است چون این در پیش میاید این رفیق او را طلب کند و بیخاستم بر گزارد و حق
 او گفت چون باز کردی او را گویی که اندران شرف نباشد که با دیه با مشتق ما اندر حق تو چون کنی بخدا کردند
 ناز و مانگن ز بی محبت این باشد که کنی بخدا و را با نعمت و اعجاب به آن اندر حق یکی با دیه گرداند با مشتق او وی
 اندر آن صدمه باشد و از مشی بی آید که گفت بعد در تاجات خود ای بار خدا یا اگر آسمان را طوفی من گردانی و زمین
 را پای بند من کنی و عالم را محمل خون من نشاند گردانی من از تو بگردم بطرح من گیتی اندر سالی او لایبی خدا و در آنچه
 بود اندر میان با دیه و برین صبری مرا بخود انجا برد کردی و برادیدم در بر حق بی آید عدو کردی و بر بر حق می آوردند
 شان و گردی بریدم و هر یک می آمدند ازین جنس خطری بدشان التفات کردی تا جانی بدیم می آمدند ازین
 گسسته و معصا گسسته و ای از کار شده و سر بر بند و اندام سوخته چون پدید آمد صبری بر جنت و پیش وی باز رفت
 و در یاد بر چه بنده باشد و گفت من متعجب شدم و پس از آن از شیخ پرسیدم گفت او ولی است و خداوند ساک
 متابم و لایب نیست که ولایت متابم و بکرات التفات نکند و در جمله آنچه خود را اختیار کنیم طایفه بود
 و من خود را جز آن نخواهم که من مرادند این از آنست که با دیه و از سر نشم باز را اند اگر آمدند و در حق لطیف
 و اگر اندر لطف خدا و اوقات غیرم نباشد که خدا بر اختیار و در اختیار نیست و کس تقصیر و الاشیاء
 و العزق سببها مثل این طریقت رضی الله عنهم و حضرت آدم است را با نبات تائید حق یعنی نباتات

در نباتات و فرق در بیان
 از نباتات

فرانده اند یعنی لغتی صفت بطریق مستند و با ثبات اثبات سلطان حقیقت را که هر دو نام کل بود یعنی کل جز
 بر صفات نیستند از آنچه بر ذات در حال بقا بشریت مفاصرت مگرد پس باید تا لغتی صفات مذموم باشد با ثبات اصل
 محمود و معنی لغوی بود اندر دوستی با ثبات سخن را آنچه دعوی از رعونت نفس باشد و اندر هر بیان عبارت
 عادت ایشان چون بکلمه اوصاف معهود سلطان حقیقت گردند که لغتی صفات بشریت است با ثبات بجای
 حق و اندرین معنی پیش ازین اندر باب فقر و صفوت و فنا و بقا سخن رفته است و بر این انحصار کردم و نیز
 گویند مراد بدین لغتی اختیار بنده باشد با ثبات اختیار حق و ازان بود که آن موافق گفت اختیار الحقی بعد
 مع علم بعد غیر من اختیار بعد تقسیم جهت برید ز آنچه دوستی لغتی اختیار محبت باشد با ثبات اختیار محبوب
 و اهد و حکایات یا فتنم که رویشی اندر زمانه پیشین در دریا فرقی باشد یکی گفت ای افی خواهی تا بری گفت گینت
 پس خواهی تا فرقی شوی گفت نه گفتا محب کاری که نه ملاک اختیار کنی نه نجات گفت مرا با اختیار چه کار باشد
 که من اختیار کنم اختیار من آن است که حق مرا اختیار کند و مشایخ گفته اند که کسترین درجه اندر دوستی فقر
 اختیار است پس اختیار حق از لیبست که لغتی آن ممکن گردد و اختیار بنده عرضی لغتی بر آن روا بود باید اختیار
 عرضی زیر پای آورده تا اختیار ازلی بقا بدینا که موسی صلوات الله علیه چون تبر که بدست شد تا از حق شنائی
 رویت کرد با ثبات اختیار خود گفت رب ارنی حق گفت لمن ترانی گفت بار خدا یاد بر حق و من سخن
 این منم چه افران آنکه که دیدار حق است اما در دوستی اختیار باطل است و اندرین سخن بسیار است اما بر
 سخن پیش ازین شود بدانی که مقصود قوم ازین عبارت چه چیز است و بالله التوفیق ازین جمله ذکر جمع و تفرقه و قیاس
 و بقاء حقیقت و حضور و غیبت اندر مذاهب منصفون آنجا که ذکر محمود و شکر و اشکال است این معنی آنجا باید طلبید
 از آنچه جای آن جمله اینجا بود اما بکلمه لایب آنجا بیاورد و نه ماده هب هر کسی بدان شرح شود و الله اعلم احکم و
 همین ذلک المسامرة و المعی اوشته و الضرق بینهما - این دو عبارت است از حال کمال
 طریق حق و حقیقت آن صفت سر باشد مترون بکوت زبان بجز محاد و حقیقت مناسموه و ام فیهما لا یکنان صلو
 ظاهر سخن این آن بود که مسامره و فقر بود بنده را با حق بسبب محاد و فقر بود بر و ز که بعد از آن سوال و جواب بود
 حق هر چه باطنی و اناج بود که مناجات شب در مسامره خوانند و دعوات روز را محاد پس حال دوزخی بود
 بر کفن و ازان شب بر سر و اندر دوستی مسامره کالتر بود از محاد و تعلق مسامره بحال چنانچه هر صحت مسلم

ک
 الاضطرار
 العاجل
 ۱۵
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۱

چون حق تعالی خواست تا در او قی باشد با وجودی که برین را با برزاق فرستاد تا در این شب از کبریا قیوسین برآید
 و با حق را از گفت و از او سخن شنید و چون بنیابت رسید زبان آمد که گفت لعل لعل شد و دل آمد که عظمت
 متعجب علم از او را که باز ماند زبان از عبارات عاجز شد گفت لا اصبی ثناء علیک و تعلق محاذ به جمال موسی است
 که چون وی خواست تبار و را بکن و قی باشد از پس چهل روز و عده و انتظار بر روز بطور آمد و سخن خداوند تعالی شنید
 تا بنظر شد و سوال ربوبیت کرد و از مراد باز ماند و هموش از وی بشد چون هموش آمد گفت نسبت ملک تا قی باشد
 شود میان آنکه آورده باشد بجان الذی اسری بعدد لیلان السجده الحرامه و میان آنکه آورده باشد و لما جا
 موسی ایضا تا پس شب بخت غلوت و دوستان بود و روز وقت خدمت بندگان و بلا محال چون بنده از حد
 محدود اندر گذرد او را انبیه کند باز دست را مد نباشد تا بدر گذشتن آن مستوجب طاعت شود که هر چه دوست
 کند جز بپندیده دوست نباشد و من ذلک علم الیقین و حسین الیقین و حق الیقین و
 الفرق بینهما - بدانکه حکم اصول این جمله عبارت از علم بود و علم بی یقین بر محبت آن معلوم خود علم نباشد
 چون علم حاصل آمد غیب اندر آن چون یقین باشد از آنچه فرموده است انسان حق تعالی را بپندیدیم بدین معنی که امر و اثر
 میداند اگر بر خلاف این بیند یا زوایت صحیح نباشد فرما با علم درست نیاید امر و زوایت هر دو طرف خلاف است
 باشد از آنچه امر و علم خلق بدو درست باشد فرما رویت ایشان درست پس علم یقین چون یقین باشد و
 حق یقین چون علم یقین و آنگاه با استغراق علم گفتند امر و رویت آن محال است که رویت مرحصول علم را الکی است
 چون سماع و مانند این چون استغراق علم اندر سماع محال بود اندر رویت نیز محال بود پس مراد این طایفه
 بدین علم یقین علم معاملات و دنیا است با حکام او امر و از همین یقین علم بحال نزم و وقت بیرون رفتن از
 دنیا و از حق یقین علم بکشف رویت اندر پیشت و کیفیت احوال آن بمعاینه پس علم یقین درجه علم است
 حکم استقامتشان بر احکام امور و همین یقین مقام عارفان حکم استعدا دشان مرکز راه حق یقین فنا
 کاه و نشان حکم اعراض شان از لکن موجودات پس علم یقین مجاهده و همین یقین بهو است و حق یقین به باشد
 بود و این یکی عام است و دیگر خاص و دیگر خاص خاص و الداعی و من ذلک العلم و الغر فیه
 و الفرق بینهما - علمای اصول فرق نموده اند میان علم و معرفت و هر دو را یکی گفته اند بجز آنکه گفته
 شاید که حق تعالی را عالم فرزند و شاید که عارف فرزند مردم فرقی را ما مشایخ این طریقت یعنی الداعی

و با حق را از گفت و از او سخن شنید و چون بنیابت رسید زبان آمد که گفت لعل لعل شد و دل آمد که عظمت متعجب علم از او را که باز ماند زبان از عبارات عاجز شد گفت لا اصبی ثناء علیک و تعلق محاذ به جمال موسی است که چون وی خواست تبار و را بکن و قی باشد از پس چهل روز و عده و انتظار بر روز بطور آمد و سخن خداوند تعالی شنید تا بنظر شد و سوال ربوبیت کرد و از مراد باز ماند و هموش از وی بشد چون هموش آمد گفت نسبت ملک تا قی باشد شود میان آنکه آورده باشد بجان الذی اسری بعدد لیلان السجده الحرامه و میان آنکه آورده باشد و لما جا موسی ایضا تا پس شب بخت غلوت و دوستان بود و روز وقت خدمت بندگان و بلا محال چون بنده از حد محدود اندر گذرد او را انبیه کند باز دست را مد نباشد تا بدر گذشتن آن مستوجب طاعت شود که هر چه دوست کند جز بپندیده دوست نباشد و من ذلک علم الیقین و حسین الیقین و حق الیقین و الفرق بینهما - بدانکه حکم اصول این جمله عبارت از علم بود و علم بی یقین بر محبت آن معلوم خود علم نباشد چون علم حاصل آمد غیب اندر آن چون یقین باشد از آنچه فرموده است انسان حق تعالی را بپندیدیم بدین معنی که امر و اثر میداند اگر بر خلاف این بیند یا زوایت صحیح نباشد فرما با علم درست نیاید امر و زوایت هر دو طرف خلاف است باشد از آنچه امر و علم خلق بدو درست باشد فرما رویت ایشان درست پس علم یقین چون یقین باشد و حق یقین چون علم یقین و آنگاه با استغراق علم گفتند امر و رویت آن محال است که رویت مرحصول علم را الکی است چون سماع و مانند این چون استغراق علم اندر سماع محال بود اندر رویت نیز محال بود پس مراد این طایفه بدین علم یقین علم معاملات و دنیا است با حکام او امر و از همین یقین علم بحال نزم و وقت بیرون رفتن از دنیا و از حق یقین علم بکشف رویت اندر پیشت و کیفیت احوال آن بمعاینه پس علم یقین درجه علم است حکم استقامتشان بر احکام امور و همین یقین مقام عارفان حکم استعدا دشان مرکز راه حق یقین فنا کاه و نشان حکم اعراض شان از لکن موجودات پس علم یقین مجاهده و همین یقین بهو است و حق یقین به باشد بود و این یکی عام است و دیگر خاص و دیگر خاص خاص و الداعی و من ذلک العلم و الغر فیه و الفرق بینهما - علمای اصول فرق نموده اند میان علم و معرفت و هر دو را یکی گفته اند بجز آنکه گفته

منهم علی را که مضمون معاملات مال باشد و عالم آن عبارت از حال خود کند آنرا معرفت خوانند و هر عالم آنرا
 عارف و هر علی را که از معنی مجرد بود و از معاملات خالی آنرا ظاهرا خوانند و هر عالم آنرا عالم پس آنکه هیچ چیز جز حقیقت
 آن عالم نبود و ما عارف خوانند و اگر تعبیات مجرد و بجز آن بی حفظ معنی عالم بود او را عالم و از آن معنی
 راست که چون خوانند این ملاحظه بر افران خود آن کلمات کنند و او را دانش خوانند و هر عالم را این حکم آید و
 ایشان نه که معنی نیست حصول علم که مرادشان نگویند و نیست بزرگ معاملات بلان العالم قائم بنظایر عارف
 قائم بر او اندر این معنی رفتن است اندر کشف مجاب العرف و اینجا این خدا کفایت بود و من
 و کماک الشریقه و الحقیقه و الفرق بینهما این دو عبارت است مراد این قوم را که یکی اوجیت
 حال ظاهر کنند و یکی اگر اقامت حال باطن و دو کرده اند برین معنی بنظر اندکی علمای چهارم که گویند که فرق کنیم
 که شریعت خود حقیقت شریعت و یکی کرده از ملاحظه که قیام هر یکی از بی دیگری روا شده گویند که چون حال
 حقیقت نیست شریعت بر فیه و این سخن فراموش است و از آن شعبه و موسویان ایشان و دلیل بر آنکه شریعت
 اندر حکم از حقیقت جدا است آنکه تصدیق از قول جدا است و ایمان و دلیل بر آنکه اندر اصل جدا است
 آنکه تصدیق بی قول ایمان نباشد و قول بی تصدیق کروش و در فرق ظاهر است میان قول و تصدیق هر
 حقیقت عبارت است از معنی که نشود بر آن روا انجام شده از جهت قوم تا بقدر عالم حکم آن نشاء و نیست چون معنی
 حق و صحت معاملات خود بخلوص نیست و شریعت عبارت است از معنی که نشود و قبل بر آن روا بود چون
 احکام و او امر پس شریعت فعل بنده بود و حقیقت و احکام خداوند و حقیقت و معصیت و معنی تعالی پس اقامت شریعت
 بی وجود حقیقت محال باشد و اقامت حقیقت بی حفظ شریعت محال و مثال این چون شخصی باشد زنده و ایمان
 و چون جان از وی جدا شود آن شخص مرده می شود و جان با وی که نیست شان بهمانند یک دیگر است
 همچنین شریعت بی حقیقت را باقی بود و حقیقت بی شریعت ناقص و خداوند گفت و الدین جاهد افینا انهد
 بینیم پس همانا و مجاهدت شریعت و به این حقیقت آن کی حفظ بنده احکام ظاهر را بر خود و آن دیگر حفظ حق
 سراحوال باطن را بر بنده پس شریعت از ملاحظه بود و حقیقت از ملاحظه بود و آخرین حد و عبارت
 که استعارت بنده اندر کلام ایشان و تفصیل و شرح حکم آن مشکوک شود و من براختصار بیان این نوع
 بکنم انشا الله تعالی الحق مرادشان از حق خداوند باشد از آنچه این نامی است از اسامی و می مانگد

عالم یعنی آن
 عارف و هر علی را که
 از معنی مجرد بود
 و از معاملات خالی
 آنرا ظاهرا خوانند
 و هر عالم آنرا
 عالم پس آنکه
 هیچ چیز جز
 حقیقت آن عالم
 نبود و ما عارف
 خوانند و اگر
 تعبیات مجرد
 و بجز آن بی
 حفظ معنی
 عالم بود او را
 عالم و از آن
 معنی راست
 که چون
 خوانند این
 ملاحظه بر
 افران خود
 آن کلمات
 کنند و او را
 دانش خوانند
 و هر عالم
 را این حکم
 آید و ایشان
 نه که معنی
 نیست حصول
 علم که مراد
 شان نگویند
 و نیست بزرگ
 معاملات بلان
 العالم قائم
 بنظایر عارف
 قائم بر او
 اندر این
 معنی رفتن
 است اندر
 کشف مجاب
 العرف و
 اینجا این
 خدا کفایت
 بود و من
 و کماک
 الشریقه
 و الحقیقه
 و الفرق
 بینهما این
 دو عبارت
 است مراد
 این قوم
 را که یکی
 اوجیت
 حال
 ظاهر
 کنند و
 یکی اگر
 اقامت
 حال
 باطن
 و دو
 کرده
 اند برین
 معنی
 بنظر
 اندکی
 علمای
 چهارم
 که
 گویند
 که
 فرق
 کنیم
 که
 شریعت
 خود
 حقیقت
 شریعت
 و یکی
 کرده
 از
 ملاحظه
 که
 قیام
 هر
 یکی
 از
 بی
 دیگری
 روا
 شده
 گویند
 که
 چون
 حال
 حقیقت
 نیست
 شریعت
 بر
 فیه
 و این
 سخن
 فراموش
 است
 و از
 آن
 شعبه
 و
 موسویان
 ایشان
 و دلیل
 بر
 آنکه
 شریعت
 اندر
 حکم
 از
 حقیقت
 جدا
 است
 آنکه
 تصدیق
 از
 قول
 جدا
 است
 و ایمان
 و دلیل
 بر
 آنکه
 اندر
 اصل
 جدا
 است
 آنکه
 تصدیق
 بی
 قول
 ایمان
 نباشد
 و قول
 بی
 تصدیق
 کروش
 و در
 فرق
 ظاهر
 است
 میان
 قول
 و
 تصدیق
 هر
 حقیقت
 عبارت
 است
 از
 معنی
 که
 نشود
 بر
 آن
 روا
 انجام
 شده
 از
 جهت
 قوم
 تا
 بقدر
 عالم
 حکم
 آن
 نشاء
 و
 نیست
 چون
 معنی
 حق
 و
 صحت
 معاملات
 خود
 بخلوص
 نیست
 و
 شریعت
 عبارت
 است
 از
 معنی
 که
 نشود
 و
 قبل
 بر
 آن
 روا
 بود
 چون
 احکام
 و
 او
 امر
 پس
 شریعت
 فعل
 بنده
 بود
 و
 حقیقت
 و
 احکام
 خداوند
 و
 حقیقت
 و
 معصیت
 و
 معنی
 تعالی
 پس
 اقامت
 شریعت
 بی
 وجود
 حقیقت
 محال
 باشد
 و
 اقامت
 حقیقت
 بی
 حفظ
 شریعت
 محال
 و
 مثال
 این
 چون
 شخصی
 باشد
 زنده
 و
 ایمان
 و
 چون
 جان
 از
 وی
 جدا
 شود
 آن
 شخص
 مرده
 می
 شود
 و
 جان
 با
 وی
 که
 نیست
 شان
 بهمانند
 یک
 دیگر
 است
 همچنین
 شریعت
 بی
 حقیقت
 را
 باقی
 بود
 و
 حقیقت
 بی
 شریعت
 ناقص
 و
 خداوند
 گفت
 و
 الدین
 جاهد
 افینا
 انهد
 بینیم
 پس
 همانا
 و
 مجاهدت
 شریعت
 و
 به
 این
 حقیقت
 آن
 کی
 حفظ
 بنده
 احکام
 ظاهر
 را
 بر
 خود
 و
 آن
 دیگر
 حفظ
 حق
 سراحوال
 باطن
 را
 بر
 بنده
 پس
 شریعت
 از
 ملاحظه
 بود
 و
 حقیقت
 از
 ملاحظه
 بود
 و
 آخرین
 حد
 و
 عبارت
 که
 استعارت
 بنده
 اندر
 کلام
 ایشان
 و
 تفصیل
 و
 شرح
 حکم
 آن
 مشکوک
 شود
 و
 من
 براختصار
 بیان
 این
 نوع
 بکنم
 انشا
 الله
 تعالی
 الحق
 مرادشان
 از
 حق
 خداوند
 باشد
 از
 آنچه
 این
 نامی
 است
 از
 اسامی
 و
 می
 مانگد

بکنم انشا الله تعالی الحق مرادشان از حق خداوند باشد از آنچه این نامی است از اسامی و می مانگد

گفت ذک بان الله هو الحق الحقیقه مرادشان بدین اقامت بنده بود اندر محل وصل خداوند و کوه
 سربوی بر محل منزله المخطرات آنچه بدل گذرد و از احکام تقریب الوطنات آنچه در سرتون بود و از
 معانی آیهی الطمسن لغی معنی باشد که اثر آن بماند الرمس لغی معنی با اثر آن از دل العلالیق است
 که طالیان تعلق بدان گفته و از مراد با مانند الوسایل سبایی که متعلق کردن آن برادر سدا الزواید
 زیادتى الوار باشد بدل القوا اید و راک سر مراد بدخورد اللمجا اعتماد دل بحضور مراد آن المتجا خلاص
 یافتن دل از محل آفت الکلیه استغرق او صمان آدمیت بجلبت اللوایح اثبات مراد باز وی لغی
 آن اللوایح اظهار زبردل با بقا فو ابدان الطوالح طلیح الوار معارف بر دل الطوارق
 و اردی بدل بشارت و یا بجز مراد مناجات شب اللطیفه اشافی بدل از دقاین حال السسر نهفتن
 احوال و دستى المنجومی نهفتن اوقات اوقات الظلام غیر الاشارة اخبار غیر از مراد بی عبارت زبان
 الایمان تخریف خطاب بی عبارت و اشارت الوار و حمل معانی بدل الاشتهار به نه و ال غفلات از
 دل الاستنباه اشکان حال اندر و طرف حکم حق و باطل القصر از زوال زود از حقیقت حال الاثر خارج
 محرک دل اندر حال و جدیست معنی بعضی از الفاظ ایشان بر انحصار و الء اعلم نوع آخرین حدود
 الفاعلی است که اندر تو حید خداوند تخالی استعمال کنند و اندر بیان اعتقادشان اندر حقان بی استماع
 و از انان کی نخست العالم عبارتست از مخلوقات خداوند و گویند هر چه هزار عالم و پنجاه هزار عالم و فلان
 گویند و و عالم کی عالم علوی و دیگر سنی و علماء اصول گویند از عرش تا زری هر چه هست عالم است و در جمیع
 اجتماع مخلوقات بود و اهل این طریقت نیز عالم ارواح و نفوس گویند و مرادشان بدان بود که فلاسفه گویند
 که مرادشان بدان اجتماع ارواح و نفوس باشد المحیضت مناظر اندر وجود و بعین خود و پس چه بود
 القدر حکم سابق اندر وجود همیشه بود و آنکه هستی وی سابق بود و سر همه مستبهار او این جز خداوند نیست
 الازل آنچه مراد ما اول نسبت الابد آنچه مراد از آخر نسبت الذات هستی میر و حقیقت آن
 الصفعت آنکه نسبت بند بر و از آنچه خود قائم نسبت الاسم غیر بدین معنی التسمیة تجرید هستی
 النسخی آنکه عدم منفی اقتضا کند الاشبات آنکه وجود مثبت اقتضا کند السیان آنکه وجود
 یکی بد دیگری روا بود الصمدان آنکه ره انبود و وجودی با بقا و وجود دیگری اندر یک حال الغیران

علا
 القدر حقیقت لغی معنی
 من العیال و غیره
 برادر سدا الزواید
 لغی معنی با اثر آن
 از دل العلالیق
 اللمجا اعتماد دل
 بحضور مراد آن
 المتجا خلاص
 یافتن دل از محل
 آفت الکلیه
 استغرق او صمان
 آدمیت بجلبت
 اللوایح اثبات
 مراد باز وی
 لغی آن اللوایح
 اظهار زبردل
 با بقا فو ابدان
 الطوالح طلیح
 الوار معارف
 بر دل الطوارق
 و اردی بدل
 بشارت و یا بجز
 مراد مناجات
 شب اللطیفه
 اشافی بدل
 از دقاین حال
 السسر نهفتن
 احوال و دستى
 المنجومی
 نهفتن اوقات
 اوقات الظلام
 غیر الاشارة
 اخبار غیر از
 مراد بی عبارت
 زبان الایمان
 تخریف خطاب
 بی عبارت و
 اشارت الوار و
 حمل معانی
 بدل الاشتهار
 به نه و ال
 غفلات از
 دل الاستنباه
 اشکان حال
 اندر و طرف
 حکم حق و باطل
 القصر از زوال
 زود از حقیقت
 حال الاثر خارج
 محرک دل
 اندر حال و
 جدیست معنی
 بعضی از
 الفاظ ایشان
 بر انحصار و
 الء اعلم
 نوع آخرین
 حدود الفاعلی
 است که اندر
 تو حید خداوند
 تخالی
 استعمال کنند
 و اندر بیان
 اعتقادشان
 اندر حقان
 بی استماع
 و از انان
 کی نخست
 العالم عبارتست
 از مخلوقات
 خداوند و
 گویند هر چه
 هزار عالم و
 پنجاه هزار
 عالم و فلان
 گویند و و
 عالم کی
 عالم علوی و
 دیگر سنی و
 علماء اصول
 گویند از عرش
 تا زری هر چه
 هست عالم
 است و در
 جمیع
 اجتماع
 مخلوقات
 بود و اهل
 این طریقت
 نیز عالم
 ارواح و
 نفوس
 گویند و
 مرادشان
 بدان بود
 که فلاسفه
 گویند
 که مرادشان
 بدان
 اجتماع
 ارواح و
 نفوس
 باشد
 المحیضت
 مناظر
 اندر
 وجود و
 بعین
 خود و
 پس
 چه
 بود
 القدر
 حکم
 سابق
 اندر
 وجود
 همیشه
 بود و
 آنکه
 هستی
 وی
 سابق
 بود و
 سر
 همه
 مستبهار
 او
 این
 جز
 خداوند
 نیست
 الازل
 آنچه
 مراد
 ما
 اول
 نسبت
 الابد
 آنچه
 مراد
 از
 آخر
 نسبت
 الذات
 هستی
 میر
 و
 حقیقت
 آن
 الصفعت
 آنکه
 نسبت
 بند
 بر
 و
 از
 آنچه
 خود
 قائم
 نسبت
 الاسم
 غیر
 بدین
 معنی
 التسمیة
 تجرید
 هستی
 النسخی
 آنکه
 عدم
 منفی
 اقتضا
 کند
 الاشبات
 آنکه
 وجود
 مثبت
 اقتضا
 کند
 السیان
 آنکه
 وجود
 یکی
 بد
 دیگری
 روا
 بود
 الصمدان
 آنکه
 ره
 انبود
 و
 وجودی
 با
 بقا
 و
 وجود
 دیگری
 اندر
 یک
 حال
 الغیران

آنکه بود هر یک بنی دیگری روا بود الجواهر اصل چیز آنکه بخود قائم بود العرض آنکه بچیز دیگر قائم بود الجسد آنکه
 مرتب بود از اجزای برکنده السؤال طلب کردن حقیقی الجواب خبر دادن از مضمون سوال الحسن
 آنکه موافق امر بود القبح آنکه مخالف امر بود السفه ترک امر بود الظلم نهادن چیزی بجای نماند خور
 آن بود العدل نهادن چیزی بجای خود الملک آنکه بر آن اعتراض نتوان کرد که او کند این است
 آن عدو که طالب را از آن چاره نباشد بسبب اختصار لفظ آخر این عبارت است که بشرح حاجتیند باشد
 و اندر میان منصف و متداد است و مقصودشان بدین عبارت است آن باشد که اهل لسان را معلوم گردد از
 هر لفظ الی خاطر خاطر حصول معنی خواهند اندر دل با سرعت زوال آن بجای طبری دیگر قدرت صاحب
 خاطر بردن کردن آن از دل و اهل خاطر متابع خاطر اول باشند اندر امور که آن از حق باشد طبیعت گویند
 که غیر متابع را با طبری بدیدار آمد که جنید بر دست آن خاطر را خواست که از خود دفع کند خاطر می دیگر بد آن
 آدمی بدفع این مشغول شد سدی که خاطر بیرون آمد جنید را بدیدار آید و گفت باخیر اگر خاطر اول را متابع
 بودی و سیرت متابع بجای آوردی مرا چندین بر در بنالستی است و تا مشایخ گفتند اگر آن خاطر بود که خیر را
 اشرفان افتاد از آن جنید بود گفتند که چون جنید بر خیر بود و لامحاله بر هر کل احوال مرید مشرف باشد
 الی واقع بود معنی خواهند که اندر دل بدیدار آید و بقایا بد بخلاف خاطر و هیچ حال طالب را آلت دفع
 کردن آن نباشد چنانکه گویند خاطر علی قلبی و وقع فی قلبی پس و لهامی جمله محل خاطر اند اما واقع خیر بر دل است
 بگرد که حسرت آن جمله حدیث حق باشد و آلت است که چون مرید را اندر راه حق تعالی بنده پیدا آید آنرا فید گویند
 و گویند که او را واقعه افتاد و اهل لسان باز یوا قه اشغال خواهند اندر مسایل و چون کسی آنرا جواب کند و
 اشغال ببرد گویند واقعه حل شد اما اهل تحقیق گویند که واقعه آن بود که حل بر آن روا نباشد آنچه حل
 شود خاطر بودند و واقعه که بند اهل تحقیق اندر چیزی نباشد حقیق که هر زمان حکم آن بدیل شود و از حال بگرد و الله
 اعلم بالصواب الا اختیار با اختیار آن خواهیم که اختیار کنند اختیار حق را بر اختیار خود یعنی بد آنچه حق تعالی
 ایشانرا اختیار کرده است از غیر و شکر باشد کار باشد و اختیار کردن بنده اختیار حق را تعالی هم با اختیار حق بود
 که اگر آن بودی که حق تعالی او را بی اختیار کرد و بی اختیار خود فرو نگذاشت و از او بیزید پرسیدند
 که این که باشد گفت آنکه او را اختیار نموده باشد و اختیار حق او را اختیار گشته باشد و جنید می آید رح

و در هر یک بنی دیگری روا بود
 الجواهر اصل چیز آنکه بخود قائم بود
 العرض آنکه بچیز دیگر قائم بود
 الجسد آنکه بچیز دیگر قائم بود
 المرتب بود از اجزای برکنده
 السؤال طلب کردن حقیقی
 الجواب خبر دادن از مضمون سوال
 الحسن آنکه موافق امر بود
 القبح آنکه مخالف امر بود
 السفه ترک امر بود
 الظلم نهادن چیزی بجای نماند خور
 العدل نهادن چیزی بجای خود
 الملک آنکه بر آن اعتراض نتوان کرد
 که او کند این است
 عدو که طالب را از آن چاره نباشد
 بسبب اختصار لفظ
 آخر این عبارت است
 که بشرح حاجتیند باشد
 و اندر میان منصف و متداد است
 مقصودشان بدین عبارت است
 آن باشد که اهل لسان را معلوم
 گردد از هر لفظ الی خاطر خاطر
 حصول معنی خواهند اندر دل
 با سرعت زوال آن بجای طبری
 دیگر قدرت صاحب خاطر بردن
 کردن آن از دل و اهل خاطر
 متابع خاطر اول باشند اندر
 امور که آن از حق باشد طبیعت
 گویند که غیر متابع را با طبری
 بدیدار آمد که جنید بر دست
 آن خاطر را خواست که از خود
 دفع کند خاطر می دیگر بد آن
 آدمی بدفع این مشغول شد سدی
 که خاطر بیرون آمد جنید را
 بدیدار آید و گفت باخیر اگر
 خاطر اول را متابع بودی و سیرت
 متابع بجای آوردی مرا چندین
 بر در بنالستی است و تا مشایخ
 گفتند اگر آن خاطر بود که
 خیر را اشرفان افتاد از آن
 جنید بود گفتند که چون
 جنید بر خیر بود و لامحاله
 بر هر کل احوال مرید مشرف
 باشد الی واقع بود معنی
 خواهند که اندر دل بدیدار
 آید و بقایا بد بخلاف خاطر
 و هیچ حال طالب را آلت دفع
 کردن آن نباشد چنانکه گویند
 خاطر علی قلبی و وقع فی
 قلبی پس و لهامی جمله محل
 خاطر اند اما واقع خیر بر
 دل است بگرد که حسرت آن
 جمله حدیث حق باشد و آلت
 است که چون مرید را اندر
 راه حق تعالی بنده پیدا آید
 آنرا فید گویند و گویند که
 او را واقعه افتاد و اهل
 لسان باز یوا قه اشغال
 خواهند اندر مسایل و چون
 کسی آنرا جواب کند و اشغال
 ببرد گویند واقعه حل شد
 اما اهل تحقیق گویند که
 واقعه آن بود که حل بر آن
 روا نباشد آنچه حل شود
 خاطر بودند و واقعه که
 بند اهل تحقیق اندر چیزی
 نباشد حقیق که هر زمان
 حکم آن بدیل شود و از حال
 بگرد و الله اعلم بالصواب
 الا اختیار با اختیار آن
 خواهیم که اختیار کنند
 اختیار حق را بر اختیار
 خود یعنی بد آنچه حق
 تعالی ایشانرا اختیار کرده
 است از غیر و شکر باشد
 کار باشد و اختیار کردن
 بنده اختیار حق را تعالی
 هم با اختیار حق بود که
 اگر آن بودی که حق تعالی
 او را بی اختیار کرد و بی
 اختیار خود فرو نگذاشت
 و از او بیزید پرسیدند
 که این که باشد گفت
 آنکه او را اختیار
 نموده باشد و اختیار
 حق او را اختیار
 گشته باشد و جنید می
 آید رح

که وقتی او را تب آمد گفتم با رخ با مرا عاقبت ده بسرش نما آنکه که تو گویی که اندر ملک من سخن بگوئی و اختیار کنی
 من ندیده ام خود بهتر از تو دانم تو اختیار من اختیار کن نه خود را با اختیار خود پدیدار کن و العداطم الاختیار اختیار
 امتحان دل او لیا خواهد بود که گوید ملا که از حق خالی پدیدار آید از خوف و عزت و قبض و حبسیت و مانند آن چنانکه
 خداوند عزوجل اولیک الذین استخمن الله قلوبهم استخوی لهم مخفرة اجبر عظیم و این در بر رفیع باشد و العداطم بالصواب
 البسلا و بیلا امتحان تن و دوستان خواهند بود که گویند مشقتها و بیماریها و در پنجهها و هر چند که بلا بر بنده فوت پیشتر نیاید
 میکند قیمت زیاد میشود او را با حق تعالی که بلا لباس او لباس است و که او را در اعضا و اعضاء او آید بدی که بیخاست
 گفت مسلم سخن محاشر الانبیاء اشدا الناس بلا و نیز گفت اشدا الناس بلاه الانبیا ثم الاولیا ثم الامثل قال اشتر
 و در جمله تمام برنجی باشد که بر دل جن مومن پیدا شود که حقیقت آن نعمت بود و بکلمه اگر سر آن بر بنده پوشیده باشد
 با احتمال کردن الامم آن او را ثواب باشد و باز آنچه بر کافران باشد آن نه بلا بود که آن شقاوت بود و هرگز کافرا
 او شقاقتنا نباشد پس هر چه بلا بر کافر از امتحان بود که تاثیر آن بر دل بود و از آن این بر دل و نفع و العداطم بالصواب
 التحلی سخن تشبیه باشد بقومی ستوده بقول و عمل و دنیا بگرفت مسلم پس الابان بالتحلی و التمی و لکن ما و فرقی القلوب
 و صدقه لعل پس مانند کردن خود را بگردن بر بی حقیقت محاملت ایشان کمالی بود و اما نگردد نمایند و نباشند و در فضیلت
 شوند و از ایشان آشکار شود هر چند که تزیین اهل تحقیق ایشان فضیلت باشد و از ایشان آشکار است سخنلی تاثیر احوال
 حق باشد بکلمه اقبال بدل مقبلان که بدان شایسته آن شوند که بدل حق تعالی را بینه و فرقی میان این رویت و در
 عیان آن بود که سخنلی اگر خواهد بینه و اگر خواهد نه بینه با و فنی بینه و وقتی نه بینه و باز اهل عیان اندر پیشتر اگر
 خواهد که نه بینه نتوانند که نه بینه که بر سخنلی ستر جائز بود و بر رویت مجانب نباشد و العداطم التحلی سخنلی امر اضر
 باشد از اشغال مانع بنده را از خداوند و یکی از آن دنیا است که دست انسان خالی کند و دیگر ارادت بستی کمال
 از آن خالی کند و سدیگر متابعت هوا که سر از آن خالی کند و چهارم صحبت خلق که خود را از آن خالی سازد و عمل
 لازمند و شایسته ایشان بپردازد و شرو و معنی شرو و طلب حق باشد بکمال از آن است و موجب و بقراری آنکه
 که همه بلائی طالب از مجاب افتد پس جنبل طلب را اندر کشف مجاب و اسفارشان از آن و بقراریشان از این سبب
 شرو و خواهند هر که اندر اجندا طلب بقراریشان در آنها و وصل ممکن تر القصود و مرادشان
 از قصود و صحبت عزیمت باشد بر طلب حقیقت مقصود و قصد این طایفه اندر کسرت و سکون نیست

از آنکه در اختیار خود پدیدار کن
 سخن بگوئی و اختیار کنی
 خود را با اختیار خود پدیدار کن
 در این در بر رفیع باشد
 در پنجهها و هر چند که بلا بر بنده فوت پیشتر نیاید
 که بیخاست
 اشتر
 که حقیقت آن نعمت بود
 کافرا
 که تاثیر آن بر دل بود
 که در بر رفیع باشد
 که حقیقت محاملت ایشان کمالی بود
 که در بینه و اگر خواهد نه بینه با
 که بر سخنلی ستر جائز بود
 که دست انسان خالی کند
 که خود را از آن خالی سازد
 که شرو و معنی شرو و طلب حق
 که همه بلائی طالب از مجاب افتد
 که در اجندا طلب بقراریشان
 که قصد این طایفه اندر کسرت و سکون نیست

ز آنچه دوست اندر دوستی اگر چه سزاگین بود و قاصد بود و این خلاف عادت است ز آنچه قصد قاصدان را یا بر
ظاهرشان از قصدناشیری بود و یا در باطنشان نشانی بجز دوستان کبکی علت طلب و حرکات خود قاصد
باشند و هر معانی نشان خود قصد بود که قصد بنامت کنند چون دوستی حاضر بود همه قصد بود الا صطفا
بدین آن خواهند که بنده را خداوند تعالی مهذب گرداند بقضای جمله نصیها از وی و زوال جمله خطها و اوصاف
نفس و بر اندرین مبدل کند تا بزوال لغت و تبدیل اوصاف از خود بخود شود و مخصوصا بنده در هر بیخا
بدون اولیا و گروهی از مشایخ بر غیر ایشان از اولیا هم این روح را دارند الا صطفا اصطفا آن بود که حق تعالی
دل بنده را سر معرفت خود را قانع گرداند تا معرفت و هم صفات خود اندر آن بگسترده و اندر این در وجه خاص و عام
همه یکی اندازد و مطیع و منجی و ولی چنانکه خدا می گفت عزوجل ثم ادرنا ان کتاب الذین اصطفتنا من عبادنا
فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالذات الا صطفا اصطفا عبادت حق بود که بجایست بنده
را مقهور خود گرداند با امتحان لطیف اندر لقی ارا و نش و قلب ممتحن و قلب مطهر و و یک معنی باشد جز آنکه
اصطفا اصطفا اخش و ارق امتحان است اندر جریان عبارات اهل این قصه و الله اعلم الرحمن ربین تجالی بود
بر دل که کشف آن جز با ایمان نبود و آن حجاب کفر و ضلالت است چنانکه خدای گفت عزوجل کلا بل ان علی علوم
ماکان یحسبون و اگر چه گفتند که ربین آن بود که نه ال آن خود ممکن نشود هیچ صفت که دل کافر اسلام پذیر نباشد آنچه
از ایشان اسلام آرند اندر علم خدای عزوجل مومن بوده باشند الغیمن غیب تجالی بود بر دل که با استغفار بجز
و آن بر دو گونه باشد یکی خفیت و دیگر غلبه و غلبه مراد غفلت و کباب بر او بود و خفیت مراد از وی در بی ندمی
که بیخا می گفت مسلم اند لیکن علی قلبی و انی لا استغفر الله فی کل یوم مایه مرتبه پس مرغین غلبه را توبه بشروط
باید و مرغین را بر جمعی صادق بخت و توبه بازگشتن بود از معصیت بطاعت و رجوع بازگشتن از خود بخود
پس توبه از جرم کنند و جرم بندگانه لغت امر بود و از ان دوستان مخالفت ارادت و جرم بندگانه معصیت
بود از ان دوستان رویت و جرم توبه یکی از خطا بصواب بازگرد و گویند تائب است و یکی از صواب با صواب
بازگرد و گویند راجع است و این جمله اندر باب توبه گفته ام التلبیس نمودن چیزی را بچنانچه تخلف
آن بچنانچه تلبیس خوانند چنانکه خدای گفت عزوجل و للیبسنا علیهم یا یحسبون و چون حق تعالی را این صفت
محال باشد کافر را بخت مومن می نماید و مومن را بخت کافر تا وقت آنها از حکم می باشد اندر هر کسی

لا
توزیع
غیر
ک
تفسیر
الذین اصطفتنا من عبادنا
هم
ارواح

از تو گران به چشم روز قیامت با نغمه سال باشد و این خبر را بچند روایت مختلف بیان کرده اما اختلاف اندر روایت
است معجزه در دست است **فصل** از راه بین الی اونی از کجا رسیده بود مردمان اما می کردی آنچه بر خواند
و زحمت بزد و جان بیاد و او بصغر از جنگان تا بصین بود و صالح مروری رحمة الله تعالی آنچه بروی بر خواند
شبهه از وی جدا شده از و بنا بر فرستد ابراهیم عیسی رحمة الله علیه روایت آورد که اندر وی از وی بهای
کودم بر فرستد بر زنی را و دیدم در نماز بسته او اما زخیر بر و ظاهر بودم تا از نماز قایم شد بکم تبرک و بر اسلام
کردم مرا گفت قرآن دانی گفت نمی گفت آنچه بر خواند بر خواندم وی با کلمه بود و جان با استقبال در وقت شهادت
و آمد بن ابی الطواری روایت آورد که اندر با دیو جوانی دیدم اندر مرقعه شش بر سر جای بسته مرا گفت با
آمد بوقت آمدی که مرا صالحی باید کرد تا جان بدیم آنچه بر خواند گفت خداوند تعالی بدمان من و او که ان
الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا گفت با احمد بخدای کعبه که همان بر خواند و که اندر بن ساعت بر من فرستد
بفرستد و حال جان و اگر چه حکایتی که بدین متصل است بیارم از مرد خود با نام و با الله التوفیق
باب سماع الشعر و ما يتعلق به و در جمله شنیدن شعر مباح است و میخامبر علم شنیده است
و صحابه گفته اند شنیده و از وی می آید صلوات الله علیه که گفت ان من الشعر حکمة و الحکمة منک ان المؤمن
حیث وجد ما فهو احب بهما مراد از شعر شعر است که حکمت باشد و حکمت مناله مؤمن بود که از وی آید
است نگاه باید بدان اولی تر باشد و میخامبر گفت مسلم احمدی گفته قائلها العرب قول لبيد ر است نرب
که عرب گفته اند قول لبيد است شعر الاكل شئ ما قلا الله باطل و کل نعیم لامحاله زایل و غیر
بن الزبير روایت کند از پدرش که قال استشهد فی رملک الله صلعم بل زوی من شعر امیة بن ابی الصلت
شیا قانشند ما یته فایزه فیصل کلام مرت علی امیة قال امیة فقال رسول الله صلعم کاد ان یسلم فی شعره و گفت
سج روایت کنی از اشعار امیة بن الصلت که تم علی مدح بیت روایت کردم و اندر آخر هر بیت میگفتی که
امیة بن زبیر کوی و ما تنه این روایات بسیار است از وی و از صحابه و عمر گفت رضی الله عنه کلام حسن
و فی فیه و مردمان اندر بن غلبها افتاده گردید شنیدن جمله اشعار را احرام گویند و روز شب غیبت
مسلمانان میگویند و گردید جمله از احلال گویند و روز شب منزل حضرت زینت و حال شنوند و اندر بن زبیر
بیک دیگر بگم آمد و مراد من اشعار آن نیست اما مشایخ استوفی و رضی الله عنهم اندر بن طریق آن است

این خبر را بچند روایت مختلف بیان کرده اما اختلاف اندر روایت است معجزه در دست است فصل از راه بین الی اونی از کجا رسیده بود مردمان اما می کردی آنچه بر خواند و زحمت بزد و جان بیاد و او بصغر از جنگان تا بصین بود و صالح مروری رحمة الله تعالی آنچه بروی بر خواند شبهه از وی جدا شده از و بنا بر فرستد ابراهیم عیسی رحمة الله علیه روایت آورد که اندر وی از وی بهای کودم بر فرستد بر زنی را و دیدم در نماز بسته او اما زخیر بر و ظاهر بودم تا از نماز قایم شد بکم تبرک و بر اسلام کردم مرا گفت قرآن دانی گفت نمی گفت آنچه بر خواند بر خواندم وی با کلمه بود و جان با استقبال در وقت شهادت و آمد بن ابی الطواری روایت آورد که اندر با دیو جوانی دیدم اندر مرقعه شش بر سر جای بسته مرا گفت با احمد بخدای کعبه که همان بر خواند و که اندر بن ساعت بر من فرستد بفرستد و حال جان و اگر چه حکایتی که بدین متصل است بیارم از مرد خود با نام و با الله التوفیق باب سماع الشعر و ما يتعلق به و در جمله شنیدن شعر مباح است و میخامبر علم شنیده است و صحابه گفته اند شنیده و از وی می آید صلوات الله علیه که گفت ان من الشعر حکمة و الحکمة منک ان المؤمن حیث وجد ما فهو احب بهما مراد از شعر شعر است که حکمت باشد و حکمت مناله مؤمن بود که از وی آید است نگاه باید بدان اولی تر باشد و میخامبر گفت مسلم احمدی گفته قائلها العرب قول لبيد ر است نرب که عرب گفته اند قول لبيد است شعر الاكل شئ ما قلا الله باطل و کل نعیم لامحاله زایل و غیر بن الزبير روایت کند از پدرش که قال استشهد فی رملک الله صلعم بل زوی من شعر امیة بن ابی الصلت شیا قانشند ما یته فایزه فیصل کلام مرت علی امیة قال امیة فقال رسول الله صلعم کاد ان یسلم فی شعره و گفت سج روایت کنی از اشعار امیة بن الصلت که تم علی مدح بیت روایت کردم و اندر آخر هر بیت میگفتی که امیة بن زبیر کوی و ما تنه این روایات بسیار است از وی و از صحابه و عمر گفت رضی الله عنه کلام حسن و فی فیه و مردمان اندر بن غلبها افتاده گردید شنیدن جمله اشعار را احرام گویند و روز شب غیبت مسلمانان میگویند و گردید جمله از احلال گویند و روز شب منزل حضرت زینت و حال شنوند و اندر بن زبیر بیک دیگر بگم آمد و مراد من اشعار آن نیست اما مشایخ استوفی و رضی الله عنهم اندر بن طریق آن است

که از بیضا بر صلعم بر سبند از شعر و گفت کلام حسنه حسن و قبحه فوج سخن است که تکوی آن نیکو بود و زشت
 این زشت بجز هر چه شنیدن آن حرام است چون قیبت و بهتان و فواحش و ذم کسی و کلمه کفر بنظم و نثر
 همه حرام باشد و هر چه شنیدن آن به نثر حلال است چون حکمت و مواعظ و استدلالات اندک آیات خداوند
 و نظر اندیشه ابد حق بنظم هم حلال باشد و در جمله اینها که نظر اندیشه جمالی که محل آفت بود و بسودن آن حرام و مکاره
 باشد شنیدن صفت او بران وجه هم حرام بود و آنکه گوید من اندر حال گوید نظر و بسودن را حلال بایست
 و نگاه آن زند فیه باشد و آنکه گوید من اندر چشم و خند و خال و زلف حق می شنوم و آن می طلبم واجب است که با چیزی
 دیگر اندر گروه و خند و خال شنید و گوید حق می بینم و آن می طلبم زیرا چه چشم گوش محل عبرت است و هیچ علم او را چگونه
 که این یادگیری گوید من می بساوم مرآت شخص را که آن کی شنیدن صفت آن روا می دارد و دیگری دیدن
 و می روا میدارد و گوید اندر آن حق می طلبم و گوید صلح است از خواست اولی تر نباشد مراد را که محرم را نگاه کلمت بیتر
 باطل شود و رسول گفت صلی الله علیه و سلم چنان تر زبان حکم این بر خیزد و ملاست از بسودن تا محرم آن مقلد
 شود و عده و کشری ساقط گردد و این ضلالت بود و چون جمله منصفه منبر مستغفران مستمعان را دیدند
 که سماع میکردند بحال ایشان پنداشتند که بتقسیم میکنند چون ایشان بدیدند گفته حلال است و اگر کسی ایشان
 نکتند می میدان تقلید کردن ظاهر بر گرفتند باطن بگذاشتند تا خود ممالک شده و قومی را ممالک کردند و این اناقا
 زمانه است و بجای خود شرح این تمامی بگویم ان الله و بالهدی التوفیق باب سماع الاصوات و
 الالجان بیضا بر گفت صلعم زبوا اصواتکم بالقرآن مبارک آید آواز نامی خود را بشنود خواندن و فی رایت
 زبوا القرآن باصواتکم مبارک آید قرآن را بصوتها می خود خداوند گفت عزوجل زید فی الخلق باثنا مفسران
 گفتند این صورت حسن باشد و بیضا بر گفت صلعم هر که هر که تا صوت داده و بشنود و صوت بود بوسه یا شغری را
 بشنود و او را چند مشهور است که در بهشت این بهشت را سماع باشد و آن چنان بود که از هر درختی صوتی
 ملکی مختلف می آید چون آن صوت شوند از آن اصوات طبع را الذقی عظیم باشد و این لام سماع عام باشد
 اندر میان خلق از آدمی و جان که زنده اند بیک روح لطیف است و اندر اصوات لطیفی است چون نواز
 جنس بخش مان شود و این قول گروهی است که گفته اند که الملبا و اتانرا که دعوی تحقیق کنند از آمل عبرت اندر این سخن
 بسیار است و اندر تائین الممالک کتب ساخته اند و مر آنرا عظم داده و امروز انما صنعت ایشان ظاهر است

بالمصطفی و کرم
 جازان حال و در
 تالیف حسن و قبح
 و در هر چه
 شنیدن صفت او
 بران وجه هم
 حرام بود و آن
 که گوید من
 اندر حال گوید
 نظر و بسودن
 را حلال بایست
 و نگاه آن
 زند فیه باشد
 و آنکه گوید
 من اندر چشم
 و خند و خال
 و زلف حق می
 شنوم و آن می
 طلبم واجب
 است که با
 چیزی دیگر
 اندر گروه
 و خند و خال
 شنید و گوید
 حق می بینم
 و آن می
 طلبم زیرا
 چه چشم
 گوش محل
 عبرت است
 و هیچ علم
 او را
 چگونه
 که این یاد
 گیری گوید
 من می بساوم
 مرآت شخص
 را که آن کی
 شنیدن
 صفت آن
 روا می
 دارد و
 دیگری
 دیدن و می
 روا
 میدارد
 و گوید
 اندر آن
 حق می
 طلبم
 و گوید
 صلح است
 از خواست
 اولی تر
 نباشد
 مراد را
 که محرم
 را نگاه
 کلمت
 بیتر
 باطل
 شود
 و رسول
 گفت
 صلی
 الله
 علیه
 و
 سلم
 چنان
 تر
 زبان
 حکم
 این
 بر
 خیزد
 و
 ملاست
 از
 بسودن
 تا
 محرم
 آن
 مقلد
 شود
 و
 عده
 و
 کشری
 ساقط
 گردد
 و
 این
 ضلالت
 بود
 و
 چون
 جمله
 منصفه
 منبر
 مستغفران
 مستمعان
 را
 دیدند
 که
 سماع
 میکردند
 بحال
 ایشان
 پنداشتند
 که
 بتقسیم
 میکنند
 چون
 ایشان
 بدیدند
 گفته
 حلال
 است
 و
 اگر
 کسی
 ایشان
 نکتند
 می
 میدان
 تقلید
 کردن
 ظاهر
 بر
 گرفتند
 باطن
 بگذاشتند
 تا
 خود
 ممالک
 شده
 و
 قومی
 را
 ممالک
 کردند
 و
 این
 اناقا
 زمانه
 است
 و
 بجای
 خود
 شرح
 این
 تمامی
 بگویم
 ان
 الله
 و
 بالهدی
 التوفیق
 باب
 سماع
 الاصوات
 و
 الالجان
 بیضا
 بر
 گفت
 صلعم
 زبوا
 اصواتکم
 بالقرآن
 مبارک
 آید
 آواز
 نامی
 خود
 را
 بشنود
 خواندن
 و
 فی
 رایت
 زبوا
 القرآن
 باصواتکم
 مبارک
 آید
 قرآن
 را
 بصوتها
 می
 خود
 خداوند
 گفت
 عزوجل
 زید
 فی
 الخلق
 باثنا
 مفسران
 گفتند
 این
 صورت
 حسن
 باشد
 و
 بیضا
 بر
 گفت
 صلعم
 هر
 که
 هر
 که
 تا
 صوت
 داده
 و
 بشنود
 و
 صوت
 بود
 بوسه
 یا
 شغری
 را
 بشنود
 و
 او
 را
 چند
 مشهور
 است
 که
 در
 بهشت
 این
 بهشت
 را
 سماع
 باشد
 و
 آن
 چنان
 بود
 که
 از
 هر
 درختی
 صوتی
 ملکی
 مختلف
 می
 آید
 چون
 آن
 صوت
 شوند
 از
 آن
 اصوات
 طبع
 را
 الذقی
 عظیم
 باشد
 و
 این
 لام
 سماع
 عام
 باشد
 اندر
 میان
 خلق
 از
 آدمی
 و
 جان
 که
 زنده
 اند
 بیک
 روح
 لطیف
 است
 و
 اندر
 اصوات
 لطیفی
 است
 چون
 نواز
 جنس
 بخش
 مان
 شود
 و
 این
 قول
 گروهی
 است
 که
 گفته
 اند
 که
 الملبا
 و
 اتانرا
 که
 دعوی
 تحقیق
 کنند
 از
 آمل
 عبرت
 اندر
 این
 سخن
 بسیار
 است
 و
 اندر
 تائین
 الممالک
 کتب
 ساخته
 اند
 و
 مر
 آنرا
 عظم
 داده
 و
 امروز
 انما
 صنعت
 ایشان
 ظاهر
 است

اندر سزا میر که آنرا سرتیب کرده اند هر قوت هوا و طلب سبب و کهور را بجم شيطان ماعدی که گویند اسحاق موصی در
 باطنی غنا سیکرد هزاره ستانی می سرانند از لذت آن خاموش شد و سلیح سبک و تا از درخت اندر افتاد و مزده
 و از این جنس حکایات شنیده ام اما مراد بجز اینست ایشان که بعد همه راحت تا بلیف طبایع از تالیف و
 ترکیب اصوات بود و الحان و ابراهیم خواص گوید در آنکه وقتی من گنجی از اجایا عرب فراسیدم و بد اینست
 امیر عز از امر اتزول کردم سبایی و بدیم منقول و مسلسل بر در طیمه انگنده اندر آفتاب طغیانی اندر در طم بروی پود
 آر آمد و قصد کردم تا اورا بشغافتم بخوابم از امیر چون طعام پیش آوردند و مرا کرام صیغ را امیر ساید تا با
 من موافقت کند چون در قصد طعام کردم من ایاک کردم و در طلب هیچ چیز سخت تر از آن نیاید که کسی طعام
 ایشان نخورد مرا گفت ای جوانمزد ترا چه چیز از طعام من باز میدارد گفتم امیدی که بر گم تو دارم گفت همه
 املاک من ترا در طعام من بخور گفتم مرا بکام تو ما جهت نیست این غلام را اندر کار من کن گفت نخست تا زهر
 بر من آنگاه بنده از وی بگریز که ترا بر همه چیز ما حکم است تا در ضیافت ما می گفتم بگوئی تا بر مش چه چیز است گفت
 بد اگر این سلامت عادی و مصون خوش دارد من این را بغلیع خود فرستادم با اشتري چند تا مرا افلا آورد
 و می برقت و ده بار اشتري بر هر اشتري نهاد و اندر راه مادی می کرد و اشتري می شستند تا بدنی قریب اینجا آمد
 با و در حدان بار که من فرموده بودم چون ما را از اشتريان فرو گرفت اشتريان جان و دوگان همه بک شکند
 ابراهیم گفت مرا سخت سبب کند گفتم ایها الامیر شرف تو ترا چه بر دست گفتن غمناک ما مرا برین قول برمانی باید
 تا درین سخن بودیم اشتري چند از بادیه پها سارا آوردند تا آب دهند امیر پرسید که چند روز است که این اشتريان
 آب نخورده اند گفتند سه روز است این غلام را بفرمود تا بجای صوت پر کشاد اشتريان بصوت شنیدن
 آن مشغول شدند و بزم دمان باب مکر و نمانا گناه یک یک رعبند و اندر بادیه بر آنگند و آن غلام را بکشاد و
 بین بخشید و ما بعضی ازین اندر مشاهده می بینیم که چون اشتريان و طریقه قرنی که اندر آن اشتري و خطر پی
 پداری آید و اندر فرسان و حراق عادت است که صیادان شیب آهوی گرد طشتی بزنند تا آهوا آرد آن شغوم
 و بر جای و بایند او را بگیرند و مشهور است که اندر بند و ستاق گروهی اندک بدشت بیرون می روند و غنایا میکنند و
 لوح میگردانند آهوی چون بشنوند صدایشان کند ایشان کرده و میگردند و غنای میکنند تا از لذت چشم فرور گرد و بچند
 ایشان او را بگیرند و اندر دوگان خود این حکم ظاهر است که چون بگیرند اندر که آن کسی نوزی بریند خاموش

این سخن در حدیث آمده است که هر که از لذت آن خاموش شد و سلیح سبک و تا از درخت اندر افتاد و مزده و از این جنس حکایات شنیده ام اما مراد بجز اینست ایشان که بعد همه راحت تا بلیف طبایع از تالیف و ترکیب اصوات بود و الحان و ابراهیم خواص گوید در آنکه وقتی من گنجی از اجایا عرب فراسیدم و بد اینست امیر عز از امر اتزول کردم سبایی و بدیم منقول و مسلسل بر در طیمه انگنده اندر آفتاب طغیانی اندر در طم بروی پود آر آمد و قصد کردم تا اورا بشغافتم بخوابم از امیر چون طعام پیش آوردند و مرا کرام صیغ را امیر ساید تا با من موافقت کند چون در قصد طعام کردم من ایاک کردم و در طلب هیچ چیز سخت تر از آن نیاید که کسی طعام ایشان نخورد مرا گفت ای جوانمزد ترا چه چیز از طعام من باز میدارد گفتم امیدی که بر گم تو دارم گفت همه املاک من ترا در طعام من بخور گفتم مرا بکام تو ما جهت نیست این غلام را اندر کار من کن گفت نخست تا زهر بر من آنگاه بنده از وی بگریز که ترا بر همه چیز ما حکم است تا در ضیافت ما می گفتم بگوئی تا بر مش چه چیز است گفت بد اگر این سلامت عادی و مصون خوش دارد من این را بغلیع خود فرستادم با اشتري چند تا مرا افلا آورد و می برقت و ده بار اشتري بر هر اشتري نهاد و اندر راه مادی می کرد و اشتري می شستند تا بدنی قریب اینجا آمد با و در حدان بار که من فرموده بودم چون ما را از اشتريان فرو گرفت اشتريان جان و دوگان همه بک شکند ابراهیم گفت مرا سخت سبب کند گفتم ایها الامیر شرف تو ترا چه بر دست گفتن غمناک ما مرا برین قول برمانی باید تا درین سخن بودیم اشتري چند از بادیه پها سارا آوردند تا آب دهند امیر پرسید که چند روز است که این اشتريان آب نخورده اند گفتند سه روز است این غلام را بفرمود تا بجای صوت پر کشاد اشتريان بصوت شنیدن آن مشغول شدند و بزم دمان باب مکر و نمانا گناه یک یک رعبند و اندر بادیه بر آنگند و آن غلام را بکشاد و بین بخشید و ما بعضی ازین اندر مشاهده می بینیم که چون اشتريان و طریقه قرنی که اندر آن اشتري و خطر پی پداری آید و اندر فرسان و حراق عادت است که صیادان شیب آهوی گرد طشتی بزنند تا آهوا آرد آن شغوم و بر جای و بایند او را بگیرند و مشهور است که اندر بند و ستاق گروهی اندک بدشت بیرون می روند و غنایا میکنند و لوح میگردانند آهوی چون بشنوند صدایشان کند ایشان کرده و میگردند و غنای میکنند تا از لذت چشم فرور گرد و بچند ایشان او را بگیرند و اندر دوگان خود این حکم ظاهر است که چون بگیرند اندر که آن کسی نوزی بریند خاموش

این سخن در حدیث آمده است که هر که از لذت آن خاموش شد و سلیح سبک و تا از درخت اندر افتاد و مزده و از این جنس حکایات شنیده ام اما مراد بجز اینست ایشان که بعد همه راحت تا بلیف طبایع از تالیف و ترکیب اصوات بود و الحان و ابراهیم خواص گوید در آنکه وقتی من گنجی از اجایا عرب فراسیدم و بد اینست امیر عز از امر اتزول کردم سبایی و بدیم منقول و مسلسل بر در طیمه انگنده اندر آفتاب طغیانی اندر در طم بروی پود آر آمد و قصد کردم تا اورا بشغافتم بخوابم از امیر چون طعام پیش آوردند و مرا کرام صیغ را امیر ساید تا با من موافقت کند چون در قصد طعام کردم من ایاک کردم و در طلب هیچ چیز سخت تر از آن نیاید که کسی طعام ایشان نخورد مرا گفت ای جوانمزد ترا چه چیز از طعام من باز میدارد گفتم امیدی که بر گم تو دارم گفت همه املاک من ترا در طعام من بخور گفتم مرا بکام تو ما جهت نیست این غلام را اندر کار من کن گفت نخست تا زهر بر من آنگاه بنده از وی بگریز که ترا بر همه چیز ما حکم است تا در ضیافت ما می گفتم بگوئی تا بر مش چه چیز است گفت بد اگر این سلامت عادی و مصون خوش دارد من این را بغلیع خود فرستادم با اشتري چند تا مرا افلا آورد و می برقت و ده بار اشتري بر هر اشتري نهاد و اندر راه مادی می کرد و اشتري می شستند تا بدنی قریب اینجا آمد با و در حدان بار که من فرموده بودم چون ما را از اشتريان فرو گرفت اشتريان جان و دوگان همه بک شکند ابراهیم گفت مرا سخت سبب کند گفتم ایها الامیر شرف تو ترا چه بر دست گفتن غمناک ما مرا برین قول برمانی باید تا درین سخن بودیم اشتري چند از بادیه پها سارا آوردند تا آب دهند امیر پرسید که چند روز است که این اشتريان آب نخورده اند گفتند سه روز است این غلام را بفرمود تا بجای صوت پر کشاد اشتريان بصوت شنیدن آن مشغول شدند و بزم دمان باب مکر و نمانا گناه یک یک رعبند و اندر بادیه بر آنگند و آن غلام را بکشاد و بین بخشید و ما بعضی ازین اندر مشاهده می بینیم که چون اشتريان و طریقه قرنی که اندر آن اشتري و خطر پی پداری آید و اندر فرسان و حراق عادت است که صیادان شیب آهوی گرد طشتی بزنند تا آهوا آرد آن شغوم و بر جای و بایند او را بگیرند و مشهور است که اندر بند و ستاق گروهی اندک بدشت بیرون می روند و غنایا میکنند و لوح میگردانند آهوی چون بشنوند صدایشان کند ایشان کرده و میگردند و غنای میکنند تا از لذت چشم فرور گرد و بچند ایشان او را بگیرند و اندر دوگان خود این حکم ظاهر است که چون بگیرند اندر که آن کسی نوزی بریند خاموش

بود آنچه بشنود و همه را بداند و در هر حال این اندر حکایت و بود علی السلام بیان کرد چون حق تعالی اورا خلق نمود و گویند
 اورا صورتی خوش داد و خلق اورا از سایر بگردانید و گویند که بهار از سبیل و می گردانید تا حدی که در خوش و میو در کوه
 و دشت بسیرج با باندندی و او با بالستادی و سرخان از بهرامی افتادندی و اندر تار است که بکماه آن
 خلق اندر آن محرابی بسج بخوردندی و اطفال نگر بسیندی و شیر نخاستندی و هر گاه که خلق از آنجا بازگشتند
 بسیار مردم از لذت کلام و صوت و طنین وی مزونندی تا حدی که گویند بیکبار مقصد کنیزک خدا را شمارید
 که مرد بود و ندانند هزار بر سر و اندک چون حق تعالی خواست که مستح صوت و مستح طبع را بحد آنکه از
 اهل حق و مستح حقیقت اعلیاس در خواست با نهار جیل خود با ایشان و سنوری بافت با ندهد و نامی و لقبی بسا
 و اندر بر مجلس داد و مجلسی گزیند تا آنکه صوت دادوی شنیدند بدو گروه شنیدند یکی آنکه اهل شقاوت بود
 و دیگر آنکه اهل سعادت آن گروه بجز امیر اعلیاس با ن شدند و این گروه با صوت دادو گویندند و باز آنکه اهل
 معنی بودند صوت دادو در وی اندیش دل ایشان بنودند آنچه همه جمع میدیدند اگر هزار بود شنیدندی در آن
 فتنه حق دیدندی و اگر صوت دادو اندان هدایت حق از کل با زمانندی و از مشغلات اعراض کردند و هر دو
 را جدا کرد و در بدین صواب را بصوابی و نظار را بظلمتی و آنرا که سماع برین صفت بود هر چه بشنود همه حلال باشد
 هر دو گویند از حد میان که مار اسماج بر مضاف آن می افتد که هست این محال باشد که کمال ولایت آن بود
 که هر جزئی را چنان بینی که هست تا دیدار و زینت باشد و اگر مضاف آن بینی دیدار درست نباشد ندیدی که
 چیست غیر لغت مسلم اللهم انا الاستیجابی لکماهی اللهم انا الخ حقا و از قضا انبیا صه انا انما لعل یا لعل
 از قضا اجتناب و انا الاستیجابی لکماهی یا رعد ایا جمای ما را هر جزئی را چنانکه هست و چون و بدین درست
 چیزی را آن بود که بر عینی مرا امر بر آن صفت که هست با بدین سماع درست نیز آن بود که بشنوی هر جزئی را
 چنانکه هست آن چیز اندر لغت و حکم و آنرا که اندر من امر مضمون شوند و با هم او شهوت سفرون شوند آنست
 که مضاف آن بشنوند که هست اگر بر موافقت حکم آن سماع گتندی از همه آفات آن بر بید ندیدی که اهل
 مضافت کلام خدا می بشنیدند و اندان مضافت شان بر مضافت زبانت شد چنانکه تقریر المارث گشت
 بطا اساطیر الاله لعین و عهد العبدین سعد بن ابی سرح که کاتب وی بود گفت فخر بارک العبد امین الخ نقیب و
 گروهی اندک که الا بصار را دلیل نقی زبونت خندند و گروهی هم استوی علی الصرش با اثبات مکان و جهت

در نام
 در نام

و گردی و عیار یک و الکت صفا را دلیل محیی چون نشان محل منالیت بود شنیدن کلام خداوند ایشان را هیچ
 سود نداشت و باز سود اندر شعر شاعر نظر کرد آفریننده طبع و بر ابدید و حق بنده خاطرش را اعتبار کرد و فعل
 را نیز قائل دلیل کرد تا آن کرده اندر حق گمراه گشتند و این کرده اندر باطل راه یافتند و اگر این سکار بر عیان
 باشد **فصل** و مشایخ را رضی الله عنه اندرین سخن کلمات لطیف است پیش از آنکه جنگلی آنرا این
 کتاب محل کند اما آنچه ممکن شود اندرین فصل اثبات کنم تا قاید تمام تر شود انشاء الله تعالی ذوالنون
 رضی الله عنه گوید سماع وارد الحقی بزج العلوب الی الحقی فمن اصغی الیه یحیی یحیی یحیی یحیی یحیی یحیی یحیی
 ترندقی سماع وارد حق است که دلها را بند و برانگیزد و بر طلب و می حصرین کند هر که آنرا بخون شود بگویند
 راه یابند هر که بنفس شنود اندر زنده افند مراد ازین به آن است که بابد سماع علت وصل حق باشد
 که مراد آن است که مستیع بچین معنی شنود نه صوت و دل و می محل وارد حق باشد پس چون آن سخن بدل رسد
 دل را برانگیزد آنکه اندران متاع حق باشد محقق شود و اگر معانی و متاع نفس محجوب گردد و متعلق بنا و دل کند
 انگاه نمره آن سماع گشت باشد و از آن این سماع ستر از نده پاری است بحر و بزبان عجم نماند
 بود و بدان سبب ایشان تفسیر کتاب خود زنده و بازند خوانند چون خواستند اهل لغت که ابناهی مجوس را
 که بابک و افشین اند نامی کنند زنده نام کردند بجا آنکه میگفتند که هر یک چیزی را که این مسلمانان میگویند
 تا و نیست که ظاهر حکم آنرا نقص کند و تنزیل و غول باشد اندر و بایست و تا و دل سلخ از آن و امر و تربیت
 ایشان از مشیعه مصر همین گویند پس مراد ذوالنون ازین آن بوده است که اهل تحقیق در سماع
 محقق شود و اهل در احوال که آنرا تا و دل بچید کند و بدان بعضی افند و شعلی گوید رضی الله عنه سماع

ظاهر و فتنه و باطنه عبره فمن عرف الاشارة حل له استماع العبرة والا فخذ استماعی اللغظة و لغرض البلیغته
 ظاهر سماع فتنه است و باطنش عبرت آنکه اهل اشارت او را سماع عبرت حلال باشد و الا آن و کج طبع فتنه است
 و متعلق بپلایع آنرا که کلیت و لیس مستغرق حدیث حق نیست سماع بلا و لیس و آفت گاه و می و ابو علی رود
 باری گوید رضی الله عنه اندر سوال و جواب مردی که او را پرسید از سماع اینها تخلف صامنه را سار بر این
 کاشکی ما ازین سماع سر بر می آید از آنکه آدمی اندر گزاردن حق همه چیز با عا جز است و چون حق چیز
 ذوق شود تفسیر خود ببیند چون تفسیر خود به گوید کاشکی بر او بر میدی و یکی گوید از مشایخ که اسما هم بر این

لما فيها من الغيبات من جوارحه من سرائيسه از چيزي که غيب است واجب کند تا بدان پوسته حاصل شده
 بگویند تا پوسته استوار در میان ما نگردد و ترين او همان باشد از آنچه دوست بدوست از چو غائب بود حاصل
 بود چون غيبت آمد و سستی برخواست و شش من گشت در آسمان زاده النظرين فمن وصل استغنى عن السماع
 سماع گوشه باز ماند گشت هر که رسيد در آسمان حاجت نداشت ز آنچه اندر محل وصل حکم سماع معزول بود
 که سماع صرف بر او بود و خبر از قالب بود چون صاحب مد صبح متلاشی شود خصري گوید رحم الله ايش عمل
 بالسمع الذي ينقطع اذا قطع لمن لم يسمع منه و غيره ان يكون سماعك من صلا غير منقطع بكنم سماجی را که
 چون قاری خاموش شود آن منقطع گردد باید که سماع تو سماجی متصل باشد و پوسته که هرگز بریده نگردد
 و این نشان از اجتماع هست داده است اندر روضه محبت که چون بنده بدان درجه برسد همه عالم سماع
 در شود از محراب و در این درجه بزرگست و بالله التوفيق باب احتلال فهم فی السماع اختلاف است
 میان مشایخ و محققان اندر سماع کرده گفتند که سماع آلت غيبت است و دليل آورده اند که در مشاهده
 سماع محال باشد که دوست اندر محل وصل دوست اندر حال نظر بدوست مستغنی بود از سماع ز آنچه سماع خبر و
 بود و خبر در محل میان دوری و محاب و مشغولی باشد پس آن آلت بنده با آن باشد تا از پرگند که با هم خلقت
 بدان مجتمع شوند آنکه مجتمع بود لا محاله بدان پرگنده کرده و هر گفتند که سماع آلت حضور است را که محبت
 کسبت خواهد تا کل محب کل محبوب مستغرق شود و هر اندر محبت ناقص بود پس چنانکه دل را اندر محل وصل
 نصيب محبت است و سر را مشاهدت در روح را وصلت و تن لذت باید تا گوش را نیز نصيب بود چنانکه
 چشم را رویت و سخت نیکو گفته آن شاعر در محل منزل که دعوی دومی نمرد و شعر الاستغنى تمز و نقل
 لی ہی الخمر و لا تسقى سرا اذا انکس الطبر و بعزبه ای دوست مرا تا چشم نه بنده دوست بساید و کام بخشد
 و بینی بوید نگاه یک حاسه را از این نصيب نباشد پس بگو این خبر است تا گوش نیز نصيب باید تا همه حاسه
 من اندر بنده آن طعم و اذان لذت باید و گویند که سماع آلت حضور است که غایب خود غایب است
 و غایب منکر بود و منکر لعل آن نباشد پس سماع بود و گویند بود یکی بواسطه و یکی بی واسطه آنکه از قاری
 شنود آلت غيبت باشد و آنکه از باری شنود آلت حضور و اذان بود که آن پرگندت من مخلوقات را
 در آن محل نهیم که سخن ایشان بشنوم یا حدیث ایشان گویم و الله اعلم باب مراتبهم فی

حقیقت سماع بدانکه هر یکی را ذوق سماع مرتبه است که مشرب و ذوق وی ازان بر مقدار مرتبه وی باشد
چنانکه تا تب را هر چه بیشتر او را مدد صحت و قدامت بود و قشنگی را نایه شوق و رویت و موقن را تا نکید
یعنی و مردمان را تحقیق بیان و محب را باعث انقطاع علایق و فخر را اساس نوبدی از کل و مثال
اصل سماع چون آفتاب باشد که بر همه چیز تابد و هر چیز را بر مقدار مراتب آن ازان ذوق و مشرب
باشد یکی را میسوزد و یکی را می افزوزد و یکی را میسکند و یکی را می نوازند و این جمله طوائف که گفته اند معتقد
آن بر سه مرتبه اند یکی مبتدیان دیگر متوسطان و سدیگر کاملان و من اندر شرح حال هر یک اندر سماع فصلی
سپارم تا بعدیم تو قریب تر باشد انشاء الله عزوجل فصل بدانکه سماع در بدن است و ترکیب این جسد از
هزل و لیس است و هیچ حال طبع مبتدی قابل حدیث حق نباشد و بورد و آن معجز ربانی مرطوب را زبرد زبری باشد
و حرکت و قهر چنانکه گوی اندر سماع بیوش شوند و گوی طراک کردند و محسوس نباشد الا که طبع او از حد اعتدال
بیرون شود و این را ربانی ظاهر است و معروف است که اندر روم چیزی ساخته اند با اندر چهارستان سخت
محبب که آنرا انگلیون خوانند و اندر هم چیزی که عجایب بسیار باشد بونا بنیان بدین نام خوانند آنرا چنانکه
صحن را انگلیون خوانند و موضع مانی را و مانند این و مراد از این نه اظهار حکم است و آن بر مثال بود
از رودنا و اندر هفتند و در روز چهار آنرا آنجا برید و آنرا بفرمایند زدن و بر مقدار علت آن چهار ما آواز ازان
بشنوند نگاه آن را از آنجا بیرون آرند و چون بخوانند که کسی را هلاک کنند زمانی پیشتر آنجا بداندندش تا
هلاک شود و بحقیقت آحاد مکتوب است اما مرگ را اسباب باشد و آن الطبا هر چه آن میشوند و اندر
ایشان هیچ اثر کند ز آنچه موافق است آن با طبع ایشان و مخالفت طبع این مبتدیان و اندر هندوسان
و بدیم که اندر زهر قاتل گرمی پیدا کند بود و زندگی و می بدان زهر بود ز آنچه کابیت و می همه آن بود و اندر زهر
ترکستان و بدیم پیشتر هر چه اسلام که آتش اندر کوهی افتاده بود و میسخت و از سنگهای آن نوشادر بیرون
میچوشتند و اندر میان آتش موشی بود که چون از آتش بیرون آمد می هلاک شد و مراد بجز این نیست ازین جمله
که اضطراب مبتدی اندر حلول و در حق بدو ازان می باشد که جنبه و می مر آنرا مخالف است چون این متواتر
شود اندر آن ساکن شود ندیدی که چون چیزی را اندر ابتدا با بدینها بر علیه الصلاة و تعالی قوت رویت او نداشتند و
چون چهابت رسید اگر کساعت نماید می شکل شد و این را شواهد بسیار است و این حکایت هم دلیل نظر

مبتدیانست و هم بر آن سکون متبایان اندر سماع و معرفت که چنانچه در بعضی اندر سماع بود که اندر سماع
 بسیار کردی و در ایشان بدان مشغول شدند و پیش شیخ شکایت کردند و بر آن گفت اگر بعد از این اندر سماع
 اضطراب کنی من با تو صحبت نکنم ابو محمد سرری گوید من سماع اندر وی نگاه میکردم لب بر هم نهاده بود و خاشاک
 می بود تا از هر موی اندام وی چشبهه بکشا تا هوش از وی بشد و دیگر روز همچنان هوش بود پس من ندانم تا وی
 اندر سماع درست تر بود و با معرفت پر بردش قوی تر گویند سریدی اندر سماع لغزیز بود و بر آن گفت خاموش
 وی سر بر او نهاد چون نگاه کردند مرده بود و از شیخ بو مسلم قاری بن غالب الفارسی شنیدم که گفت در روز
 اندر سماع اضطراب میکرد یکی دست بر سر وی نهاد و کفشین نشستن وی بود و رفتن از دنیا و جنید گوید رحمه الله
 دیدم در روشی که اندر سماع جان بداد و وقتی روایت کند از راج که گفت من با این القریبی بر وجهی فرستم تا
 بعصره و ابله گویش که فراسیدیم بگو مردی بر آن در نشسته بود و کتبی اندر پیش او نشسته و بر اغنا و میکرد و میگفت
 شعر فی سبیل الله و اکان منی لک بیدل + کل یوم یتلون عظیمه ابله ابل + و جوانی دیدم در
 زیارت کوشک ایستاده و یار کوه و مرتقه گفت ای کزینک بخدای که این بیت را با زبونی که از زندگانی کنی منبر
 پیش خوانده است تا باری با سماع این بر اید کتیک و دیگر بار بخواندن آن معا و دلت کرد آن جوان لغزیز
 و جهان از وی جدا شد خداوند قصر کتیک را گفت تو آنادی و خود فرود آمد و بجهان او مشغول شد و همه اهل بعصره
 بروی نماز کردند پس آن مرد بر پای خاست و گفت یا اهل بعصره من که فلان ام همه اهلک خود سبیل کردم و یما
 آواز کردم و هم آرا بخا باشد و نیز کس جز آن مرد نیافت فایده این حکایت آن است که مرید را اندر غلبه سماع
 حال چندین ریاید که سماع وی فاسقانرا از نفس نجات دهد و اندر این زمانه گروهی کم شدگان سماع فاسقان
 حاضر شوند گویند که سماع از حق میگردد و فاسقان بدان که ایشان مریانرا اندران موافقت کنند بر سماع
 کردن و بعضی قهر بر بعضی تر شوند تا خود و ایشان هلاک شوند و از جنید پرسیدند که اگر با روجه اعتبار کلبیا
 شویم رو بود و ازان مراد ما جز آن نباشد تا ذل لغز ایشان به بینیم بر نعمت اسلام شکر کنیم و گفت اگر کلبیا
 نوا شد طاعتی چون شمار بر آن آید نمی چند را از ایشان با خود بدگاه تو آید آورد و بر دیده اگر نشود بر سماع
 صومعه اگر بجز ابات شود و ابات صومعه وی کرد و در اباتی چون بصومعه شود و صومعه ابات وی کرد و
 بی گوید از کبار مشایخ رحیم الله که من ببخدا و میرفتم با در روشی آواز سماع شنیدم که کنی خواهد شعر منی آن

لیکن چنانکه احسن العقی + و الا فقد عشتا بها ز منار خدا + آن درویش فخره بزد و از دنیا باشد و مانند این ابوعلی
 رودباری گوید که در روایتی بر او دیدم که با او از معنی مشغول گشته بود من نیز گوش نهادم تا وجه میگوید آن کس بصفت
 خیرین میگفت **س** آمد کنی بالفضوع الی الذی جاد بالصغ + آن درویش با یکی برگرد و بقیتا و چون بشدم
 و بر سرده یافتیم یکی گوید یا ابراهیم خواص برای من فرست اندر کوهی طری اندر دم پدید آمد و بر خواندم **ش** حشر
 صح عند الناس الی عاشق + غیر آن لم یعرفون عشقی لمن + فی الانسان شیء حسن + الا و احسن منه الصواب
 الحسن + نه گفتن بر ابراهیم که باز گوی این بیت باز گفتیم و می حکم تو اجد قدیمی چند بر زمین زد چون نگاه کردم آن
 اقدام و می چون بوم بدان سنگ فرو میرفت نگاه بهوش بقیتا و چون بهوش باز آمد مرا گفت من اندر زخمه
 بهشت بودم و تو ندیدی و ازین عین حکایات پیش از آن است که این کتاب آنرا متحمل باشد و من اندر سخا
 دره پیش دیدم که اندر خیال آذربایجان متفکر میرفت و با خود این بیتها اشتاب میگفت **ش** حشر و الله بالصلوات
 شمس و لا غربت + الا و انت من قلبی و دوسواسی + و لا جلست الی قوم احد منهم + الا و انت عدی بی عین
 و لا ذکریک محزون تا و لا طرباً + الا و جب معقرون بالنفاسی + و لا سمعت بشری المار من عطش + الا و انت
 خیالنا منک فی الکاسی + و لو قدرت علی الایمان زر تکم + سبحاً علی الوجه او مشیاً علی الاراسی + از سماع این
 متغیر شد و زمانی بنشست و پشت بسنگ نهاد و جان بداد رحمت الله علیه و گروهی از مشایخ این طایفه شنیدند
 قصاید و اشعار خواندند قرآن بالمان چنانکه حروف آن از صد بیرون شود که ایهست داشته اند و مریدان
 حذر فرموده اند و خود پیر می کرده و اندر آن غلو نموده اند و ایشان چند کرده اند و هر گروهی را اندر آن علی دیگر
 است گروهی از آن آمانند که اندر تحریک آن روایات یافته اند و اندر آن متابع سلف صالح شده و بدینکار
 تقلید کرده چنانکه زجر کردن بیغایر صلح من مشیرین کبیرک حسان بن ثابت را از غنا کردن و دوره زدن
 عمر رضوان صحابی را که می غنا کرد و انگار کردن علی رضی الله عنه بر معاویه بدانچه کبیرکان منصفیه است و
 منع کردن و حسن را از نظایره آن زن حبشیه که غنا میکرد و گفتن که او قرین شیطان است و مانند این
 و نیز گویند که دلیل بزرگترین ما بر کرایمت داشت غنا اجماع است است اندر زمان ما پیش از ما بر آن
 کرایمت است تا آنکه گروهی حرام مطلق میگویند و اندر این معنی از ابوالحارث ثمالی روایت گشته که من اندر
 سماع کردن یکدیوم شیخی یکی بدر صومعه من آمد و گفت جماعتی از طلاب درگاه من مجتمع شده اند و بدینکار

مشاق اند اگر فضل کند در عجب شود گفتا برون آدم و بر اثر وی می برستم کسی بر بنامد که بگوید هر رسیدیم که حلقه زده بودید
 و پیری اند میان ایشان مرا که امری کردند فوق الغایبه و آن بر گفت اگر فرمائی تا بجای بر خوانند من اجابت کردم
 و کس با الحان خوش ابیات خواندن گرفتند ابیاتی که شاعران اند فراق گفته بودند ایشان جمله بتواجد برخاستند
 و در عقبا افروش میزدند و اشارت های لطیف میکردند و من متعجب حال ایشان مانده بودم و خوشی وقت ایشان تا
 صبح نزدیک آمد آنجا و آن پیر مرا گفت ایها الشيخ مرا نه پرسی که تو کیستی و این گروه که اند گفته شصت تو مرا
 اسمال نازد و دو می گفت او خود عمر زایل بوده است اکنون ابلیس است و این جمله فرزندان وی اند و اندر این
 نشستن و غنا کردن مراده قایده باشد یکی اگر مصیبت فراق خود دارم و ایام دولت را یاد کنم و دیگر آنکه پارسا
 مردان را از راه ببرم و اندر غلط افکنم او گفت ارادت سماع ازان گاه از دل سنج نفعی شده و منگه علی بن عثمان
 الجلابی ام از شیخ امام ابو العباس الا شقابی شنیدم که گفت روزی در مجمع بودم که گروهی سماع میکردند یونان
 دیدم هرگز نیند اندر میان ایشان پای بازی میکردند و اندر ایشان میدیدم بدندان ایشان گرم میشدند و اگر در
 دیگرند که از خوف و خطر مریدان که تا اندر بلاد بطالت میفتند و بدیشان تقلید میکنند و از سر توبه بر سر مصیبت
 نیابند و هوادار ایشان فوت نگردد و هوش عزیزت صلاح ایشان ترا فرح میکنند که آن معرض بلاد ما به فتنه است
 سماع نکرند و اندر میان ایشان نشسته و از چند رضی الله عنهم آید که هر چه بر می بری را گفت اندصال ابتدا
 توبه او که اگر سلامت وقت فراهی و رعایت توبه کنی اندر سماع که صوفیان کنند منکر شود خود را از اهل آن طایفه
 تا جوانی چون پیر شوی مردمان را بر خود بزه گار کن و گروهی گفتند که اهل سماع برود و گروه اندکی آنگاه که لاهی باشند
 و دیگر آنگاه آهی باشند لاهی در همین فتنه باشد و ازان نترسد و آهی بجاهدات و باصناعات و انقطاع اول از مخلوقات
 و امر ارض ستر از ملکات فتنه از خود دور کرده باشد و ازان ایمن شده چون مانده ازین گروه باشم و نه ازان گروه
 ترک آن را راه بهتر و مشغول شدن بچیزی که موافق وقت ما است اولی تر گروهی دیگر گفتند چون عوام را اندر
 سماع فتنه است و از شنیدن ما اعتقاد مردمان مشوش شود و از وجه ما اندر آن موجب اند بجا بزه گار
 شو پس بر جامه شغفت کنیم و مرخاص را فصیح کنیم و پرویت عزت دست ازان بداییم و این طریقیست بدو
 ایست و گروهی گفتند که میفایم گفت مصلی الله علیه و سلم من جن اسلام المر و تر که مالایعین دست از چیزی
 بداییم که ازان گزیر است از آنچه مالایعیر مشغول شدن نفعی وقت باشد و وقت دوستان با بدستان

هرگز باشد صلاح نباید کرد و هر گشتند از خوانی که سماع خیر است و لذت آن یافت بر او این کار که او کان باشد
 نه اندر میان خبر را چه مقدار بود پس کار مشاهدت و ارد این است احکام سماع که یاد کرده ام بر وجه اختصار که
 اندر وجود وجود و تو اجد ایشان بانی مرتب گردانم بتوفیق الله تعالی باب الوجود الوجود التواجد
 و صراحتیه بدانکه وجود وجود و مصدر رندی که معنی اندوه و دیگر بعضی یافتن و فاعل هر دو چون یکی باشد صبر
 بمصدر فرق نتوان کرد میان آن چنانکه گویند وجود یکید و وجود او و جدا تا چون بیافت و وجود یکید و جدا
 چون اندوه گین شد و نیز وجود یکید جدا چون تو فکر شد و وجود یکید موجوده چون در خشم شد و فرق این یک
 بمصادر بودند بافعال و مراد این طایفه از وجود وجود و جدا تا بیاید که مراد ایشان از جدا جدا جدا
 سماع یکی مقرون اندوه باشد و دیگر بموصول یافت مراد و حقیقت اندوه نقد محبوب و منع مراد باشد و
 حقیقت یافت حصول مراد و فرق میان حزن و وجود آن بود که حزن نام اندوهی بود که اندر نصیب نبرد
 باشد و جدا نام اندوهی باشد که اندر نصیب غیر بود بر وجه محبت و این تغییرات جمله صفت طالب است و
 الحزن لا بشغیر و کیفیت و جدا اندر تحت عبارت نیاید از آنچه آن الم است اندر معاینه و الم را بقلم بیان
 نتوان کرد پس وجود هر سه باشد میان طالب و مطلوب که بیان اندر کشف آن صفت بود و کیفیت
 وجود نشان و اشارت درست نباید از آنچه آن مکرر است اندر مشاهدت و طرف را بطلب اندر نتوان
 یافت پس وجود فضلی باشد از محبوب بحسب که اشارت از حقیقت آن مغزول بود و بنزد یک من و جدا
 اصابت المی باشد مراد از فرج با از ترج با از تعجب با از طرف و وجود از آلت غمی از دل و مصداقت
 مران ما و صفت و جدا اما حرکت بود اندر غلیان شوق اندر حال محاب و اما سکون اندر حال مشاهدت
 اندر حال کشف اما زفر و اما تغیر اما حین و اما این اما عیش و اما طیش اما کرب و اما لرب و مختلف اندر مشایخ
 تا وجود تمام تر با وجود هر گویند که وجود صفت مریدان است و وجود لغت عارفان و چون در وجه عارفان
 از مریدان بلند تر بود باید که وصف این از آن بلند تر و کامل تر بود از آنچه هر چه هر چه می که بلند
 گشت یافت اندر آمد در ک شد و اندوه آن صفت محسوس است از آنچه ادراک حد اقصا کند و خداوند
 تعالی میجه است پس آنچه بنده یافت بجز مشربی نبود و آنچه نیافت طالب و اندر آن حلقه قطع شد و از
 طلب آن عاجز و اجدان حقیقت حق باشد و هر گویند که وجود هر وقت مریدان باشد و وجود محقق و

محتاج و در وجه بحمان بلندتر از مردان باید تا تمام با تحفه تمام نر باشد از حضرت اندر طلب و این سخن گفت مگر در کتب
 اندر حکایتی و آن آنست که روزی مشایخ اندر طلبان حال خود بزرگ جنبیدند و بیایافت اندر مگس گفت ایها المشایخ
 چه بوده است جنبید گفت من طلب و بعد شبلی گفت لابل من و بعد طلب نگاه مشایخ اندرین سخن گفته اند از آنکه
 آن یکی نشان از وجد و او آن دیگر اشارت پوچ کرد و پوچ نزد یک من معتبر قول جنبید است از آنچه بنده چون شما
 که معبود او از جنس او نیست اندوه و عجز را از کرد و اندرین معنی رفته است اندر این کتاب و متفق اندر مشایخ ازین
 معنی که سلطان علم قوی تر باید از سلطان و جدا از آنچه چون قوت مرسلطان و جدا باشد و بعد بر محل خطر بود و چون
 قوت مرسلطان علم را باشد عالم در محل امن و مراد ازین جمله آن آنست که اندر همه احوال باید تا طالب متابع علم
 شرع باشد که چون بود معطلوب شد و خطاب از وی بر خیزد و چون خطاب بر خاست ثواب و عقاب بر خیزد و چون
 ثواب و عقاب بر خاست که است و امانت بر خیزد و نگاه حکم و حکم مجانبین بود و از آن اولیا و مقربان و چون سلطان
 علم غالب باشد بر سلطان حال بنده اندر گفت او امر و نوای بود و اندر سر آمد و عزت مذکور و باز چون سلطان حال
 غالب بود بر سلطان علم بنده از حد و خارج بود و از خطاب محروم اندر محل نقص خود اما مغرور و بعین این سخن قول
 جنبید است رضا که گفت از آنچه راه دو است با علم با روش روشی که بی علم بود اگر چه نیکو بود و چهل نقص باشد و علم
 اگر چه بد روش بود و عز و شرف و از آن بود که بویزند گفت روح کفر اهل الهیته اشرف من اسلام اهل العقیقه بر اهل هست کفر
 و کفران صورت گیرد اما اگر تقدیر کند اهل هست با کفر کامل باشد از اهل منیت با ایمان و جنبید مشایخ را گفت الشیخ
 و لوافق من سکره لجا سندر امام بیفیع به و اندر کلمات مشهور است که جنبید و محمد بن مسروق و ابو العباس
 بن عطاء مجتمع بود و قول بیخیزند ایشان تو اجد میگردند و می ساکن می بود گفتند ایها الشیخ ترا ازین سماع بیخ
 نصیب نمی باشد و می خوانند قول خدای عزوجل تسبیحها جابده و بی نمر السحاب اما تو اجد تکلف بود و بوند در بیان
 وجد و آن عرشه کردن الغام و شواهد حق باشد بر دل و اندیشه اتصال و تمی روش مردان و گرد می اندر آن ستر
 که تقلید کرده اند بحکات ظاهر و مرتب رقص و ترنمین اشارت ایشان و این صرلم محض باشد و کرد و هر محقق
 اند که مرادشان اندر آن طلب احوال و درجه ایشانست نه حرکات در رسوم و بیجا بر صلح گفت من تشبه بقوم فهو
 منهم و نیز گفت اذ قرأ القرآن فایکوا و ان لم تکنوا نقیبا کو او این خبر ناطق است سر باحت تو اجد را و او آن
 که آن بر گفت رضا هزاره سنگ بد رو غبر دم تا مقدم از آن صدق آید و سخن اندرین باب پیش آزان است

اما من برین اختصار کرده و الله اعلم باب الرقص و ما يتعلق به بدانکه اندر شریعت و طریقت مرقص باجم
اصول نیست از آنچه آن لهو و بود با تعلق همه عقلا چون یک باشد و لغوی چون بهزل بود و سبکس از مشایخ آنرا گفته اند
چونند آن فلوک کرده و هر اثر که اهل مشو اندران بیانند آن همه باطل بود و چون حرکات و جمعی و معاملات اهل توحید
چنین باشد بوده است گروهی از اهل منزل بدان تعلید کرده اند و اندران فانی شده و از ان غریبی ساخته اند و من بیم
از عوام گروهی که می پنداشته اند که نه سبب تعویف بجز این نیست آن بر دست گرفته و گروهی اصل آن را منکر شده اند
و در جمیع بازی شریعاً و عقلاً زشت باشد از جمله مردمان و محال باشد که افضل مردمان آن گفته اند چون صحنی عمر
و لارید یاد کند و خفائی بر سر سلطان وقت شده حال وقت گرفت حال اضطراب خود پیدا کرد و ترمیم رسوم بر
آن اضطراب که پیدا آید نفس باشد و نه پای بازی بود و نه طبع پر بودن که آن جان گذاختن بود و سخت داورفتند
همگی از طریق صواب که آنرا رقص خوانند و این حال است که بطلق این را بر کس بیان نتوان کرد من لم یذوق لاذقه
الظفر فی الاحداث و اندر جمیع نظاره کردن اندر احوال و محبت با ایشان محظور است و مجوز این کافر باشد و هر اثر که
اندر ترین آرزو بلایات و خجالت بود و من دیدم از جهال گروهی نهیمت آن با اهل این طریقت منکر شدند و دیدم کم
ازین غریبی ساخته اند و مشایخ بجمیع این را آفت دانسته اند و این اثر از علویان مانده است لعنهم الله اعدائهم
او ایام خدای تعالی و منصفه و الله اعلم باب الحرق بدانکه حرق کردن جامه در میان بن طائفه مستحکم است و اندر
مجبای بزرگ که مشایخ بزرگ حاضر بوده اند این کرده اند و من از علما گروهی دیده ام که بدان منکر بودند و گفته اند و انباشند
جامه است را باره کردن آن فساد بود و این محال باشد که فساد می که مراد از ان صلاح بود صلاح فساد باشد و همه کسان
جامه دست را بر بند و باره کنند و بازید و زین چنانکه آستین تنه و تریز و حیب از یکدیگر جدا کنند و باز اصلاح آرزو بجمیع فرزند
نباشد میان آنکه جامه را بعد باره کنند و بر هم بدوزند و میان آنکه تنه را که گفته بر هم دو زیند با آنکه اندر باره آرزو
راحت دل بر می است و فضا حاجت از ان و می که بر فرقه و وز و هر چند که جامه حرق کردن را اندر طریقت اصلی نیست
البته اندر صلاح آنرا اندک حالت صحت نشاید کرد آن چیز از صراف نباشد اما اگر مستح را غلبه بدیدار آید چنانکه خطاب از
بر خیزد و پنجه گردد و معذور باشد چون یکی را چنان افتد که اجتماعی بر موافقت و حرق کنند و او باشد و جمله حرق اهل این
چونکه گوید باشد یکی آنکه در پیش خود حرق کند و آن اندر حال سماع بود بحکم غلبه و و گوید دیگر آنکه جماعت و
اصحاب بحکم بر می مقتضای جامه و بر حرق کنند کی اندر حال سماع و دیگر آنکه زجر می و دیگر آنکه در حال سکونند را

و بعد از آنکه مشكل ترين اين جمله خرق سماع باشد و آن بزه و گناه باشد که مجموع دو بکر درست و جامه
مجموع را شرط و وجيز باشد بايد و زنده و بدو باز و هندی این جماعت بايد و روشی دیگر باشد و با ستر که
را پاره کنند و قسمت کنند اما چون درست باشد بگریم تا مراد آن در رویش مستح که آن جامه بیگانه
چه بود اگر مراد قوال بود و غیر باشد و اگر مراد جماعت بود ایشان را و اگر بی مراد افتاد حکم بر باشد تا
فرمان دهد که جماعت را باید داد تا خرق کنند و باینکه از ایشان ارزانی باید داشت یا بقوال باید
داد پس اگر قوال را باشد مراد در رویش را موافقت اصحاب شرط نبود از آنچه آن جامه نه با اهل
آن میشود و آن در رویش یا باختیار سے داد باشد یا با نظر اری دیگران را اندر آن هیچ موافقت
نیست پس اگر مراد جماعت بوده است یا بی مراد جدا شده است موافقت شرط نباشد و چون
موافقت کردند پس برایشان باید که بقوال دهد جامه در رویشان اما رواج بود که مجبی از آن ایشان چیزی
فدای آن کند و جامه را بر رویشان باز دهد یا همه خرق کنند و قسمت کند و اگر جامه اندر حال غلبه
افتاده است مشایخ اندرین مختلف اند پیشتر گویند که قوال را باشد بر موافقت خبر میخامبر معلوم که
گفت من قتل قتیلا فله سلبه جامه مقتول قاتل را بود و اگر بقوال ندهند از شیر طریقت بیرون آیند و اگر
گویند و اختیار من آن است که چنانکه آن جامه سبب بعضی از فقها جنز باذن امام جامه مقتول قاتل
راندند این جامه بفرمان بر جامه بقوال ندهند اما اگر خواهد که بر بد کس را بر و می خرج نباشد
والله اعلم باب آداب السماع بدانکه شرط آداب سماع آن باشد که تا نباید گویی و مر آن
را عادت ساز می و بر بدیر کنی تا تقسیم آن از دل نشود و باید تا چون سماع کنی پرسه آنجا
حاضر بود و جای از عوام خالی باشد و قوال سحر است و دل از اشغال خالی و طبع از لهو نفور و
تکلف از میان برداشته و تا قوت سهام پیدا نیاید شرط نباشد که اندر آن مهاله کنی و
چون قوت گرفت شرط نباشد که از خود وضع کنی حرقت را سماع باشی بدانچه اقتضا کند اگر
بجانباید کنی و اگر ساقز نباشی و فرق دینی کرد میان قوت طبع و حرقت و بعد باید که مستح
را چندانی دیدار باشد که و از حق را قبول داند کرده و او آن بخواند و او چون سلطان
آن بر دل پیدا نیست تکلف آن از خود وضع نکنند و چون قوت آن گسسته شود بیگانه بگردد

باید که اندر سماع حال از کسی مساعدت چشم ندارد و چون کسی مساعدت نکند منع نکند و اندر سماع
 کسی دخل نکند و وقت او نباشد و اندر روزگار او تصرف نکند و مر او را بدان نسبت او نباشد
 که اندران بر آنندگی و بی برکتی بسیار باشد آن از زمانه خدا و باید اگر که قوال خوش خواند و بر آنگوید که
 خوش میخوانی و اگر ناخوش خواند و باشعرا موزون گوید که طبع را پرکنده کند گوید که بهر خوان و بدیل
 با وی خصومت نکند و بر اندر میان نه بیند حواله بچی کند و وی راست نشنود و اگر گوی سماع گرفته
 باشد و بر آزان تعجب نبوده باشد شرف نیست که بصحبت خود اندر سگ ایشان نکرده و باید که بوقت خود آ
 رمیده باشد و هر سلطان وقت را نکند کند تا برکات آن بدورسد و من که علی بن عثمان الجلبلی آم آن
 دوست نزدیک که مبتدیان را بسیار هماینگذارند تا فوج ایشان بشواید شود که اندران خطرناک و عظیم
 است و آفت بزرگ آن است که زنان از باجی یا از جای بدرویشان ناظر باشند اندر حال سماع ایشان
 و ازین معجزه مستحضران مجاہدین صاحب افتد و یا یکی از اعدا در میان ایشان باشند از بعد آنکه جهال
 متصوف این جمله را مذموب ساخته اند و صدق از میان بر انداخته و من استغفار میکنم از آنچه
 رفته است بر من از اجناس این آفت و استعانت بخوانم از خداوند تعالی تا ناظرو باطن مرا
 از آفات نگاهدارد و وصیت میکنم خوانندگان این کتاب را بر عایت بکلم این کتاب و بالذات توفیق

والله اعلم بالصواب والصلوة علی رسول محمد وآله

ایم حسین و سلم تسلیما کثیرا

کتاب
 تمت با التکریر فقط

